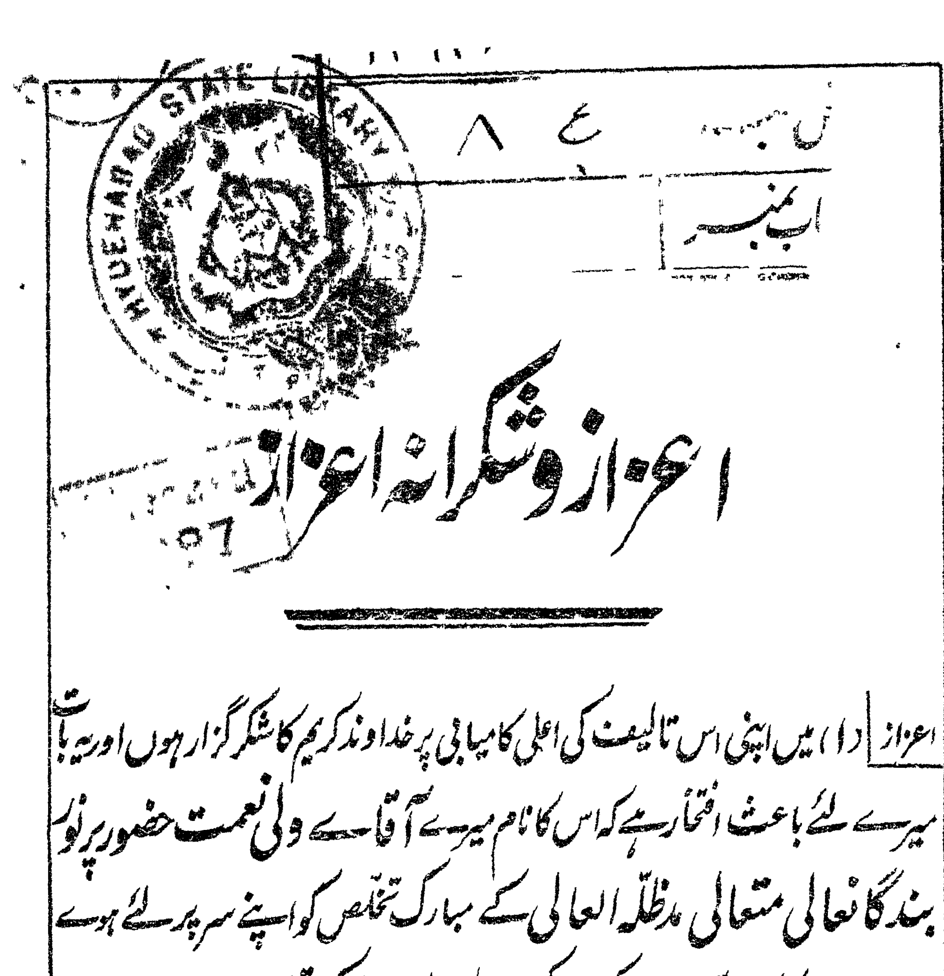


اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات
میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور
بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے
ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں
کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈیکیشن

آپکے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان
مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا
کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونیکا
موقع دیا۔

اعانت (۳) میں ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پان پان سو روپیہ کا آنریرم (صلہ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) میں اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جائے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر ۱۰۰ سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ علمی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الکھ سکہ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہائے مطبوعہ کو بلالحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلاکسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف

کردیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلد شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وہو علیٰ کل شئ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبدالعزیز نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ کہ نوبت بہ نہمی جلد این کتاب رسید و بہ یمین دولت ابد قرار سرکار آصفیہ وبحسن التفات وقدر آقای ولی نعمت۔ قدر قدرت قوی شوکت۔ سلیمان منزلت اعلیحضرت۔ حضور پرنور۔ بندگانعالی۔ آصف جاہ سابع۔ نظام الدولہ نظام الملک والممالک میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ ائی۔ فرمان روای سلطنت آصفیہ مؤلف این کتاب را مشاہرۂ دوصد و پنجاہ روپیہ بصلۂ خدمات علمی ورای وظیفۂ حسن خدمات ملکی مرحمت گردید ادام اللہ اقبالہ وضاعف اجلالہ ابداً ابداً

قصیدہ بمدح آقای ولی نعمت

تا بروی آتشین زلفش کشاید تا رہا
از زبان شعلہ جای دود خیزد مارہا

سبزۂ خط رستۂ تخم سیاہِ خال اوست
جز بہ رخسارش ز ریحان نشگفد گلنارہا

از شگفتِ مسکنِ خالش کہ آب و آتش است
آب حسرت در دہان دارند آتشخوارہا

عاشقانش نقش دیوارند در سودای زلف
گل ز فیض موقلم جا کرد بر دیوارہا

از دہانِ تنگِ او تنگ شکر دارد مذاق
تا دل ما یافت ذوق شکرین گفتار رہا

بلبلان صبحند گرمِ نغمہ تر در چمن
شبنم سوز ترنم ریزد از منقار رہا

عنکبوتی پردہائے گلخن از جوش بہار
از مگس صد غنچہ نو گل کند در تار رہا

ساز و برگ صد ہزاران نغمہ می سازد بہار
از رگِ گل تار رہا وز شاخ گل مزمار رہا

رہبرِ عشق تو در دشت جنون سازد چمن
قطرۂ خونش گل انگیزد ز نوک خار رہا

قطرۂ اشکم بتارِ گریہ از جوشِ بہار
گل بر آرد از رگِ گل سبحہ از زنار رہا

گریز

گیست او کز یمن عہد اوست این جوش بہار
عندلیبانند گرم نغمہ در بازار رہا

زانکہ مخصوص چمن نگذاشت گلہا اکثرش
او نخواند رنگ و بو در گوشۂ گلزار رہا

گفتمش محبوب محبوب است ممدوحِ زمن
حلقہ در گوش شدند از دلداریش دلدار رہا

تا کہ عثمان غنی آمد سر آرای ملک
غنچہ از گلہای گلشن گل کند دینار رہا

گاہِ بزم اور انظام الملک آصفجاہ نام
فتح جنگ آمد لقب در عالم پیکار رہا

مہرِ ذاتش آفتابِ چرخ او رنگ دکن
ثابت از اعیانِ دولت ہستیِ سیار رہا

تا دل عالم بدست اوست رنگ آشنا
دیدۂ عالم نشد منت کشِ اغیار رہا

خسروا ذات تو چیزِ دیگر آمد در صفات
گرچہ بر اورنگ ہستی دیدہ ام بسیار رہا

تا چہ می بالد فلک بر آب نیسان بہار
ابر گوہر بار در دست تو دیدم بار رہا

پنجۂ خورشید نبود مایۂ نازِ سپہر
سر زند بر فرق دستار تو از زرتار رہا

سلطنت را یک سر مو نیست پروای معین
ذات والا یت خبر دار از کار و بار رہا

شحنهٔ عدلت بحسن انتظام دولتت | می کند بر نیت اقدام گیر و دارها

شیر در عهد تو با بزغاله بازی می کند | کبک و شاهین‌اند زیر دامن کهسارها

همدرین عهدند سربازان دولت سرفراز | همدرین دورند سرتابان بفرق دارها

سرکشان از رعب اجلال تو استخفا کنند | عاجزان از یمن اقبال تو استظهارها

زانکه عفو خسروی تردامنان را دل نشین است | بر زبان دارند از رعب تو استغفارها

آهنینست دردمندان را دل آسائی بدست | قطره های اشک غم می چینند از رخسارها

سلطنت را زان عالم چون صنوبر در چمن | در تماشای تو سر بر کرده از دیوارها

خاصهٔ بیداری عهد همایون مهد تست | خواب غفلت در دکن پیدا کند هشیارها

هرچه از نخل ثنایت در حضورت بار یافت | دانهٔ از خوشه و مشتی است از خروارها

ای ولا خاموش و ز طول امل هشیار باش | گرچه داری از صفاتش در سخن طومارها

(دعا)

جان من تن زن بجان تو که هنگام دعاست | تا دعای دولت آمد خاتم گفتارها

هرچه آسانست بر اعدای او دشوار باد | داور آسان شود بر ذات او دشوارها

تا بود گل در گریبان هواجویان شاه | بشکند در سینهٔ بدخواه دولت خارها

بر سر عالم الهی تا قیامت زنده باش | برخورند از نخل اقبال تو برخوردارها

آمین

(الف) بالا رفتن طاعت | مصدر اصطلاحی) بقول بحر بذروۂ قبول رسیدن طاعت - مؤلف گوید کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست و متعلق است از ---------

(ب) بالا رفتن کار | کہ بقول بحر بمعنی نیک سرانجام یافتن کار است و بقول بہار پیش رفتن کار و (الف) ہم داخل ہمین تعمیم است -

(صائب ؎) مشو مقید ہمراہ گرچہ توفیق است ٭ کہ از جریدہ روی کار میرو بالا رفت ٭ (ابو طالب کلیم ؎) کار محنت گر درین رہ اینچنین بالا رود ٭ رہ نوردان را ز زانو خارجی باید کشید ٭ مخفی مباد کہ بعض محققین لفظ بالا را درینجا بمعنی ششمش گیرند کہ پیش است بلکہ معنی ششم را قائم کردہ اند از ہمین قسم استعمال بخیال ما در غلط افتادہ اند کہ ماخذ لفظ بالا بمعنی پیش تعلق مجازی ہم ندارد و درینجا ہم لفظ بالا بمعنی بلندی و رفعت است کہ ذکرش بمعنی پنجم گذشت کہ بلندی کار کنایہ باشد از کامیابی حالا تصفیہ این امر باقی ماند کہ از بلندی و پیش کدام یک را تفوق و مناسبت است بامعنی حقیقی لفظ بالا یا علیٰ با مجاز سخنوران نازک خیال تصفیہ این کنند (اردو) (الف) طاعت کا قبول ہونا ۔ طاعت کا مرتبۂ اعلیٰ حاصل کرنا (ب) کامیابی ہونا ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی مقصد پورا ہونا ۔ مراد بر آنا ۔ فتح پانا ۔

بالاصنوبر | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق است ۔ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قد مثل صنوبر دارندہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) بالاصنوبر ۔ یار کو کہہ سکتے ہیں جیسے سرو قد ۔

(۱) بال افشان | مصدر اصطلاحی ۔

(۲) بال افشاندن (۲) بمعنی طپیدن

(۳) بال افشانی

مرغ در دام یا طپیدن بسمل باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی و (۳) حاصل بالمصدر (ظہوری ع) سپہر [illegible] شد رشک بال افشان آزادان باغ [illegible] بخت مرغابی که [illegible] است پر اندازان کشتہ (وله ع) ہمایون طائر دل ذوق بال افشانی دارد [illegible] دوران بستان که از پر [illegible] بال می روید (وله ع) کرده [illegible] بخت بال افشانی [illegible] خط و خال انداختم (صائب ع) [illegible] واصل باین بیدست [illegible] توانند شد چه قطع ره ببال افشانی بسمل توانند شد (اردو) (۱) پھڑکنے والا۔ پھڑپھڑانے والا۔ (۲) پھڑکنا پھڑپھڑانا۔ (مرغ کا دام میں یا بسمل کا ذبح کے وقت (۳) پھڑک یا پھڑکن مؤنث

بال افگندن

مصدر اصطلاحی۔ بقول (جہانگیری در ضمیمہ کتاب) و برہان و رشیدی و جامع و بہار و آنند (۱) کنایہ از عاجز شدن مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال ریختن بمعنی متعدی معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان دارند حیف است که سند استعمال پیش نشد مخفی مباد که چون پرندہ را پر و بال ریختہ شود از پرواز باز ماند و از ہمین است معنی اول (اردو) (۱) عاجز ہونا۔ (۲) پر گرا دینا کسی مرض کی وجہ سے۔ پر جھاڑنا کے سوا۔

بالا کردن سر

مصدر اصطلاحی۔ برداشتن سر باشد و بلند کردنش بعد مراقبه یا دفع ندامت وغیرہ که متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا (ظہوری ع) سر از شرمندگی فردا ظہوری چون کند بالا خدایا روی دل از آرزوی غیر برتابش (اردو) سر اٹھانا بقول آصفیہ سر اوپر کرنا

سر اٹھانا۔ سر ابھارنا۔

(الف) بالاکشیدن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و نقل نگارش (آنند) بمعنی قد
کشیدن مؤلف عرض کند کہ (قد کشیدن)
بقول بحر ظاہر و نمایان شدن و بہ تعظیم
برخاستن و خود بہار ہم بمعنی دوم قانع
پس از مضمون تعریف بالاکشیدن
استغنا بہ قد کشیدن نتوان کرد زیرا کہ ...

(ب) بالاکشیدن از آغوش بمعنی
نشو و نما و پرورش یافتن در آغوش باشد
(صائب ع) می کند سایہ افگندن
کنون استادگی ؎ سرو بالائی کہ از آغوش
من بالاکشید ؎ و

(ج) بالاکشیدن زنگ بمعنی بلند
شدن زنگ است و کنایہ از ظاہر شدنش
(صائب ع) در دل من دارد از نشو و نمای
دیگر است ؎ زنگ بر آئینہ ام چون سرو بالا
می کشد ؎ و ہمچنین

(د) بالاکشیدن شعلہ بمعنی بلند و تیز شدن
شعلہ باشد (آقا زمان واضح ع) مرد را
پامال خواری می کند طغیان حرص ؎ شمع
کوتہ می شود چون شعلہ بالا می کشد ؎ و از
ہمین قبیل است

(ہ) بالاکشیدن نخل و نہال بمعنی
بلند شدن نخل و نہال (صائب ع) نخل
بہتر در زمین نرم بالا می کشد ؎ سرفرازی
بیشتر چون خاکساری بیشتر ؎ (مسیح کاشی ع)
دارم گردون نہان در خاک چون بیج در مغفت
؎ لیک من ہمچون نہال تازہ بالا می کشم ؎
مخفی مباد کہ از سند دوم مذکورہ بالا مصدر
اصطلاحی (بالاکشیدن کسی) ہم پیدا می شود
بمعنی بلند شدن قد کسی بای حال لفظ بالا
درین مصادر متعلق بمعنی پنجم اوست کہ گذشت
(اردو) (الف) ظاہر ہونا۔ تعظیم کو اٹھنا

(ب) گود میں پلنا (ج) زنگ آنا۔ ظاہر ہونا
(د) شعلہ بلند ہونا (ہ) نخل اور نہال بلند ہونا

بالاگذاشتن پا مصدر اصطلاحی
بقول بہار کہ بر (پا بالاگذاشتن) نوشتہ
بشتاب رفتن و دویدن (مخلص کاشی
ع) نیستی بیمار خود ای نالہ پا بالا گذار
در دل بیچارہ اش مسیحائی کنی۔ ہا **مؤلف**
عرض کند کہ بر سبیل مجاز متعلق بمعنی پنجم
لفظ بالا است کہ از بر داشتن ہم بلندی
پیدا می شود (اردو) پاؤں اٹھانا۔
پاؤں اٹھا کے چلنا۔ پاؤں اٹھا کے جانا۔
بقول آصفیہ۔ جلدی جانا۔ قدم بڑھا کر
جانا۔ جلد چلنا۔ تیز رفتار ہونا۔

بالاگر اصطلاح۔ بقول برہان با کاف
فارسی بر وزن بالاتر چوب بزرگ و ستون
وچوبی کہ در پوشش عمارت بالای شاہ تیر
گذارند۔ صاحب جہانگیری بر ستون قانع

مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر
بالا ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو بالا کے
پہلے اور دوسرے اور تیسرے معنے

بالاگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و وارستہ و بہار بمعانی مختلفہ می آید و ما
این تعمیم را پسند نمی کنیم چنانکہ محققین بالا
پسند کردہ اند یعنی (بالاگرفتن) را بمعانی
متعددہ نوشتہ اند و اسنادش تعلق دارد
با اضافت این مصدر بسوی چیزی و ہمین
تخصیص از روی محاورہ مؤثر است بر
معنی این مصدر چنانکہ در ملحقات می آید۔
بالجملہ بالاگرفتن (۱) بلند شدن و بلندی
گرفتن۔ چنانکہ (بالاگرفتن آتش) و (بالاگرفتن
صدا و شہرت) و (بالاگرفتن دولت) و
(بالاگرفتن فتنہ) و (۲) چیزی بفریب و
حیلہ حاصل کردن چنانکہ (بالاگرفتن چیزی
از کسی) و (۳) رونق دادن چنانکہ

(بالا گرفتن دکان) و (۴) رونق و نظام یافتن چنانکہ (بالا گرفتن زمان) و (بالا گرفتن کار) (۵) تفوق و ترجیح حاصل کردن چنانکہ (بالا گرفتن سرو) و (بالا گرفتن کسی) و (۶) برداشتن و دور کردن چنانکہ (بالا گرفتن شیشہ از جاے) و (بالا گرفتن نقاب از چہرہ و روی) (اردو) (۱) بلند ہونا (۲) اثر اٹھانا (۳) رونق دینا (۴) رونق پانا (۵) تفوق حاصل کرنا (۶) اٹھانا، دور کرنا۔

بالا گرفتن آتش (مصدر اصطلاحی) بمعنی بلند شدن و بلندی گرفتن آتش است۔ وارستہ و بہار و بحر ذکر این بر (بالا گرفتن) کردہ اند مؤلف عرض کند کہ لفظ بالا درینجا متعلق است بمعنی نخستین کہ گذشت (صائب) آتش سودای ما از چوب گل بالا گرفت ٭ شوخی این طفل پیش از بستن گہوارہ شد ٭ (ظہوری) مجنون بدود آہ سیہ کرد خیمہ ٭ بالا گرفت آتش ما خانہ سوختیم ٭ (اردو) آتش بلند ہونا۔ آگ مشتعل ہونا۔

بالا گرفتن چیزی (مصدر اصطلاحی) مصدر تعمیمی است برای تخصیص ہائی کہ درہمین باب می آید و بمعانی کہ ہمہ را انجام مذکور شود چنانکہ (بالا گرفتن آتش و شعلہ و صدا و دکان وغیرہ) لیک بخیال ما تخصیص بہتر است از تعمیم (اردو) کسی چیز کا بلند ہونا۔

بالا گرفتن چیزی از کسی (مصدر اصطلاحی) وارستہ و بہار و ہم صاحب بحر بر (بالا گرفتن) نوشتہ اند کہ شخصی را غافل کردہ چیزی از مال او ربودن است و وارستہ و بہار صراحت مزید کند کہ این را ہند (اکاس لینا) گویند مؤلف گوید کہ چیزی بفریب و حیلہ حاصل کردن از کسی باشد و متعلق بمعنی بار دوم بالا و اصل این (بہ بالا گرفتن چیزی از کسی)

بود فارسیان در محاوره خود موحده اول را حذف کردند دیگر ہیچ (واسته) طرز رعنائی و زیبائی بباغ ؛ سرو و شمشاد از قدش بالا گرفت ؛ (مخلص کاشی) سرو در بار ندارد ز رعونت نقدی ؛ مگر از قامت رعنای تو بالا گیرد ؛ (اردو) دکن میں کہتے ہیں اترالیجانا۔ صاحب آصفیہ نے (اترانا) پر فرمایا ہے۔ چیرا کرلانا۔ مفت حاصل کرنا۔ حاصل کرنا۔

بالا گرفتن حدیث و صدا | مصدر اصطلاحی۔ بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی بلندی گرفتن است (خواجہ شیراز) حدیث عشقم ای سرو صنوبر ؛ بوصف قامتت بالا گرفتہ است ؛ (بیدل) قامتش درس خموشی از نگاه ما گرفت ؛ این صدا رفتہ رفتہ از نظر بالا گرفت ؛ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از مشتہر شدن حدیث و صدا و مجازاً متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا (اردو) صدا بلند ہونا۔

بالا گرفتن دکان | مصدر اصطلاحی بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کرده گوید کہ بمعنی بلند گرفتن دکان و مانند آن مؤلف عرض کند کہ بمعنی رونق دادن و بلند کردن دکان است و متعلق باشد بمعنی پنجم لفظ بالا کہ بجایش گذشت (میر خسرو) لعل او در دلبری استاد بود ؛ خط دکان ز استاد بالاتر گرفت ؛ (اردو) دکان کو رونق دینا

بالا گرفتن دولت | مصدر اصطلاحی بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی قدر برافراختن و جلوه گر شدن مؤلف عرض کند بلندی گرفتن دولت باشد متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا کہ گذشت (میر معزی) زین فتح تو کہ کردی ملک گرفت قوت ؛ زین ملک نو کہ بردی دولت گرفت بالا ؛ (اردو) دولت کا ترقی کرنا

بالاگرفتن سرو (مصدر اصطلاحی)
بمعنی تفوّق و ترجیح و بلندی حاصل کردن
سرو باشد و این متعلّق است بمعنی پنجم لفظ بالا
و داخل است در تعمیم (بالاگرفتن چیزی و کسی)
بہار بدیل (بالاگرفتن) باستناد میرخسرو
فرماید کہ عبارت از قد برافراختن و جلوہ گر
شدن است (میرخسرو ؎) اگر سرو من در
چمن جا بگیرد ؛ عجب باشد ار سرو بالا بگیرد ؛
مقصود شعر اینست کہ اگر یار من در چمن برود
سرو را در راستی و بلندی تفوّقی کہ بر دیگر درختان
باغ است باقی نمی ماند (اردو) سرو کا تفوّق
حاصل کرنا۔ بلندی اختیار کرنا۔

بالاگرفتن شعلہ (مصدر اصطلاحی) بہار
بر (بالاگرفتن) گوید کہ بمعنی بلندی گرفتن است
مؤلّف عرض کند کہ بمعنی تیز شدن و بلند
شدن شعلہ متعلّق بمعنی پنجم لفظ بالا کہ بجایش
گذشت (بیدل ؎) ز امداد نفس بالا بگیرد و
شعلۂ قہرش ؛ بہ ہستی با بدم افشاند ہمچون
صبح دامانی ؛ (اردو) شعلہ کا بلند ہونا

بالاگرفتن شیشہ از جائی (مصدر اصطلاحی)
بمعنی برداشتن شیشہ از جائی و این متعلّق
است مجازاً بمعنی پنجم لفظ بالا کہ برداشتن
ہم داخل بلندی است صاحب بحر بر
(بالاگرفتن) بمعنی خارج کردن و دور کردن
نوشتہ (محمد قلی سلیم ؎) بی سبب نیست
ہمہ گردش افلاک اینجا ؛ شیشہ ترسیم کہ
ازین میکدہ بالا گیرند ؛ (اردو) شیشہ
اٹھا دینا دور کرنا (کسی جگہ سے)۔

بالاگرفتن فتنہ (مصدر اصطلاحی) صاحب
تحقیق الاصطلاحات بر بالاگرفتن گوید کہ
بمعنی ترقی کردن است و بہار این را متعلّق
بہ (بالاگرفتن کار) می فرماید مؤلّف عرض
کند کہ بلند شدن فتنہ۔ ترقی کردن است
و (بالاگرفتن کار) رونق و نظام یافتن

(۳۳۳۲)

کار است وخود بہار ہمدرانجا ذکر این معنی کردہ
کہ می آید۔ باقی حال این متعلق است بمعنی پنجم
لفظ بالا کہ گذشت (رضی دانش ؎) فتنہ
از رفتار طاؤس چمن بالا گرفت * خوش خرامان
را مشق جلوہ مائل می کند * (صائب ؎)
دست بیداد فلک را زود کوتہ می کند * فتنہ
کز قامت رعنای او بالا گرفت * (اردو)
فتنہ بلند ہونا۔

بالا گرفتن فرد (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ
یعنی فرد جعلی دانستہ از دفتر برآوردن و
از پایۂ اعتبار فرو افگندن مؤلف گوید
کہ سکندری خوردہ است و از معانی بالا
کار ندارد وارستہ این را متعلق کند بمعنی
(بالا گرفتن چیزی از کسی) کہ بجایش گذشت
ومتعلق باشد بمعنی یازدہم لفظ بالا کہ بجایش
مذکور شد (طاہر وحید ؎) فردیست آفتاب
کہ مستوفیان چرخ * از دفتر جلال تو بالا گرفتہ اند
* (اردو) فرد اڑا لیجانا۔

بالا گرفتن قطرہ (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی بلندی
گرفتن است چنانکہ (بالا گرفتن قطرہ) و فرا[illegible]
کہ آری قطرہ مادام کہ از دریا جدا است
قطرہ است و چون ترقی کرد یعنی بدریا پیوست
عین دریاست مؤلف عرض کند کہ عروج
کردن و دراز شدن کہ قطرہ را بعد از انکہ از
سحاب بر زمین افتد ترقی ہمانست کہ با
سیل بدریا رود۔ باقی حال متعلق است
بمعنی پنجم ہم کلمۂ بالا بسبیل مجاز ([illegible]
؎) چو قطرہ سوی او بالا گرفتم * [illegible]
بے بہا گرفتم * (اردو) قطرہ کا بہنا [illegible]
[illegible]

بالا گرفتن کار (مصدر اصطلاحی)
بہار ذکر این کردہ گوید کہ [illegible]

یافتن کار است وصاحب بحر هم بذیل (بالا
گرفتن) ذکر بمعنی رونق ونظام یافتن کرده
مؤلف عرض کند که بلندی کار. رونق
اوست پس لفظ بالا درینجا بر سبیل مجاز
متعلق به معنی پنجم اوست که بجایش گذشت
وآنانکه بالا را بمعنی ششمش آورده اند نزد
شان پیش رفتن کار است ونتیجه بخش شدنش
(قاسم گونابادی ؎) چو گل بر سر چمن جا
گرفت ٭ چمن را ازو کار بالا گرفت ٭ (خواجه
شیراز ؎) شدم عاشق ببالای بلندش ٭ که
که کار عاشقان بالا گرفتست ٭ (انوری ؎)
زهی کارت از چرخ بالا گرفته ٭ حدیثت
ز چین تا به صنعا گرفته ٭ (اردو) کام کا
رونق حاصل کرنا. درست ہونا نتیجه بخش ہونا

بالا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی)
بهار سر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی قد برافراختن
وجلوه گر شدن است سندش سر (بالا گرفتن
سرو) گذشت وبخیال ما تفوق وترجیح حاصل
کردن است و(۲) بمعنی حاصل کردن بلندی
هم چنانکه از کلام انوری پیدا می شود که بر
(بالا وپهنا گرفتن کسی) می آید (اردو)
(۱) تفوق حاصل کرنا. ترجیح حاصل کرنا
(۲) بلندی حاصل کرنا.

بالا گرفتن نقاب (مصدر اصطلاحی)
بهار سر (بالا گرفتن) ذکر این کرده گوید که
بمعنی برداشتن وبالا کردن نقاب وامثال
آن مؤلف گوید که بلند کردن نقاب هم
به همین معنی آمده ودرین اصطلاح تخصیص نقاب
نباشد بالجمله این هم متعلق است بمعنی پنجم لفظ
بالا که بجایش مذکور شد. (مخلص کاشی ؎)
بخت بد رفته بخواب آه سبک سیر کجاست ٭ که
که نقاب از گل رخسار تو بالا گیرد ٭ [illegible]
نقاب بلند کرنا. نقاب اٹھانا.

بالا گرفتن نهال (مصدر اصطلاحی)

بهار بر (بالا گرفتن) بلندی گرفتن نوشته و
از کلام طالب آملی سند آورده مؤلف عرض
کند که متعلق است به معنی پنجم لفظ بالا که پیشتر
گذشت و این بمعنی بلند شدن نهال است
(رباعی) باز این سر محنت زده سودا بگرفت٭
در سینه نهال آه بالا بگرفت٭ پیچید چنان لقا
دود نفس٭ کین دل همی رنگ سویدا بگرفت٭
(اردو) نہال بلند ہونا۔

بالا گیر اصطلاح۔ بقول صاحب جامع
بر وزن بالا تیر چوب بزرگ و شه تیر و ستون
و بعضی شه تیر سقف بغیر شه تیر گفته اند و فرماید
که در برهان بفتح کاف بر وزن بالا تر گفته گویا
سهو ناسخ باشد مؤلف عرض کند که مقصود
اینست که این را اسم فاعل ترکیبی گیریم مرکب
از امر حاضر مصدر گرفتن و کلمه گر را جزو
این مرکب قرار ندهیم پس در معنی بالا گر
ستون و شهتیر را جا داده ایم که قائم کننده
سقف است و صاحب سقف و درینجا معنی
لفظی این بلندی حاصل کننده باشد فقط اگر
باعتبار صاحب جامع همین لغت مرکب را اصل
گیریم بالار که گذشت مخفف این بحذف کاف
فارسی و تحتانی است (اردو) دیکھو بالا گر۔

بالال (اصطلاح) بقول سروری سقف با پوشش
و بقول برهان بمعنی بالار است که ستون و چوب پوشش
عمارت و بقول رشیدی و جامع مرادف بالار
و تحقیق ما چنانکه بر بالار گذشت مبدلش (اردو) دیکھو بالار

بالان بقول سروری و برهان و رشیدی و
ناصری (۱) بالنده و نمو کننده (خاقانی)
سرو بالان که ز بالین سرش آمد بستوه٭ دایگان
راتن نالانش بپر باز دهید٭ صاحب جامع
فرماید که اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن و
صاحب نوادر بالودن و بالیدن را بمعنی
نشو و نما کردن و افزودن آورده گوید که
بال امر و اسم فاعلش و بالان مشتق (الخ)

مؤلف عرض کند که حقیقت مصادر بجای
خودش می آید و دریجا همین قدر کافی است
که بالان بقاعدهٔ فارسیان امر مصدر بالانیدن هم
اسم حال بالیدن تسامح بهار است و
غلطی صاحب جامع که اسم فاعل از بالیدن
و بالانیدن نگاشت - اسم فاعل بالیدن
بالنده باشد و از بالانیدن بالاننده -
فتامل (اردو) پھولنے والا نمو کرنیوالا -
اسم حال - بالان بھی کھہ سکتے ہیں -

(۲) بالان - بقول سروری و برهان بمعنی
جنبان و متحرک صاحب نوادر بالاندن و
بالانیدن را بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن
ریش آورده بالان را بمعنی ریش جنبان
نوشت مؤلف عرض کند که حقیقت
مصادر بجای خودش می آید و دریجا همین قدر
کافی است که تسامح صاحب نوادر است
که این را با ریش مخصوص کرد - باقی حال
اسم حال است از مصدر بالیدن و دریجا
مجازاً بمعنی متحرک مستعمل شد (حکیم سنائی ع)
بازتا صنعتی در اندازد * ریش بالان بسوی
ده تازد * (اردو) متحرک -

(۳) بالان - بقول سروری و جهانگیری و برهان
و جامع و ناصری بمعنی دهلیز خانه (حکیم عنصری
ع) یکی را سد یاجوج است باره * یکی را
روضهٔ خلد است بالان * (شمس فخری ع)
مخالف ار چه که خود را چو سنگ می پنداشت
* ز تاب آتش تیغش چو موم شد نجبان * فگند
بالان نالان بماند اندر گل * وداع کرد
بناچار خانه و بالان * صاحب رشیدی
فرماید که بدین معنی مرادف بالانه مؤلف
عرض کند که حقیقت دهلیز خانه به بالانه عرض
کنیم و صراحت ماخذ این هم همدر انجا -
(اردو) دیکھو بالانہ -

(۴) بالان - بقول سروری و جهانگیری و

برهان بمعنی تله که جانوران را بآن صید کنند وگیرند. صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید که ازینجاست که در مثل سائر است که کسی که مجرب در امور باشد و بمصائب گرفتار شده باشد آن را (گرگ بالان دیده) گویند یعنی تله دیده و عوام بغلط (باران دیده) گویند وظاهرا بعضے بواسطهٔ تغیر لهجه بالان را باران خوانند چنانکه شائع است میان را و لام و دیگران باران بمعنی دیگر فهمیده اند وصاحب جامع همزبان رشیدی. صاحب ناصری بذکر قول رشیدی گوید که از کلام نظامی باران فهمیده می شود چه گرگان در ایام زمستان و روز باران بجهة طعمه بیرون می آیند و بر سر راه ها و دیهه ها کمین کنند و اگر چیزی بچنگ ایشان نیفتد ناچار یکی از هم جنسهای خود باجتماع ریخته می درند و بخورند (از ناصری ـ) دوش می رفتم بکوی یار و بارانم گرفت * در میان عاشقان من گرگ باران دیده ام * مؤلف عرض کند که تله بقول برهان بفتح اوّل و ثانی غیر مشدد و مطلق آنچه جانوران را بقید در آید (الخ) صاحب غیاث گوید که تله لغت ترکی است نوعی از دام صیادان طیور که بخاک پنهان کرده شکار جانوران کنند و صاحب کنز فرماید که لغت فارسی و در ترکی بمعنی آله شکار مستعمل بالجمله بالان بدین معنی اسم جامد فارسی زبان گیریم و جا دارد که مجاز معنی اوّل باشد که چون این آله را بخاک پنهان کنند شاید چنان بنظر می آید که زمین آنجا بالیده و بلند است والله اعلم (اردو) بالان ایک شکاری آله کا نام ہے جس کو خاک میں چھپا کر جانوروں کا شکار کرتے ہیں ـ مذکر ـ

(۵) بالان ـ بتحقیق ما امر حاضر است از مصدر بالانیدن و بالاندن که می آید

شامل برہمہ معانیش (اردو) ہلا۔ حرکت
دے۔ ہلانا کا امر حاضر۔

بالاندن بقول موارد جنبانیدن و
حرکت دادن مرادف بالانیدن کہ می آید
(حکیم سنائی ؎) یک قصیدہ ہزار جا
خواندہ * پیش ہر سفلہ ریش بالاندہ * و
بقول نوادر جنبانیدن و حرکت دادن
ریش و بقول صاحب انند مرادف
بالانیدن و صاحب بحر بر بالانیدن
فرماید کہ (۱) جنبانیدن و حرکت دادن
و (۲) بالیدن و نموکردن ہم (کامل التصرف)
و مضارع این بالاند مولف عرض کند کہ
متعدی بالیدن است بمعنی اول و معنی
دوم را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم
و مخفف بالانیدن۔ صراحت ماخذ بر بالانیدن
می آید (اردو) (۱) ہلانا۔ حرکت دینا
(۲) دیکھو بالیدن۔

بالاندہ بقول سروری و برہان جنبانیدہ
و متحرک ساختہ سند این از حکیم سنائی بر
بالاندن مذکور شد صاحب رشیدی بر
بالیدن گوید کہ برین قیاس است بالش
و بالندہ و بالیدہ و بالانیدہ و بالاندہ و
بالان معنی نشو و نما کنندہ و فزایندہ مولف
عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق بکار
بردہ است و حقیقت جویان را بغلط انداختہ
خبرش نیست کہ این اسم مفعول است از مصدر
بالاندن و معنی این حرکت دادہ شدہ و
صاحب رشیدی سکندری خورد کہ این
را متعلق بہ مصدر بالیدن کرد و بالش و
بالندہ و بالیدہ و بالان را ہیچ تعلق از این
نیست۔ بالش بجای خود می آید و بالندہ
اسم فاعل بالیدن و بالیدہ (از زیادت ہا
بر ماضی بالیدن) افادت معنی ماضی قریب و
ہم مفعول کند و حقیقت بالان بجایش مذکور شد

للہ العجب چہ مایہ بی اعتنائی ہا بکار بردہ اند ترک این ہمہ بیان تفوق داشت کہ از مشتقات بالاندن ہم و چون تعریف غلط کردند چارہ نبود جز این کہ عرض حقیقت کنیم (اردو) ہلا یا ہے ۔ ہلایا ہوا ۔

(الف) بالانشین اصطلاح ۔ (الف)

(ب) بالانشینی بقول اند بحوالہ فرہنگ فرہنگ صدر نشین و صدر انجمن (صائب ہ) تلاش صدر در بیرون در بگذار و خوش نشین ہ کہ بر بالانشینان بیشتر جا تنگ می گردد ہ (ظہوری ہ) در گذشت و خاتمت بالانشینان دیدہ ام ہ ہر کجا بر سر کہ می گوئی مقدم عاشقست ہ و (ب) صدارت باشد بزیادت یای مصدری بر (الف) (ظہوری ہ) عیب بالانشینی دشمن ہ آسمان ہا می سخت پست بیرسد ہ (اردو) (الف) بالانشین بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ صدر نشین صدر مجلس ۔ میر مجلس (ب) بالانشینی ۔ صدارت میر مجلسی ۔ مؤنث ۔

بالانہ بقول سروری ہمان مرقوم کہ دالان باشد و بعربی دہلیز صاحب جہانگیری گوید کہ بمعنی بالان کہ مرقوم شد (حکیم سنائی در کتابی کہ بصدر اجل قوام الدین نوشتہ) ہ قوام الدین کہ تخت و تاج خواص در بالای علیین منتظر قدر او ست ور بالانہ اسفل السافلین چکار دارد ہ و بقول برہان و جامع بر وزن کاشانہ دہلیز خانہ ۔ مخفی مباد کہ صاحب منتخب بر دہلیز فرماید کہ مابین دروازہ و اندرون سرا و دہالیز جمع آن و دالان بقول برہان دہلیز خانہ و کوچہ سر پوشیدہ و خان آرزو در سراج بر دالان گوید کہ دہلیز خانہ و آنچہ بمعنی رواق و ایوان در ہند و ستان شہرت دارد غلط خواہد بود ۔ مؤلف عرض کند کہ اصل این بالان است کہ گذشت ۔

نون نسبت بر لفظ بالا زیاده کرده اند چنانکه جوش و جوشن پس معنی لفظی بالان منسوب بفوق و بلندی و کنایه از کوچه سر پوشیده که مابین دروازه و اندرون سرا بود و متعلق از سقف مکان و هاے هوز در بالانه زائد پس بالانه مرادف علیه بالان باشد (اردو) ڈیوڑھی۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ پھاٹک۔ دروازہ۔ دہلیز

بالا نهادن پا مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که (بالا نهادن پا) بشتاب رفتن و دویدن بهار بر (پا بالا نهادن) ذکر این کرده (صائب ؎) داغ ناسور اگر بر دل صحرا نهند پا از خجالت لاله ها بر کوه پا بالا نهند۔ مؤلف عرض کند که متعلق است به معنی پنجم لفظ بالا (اردو) دیکھو بالا گذاشتن پا

بالانی بقول ضمیمه برهان بر وزن والانی بمعنی (۱) جنبیدنی باشد و (۲) اسب کُندرو و (۳) اسب بارگیر صاحبان انند و مؤید و هفت بر معنی دوم و سوم قانع مؤلف عرض کند که (بالانیدن) بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن می آید پس بمعنی اوّل اسم مصدر و حاصل بالمصدر باشد بمعنی جنبش نه جنبیدنی و یای لیاقت بر غیر مصدر نمی آید و نسبت بمعنی دوم عرض می شود که پالانی به باے فارسی بمعنی سوم می آید و پالان بیای فارسی بمعنی پلاسی که بر پشت خر اندازند پس جا دارد که این را مبتدل پالانی گیریم که بای فارسی بعربی بدل شود چنانکه اسپ و اسب و معنی دوم را مجاز معنی سوم که اسپ بارگیر سست و کُندرو باشد بر خلاف اسپ سواری که تیز روی می کند و عجبی نیست که فارسیان برای معنی سوم یای نسبت بر لفظ پالان زیاده کرده باشند و منسوب به پالان اسپی را نام کردند که بار کشد و اسپ کُندرو مجاز آن (اردو) (۱) قابل جنبش اور ہلجانا ہماری تحقیق پر

کے جنبش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ حرکت۔ تحرک۔ لرزش۔ چال۔ (۲) اٹھا گھوڑا۔ مذکر (۳) لدو گھوڑا۔ باربرداری کا گھوڑا۔ مذکر۔ لدّو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ باربرداری کے لائق۔ بوجھ اٹھانیکے قابل وہ حیوان جو باربرداری کے کام آئے جیسے بیل۔ گدہا۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ ٹٹو۔ خچر وغیرہ یس لدو گھوڑا کہہ سکتے ہین۔

بالانیدن بقول برہان و جامع و موارد وانند بروزن خوابانیدن بمعنی (۱) جنبانیدن و حرکت دادن۔ صاحب نوادر فرماید کہ جنبانیدن و حرکت دادن ریش را و بقول بحر (۲) بالیدن و نمو کردن ہم (کامل التصریف) مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر بالیدن کردہ ایم و آن مخفف این باشد و اسم مصدر این ہمان بالانی کہ بمعنی جنبش گذشت۔ مصدر اصلی است نہ جعلی و معنی دوم خلاف قیاس و مجرد قول صاحب بحر۔ طالب سند استعمال باشیم۔ معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان ندارند و این اصل باشد و بالیدن لازم این و بالانی کہ گذشت حاصل بالمصدر این ہم و بالان امر حاضر و بالاند مضارع این (اردو) دیکھو بالاندن۔

بالا و پست اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان بمعنی (۱) فوق و تحت و (۲) کنایہ از آسمان و زمین و (۳) عالم دنیا۔ صاحبان مؤید و بحر بمعنی دوم و سوم قانع۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر سہ معنی کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم و سوم مجازی و لفظ بالا درینجا بمعنی بجسم اوست (اردو) (۱) بلندی اور پستی۔ مؤنث۔ (۲) آسمان و زمین (۳) دنیا۔ مؤنث۔

بالا و پہنا گرفتن کسی مصدر اصطلاحی

بقبضه آوردن بلندی و پستی و زمین و آسمان و این مبالغه ایست باظهار تسخیر کل کائنات دنیا (انوری ے) زمان و زمین با بساط بحالت ها چو خورشید بالا و پهنا گرفته ها مخفی مباد که این مصدر مرکب حاصل می شود از مصرع دوم و اگر بلحاظ معنی مصرع اول زمان و زمین را بالانفراد گیریم مصادر (بالاگرفتن) به معنی بلندی حاصل کردن و (پهناگرفتن) بمعنی کشادگی و وسعت حاصل کردن پیدا می شود فتامل (اردو) زمین اور آسمان پر قابض ہونا۔ یہ ایک مبالغہ ہے۔ تسخیر کل سے مراد ہے۔

بالاور اصطلاح۔ بقول سروری و جهانگیری و برهان و رشیدی و جامع و مؤید بفتح واو کوزۀ پر آب صاحب ناصری بر کوزۀ آب قانع خان آرزو در سراج فرماید که ظاهراً بال درینجا بمعنی نشو و نماست و آور بمعنی آرنده یعنی چیزی که آدمی را نشو و نما آرد و کوزۀ پر آب موجب نشو و نمای آدمی است و در وجه تسمیه اینقدر کافی است (انتهی) مؤلف عرض کند که کافی نیست زیرا که نشو و نما بخش هر ذی روح حتی که نباتات هم آب است نه کوزه اگرچه در عرف ظرف از صفات مظروف کار گرفتن عیبی ندارد ولیکن بضرورت هر گاه برای کوزه و صراحی بصفت ذاتش کنایه بالاور درست می شود پس ضرورت ندارد که گره را ناخن زنیم ما می دانیم که بالا درینجا بمعنی بجهم اوست یعنی بلندی و کلمۀ ور بقول برهان افادۀ معنی صاحب و خداوند و دارنده می کند وقتی که با کلمۀ ترکیب شود چنانکه دانشور و تاجور و امثال آن پس بالاور بمعنی صاحب بلندی است که گردن صراحی و کوزه بلند باشد و آنانکه در معنی این پر آب را بصفت کوزه

در آورده اند غلط کرده اند ما با صاحب ناصری
اتفاق داریم که جهجر و کوزهٔ آب باشد۔
(اردو) صراحی۔ بقول آصفیه عربی اسم
مؤنث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا
چھوٹا برتن۔ جھجری۔ کوزه۔

بالا و شیب اصطلاح۔ (۱) بمعنی بلندی
و پستی است و (۲) کنایه از آسمان و زمین
مرادف بالا و پست (شیخ شیراز) بقدرت
نگهدار بالا و شیب ٭ خداوند دیوان روز
حسیب ٭ مخفی مباد که لفظ بالا درینجا بمعنی نجم
اوست (اردو) دیکھو بالا و پست کے پہلے اور دوسرے معنے

بالاهمت اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ
فرهنگ فرنگ بکسر هاے هوز و میم مشدد مفتوح
بمعنی عالی همت و فراخ حوصله و کریم طبع۔
مؤلف عرض کند که دیگری از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی همت بلند دارنده
معاصرین عجم بر زبان دارند مخفی مباد که همت
لغت عربیت بقول منتخب بالکسر و تشدید میم
بمعنی قصد و آهنگ (اردو) بلند حوصله
بقول آصفیه (فارسی و عربی) عالی همت
فراخ حوصله۔ فراخ دل۔ سخی۔

بالاے بقول برهان بسکون یای حطی (۱)
اسب جنیبت را گویند که اسب کوتل باشد و
بقول جامع مرادف بالاد صاحب مؤید نیز
این گوید که افصح بابای فارسی است و بحوالهٔ
زفانگویا فرماید که (۲) بمعنی افزاے و (۳)
صافی کن و صافی شو و (۴) افزاینده و
بحوالهٔ قنیه و شرفنامه نویسد که بمعنی (۵) صافی
کننده و صافی شونده صاحب هفت بر معنی
اول قانع (فردوسی) فرود آمد از
کوه بالاے خواست ٭ همان جامهٔ خسروآرای
خواست ٭ مؤلف عرض کند که بمعنی اول
مزید علیه لفظ بالاست که بجایش گذشت

فارسیان بای زائد در آخرش زیاده کرده اند
دیگر هیچ و بلحاظ معنی دوم و سوم (اگر سند استعمال
بدست آید) توانیم عرض کرد که بالائیدن را
بهردو تحتانی مصدری قرار دهیم بمعنی افزودن
و صاف کردن زیرا که بالائیدن بنون پنجم
بدین معنی نیامده تا بقاعدۀ تبدیل نون را به
تحتانی بدل می کردیم و سیما معنی صاف کردن
را از ماخذ این هیچ تعلق نیست بلکه (پالائیدن
به بای فارسی و هردو تحتانی بمعنی زیاده کردن
و صاف نمودن می آید پس مقصود زفانگویا از
(پالاے - به بای فارسی) باشد نه بای عربی
و نسبت بمعنی چهارم و پنجم عرض می شود که
آنهم به بای فارسی باشد و در بیان معنی
فاعلی هم غور نشده که بحالت ترکیب بدست
می آید نه غیر آن فتامل (اردو) (۱) دیکھو
لفظ بالا کے پہلے معنے - (۳) تا (۵) دیکھو
(پالاے - به پاے فارسی)

بالاے بادجی گردد مقوله صاحبان
قرینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی
و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
که فارسیان به بیان سریع السیری و جلدبازی
کسی استعمال کنند مخفی مبادا که لفظ بالا درینجا
بمعنی پنجم اوست (اردو) ہوا پر سوار
ہوتا ہے " صاحب آصفیه نے (ہوا پر سوار
ہونا) کا ذکر فرمایا ہے - جلدباز - شتاب
کار ہونا - جانے میں جلدی کرنا -

(الف) بالای پاردم گوز زدن | مصدر اصطلاحی
(ب) بالای پاردم گوزیدن

(ب) بقول وارسته و بهار و انند لاف و گزاف
بیجا زدن صاحب بحر بذکر (ب) باتفاق و آنند
گوید که (پاردم) به رای مهمله موقوف و دال
مهمله مضموم پالان بند اسپ و گاو که از عقب
زین و پالان است و بترکی دمچی زین اسپ
هم (فوقی یزدی (الف) سند) همیشه گوز

به بالاے پا ر دُم زنم از عقل ۞ چو این خران
بزر و سیم افتخار ندارم ۞ مؤلف عرض کند
که کنایه باشد و (الف) که قائم کرده ایم موافق
سنداست و (ب) معنیً مرادف (الف) باشد و
لیکن از سند پیش کردهٔ محققین بالا ثابت نیست
فارسیان در محاورهٔ خود گوز زدن را بهتر
از گوزیدن دانند و بس (اردو) شیخی
بگھارنا۔ بقول آصفیہ ڈینگ مارنا۔ بزرگی
کا اظہار کرنا۔ دون کی ہانکنا۔ بڑائی مارنا۔
لاف وگزاف کرنا۔

(الف) بالای چشم ابرو گفتن — مصادر
(ب) بالای چشمت ابرو مگفتن — اصطلاحی

(الف) بقول وارستہ (۱) حرف راست گفتن۔
بیشتر در جائی که حرف راست و درست برروے
مخاطب نتوان گفت یعنی با آنکه ابرو بالای
چشم است نمی توان گفت صاحب بحر نقل این
کرده و بقول بهار (۲) کنایه از حرف سہل
گفتن و (۳) اندک تعرّض کردن (سالک
قزوینی ؎) مه نو کے جگر دارد که گوید ۞
که بر بالاے چشمت ابرو ۞ (امیر بیگ
نظیری ؎) شکایت چون کنم از جور چشم
فتنه انگیزت ۞ که گر گویم ترا بالاے چشم ابروست
می رنجی ۞ و خان آرزو در چراغ ذکر (ب)
کرده گوید که کنایه از اندک تعرّض نه کردن
(طغرا ؎) گل چیان گوید که در بالای چشمت
ابروست ۞ چشم نرگس را چو هرگز درته ابرو
ندید ۞ صاحب بحر به نقل قول خان آرزو
صراحت کند که بتای خطاب و نون نفی باشد
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حرف راست
گفتن کنایه ایست و صراحت زائد را نه پسندیم
چنانکه وارسته کرده و معنی دوم بهار لغو محض
آنچه خان آرزو (ب) را قائم کرده و از
کلام ملا طغرا سندش آورده بپابندی استعمال
طغرا می پرسیم از وکه نون نفی را درین مصدر

از کجا پیدا کرد و تا ے خطاب را در ین مصدر چگونه قائم دارد و کلمهٔ در را چسان می گذارد و نون نفی را از کجا می آرد۔ شک نیست که این مصدر اصطلاحی را از کلام طغرا پیدا کردن و بمعنی بیان کردہش آوردن حق اوست۔ بالجمله ادعایش لفظاً و معنی باطل و از کلام ملا طغرا این مصدر اصطلاحی اصلا پیدا نمی شود سکوت صاحب بحر خبر می دہد ازین که عیبش را می پوشد و لی داند که در غلط اندازی حقیقت جویان می کوشد آفرین بر بہار که بپاس واژہ مصدرش را لفظاً قائم داشت و در معنی تصرف خفیفی کرد که راست گفتن را سهل گفتن نگاشت و مصدر منفی را گذاشت و لیکن باعتبار معنی بیان کردۂ خان آرزو منفی را مثبت قرار دادہ به مصدر الف نگاشت این است طبع آزمائی محققین با نام و نشان و تحقیق و تصحیف فارسی زبان۔

(اردو) (الف) (۱) اچھی بات کہنا (۲) سہل بات کہنا (۳) خفیف سا تعرض کرنا (ب) خفیف سا تعرض نہ کرنا۔ واضح ہو کہ تعرض پر صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے۔ حائل ہونا۔ مزاحمت۔

بالایک بقول ضمیمهٔ برہان شپشهٔ کوچک صاحب انند ہم بحوالهٔ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد که فارسیان کاف تصغیر بر لفظ بالا ے زیادہ کردہ اند و یا ے تحتانی پنجم ہم زائد است و لفظ بالا درینجا بمعنی پنجم اوست یعنی بلندی و معنی لفظی این بلندی خفیف و کنایه از شپشهٔ کوچک معاصرین عجم پرسے زبان ندارند (اردو) چھوٹا سا ٹیلا۔ مذکر۔

بالائی بقول سروری (۱) معروف و (۲) اسپ جنیبت باشد کذا فی التحفه۔ بہار گوید که چون نمد بالائی و خرج بالائی۔ صاحب

فرہنگ فدائی نسبت معنی اول صراحت کند
کہ بمعنی بلندی و رفعت است و از معنی دوم
ساکت **مولف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی
پنجم لفظ بالا است و در آخر این یای مصدر نسبت
و بمجاز بمعنی زیادتی ہم کہ داخل معنی اول و
متعلق بمعنی ہشتم لفظ بالا است چنانکہ (بالائی
قیمت) بمعنی زیادتی قیمت (ظہوری ؎
کالا بچہ بالائی قیمت بچہ پستی ہا صبر است
سبک بار ضربدار گرانست ہا و نسبت معنی
دوم عرض می شود کہ صاحب سروری سندی
کہ از فردوسی برای این معنی پیش کردہ ہمان
است کہ بر لفظ (بالاے) بہ تحتانی واحد
در آخر گذشت پس خیال ما این است کہ
(بالاے) را کاتب سروری (بالائی)
نوشت و اگر سند دیگر برای اینمعنی بدست
آید توانیم عرض کرد کہ اصل این (اسپ
بالائی) است یعنی اسپی کہ بالاے اسپ
سواری یعنی علاوہ اسپ سواری باشد بمعاصرین
عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) بالائی ۔
بقول آصفیہ فارسی ۔ بلندی ۔ اونچائی ۔ علاوہ
اوپری ۔ دودھ کی ملائی ۔ (۲) دیکھو بالا کے پہلے معنی

بالائین بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
منسوب بہ بالا است **مولف** عرض کند کہ
جز این نیست کہ یا و نون نسبت در آخر این
زیادہ کردہ اند (اردو) بالائی بمعنی منسوب بہ بالا

(۳۳۵) **بال برآراستن پرند** مصدر اصطلاحی بمعنی
آمادۂ پرواز شدن باشد (قاسم گونابادی ؎
ہمای ظفر صید فرخندہ فال ہا بقربان ترکش
برآراستہ بال ہا (اردو) آمادۂ پرواز ہونا

بال برآوردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از احسان
قمی سندی پیش کردہ کہ بہ بال و پر برآوردن
می آید (اردو) دیکھو بال و پر برآوردن

(۳۳۶) **بال برآہیختن نیزہ** مصدر اصطلاحی)

کنایہ از بلند شدن نیزہ باشد (کمال اصفہانی ؎) ہمچون کشف بسینہ سر اندر کشد اجل ؛ آنجا کہ نیزۂ تو بر آہیخت بال را ؛ بخیال ما لفظ بال درینجا بمعنی ہفتم اوست۔ کہ قد وقامت باشد و (بر آہیختن) بمعنی برکشیدن باشد مطلقاً پس معنی لفظی این برکشیدن نیزہ قد وقامت خود را وکنایہ از بلند شدنش (اردو) نیزہ کا بلند ہونا۔

بال برافشاندن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت واز ظہوری سند آوردہ مؤلف عرض کند کہ ازین معلوم (بال طیاری برافشاندن) پیداست کہ بمعنی آمادۂ پرواز شدن باشد کہ بجاے خودش می آید ولیکن معاصرین عجم (بال برافشاندن) را ہم بر زبان دارند بمعنی (بال افشاندن) کہ گذشت (اردو) دیکھو بال افشاندن۔

بال بر بال پرند اصطلاح۔ از قبیل قدم بقدم کسی باشد ومراد از سراپا پیروی پرند چنانکہ ظہوری گوید (؎) بال بر بال ہما ہر سو نگاہم می پرد ؛ از تماشای جمالت دیدہ در رفتن گسست ؛ (اردو) بال ببال کہہ سکتے ہین جیسا کہ قدم بقدم کہتے ہین۔ یہہ انسانون کے لئے ہے اور وہ پرند کے لئے۔

بال بر دوختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت واز اسدی طوسی سند آرد کہ بر (بال وپر بر دوختن) می آید ومجرد بال بر دوختن مجاز در یوفا پیما نباشد (اردو) دیکھو بال وپر بر دوختن

بال برکندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی است یعنی پر وبال طائر برکندن ودور کردن کہ طاقت پرواز

زائل شود۔ واز پرواز باز ماند واین متعلق است بمعنی دوم لفظ بال (سعدی شیرازی ۵) کند جلوہ طاؤس صاحب جمال ٭ چہ می خواہی از باز برکندہ بال ٭ (اردو) پر اکھیڑنا

بال بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت واز ثانی مشہدی سند آوردہ کہ بر (بال وپر پرواز بستن) می آید فارسیان استعمال (بال بستن) ہم براے طیور کردہ اند کہ بمعنی قوت پرواز زائل کردن است از بستن بال وپر (ظہوری ۵) چہ بینش است کہ این بال بستگان دارند ٭ بچشم دام تو خوش کردہ اند دانۂ تو (اردو) پر باندھنا یقول آصفیہ پر مین ڈور باندھنا تاکہ جانور نہ اڑ سکے۔

بالیوس بقول انند ورشیدی وناصری (فرہنگ) بسکون لام وضم یا بحوالۂ نسخۂ میرزا ولایت قندہار را گویند صاحبان برہان وجامع گویند کہ بہمین معنی بجای باے ابجد یای حطی ہم آمدہ صاحب برہان بر قندہار فرماید کہ بہ فتح اوّل بر وزن شرمسار نام شہریست معروف بعضی گویند کہ از ترکستانست وبقول بعض از ہندوستان بہار بر قندہار گویند کہ نام معبدی درگنگ بہشت کہ نام شہری است در حدود مشرق چنانکہ نظامی گنجوی فرماید در سکندر نامہ (۵) دگر بارہ برمرز ہندوستان ٭ گذر کرد چون باد بر بوستان ٭ از آنجا بمشرق علم بر فراخت ٭ یکی ماہ بر دشت وبر کوہ تاخت ٭ از ان راہ چون دوزخ تافتہ ٭ کز و پشت پای تپش یافتہ ٭ در آمد بہ آن شہر مینو سرشت ٭ کہ ترکانش خوانند گنگ بہشت ٭ ہوائی در ودید چون نوبہار ٭ پرستش گہی نام او قندہار ٭ وفرماید کہ اغلب کہ معرب است ودر اصل گندہار بر وزن خدار بکاف فارسی ودال مخلوط الہا

کہ تلفظ آن بر غیر ہندی دشوار مؤلف عرض کند کہ از جغرافیۂ حال قندہار شہریست در جنوب افغانستان۔ داخل افغانستان و خارج از ہند مقصود محققین ما بعد الذکر جز این نباشد کہ عوض موحدۂ دوم تحتانی گیریم چنانکہ صاحب برہان بالیوس را بہ یای حطی چہارم بہمین معنی آوردہ و شک نیست کہ ہمین اصل است صاحب کنز گوید کہ بالیوس بہ موحدۂ اول و تحتانی چہارم بترکی زبان وکیل دولت و قنصل را گویند (انتہیٰ) پس عجبی نیست کہ در زمانۂ باستان وکیل دولت را در ہمین شہر مقام باشد و بہمین نام شہرت گرفت و عوام ناواقف از ماخذ تحتانی را موحدہ دانستہ استعمالش بموحدہ کردند اندرین صورت مفرس باشد (اردو) گندہار بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ شہر قندہار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے قندہار کو ترک فرمایا ہے۔

(۳۴۴) **بال بہم زدن** مصدر اصطلاحی۔ بال و پر را باہم حرکت دادن تا گرد و غبار بریزد و پرہا صاف و پاک شود (صائب ع) می زنم بال بہم تا فتد آتش در من ہا (اردو) پر جھٹکنا۔

(۳۴۵) (الف) **بال پرواز** (اصطلاحی)
(ب) **بال پرواز برآوردن** (الف) بالی کہ ذریعۂ پرواز باشد مرکب اضافی۔ متعلق بمعنی دوم لفظ بال (صائب ع) بال پرواز ہزاران چشم است ٭ از قناعت پرکاہی کہ مراست ٭ (ب) حاصل کردن و پیدا کردن پر و بال است برای پرواز (ظہوری ع) دل برآوردہ بال پروازی ٭ کردہ کنجشک صید شہبازی ٭ (اردو) (الف) پر و بال۔ بال و پر۔ پر و پرز ۔ مذکر (ب) بال و پر نکالنا۔ پر و پرزے نکالنا۔

اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (بال و پر نکلنا) پر یہی معنے لکھے ہیں۔

(الف) **بال تذرو** اصطلاح الف بقول بہار

(ب) **بال تذرو** کنایہ از ابر سپید کہ ناگاہ از سیاہی پدید آید و باران آرد صاحب بحر گوید کہ پارچہ ابر را گویند۔ صاحب غیاث بر (تذرو) بہ ذال معجمہ دوم گوید کہ بمعنی خروس صحرائی است و بدال مہملہ نوشتن وخواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست وہم او بر (ب) فرماید کہ لکۂ ابر است و خان آرزو در سراج (تذرو) را بہ ذال معجمہ آوردہ گوید کہ مرغ معروف خوش رفتار کہ اکثر در پاے سرو گردد ازین جہتہ عاشق سرو گویند کذا فی الرشیدی و بحوالہ قوسی فرماید کہ تذرو تذرنگ۔ مرغی است از جنس ماکیان و خروس کہ در بیشۂ استرآباد و مازندران بسیار باشد و بغایت خوش رنگ بود و فرماید کہ اعتماد مؤلف بر قول قوسی است کہ صاحب زبان است (الخ) (میرزا جلال اثیر ؎) پر می زند چو بال شکاری قدح زموج ٭ بال تذرو دیدہ در آئینۂ ہوا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق کامل (تذرو) بجاے خودش می آید اکثر محققین فارسی زبان این را بذال معجمہ نوشتہ اند و بعض شان بدال مہملہ ہم و کثرت بر ذال معجمہ و ہمین قابل وثوق است پس این اصطلاح را ہم بذال معجمہ عوض دال مہملہ توان گرفت و چاداردکہ در سند میرزا جلال ہم ذال معجمہ باشد نہ دال مہملہ کہ محقق منذر آن بضرورت خود نقطہ را حذف کردہ باشد چنانکہ عادت اوست و چاداردکہ کاتب مطبع دست تصرف دراز کردہ حیف است کہ ہر دو محققین اول الذکر صراحت حروف نکردند بای حال مرکب اضافی است و استعا

باشد نہ کنایہ کہ بال تذرو بمعنی حقیقی ہم وجود دارد (اردو) ابر کا ٹکڑا۔ مذکر۔

بالتیق بقول رہنمای بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار دریاے بالٹک را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالٹک کہ بہ تاے ہندیست (لغت انگلیسی) دریائی است کہ مابین شمال و مشرق جرمنی واقع است معاصرین عجم تاے ہندی را بہ فوقانی بدل کردند و کاف را بہ قاف و برای اظہار کسرۂ تا بقاعدۂ ترکی تحتانی آوردند دیگر ہیچ (اردو) بالٹک زبان انگریزی میں ایک سمندر کا نام ہے جو جرمنی کے شمال و مشرق کے مابین واقع ہے مؤنث

بال جنبانیدن مصدر اصطلاحی جناب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حرکت دادن بال و پر باشد و رسائی یافتن (اثیر اومانی ؎) فلکش گفت مرو پیش کہ آنجا کہ توئی ٭ مرغ اندیشہ نیارد کہ بجنباند بال ٭ (اردو) پر مارنا۔ بقول آصفیہ پرواز کرنا اڑنا۔ دخل پانا۔ رسائی حاصل کرنا

بال خط استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی موے خط کہ بال بہ حیثیت اسم مصدر بالیدن بہ معنی نمو است چنانکہ ذکرش بمعنی ششم بال کردہ ایم (صائب ؎) دریای رحمتی است کہ موجش ز عنبر است ٭ روی عرق فشان تو در زیر بال خط ٭ (اردو) خط کا موے خط کا ابھار۔ مذکر۔ خط کی بلندی مؤنث

بال خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بال و پر خواستن بمعنی طلب بال و پر کردن پیداست نہ بال خواستن مخفی مباد کہ (بال و پر خواستن) کنایہ از ارادۂ گریز کردن باشد کہ بجای خودش می آید۔ (اردو) بال و پر چاہنا۔ گریز پر آمادہ ہونا۔

بال دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از بلند کردن و بالا کردن متعلق بمعنی ہشتم لفظ بال (صائب ۵) سنگ و آہن را ہمت می توانم بال داد ہ صید گر خواہم بشاہین ترا زومی کنم ہ شاعر گوید کہ اگر خواہم کہ بشاہین ترازو صید کنم یعنی اگر خواہم کہ بہ دغل و فریب وزن جنس را کم سازم ہمت من می تواند کہ سنگ و آہن یعنی سنگ ترازو را بلندی بخشد تا در وزن جنس کمی رود ہ (اردو) بلند کرنا۔

(الف) **بالدار** اصطلاح۔ صاحب ہفت

(ب) **بال داشتن** بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر (الف) کردہ گوید کہ بمعنی پرواز است و صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بلحاظ (الف) کہ اسم فاعل ترکیبی است (ب) مصدر است بمعنی با بال و پر بودن ولیکن از سند آصفی بال و پر داشتن پیداست کہ بجای خود می آید (ارسلان مشہدی ۵) گرد سرت گشتی و کردی طواف ہ کعبہ اگر بال و پری داشتی ہ مخفی مباد کہ (الف) متعلق بمعنی دوم لفظ بال است کہ بجایش گذشت (اردو) (الف) پردار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ پروالا۔ اڑنے والا۔ (ب) پر و بال رکھنا۔

بال در سر کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب بہار عجم گوید کہ جناب سراج المحققین می فرمایند کہ صحیح (بال بہ سر کشیدن) است زیرا کہ حفظ سر در صورت مذکور است پس لفظ در غلط کاتب باشد و نزلہ بردارش (بہار) گوید کہ لفظ در بمعنی بر نیز آمدہ چنانچہ (از عہدہ درآمدن) بمعنی (از عہدہ برآمدن) گذشت پس غلط کاتب را دخلی نبود مؤلف آصف اللغات عرض می کند کہ اگر غلط کاتب را دخلی نباشد غلط سراج المحققین است کہ دخل در معقولات

و محاورۂ اہل زبان می دہد (باقر کاشی ع) دلیری کہ چون تیغ کین برکشد ٭ زبیمش ملک بال در سر کشد ٭ خیال ما این است کہ سراج المحققین و زآلہ بردار خوان آرزو لیش ہر دو در بر و در می جنگند و کسی ازین ہر دو اصل معنی اصطلاح را حل نمی کند للہ العجب چہ مایہ احتیاط است و چہ رنگ تحقیق تحقیق ما (بال در سر کشیدن) خود و مغفر پوشیدن است و این کنایہ باشد و کلمہ بال درینجا متعلق بہ معنی دوم اوست کہ مغفر دو قسم باشد یکی آہنین و دیگری از پشم بافتہ کہ تیغ در و کارگر نمی شود این است حقیقت (بال در سر کشیدن) کہ موشگافی ہای ہر دو محققین ما ہنوز از معنی اصطلاحی بہرہ نگرفتہ (اردو) خود سر میں پہننا۔

بال دل استعمال مرکب اضافی است بمعنی دل کہ دل را بہ بال تشبیہہ دادہ بنظر بحرکت دل ہمچو جناح طیور (ظہوری ع) ببال دل ظہوری بر سپہر عشق پروازی ٭ کہ کنجشک حضیض خود شمارد اوج عنقا را ٭ (اردو) بال دل۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔ اسم مذکر۔ دل کی تشبیہہ بازوی پرند کے ساتھہ۔

بال دمیدن | **بال روئیدن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو مصادر کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بر آمدن بال و پر است (ظہوری ع) فروغ آنچنان از مشاغل دمد ٭ کہ از زاغ بال تذرو دمد ٭ (کمال اصفہانی ع) بال مرغ طرب از بادۂ رنگین بر دید ٭ داند این آنکہ ہر سوی دلش راہبر است ٭ (اردو) پر نکلنا۔

بال ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت [illegible] عرض کند کہ بمعنی بے بال و پر [illegible]

(۱۸۴)

بال و پر بمعنی لازم و متعدی ہر دو (عرشی اصفہانی
ے) شدم آگہ کہ در دامت چرا خوار است
مرغ دل ہا چو دیدم ریختہ بال ملائک بر
سر کوئیت ہا (ظہوری ے) بجائی کہ بال آفتاب
بریزد ہا بپرواز ہمت دعائی رسانہ بجا (اردو)
پرجھڑنا - پرگرنا - پر گرا دینا -

(الف) **بال زدن** مصدر اصطلاحی -
(ب) **بال زن** (الف) بقول بحر (۱)
بمعنی پریدن و بپرواز آمدن و بتحقیق ما (۲)
بال افشاندن پرندبسمل و مذبوح (شفائی
اصفہانی ے) در آرزوی ناوک او بال
می زند ہا صید حرم کہ زود نگردد شکار
کس ہا و (ب) بقول انندبحوالہ فرہنگ
فرنگ بفتح زای معجمہ و سکون نون (۱) بہ
معنی پران و پرندہ و بلحاظ تحقیق ما (۲) مرادف
بال افشان (اردو) (الف) (۱) پر مارنا
بقول آصفیہ پرواز کرنا - اڑنا (۲) پرجھاڑنا

پرجھٹکنا - (ب) (۱) اڑنے والا (۲) دیکھو بال افشان

بال زین اصطلاح - بقول انندبحوالہ
فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ و سکون تحتانی
و نون بمعنی بازوی زین مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است و لفک اضافت
مستعمل و متحقق باشد بامعنی اول لفظ بال
طالب سند استعمال باشیم (اردو) زین کے
بازو کا حصہ - بازوے زین - مذکر -

بالست بقول جہانگیری و برہان و رشیدی
و ناصری و سراج بالام مفتوح بسین زدہ دوشیزہ
و بکر را گویند (مولوی معنوی ے) کیست
کہ از دمدمہ روح القدس ہا حاملہ چون مریم
بالست نیست ہا مؤلف عرض کند کہ این مرکب
است از دو لغت زبان سنسکرت کہ بال بہ
معنی دختر نابالغہ آمدہ و (ست) بفتح بمعنی
زور و قوت و روح و خلاصہ و خوبی و فضیلت
(کذافی الساطع) پس فارسیان ازین ہر دو

لغت سنسکرت لغتی مرکب ساختند و برای
دوشیزه و ... استعمال کردند از کثرت استعمال
فتح سین مهمله بلام نقل شد (اردو) باکره
بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - دوشیزه
کنیا - اچھوتی -

بال سمندر استعمال - مرکب اضافی است
بمعنی موی سمندر و متعلق بمعنی دوم لفظ بال -
(صائب ؎) آسوده نیست پردهٔ شرم
از نگاه گرم ٭ آتش حریف بال سمندر نمی‌شود
٭ مخفی مباد که سمندر بقول برهان نام جانوریست
که در آتش متکون می‌شود و از پوست او کلاه
و رومال سازند و از موی او جامه بافند پس
فارسیان درینجا بال را بمعنی مو استعمال کرده اند
و این لغت سنسکرت هست کذا فی الساطع (اردو)
بال سمندر - سمندر کے بال - مذکر -

بال سوختن استعمال - صاحب آصفی ذکر نکرده
کرده از معنی ساکت و از سند هیچ کرده اند
بال و پر سوختن پیداست که بجای خودش می‌آید
که بمعنی حقیقی است لازم و متعدی هر دو -
(طغرای مشهدی ؎) قدح را زبس چهره افروخته
٭ بط باده را بال و پر سوخته ٭ (اردو) بال و
پر جلنا - بال و پر جلانا -

بالش بقول جامع و سروری (۱) معروف
و بقول برهان و ناصری بر وزن مالش آنچه
زیر سر نهند - وارسته نسبت این گوید که مرادف
بالشت است صاحب رشیدی فرماید که بالین
و بالش و بالشت و بالشک معروف از ینجاست
که چار بالش ملوک و اکابر بمعنی مسند و صدر
است صاحب ناصری فرماید که بالشک باضافهٔ
کاف بهمان معنی و بقول مؤید چیزیکه بهنگام غلطیدن
زیر سر کنند و نیز آنچه بدان تکیه زنند چون
مسند نشینند ماخوذ از بالیدن خان آرزو
در سراج گوید که تحقیق آنست که بالین و بالش
و بالشت و بالشک همه ماخوذ است از بالیدن

بمعنی افزودن و چون تکیه زیر سر موجب افزایش
فرش خواب است بطرف سر بدین نام موسوم
شد و گاهی پشت بدان کرده نشینند چنانکه
چهار بالش ملوک و اکابر و چهار بالش ازان
گویند که سابق تکیهٔ کلانی که حالا پس پشت
می دارند مرسوم نبود بلکه رسم آن بود که دو
تکیه بر پشت و دو بر یمین و یسار می نهادند
پس حقیقت چهار بالش همان چار تکیه (الخ)
مؤلف عرض کند که حق اینست که بال بمعنی
پر طیور و جناح طیور که گذشت اسم مصدر بالیدن
و بالش حاصل بالمصدر بش که بر معنی دوم
می آید و درینجا مرکب از بال و شین نسبت بمعنی
منسوب به بال چنانکه بوتش منسوب به بوت.
صاحب قانون دستگیری ذکر شین نسبت
کرده و بالش را هم بسند این آورده پس
بالش با شین نسبت کنایه باشد از تکیه که بالای
تکیه نهند صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین ما

و اهل زبان بود صراحت کرده مخفی مباد که پیشینیان
و اهل ولایت این زمان هم پر و بال مرغان
را در بالش می کنند و میکردند و همین است
تعلق بالش با بال (و ناز بالش) که می آید
تکیهٔ نازکی که بالای بالش نهند فدائی صراحت
این هم فرموده و بالشک که می آید به کاف تصغیر
بالش کوچکی که زیر رخساره نهند و فی زماننا
بر بالش استراحت آرام مرسوم و بمشاهدهٔ ما
هم آمده و معاصرین عجم هم در خصوص بالا متفق
و بالین بزیادت یا و نون نسبت بر لفظ بال
بمعنی منسوب به بازو و جناح تکیه نرمی که بر بالش
استراحت دو طرف نهند و لفظ بال درینجا
بمعنی اول اوست بمعنی بازو و مجازاً بمعنی
عام یعنی برای بالش زیر سر هم مستعمل شده و
بالشت مزید علیه بالش بزیادت فوقانی در آخر
و مرادف بالش چنانکه فرامش و فرامشت و
یادآش و یادآشت محققین بالا کار از نزد آن گشت

معنی و ماخذ نگرفته اند و اسپ و خر را بیک تازیانه
رانده خان آرزو که بالین و بالش و بالشت
و بالشک هر چهار را ماخوذ از بالیدن آورده
حق آنست که پی بحقیقت نبرده بالیدن ماخوذ
از بال است و این هر چهار اصطلاح هم از
همان لفظ بال مرکب پس قول خان آرزو
بعید از تحقیق است و هم او حقیقت چار بالش
را که بالا بیان کرده سکندری خورده یعنی میفرماید
که دو تکیهٔ پشت و دو تکیهٔ یمین و یسار را
چار بالش نام کردند و اینقدر دفع دخل
کند که پیشینیان در پس پشت تکیهٔ کلان می داشتند
چنانکه زمانیان بلکه بعوض آن دو تکیهٔ پس پشت
می کردند (الخ) می پرسیم ازو که این واقعهٔ
تاریخی را از کجا پیدا کرد چیزی نیست که برای تکمیل
تعداد چار بالش مضمون خلاف واقعه را
تصنیف می کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند
که (چار بالش) بالش پشت و دو بالش یمین و
یسار و بالش زیرین را نام است و همین بالش
زیرین بر معنی پنجم می آید چنانکه حکیم سنائی گفته
(ص) تا که بنشست خواجه بر بالش * بالش
آمد ز ناز در بالش * اینست تحقیق محققین
با نام و نشان و حقیقت جگر کاوی ما (اردو)
تکیه بقول آصفیه- فارسی- اسم مذکر- بالش-
سرہانے رکھنے کی چیز-

(۲) بالش- بقول سروری نمو و افزایش
و بقول جامع و برهان بالیدن و نمو کردن
صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که معنی
بالیدن صاحب مؤید بحواله دستور فرماید که
بمعنی افزون و بقول خان آرزو در سراج
حاصل بالمصدر بالیدن- سند این از حکیم
سنائی بر معنی اول مذکور شد مؤلف عرض کند
که ما با خان آرزو اتفاق داریم و طرز تعریف
جامع و برهان و ناصری را نمی پسندیم و صاحب
سفرنگ هم در (نامهٔ شت وخشور جمشید) بر

فقرۂ صد و پنجاه و چار و در (پند نامۂ سکندر) در بستی فقره ذکر این کرده (امیر خسرو) دگر گفت از خور شهانش چو سیر است ٭ درآن بالش ز بالا یا ز زیر است ٭ (اردو) نمو - مذکر - افزایش - مؤنث بالیدن کا حاصل بالمصدر

(۳) بالش - بقول برہان و سراج بندی را نیز گویند که بر صندوقها زنند خصوصاً چنانکه قفل بران گذارند صاحب جامع ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که اگر سند استعمالش پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی دوم باشد یعنی چیزی است بر سر پوشش صندوق از آہن و مس وغیر ذلک درست کنند که از سطح چوب بلند باشد و بوسیلۂ آن صندوق را مقفل سازند و آنرا در دکن پدک نام است و گاہی از زنجیر ہم ہمین کار گیرند (اردو) چھپکا - بقول آصفیہ ہم مذکر - صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کنڈی مین آکر اُسے بند کر دیتا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین اسی کو پدک کہتے ہین اُس آہنی یا برنجی کنڈی کا نام ہے جو صندوق یا الماری یا دروازے مین اس غرض سے لگاتے ہین کہ اسمین قفل لگا دین -

(۴) بالش - بقول برہان زری باشد بمقدار معین صاحب ناصری گوید که این اصطلاح مغل است خان آرزو در سراج گوید که زری بمقدار ہشت مثقال و دو دانگ که در قدیم نزد بادشاہان اتراک رائج بود - مؤلف عرض کند که (بالش زر) اصطلاحی است بہمین معنی و (بالش نقره) ہم که می آید و از مجرد بالش این سکه طلا و نقره را نتوانیم گرفت تا آنکه سند استعمال بدست نیاید و بوجود سند توانیم عرض کرد که این سکه ہم بالیدگی دارد و متعلق باشد بمعنی دوم حیف است که محققین ترکی زبان ازین ساکت

(اردو) ایک سکۂ طلا و نقرہ کا نام فارسی مین بالش ہے دیکھو بالش زر اور بالش نقرہ۔ مذکر (۵) بالش بقول بہار بمعنی مسند و این مجاز است مؤلف عرض کند کہ زیر انداز مسند باشد کہ آن را بضرورت نرمی با پرہای طیور یا پنبہ پر کنند و جز و مسند است و مجاز اسند ہم و ما اشارہ این بر معنی اول کردہ ایم و از کلام حکیم سنائی برای ہمین معنی سندی ہم بجای خود مذکور (اردو) بالش بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر۔ آرام کی جگہہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ فارسیون نے زیر انداز مسند اور مسند کو بھی بالش کہا ہے۔ وہ روئی یا پرون کا گدا جو نرمی کے لئے مسند کے نیچے بچھاتے ہین۔ (مذکر) صاحب آصفیہ نے گدا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ گدیلا۔ توشک روئی دار بستر۔

بالش بزیر سر نہادن استعمال بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی اول بالش باشد۔ (ظہوری ؎) می نہد خوش بالش نرمی بزیر سر مرا ٭ از خس و خاشاک کویش بستری می بایدم ٭ (ولہ ؎) بزیر سر ورع را خواب مستی می نہد بالش ٭ ظہوری گر چنین افسانۂ جام و سبو گوید ٭ (اردو) تکیہ زیر سر رکھنا

بالش پر اصطلاح۔ بہ فتح بای فارسی۔ بقول انند و بہار تکیہ کہ پرہا دران آگندہ باشند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی دیگر ہیچ (اردو) پرون کا تکیہ۔ مذکر یعنے وہ تکیہ جسمین پر بھرے ہوئے ہون

بالشت بقول سروری و جہانگیری و داراشکوہ و جامع مراد ف بالش و بقول برہان بالشی کہ در زیر سر نہند (عماد الدین فقیہہ رباعی) در چشم محققان چہ زیبا و چہ زشت ٭ منزل عاشقان چہ دوزخ چہ بہشت ٭ پوشیدن بیدلان چہ اطلس چہ پلاس ٭ زیر سر عاشقان

چه بالشت وچه خشت بایجی کاشی (ه) باسر
بید ولتان دولت نگردد جفت اگر با زپرو
بال هما سازند پر بالشت را؛ **مؤلف**
عرض کند که ما حقیقت این بر بالش بیان
کرده ایم که این مزید علیه آنست بهار این
را بمعنی مسند هم آورده مشتاق سند استعمال
باشیم اگرچه همین معنی بر معنی پنجم بالش گذشت
وحقیقتش همه را انجا مذکور (اردو) دیکهو
بالش کے پہلے اور پانچویں معنے ۔

بالشت پر | استعمال ۔ به فتح بای فارسی ۔
بقول بهار به سند ملا طغرا مرادف (بالش پر)
که گذشت **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی
است (ملا طغرا ه) صد مرغ دل بمنقار
از بال خود کشد پر جائیکه آن پریرو بالشت
پر ندارد ما بخیال ما در مصرع دوم این لفظ
پر بالضم است مقصود شاعر این باشد که جائی
که پریرو بالشت خود را پر واگنده ندارد
مرغ دل بمنقار خودش از بازوی خود پر می کند
تا بالش پر پرورا پر کند نقاتل (اردو) دیکهو بالش پر

بالشت پیل | اصطلاح ۔ بقول بحر (۱) آنچه
در اوائل حال برای آموختن پیل نوگرفتار
از پنبه بمقدار تکیه کلان راست کنند و بادلی
دهند صاحب انند بحواله غیاث وصاحب
غیاث بحواله شرح قران السعدین ذکر این
کرده **مؤلف** عرض کند که بالش کلانی که
بالای پشت پیل کنند برای سواری معاصرین
عجم تصدیق این کنند ۔ مرکب اضافی است
ومعاصرین عجم این را بر سبیل مجاز بمعنی (۲)
مطلق بالش کلان تر هم استعمال کنند مخفی
مبادکه (بادلی دادن) بقول بحر دلیر گردانیدن
جانور شکاری است بسبب گیراندن جانور
دیگر ۔ بخیال ما معنی اول و دوم فرقی ندارد
(اردو) (۱) وه بڑا تکیه یا گدی یا گدا
اور گدیله جسکے ذریعه سے نئے ہاتھی کو

سد ہاتے ہین اور اُسکی پیٹھ پر ڈالکر سواری
کرتے ہین۔ مذکر (۲) مطلق بہت بڑا تکیہ مذکر

بالشتچہ اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت
بالشت خورد صاحب انند گوید کہ بدون
فوقانی بالشچہ ہم بہمین معنی است مؤلف
عرض کند کہ کلمۂ چہ بقول برہان باخفاے
ثانی افادۂ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آرند
ہمچون باغچہ و طاقچہ پس تکیہ کوچک باشد
و بس مرادف بالشتک کہ می آید و مرکب از
بالشت و چہ (اردو) چھوٹا تکیہ۔ مذکر۔

بالشتک بقول ضمیمۂ برہان (۱) مصغر
بالشت و (۲) چیزیست از پارچہ و جامۂ
پیچیدہ مانند بالشت کوچکی کہ بر استخوان
شکستہ بندند و فرماید کہ در مؤید بمعنی آخر
بالشنک آمدہ کہ بجای فوقانی نون باشد
صاحب انند صراحت کند کہ بکسر لام و فتح
فوقانی است و بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
اوّل قانع۔ صاحب مؤید بر بالشنک کہ
بہ نون پنجم می آید بذکر معنی دوم گوید کہ اگرچہ
در رسالۂ علمی بہ نون نوشتہ ولیکن این معنی
تقاضا می کند کہ مصغر بالشت گیریم بفوقانی
پنجم مؤلف عرض کند کہ ہر دو درست
است یعنی بالشتک بہ فوقانی و بالشنک
بہ نون زیرا کہ چنانکہ بالشت مزید علیہ بالش
است ہمچنین بالشن بہ نون آخر ہم مزید علیہ
بالش آمدہ پس کاف تصغیر بر ہر دو زیادہ
توان کرد بنا برین حال بمعنی اوّل تکیۂ خورد
و بمعنی دوم ہم شبیہ تکیۂ خورد کہ دو طرف
استخوان شکستہ قائم کردہ می بندند۔
(اردو) (۱) چھوٹا تکیہ۔ مذکر (۲) گدی
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث وہ تہ کی
یا چوتہہ کپڑا جو کسی زخم یا فصد پر رکھکر
اوپر سے پٹی باندھ دیتے ہین۔

بالشتن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بضم لام و سکون شین معجمہ دعا کردن در حق دیگری و بہمین معنی بہ سین مہملہ ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ این مصدریست غریب کہ محققین مصادر فارسی ذکر این نکردہ اند و زبان عربی و ترکی و سنسکرت و غیر ذلک ہم ماخذ این یافتہ نمی شود اگر بمعنی پر کردن می بود موافق قیاس بود کہ ہم مصدر این بالش قرار میدادیم باقی حال طالب سند استعمال باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) دعا کرنا کسی دوسرے کے حق میں

بالشچہ بقول ہفت بکسر لام و فتح جیم فارسی مرادف بالشتچہ کہ بفوقانی بجیم گذشت صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب از بالش و چہ چنانکہ تعریفش بر بالشتچہ گذشت (اردو) دیکھو بالشتچہ۔

بالش زر اصطلاح۔ بقول جہانگیری در (ضمیمہ) باصطلاح تاتار ہشت مثقال و دو دانگ و بقول برہان و بحر مخصوص برای طلا و فرماید کہ در قدیم نزد پادشاہان اتراک مصطلح بود صاحب جامع فرماید کہ در قدیم ہشت مثقال و دو دانگ طلا بود مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی خفیف است محققین ترکی زبان ذکر این نکردہ اند و ظاہرا نام سکۂ طلا باشد بوزن مذکور کہ ہیئت کذائیش بالش کوچکی را ماند و کنایہ باشد (اردو) زمانۂ قدیم میں شاہان ترک کا ایک طلائی سکہ تھا جس کا وزن آٹھ مثقال اور دو دانگ اسی کا نام فارسی میں بالش زر تھا۔ مذکر۔

بالش زیر سر نہادن استعمال۔ ہمان است کہ بر (بالش بزیر سر نہادن) گذشت (ظہوری ع) گسترانم بہر طاقت بستر بیتابئی
بالش بیمارئی زیر سر صحبت نہیم۔

(اردو) دیکھو بالش بز بر سر نہادن ـ

بالش عالی اصطلاح ـ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از مسند عالی ـ صاحبان بحر و ہفت و مؤید بر مسند عالی قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و معنی لفظی این مسند بلند و ہیچ کنایہ نیست و متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالش کہ گذشت (اردو) مسند عالی ـ مؤنث ـ

بالشک بقول برہان باکاف (۱) بروزن و معنی بالشت است کہ در زیر سر گذارند و (۲) بفتح رابع مصغر بالش ـ صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع و بقول رشیدی مرادف بالشت صاحب جامع مذکر بالشت و بالشک فرماید کہ باتا و کاف و بکسر لام بالش معروف خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید کہ اگرچہ بکسر لام و سکون شین و کاف نوشتہ اند درصورتی کہ سند آن ہم سند ظاہر در اصل تصغیر بالش باشد کہ بسبب کثرت استعمال تحریفی در اعراب آن شدہ و در اصل بمعنی تکیۂ زیر سر است مؤلف عرض کند کہ بیچارہ نمیدانند کہ کاف زائد در آخر کلمہ می آید چنانکہ زلو و زلوک ـ پرستو و پرستوک پس چرا در معنی اول اشکالی پیدا کردہ می خواہد کہ بر معنی دوم اکتفا کند حقیقت اینست کہ بمعنی اول فرید علیہ بالش است چنانکہ بالشت و بمعنی دوم مصغر بالش کہ اشارہ این بر بالشک ہم کردہ ایم (اردو) (۱) تکیہ ـ مذکر (۲) چھوٹا تکیہ ـ مذکر ـ

بالش کج نہادن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر (۱) خواب گران کردن و (۲) نزد بمعنی نخوت و غرور بہم رسانیدن دیگری غیر از بحر ذکر این نکرد (بالین کج نہادن) بہ معنی اول می آید و ہم برین قیاس این را ہم توان گرفت خلاف قیاس نیست کہ کجی بالش و بالین علامت گران خوابی است

کہ گران خواب بہ بیخبری پہلو بدل کند و بالش بجای خود نساند۔ برای معنی دوم طالب سند باشیم کہ معنی حقیقی ہیچ تعلق از نخوت وغرور ندارد (اردو) (۱) گہری نیند سونا۔ بقول آصفیہ نہایت غافل اور بیخبر سونا۔ خواب خرگوش میں ہونا۔ سکھہ نیند سونا۔ (۲) غرور کرنا۔

بال شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی باز شکستن و پر و بال و موی شکستن باشد بلحاظ معنی اوّل و دوم لفظ بال (مسیح کاشی ص) چشمت بدامن مژگان برکباب دل ہ بادی زدہ کہ بال سمندر شکستہ است ہ (صائب ص) پروانہ سن ببال و پرت زینہار ہ مشکن مرا کہ می شکنی بال خویش را ہ (ولہ ص) در آہ اختیار ندارد بسید لان ہ بال شکستہ مانع پرواز

تیر نیست ہ (اردو) بازو توڑنا۔ ٹوٹنا پر و بال توڑنا۔ ٹوٹنا۔

بالش گذاشتن بچیزی استعمال بمعنی قایم کردن بالش بسر بزان چیز (ظہوری ص) خوش آنکہ پیش درت بسترم چنان افتد ہ کہ بالشی بسر آستانہ نگذارم ہ (اردو) تکیہ قائم کرنا۔ تکیہ رکھنا۔

بالش بقول سروری بکسر لام (۱) ہمان بالش مرقوم بمعنی اوّل (حکیم فرخی ص) خشت زر ودہ از دینار و از گوہر توانگر شد ہ کوزن از لالہ اندر دشت با بالش و بستر شد ہ صاحب شمس بحوالہ ابراہیمی گوید کہ بفتح اوّل و کسر سوم (۲) بمعنی آشنا مؤلف عرض کند چنانکہ از سند بالا پیداست کہ بسکون شین معجمہ و نون است وچنین نیست کہ مزید علیہ بالش باشد چنانکہ گذارش و گذارشن و بہ معنی دوم تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار

را نشاید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد (اردو) (۱) دیکھو بالش کے پہلے
معنے (۲) دیکھو آشنا۔

(الف) بالش نرم زیر سر گذاشتن	مصادر اصطلاحی
(ب) بالش نرم زیر سر نہادن	
(ج) بالش نرم زیر کسی گذاشتن	(الف)

و (ب) بقول بحر (۱) خوشحال گردانیدن
کسی را بطریق خوشامد و تیتال بہار بذکر معنی
بالا گوید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ کہ (۲)
بمعنی خوشامد کردن از راہ تمسخر و ریشخند است
صاحبان برہان و جہانگیری و رشیدی نسبت
(ب) بر معنی اول قانع و صاحب سروری
در ضمیمہ کتاب گوید کہ کنایہ از خوشحال کردن
کسی را بفریب و خوشامد گفتن و غرور دادن
خان آرزو در چراغ بذکر (ج) فرماید کہ
خوشامد کردن و گوید کہ این از اہل زبان
بہ تحقیق رسیدہ (ظہوری ۵) راحت نہادہ
بالش نرم ہا زیر سر داغت از جگرہا چو لف
عرض کند کہ از سند ظہوری معنی اول بہ ثبوت
میرسد و معنی دوم را تعریف صاحب سروری
حکم سند دارد کہ از اہل زبان است ولیکن
جدت خان آرزو را نمی پسندیم کہ (کسی) را
داخل اصطلاح کردہ میخواہد کہ موضوع
کتاب چراغ ہدایت را در ریشخند اندازد
وای بر محققی کہ (بالش زیر سر) را (زیر کسی)
قرار دہد۔ فتأمل۔ بالجملہ معنی حقیقی این
(۳) تکیہ نرم را زیر سر کردن است و معنی
اول و دوم کنایہ باشد (اردو) (الف)
و (ب) (۱) کسی کو خوشامد سے خوش کرنا
(۲) تمسخر سے خوشامد کرنا (۳) نرم تکیہ
سرہانے لینا۔ (ج) خوشامد کرنا۔

بالش نقرہ اصطلاح۔ بقول جہانگیری
ہشت درم و دو دانگ باشد صاحب

برہان گوید که برای نقره مخصوص صاحبان
جامع وبحر ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض
کند که مرکب اضافی است از قبیل بالش
زر نام سکه از نقره که وزن آن بمقدار
ہشت درہم ودو دانگ است که در زمانہ
باستان مروج بود (اردو) ایک نقرئی
سکه جس کا وزن آٹھ درہم اور دو دانگ
اور زمانه سلف میں مروج تھا اسکی تاریخی
حالت معلوم نہ ہوسکی ۔

باشنگ صاحب مؤید ذکر این کرده مؤلف
عرض کند که این ہمان است که بر باشنگ
به فوقانی بجم گذشت و ذکر ماخذ این ہم بجا
کرده ایم (اردو) دیکھو باتشنگ ۔

بال طیّاری برافشاندن مصدر
اصطلاحی ۔ کنایه از آماده پرواز شدن
است (ظہوری ۵) گہی کشاده زسم ما
دہان براه خوری ؛ گہی زبال برافشانده
بال طیّاری ؛ ؛ مخفی مباد که طیّاری در ینجا
بمعنی پرواز است و (بال پرواز برافشاندن)
چیزی است که طیور قبل از پرواز جناح
خود را برمی افشانند و این علامت
آمادگی برای پرواز است (اردو)
آماده پرواز ہونا ۔ اڑنے کے لئے پر جھٹکنا ۔
پر تولنا ۔

بالغ بقول سروری بحواله نسخه وفائی بضم لام (۱) شاخ گاو خالی کرده شده که
بدان شراب خورند و بکسر لام پیمانه شراب (استاد عماره ۵) باچنگ سغدیانه و بابلغ
شراب ؛ آمد بجوان ؛ چاکر خود خواجه با صواب ؛ ؛ و فرماید که (۲) در نسخه میرزا اسطرلابی
است که بضم لام نام شرابی است شہابادی و بحواله مؤید گوید که به بای فارسی و فتح
لام است صاحب برہان ذکر ہر سه معانی فرماید که معنی اول مگر جستان متعارفست

وبکسر ثالث هم بدین معنی آمده و بر (پالغ) به بای فارسی گوید که پیمانهٔ شرابی را گویند که از شاخ گرگدن وگاو و استخوان فیل وچوب سازند صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت از ترکستان است که آن را (خان بالغ) هم گویند صاحب جامع بر معنی اوّل قانع مؤلّف عرض کند که (۲) در عربی زبان بقول منتخب معنی نیکو و رسنده وجوان بحد مردی رسنده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این غلط است زیرا که ولایت نیست شهریست که دار الملک سلاطین خطا ست بلکه (خان بالغ) است چنانکه از مطلع السّعدین بوضوح می پیوندد (الخ) مؤلّف گوید که درست می گوید ونسبت ماخذ عرض می شود که بقول معاصرین عجم اصل لغت که اسم جامد فارسی زبان است به بای فارسی است بمعنی پیاله وجام شراب واین مبدّل پالتق ترکی است که قاف به غین بدل شد چنانکه آروق وآروغ بعض معاصرین ترک تصدیق پالتق کنند ولیکن صاحبان کنز ولغات ترکی ازین ساکت بای حال بالغ مبدل پالغ باشد که می آید بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه اسپ واسب وتپ وتب ومعنی دوم را وجه تسمیه معلوم نه شد که چرا این شهر را بدین نام موسوم کردند حیف است که معاصرین عجم از صفات این شهر خبر ندارند تا وجه تسمیهٔ این از لفظ بالغ پیدا می کردیم وظاهر مخفّف (خان بالغ) است وخان بالغ که نام شهر بود مرکّب توصیفی بمعنی خانهٔ نیک باشد نظر به خوبی آن شهر یا (خان بالغ) لقب کسی باشد که این را آباد کرده والله اعلم بحقیقة الحال نسبت معنی سوم همین قدر کافی است که نارسیدن این لغت عرب را بترکیب خود استعمال کرده اند

کہ در ملحقات می آید از ینجاست کہ ما ذکرش کردیم (اردو) (۱) شراب کا پیالہ۔ مذکر
(۲) ایک شہر کا نام بالغ اور خان بالغ بھی ہے جو سلاطین خطا کا دار الملک تھا۔ مذکر
(۳) بالغ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ رسا۔ پہنچنے والا۔ جوان۔ سیانا۔ پورا مرد۔

(الف) **بالغ کلام** اصطلاح۔ بہار
(ب) **بالغ نظر** ذکر (الف) کردہ
از معنی ساکت و از فقرہ ظہوری سند گیرد
کہ در مدح ممدوح نوشتہ (وہو ہذا) بالغ
کلامان مدرسہ سخن۔ طفلان مکتب زبان
دانیش "۔ مؤلف عرض کند کہ مراد از
پختہ کلام باشد و متعلق بمعنی سوم لفظ بالغ
کہ گذشت و نسبت (ب) فرماید کہ آنکہ بہ
اسحان سنگمرد (صائب ے) نیست صائب
راخبر ز افسانہ عشق مجازہ دیدہ بالغ نظر
برابجد طفلانہ نیست ہ (والہ ہروی ے)
با او ہمہ کس ز ادہ خود نیز نسنجد ہ میزان جو
تمیز آمدہ بالغ نظران را ہ صاحب بحر ہم ذکر
(ب) کردہ بخیال ما این ہم متعلق است
بمعنی سوم لفظ بالغ کہ گذشت اسم فاعل
ترکیبی (اردو) (الف) پختہ کلام۔ کہہ سکتے
ہیں یعنے وہ شخص جسکا کلام پختہ ہو (ب)
بالغ نظر۔ بقول آصفیہ۔ غائر نظر۔ حقیقت بین

(الف) **بال فشان** اصطلاح۔ ہمان بال افشان و بال افشاندن کہ گذشت و بال
(ب) **بال فشاندن** افشانی حاصل بالمصدر رش (صائب ے) با قامت خمیدہ جوانانہ
زیستن ہ در زیر تیغ بال فشانی ز بسملست ہ (اردو) دیکھو بال افشان و بال افشاندن

بال فشان کردن طائر بر فرق کسی مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از سایہ افگن کردن طائر بر سر کسی (ظہوری ے)
سایۂ رنگ نازکم بر دبرش ز بال دیرہ

بخت بفر قیمار کند بال فشان همای را مخفی مباد که از همین سند - بال فشاندن طائر بر فرق هم بمعنی سایه کردن پرنده بر سر پیدا می شود (اردو) پرنده کو سایه افگن کرنا۔

گردنش در قفس که پرندگان را در قفس از حرارت صحبت پر و بال می ریزد (صائب ؎) من همان روز ز بال و پر خود شستم دست ؛ که درین تنگ قفس بال فشانم

بال فشان کردن مصدر اصطلاحی **طائر در قفس** کنایه باشد از مقید کردند (اردو) طائر کو پنجره مین بند کرنا۔

(۸۸۷)

بالقس بقول برہان بکسر قاف و سکون سین بی نقطه بزبان رومی رستنی باشد دوائی اگر آن را بخایند و بر گزندگان افگنند در حال بمیرد و در عربی رجل الحمامه خوانند - و ابوخلسا همانست - صاحب محیط بر رجل الحمام گوید که همان شنجار که معرب شنگال فارسی و ساق الحمام هم نام دارد مؤلف عرض کند که همین لغت رومی بر زبان فارسیان است و ما تعریف این بر ابوخلسا کرده ایم (اردو) دیکھو ابوخلسا۔

بال کاغذی اصطلاح - بقول التحقیق الاصطلاحات به معنی بال سست باشد مؤلف عرض کند که اگر (بال کاغذی) را اصطلاح قرار دهیم معنی آن کنایه باشد از بازوی مصنوعی (صائب ؎) ببال کاغذی عقل می پرم ؛ صائب ؛ دران چمن که سمندر رکاب میگردد ولیکن از کلام صائب (ببال عقل پریدن) بمعنی بلند پروازی کردن پیداست فتامل واین من وجه متعلق باشد به (ببال دیگری پریدن) که می آید (اردو) مصنوعی بازو مصنوعی پر و بال کر

بالکانه صاحب سروری بحواله نسخه حسین وفائی گوید که دریچه که از درون خانه بیرون را

توان دید و بیرونیان نتوانند که درون را
به بینند و بحوالهٔ تحفه گوید که مراد از دریچهٔ
آهنین باشد که چوبین را پنجره گویند و فرمائی
که در فرہنگ به بای فارسی آورده (رودکی
ره)) بهشت آئین سرائی را بپرداخت ؎
ز هر گونه دران تمثالها ساخت ؎ ز عود و
عنبر آن آستانه ؎ درش سیمین و زرّین
بالکانه ؎ (کمال اسمعیل ره) ترسم ز بالکانهٔ
دیده برون جهد ؎ این چند قطره خون که محلّ
وفای تست ؎ صاحب برہان بذکر معنی بالا
گوید که دریچهٔ مشبّکی که از طلا و نقره و امثال
آن سازند و بقول بعض بمعنی شبکه مطلقاً نیز
آنکه از آہن و برنج وغیره سازند و آنچه
از چوب و استخوان و امثال آن باشد پنجره
گویند صاحب رشیدی فرماید که مرادف
بارگانه - دریچهٔ مشبّکی که از درون - بیرون
توان دید و بیای فارسی اصح است و بقول
صاحب جامع پنجرهٔ آہنی و برنجی که مشبّک
سازند خان آرزو در سراج بذکر قول برہان
قول رشیدی را نقل کرده گوید که آنچه بیای
فارسی اصح گوید وجه آن ظاہر نیست صاحب
برہان (پالگانه) را به با و کاف فارسی دریچهٔ
خانه گفته و صاحب رشیدی به (پالکانه)
به بای فارسی و کاف عربی گوید که غرفه است
نه دریچه مؤلّف عرض کند که اصل این (بادگانه)
به دال مهمله سوم که بجایش گذشت و صراحت
ماخذش هم رانجا کرده ایم و درینجا همین قدر
کافی است که دال مهمله به لام بدل شد چنانکه
دغ و لغ مخفی مباد که بادگانه که بدال مهمله و
کاف فارسی گذشت و بالکانه که به لام و
کاف عربی زیر تعریف است و پالگانه
که به بای فارسی و لام و کاف فارسی می آید
هر سه مبدّل (بادخانه) باشد و تعریفش
همان که بر بادگانه مذکور شد و بقول محققین بالا

که دریچه بالا گذشت و بر پا لگانه هم می آید. دریچه مشبّک را نام است و بس که بنای آن برای نفوذ هواست قلب اضافت خانه باد آنچه دریچه خای معجمه به کاف بدل شده است هم قرین قیاس است چنانکه خمان و کمان و تلخ و تلک بعض محققین (پالگانه) را که به باد کاف فارسی می آید بکاف عربی هم نوشته اند تصفیه آن بجای خودش کنیم که هر دو صحیح باشد و آنچه صاحب رشیدی (پارگانه) مرادف (پالگانه) نوشته اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدّل است که رای مهمله به لام و بالعکس بدل می شود چنانکه چنار و چنال بالجمله ازین قدر تحقیق متحقق شد که اصح به بای عربی است نه فارسی چنانکه بعض محققین بدون غور بر ماخذ رای زده اند۔ این است حقیقت این لغت۔

(اردو) دیکھو بادگانه۔

بال کشادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) بمعنی بال و پر کشادن که طائران بذوق مستی می بالند (سلیم طهرانی ؎) ندر و بال کشاید زشوق بر سر سرو چنانکه بر سر خوبان علاقه دستار ہ و (۲) پریدن و سیر کردن (حافظ شیراز ؎) عقاب جور کشاد است بال در همه شهر ہ کمان گوشه نشینی و تیر آهی نیست ہ (اردو) (۱) پر کھولکر حالت مستی مین گھومنا جیسے کبوتر اور بٹیر اور مور اور فیل مرغ گھوما کرتا ہے (۲) اُڑنا۔ چکّر لگانا۔ منڈلانا۔ بقول آصفیه چیلونکا کسی مردار کے گرد اڑتے پھرنا۔ چکّر لگانا۔ گھومنا۔ (آتش ؎) منڈلا رہے ہین کیون یه ہما چیل کی طرح ہ شاید دہان سگ سے مرا استخوان گرا ہ

بال کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که از سند پیش کردهٔ اش (بال و پر کشیدن در آب) پیداست که بجای خودش می آید (اردو) دیکھو بال و پر کشیدن در آب۔

بالکون اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) بالاخانہ و (۲) مهتابی۔ صاحب بولچال ذکر ہر دو معنی بالا گوید که مفرّس (بال کنی) است که در لغت انگلیسی مهتابی را گویند مخفی مباد که مهتابی در فارسی زبان بقول غیاث عمارتی کوچک که برلب حوض برای سیر مهتاب سازند و بقول بہار عمارتی بلند مسطح بی سقف خواه از گچ و سنگ و خشت خواه از خاک که پیش ایوان یا در میان صحن سرای و باغ سازند برای نشستن و سیر مهتاب (الخ) **مؤلّف** عرض کند که بال بمعنی فوق و بالا بمعنی ہشتمش گذشت و کون بضم اوّل و سکون ثانی بقول برہان بمعنی نشستگاه پس اگر این را ترکیب بال با کون قلب اضافت گیریم معنی لفظی این نشستگاه بالا و کنایه از بالاخانه و مهتابی باشد اندرین صورت هیچ ضرورت ندارد که این را مفرّس گیریم و (بال کنی) در انگلیسی زبان بمعنی بالاخانه و پاره جا و برآمده (اردو) (۱) دیکھو بالاخانہ۔ مذکر (۲) مهتابی۔ بقول آصفیہ ایک اونچا بڑا کھلا ہوا کٹہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ مین چاندنی کی بہار دیکھنے کے لئے بنا دیتے ہین۔ (مؤنث)۔

بال گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از سند پیش کردهٔ اش بال و پر گرفتن پیداست که بجای خودش می آید و مجرّد بال گرفتن بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) دیکھو بال و پر گرفتن

(الف) **باللہ رفتن** مصدر اصطلاحی۔ (الف) بقول ضمیمهٔ برہان و بحر کنایه از بتکلف خانه رفتن

(ب) **بالله رو** (ب) (۱) بقول مؤید بحوالہ تاتارخوانی بمعنی بر و مکتب **مؤلف** عرض کند کہ (۲) اسم فاعل ترکیبی ہم یعنی بمکتب روندہ۔ مخفی مبادکہ در مدرسہ ہای سلف تعلیم عقائد و فقہ مقدم بود و اکتساب دیگر فنون ضمیمہ آن ازینجاست کہ (بالله رفتن) کہ بمعنی حقیقی سوی خدا رفتن است کنایہ شد از رفتن بمدرسہ کہ اکتساب علم واقف می کند ازو (اردو) (الف) مدرسہ جانا (ب) (۱) مدرسہ جا۔ (۲) مدرسہ جانے والا۔

بال ماہی اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار پرماہی کہ ہر دو طرفش باشد صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و متعلق بمعنی دوم لفظ بال (اردو) پرماہی۔ مچھلی کے پر۔ مذکر۔

بال ملائک استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی جناح و پرہای فرشتگان ظہوری ؎

نمی بایست در بال ملائک شعلہ سر دادن
چہ حد من کہ سوزم آفتت را خام سیدانم

(اردو) فرشتون کے پر۔ مذکر۔

بالندہ بقول برہان وصفت واندبروزن سازندہ ہر چیز کہ آن بالیدہ و تنومند شدہ باشد و بعربی نامی خوانند و بقول رشیدی بمعنی نشو و نما کنندہ و فزایندہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل مصدر بالیدن است کہ می آید و تعریف برہان برای بالیدہ باشد نہ بالندہ و ضرورت نداشت کہ مشتقات بالیدن را ذکر کنیم۔ نمیدانیم کہ محققین نازک خیال چہ نزاکت در معنی خیال کردہ اند کہ جو پای کعبہ را بہ ترکستان بردہ اند و ما ذکر این را برای ترکش ازین وجہ ترجیح دادیم کہ غلطی تعریف را ظاہر کنیم (اردو) نشو و نما کرنے والا۔ پھولنے والا۔ بالیدن کا اسم فاعل

(۵۰۶)

بال نفس استعمال۔ مرکب اضافی است که فارسیان بال را بمعنی ورم گرفته اند و بہ تحقیق ما اسم مصدر است کہ ذکرش بر معنی ششمش کردہ ایم و این متعلق بہ ہمانست (ظہوری ۵) کند شعلہ ہای درونی کباب‌ش ٭ ببال نفس گر فغان برنہد ٭ (اردو) سانس کا پھولنا۔ حاصل بالمصدر۔ اُس نالی کا ورم جس سے سانس چلتی ہے۔

بالنگ بقول سروری۔ بفتح لام (۱) جنسی از ترنج بزرگ باشد بغایت نازک کہ مربا کنند (لسیحی اطعمہ ۵) یہ شیخ وسیب مفتی و ریواس محتسب ٭ بالنگ شد کلو و ترنجش مشیر گشت ٭ صاحب جہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) جنسی از خیار ہم کہ آنرا (بادرنگ) نیز خوانند صاحبان جہانگیری و جامع ذکر ہر دو معنی کردہ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل فرماید کہ قوسی بمعنی ترنج بزرگ آوردہ پس آنچہ رشیدی بر مطلق ترنج قانع است محل تامل و معنی دوم ہم ذکر کردہ مؤلف عرض کند کہ کلمۂ با مخفف باد است و لنگ مبدل رنگ چنانچہ چیار و چیال۔ پس بالنگ مخفف و مبدل (بادرنگ) است کہ بہر دو معنی بالا گذشت و آنچہ خان آرزو بنا کلام قوسی بر قول صاحب رشیدی تامل کند می پرسیم ازو کہ چرا بر (بادرنگ) خود او بر مطلق ترنج قناعت کرد۔ شاید تحقیقی کہ درین لغت لفظاً راہ یافت بخیال نازکش ترنج را بمعنی بزرگ کرد تحقیق ما این است و اتفاق محققین اہل زبان ہم کہ ترنج بسیار نازک و شیرین را فارسیان بالنگ گفتہ اند و ہمین است تعریف صاحب جامع (اردو) دیکھو بادرنگ کے پہلے اور دوسرے معنے۔ دیکھو ازرنگ و باتس۔

بالنگبویه بحث این بر بادرنگبویه گذشت ومخفف این بالنگویه که بحذف موحده می آید (اردو) دیکهو بادرنگبویه و بالنگویه۔

(الف) **بالنگو** (الف) بقول برهان بکسر ثالث وسکون رابع وکاف فارسی به واو

(ب) **بالنگویه** رسیده دوائی است که آن را بادرنجبویه خوانند و در عربی بقلة الترجیه

صاحب رشیدی فرماید که بالنگو و بالنگویه همان بادرنگبویه که گذشت و گوید که تخمی که اسحال حبشی عطاران به بالنگو معروف است تخمی دیگر است از ریاحین و بالنگو نیست و بالنگو همانست که بر بادرنگبویه مذکور شد خان آرزو در سراج بذکر هردو لغت فرماید که در برهان (الف) را بکسر ثالث گفته وآن خطاست صاحب محیط که محقق مفردات طب است بر (بالنگبویه) گوید که همان (بادرنجبویه) و بر (الف) فرماید که نوعی از ریحان است و در بو شبیه به (بادرنجبویه) و سبز مائل به سفیدی و برگ آن بی کنگره و بی تشریف و تخم آن درازتر از تخم ریحان و در افعال قریب به شاهسفرم و گرم و تر در آخر اوّل و مقوّی قلب و جهت خفقان و رفع توحش و اسهال معوی و دموی باگلاب مجرّب (الخ) **مؤلّف** عرض کند که پریشان بیانی محققین در شکل انداز د همین صاحب محیط بر افرنجمشک نوشته که این را بشیرازی بالنگوی خودرو گویند و بر بالنگو هیچ اشارهٔ افرنجمشک نکرد و در ینجا (الف و ب) را مرادف نگیرد پس (ب) را مخفف و مبدّل (بادرنگبویه) دانیم که دال مهمله و موحده هفتم حذف و رای مهمله به لام بدل شد چنانکه چنار و چنال و (الف) ریحانی دیگر

تشبیہہ بہ (ب) کہ اسم معروف تخم آن را صاحب مخزن الادویہ بالنگا گوید و صراحت کند کہ فارسی این تخم بالنگوست و متحقق نشد کہ بالنگو لغت کدام زبان است و بوضوح پیوست کہ اسم این در دیگر السنہ چیست اگر این را لغت فارسی گیریم تو انیم عرض کرد کہ واو نسبت بر بالنگ زیادہ کردہ اند کہ در بو مشابہ بالنگ است چنانکہ ہندو ہندو و آنچہ صاحب رشیدی نسبت (الف) گوید ہمین قدر است کہ اصلش بالنگبو بود و نسبت (ب) فرماید کہ اصلش بالنگبویہ بکثرت استعمال بای موحدہ از ہردو حذف شد (اردو) (الف) سبزہ کی ایک قسم اسکی بو مثل بادرنگبویہ کے ہوتی ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوسکا اور صاحب مخزن الادویہ نے بالنگا پر اس کا اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بالنگو کے تخم کو بالنگا کہتے ہین (ب) دیکھو بادرنگبویہ ۔

بالو بقول جہانگیری بواو معروف (۱) دانہای سخت کہ بر اعضای آدمی بر آید و درد نکند و پختہ نشود و آنرا آزخ نیز نامند و در معنی (۲) برادر را نیز خوانند ۔ صاحب برہان بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ برادری کہ از یک مادر و یک پدر باشد و در (۳) معنی آوازِ حزین ہم آمدہ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم نسبت اول فرماید کہ بہ این معنی از ولایات فارس و عراق عجم کوک خوانند و بتازی ثولول و بہ ترکی کونیک و بتبریزی سگیل و بہندی مسّا گویند (شمس فخری ع) بروی ہر کہ روشن نیست چشمش بود مثقلہ بچشمش در چو بالو ۔ فارسی مشہور نیست صاحب جامع منتخب با برہان در ہرسہ معانی ؟ صاحب سوال التسہیل فرماید کہ بالو بہ لام مشدد بالیطالیانی گوی

وگره را گویند مؤلف عرض کند که خان آرزو
در سراج به نقل معانی برہان قناعت کرده و
از ماخذ بحثی نکرده ما نسبت معنی اول عرض کنیم
که واو تصغیر یا نسبت بر کلمهٔ بال زیاده
کرده اند چنانکه دخترو و پسرو و ہندو و بال
بمعنی ورم یا فربہی گذشت پس معنی لفظی این
ورم یا فربہی خفیف یا منسوب بورم یا فربہی
و کنایه از آژخ و نسبت معنی دوم عرض میشود
که بال بلغت سنسکرت کودک و طفل را گویند
پس بزیادت واو نسبت بران کنایه باشد
از برادر حقیقی و شک نیست که این را مفرس
گیریم و بمعنی سوم مبدل پالا است که بزبان
زند و پازند فریاد و فغان را گویند که می آید
بای فارسی بموحده والف به واو بدل میشود
چنانکه اسپ و اسب و تاغ و توغ فتامل
(اردو) (۱) دیکھو آژخ (۲) حقیقی بھائی
مذکر (۳) فریاد و فغان۔ مؤنث۔

بالوا بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ مرضی
است که از ان ناخن بریزد۔ دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و خبر
نباشد که مرض طلقیه را فارسیان بالوا گویند
صاحب اکسیر اعظم گوید که طلقیه مرضی است
که ناخن مانند ابرک سفید و براق شود و به
ادنی سبب بشکند بسبب استیلای یبوست
بران و سببش قلت خون است بجهت
ضعف جگر و یا نقصان غذا و یا فساد آن
و تنشف رطوبات بحرارت خارج از اعتدال
و بقول انطاکی سبب آن سردی و خشکی است
که کثیف و حبس کند (الخ) حیف است که
سند استعمال پیش و وجه تسمیه ہم معلوم نشد
۔ اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو)
فارسیون نے بالوا مرض طلقیه کو کہا ہے
جسکے عارض ہونے سے ناخن جھڑ جاتے ہیں۔ مذکر۔

بالوازه بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ

باد پیچ را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که جا دارد
که این را مبدل بالوآسه گیریم که به سین مهمله
عوض زای هوز می آید بمعنی تار که مقابل
پود است و باد پیچ هم ریسمانی است که
که بران نشینند و در هوا آیند و روند پس
اسم جامد فارسی زبان باشد به تبدیل سین
مهمله به زای هوز همچون سماروغ و زماروغ
و عجبی نیست که اصل این بال وزه باشد مرکب
از بال که بمعنی پر مرغ یا جناح است و وزّ
در لغت عرب بمعنی بط آبی آمده فارسیان
زای مشدد را به تخفیف خوانند و برای های
ملفوظ الف زائد بعد واو آورده های نسبت
در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب
به بازوی بط آبی که طاقت جست و پرواز
دارد مگر نمی تواند که تیز بال شود و همین قدر
است حرکت باد پیچ در هوا الله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) دیکھو باد پیچ -

بالواسه بقول جهانگیری با لام موقوف تارها
را گویند که بجهت بافتن مهیا ساخته باشند و آنرا
تانه نیز خوانند و بقول برهان و جامع بروزن
شاه کاسه بمعنی تار که مقابل پود است خان
آرزو در سراج ذکر این بخاموشی کند و از
ماخذ ساکت مؤلف عرض کند که لفظ بال
بلغت سنسکرت بمعنی موی انسان است
و فارسیان هم (بال سندر) به همین معنی
گفته اند چنانکه گذشت پس اصل این
(بال آسا) بود الف اول از ممدوده (آسا)
بدل شد بواو چنانکه آلغونه و والغونه معنی
لفظی این مثل موی و کنایه از تار (اردو)
تانا بقول آصفیہ اسم مذکر تار بخلاف پود
وہ طولانی تار جسے جولاہوں نے بننے کے واسطے
ترتیب دیا ہو -

بالوانه بقول برهان بروزن آسمانه

(۱) مرغکی باشد کوچک و سیاه که شیرازیان
آنرا واشه گویند صاحب جامع بذکر معنی
اوّل فرماید که (۲) بروزن خاکیانه پرستوک
صاحب مؤید نسبت معنی دوم بحواله لسان الشعرا
فرماید که مرغکی است مقدار گنجشکی سیاه و سپید
کوتاه پای بر درخت و دیوار نشیند و
اگر بر زمین نشیند بدشواری پرواز کند
و بحواله شرفنامه گوید که بهمین معنی با پای
حطّی آمده چنانکه می آید - خان آرزو در
سراج بذکر معنی اوّل فرماید که در برهان
بالوایه بفتح تحتانی بروزن چارخایه بمعنی
پرستوک آورده و اغلب که هر دو یکی است
و یکی ازین دو تصحیف - مؤلف عرض کند
محقق با نام و نشان حق تحقیق ادا نکرد و طرز
بیانش تقاضای تحقیق کند - ما سرین هم با ما
اتفاق دارند که پرستوک بر زمین کم نشیند
و چون می نشیند جناح خود را بلند دارد تا در
پریدن زحمت نگیرد و چون بر درخت و دیوار
می نشیند جناح را بلند نکند که هوای مقام بلند
معین جناحش می شود و هم او گوید که عادت
(واشه) مبدّل (باشه که گذشت) هم چنین
است و او زنهار بر زمین نیاید الّا بر دیوار
و شاخ درخت ها - معلوم می شود که در جناح
او هم فطرةً نقصی است یا حکمتی که بالا نشینی را
بقسمت این هر دو ودیعت کرده اند پس معنی
لفظی این محافظ جناح باشد که بال بمعنی جناح
گذشت و آن بمعنی نگهدارنده و نگهبان و
های هوّز در آخرش زائد - ازین قدر تحقیق
که ما کرده ایم ماخذ این متقاضی آنست که
(بالوانه) به نون را صحیح گیریم و (بالوایه)
به تحتانی ششم که می آید مبدّل آن که نون
با تحتانی بدل شود چنانکه آونج و آویج این
است حقیقت این لغت که خان آرزو به
آسانی گفت که درین هر دو یک تصحیف باشد

(اردو) (۱) دیکھو باشہ (۲) دیکھو افسرگر۔

بالواہ بقول صاحب ضمیمہ برہان پرندہ ایست که آنرا بعربی خطّاف گویند صاحب مؤیّد بحوالہ ادات گوید که مرادف بالوایہ پرندہ ایست که آنرا فرشک نام است و بعربی خطّاف و بحوالہ شرفنامہ فرماید که بالوایہ بہ تحتانی عوض نون هم آمدہ و گوید که با بای فارسی هم که هر سہ لفظ مشترک است و آن مرغکی است هیچون گنجشک سپید و سیاہ کوتاہ پای بر درخت و دیوار می نشیند و چون بر زمین نشیند بدشواری پرد **مؤلّف** عرض کند که مخفف همان بالوانہ بحذف نون و حقیقت این همہ را انجا مذکور (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بالوایہ صاحبان جہانگیری و برہان و مؤیّد ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این بر (بالوانہ) بیان کردہ ایم که این مبدّل آنست (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بال وپر استعمال (۱) بال وپر هر دو بمعنی واحد گیریم یا بال بمعنی جناح و پر بمعنی ریش بای حال فارسیان برای طیور استعمال این هر دو لفظ به یکجا کنند و بقاعدہ خود بامصادر فارسی مرکّب هم سازند چنانکه در ملحقات می آید و (۲) مجازاً بمعنی طاقت چنانکه در (بال وپر جستجو) می آید (صائب ؎) حسن خون عالمی می ریزد از بالای عشق ٭ ذوالفقار شمع از بال وپر پروانہ است (اردو) (۱) بال وپر۔ پر پرزے۔ مذکر۔ طیور کے پر و بال۔ (۲) طاقت۔ مؤنث

بال وپر برآوردن مصدر اصطلاحی بمعنی پیدا کردن بال وپر و قوت پرواز گرفتن است (احسان تتمّاتی ؎) هر حرف هیچو مور برآورد بال وپر ٭ تا نامہ ام بہ آن بت شیرین زبان رسید ٭ (اردو) بال وپر پیدا کرنا۔ بال وپر نکالنا۔ پر پرزے نکالنا۔ اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے لازم (بال وپر نکلنا)

(۳۲۵۱) (۳۲۵۲)

کا ذکر کیا ہے۔

(۳۲۵۳) **بال و پر برانداختن** (مصدر اصطلاحی)۔ فرو ریختن بال و پر باشد بمعنی متعدی و دست از پرواز شستن و از پرواز باز آمدن (ظہوری ؎) اوج پرواز شان اگر بکمال ٭ نرسد بال خود براندازند ٭ (اردو) بال و پر گرادینا۔ پرواز سے باز آنا۔

(۳۲۵۴) **بال و پر بردوختن** مصدر اصطلاحی۔ بستن پر و پال است و از پرواز باز داشتن (اسدی طوسی ؎) خدنگ الف از خم نون ٭ و دال ٭ برون راند و بردوختش پر و بال ٭ مخفی مباد که در بعض نسخ پر و بال را (پر و بال) نوشته محاورهٔ زبان پر و بال را می پسندد۔ (اردو) پر سی دینا۔ پر باندہنا۔ پرواز کے قابل نہ رکھنا۔

(۳۲۵۵) **بال و پر بستن** استعمال۔ پرہای طیور را از رشتہ بربستن و مقید کردن پرندہ و باز داشتن از پرواز است (ظہوری ؎) کجا سعی قضا سیمرغ دل را بال و پر بستی ٭ نبودی دانه از خال تو گر دام محبت را ٭ (اردو) پر باندہنا۔ بقول آصفیہ پر میں ڈور باندہنا تاکہ جانور پھر نہ اڑ سکے۔ بے بس کرنا۔ عاجز کرنا۔

(۳۲۵۶) **بال و پر پرستیدن** مصدر اصطلاحی۔ تکیه بر بال و پر کردن و اعتقاد بر بال و پر داشتن که ذریعهٔ پرواز است (ظہوری ؎) دران صحرا که می گردد سمند رشت خاکستر ٭ مبادا اندیشه پرواز بال و پر پرستان را ٭ (اردو) پر و بال پر بھروسہ کرنا۔

(۳۲۵۷) **بال و پر پرواز بستن** مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از طاقت پرواز زائل کردن و مقید کردن طیور (شانی مشہدی ؎) در تو تاثیری ندارد نالهٔ من ورنه دوش ٭ قدس را بال و پر پرواز بست ٭ (اردو)

پر باندھنا۔ پرواز کی طاقت زائل کرنا۔
مقید کرنا۔ (طیور کے لئے)

(۳۲۵۸) **بال و پر جستجو** اصطلاح بمعنی طاقت
جستجو و تعلق بمعنی دوم بال و پر (صائب
ﻪ) از شرم نیست بال و پر جستجو مرا٭ چون
باز چشم بستہ شکارم دل خود است٭ (اردو)
جستجو کی طاقت۔ مؤنث۔

(۳۲۵۹) **بال و پر خاریدن** مصدر اصطلاحی۔
بمعنی خراشیدن بال و پر باشد کہ جانوران
در حالت مستی می خارند خصوصاً نر کبوتر و
مادہ فیل مرغ و گنجشک وغیر ذلک (ظہوری
ﻪ) پروانہ ام از خوشی کنم ضعف٭ از شعلہ
چہ بال و پر بخارم٭ (اردو) پروں کو چونچ
سے کھجلانا جیسا کہ بعض پرند عالم مستی میں
بار بار کھجلاتے ہیں۔ جیسے کبوتر کا نر اور چڑیا
اور فیل مرغ کا مادہ۔

(۳۲۶۰) **بال و پر خواستن** مصدر اصطلاحی۔
(۱) کنایہ باشد از ارادہ گریز کردن (اسد
طوسی ﻪ) پلنگ از نہیب سنانت بخواہد٭
بخواہشگری بال و پر از کبوتر٭ و (۲)
بمعنی حقیقی یعنی طلب و خواہش بال و پر
کردن (اردو) (۱) گریز پر آمادہ ہونا
(۲) بال و پر چاہنا۔

(۳۲۶۱) **بال و پر داشتن** استعمال۔ بحث این
بر بال داشتن گذشت و سند استعمال این
ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بال داشتن

(۳۲۶۲) **بال و پر ریختن** استعمال۔ بحث این بر
(بال ریختن) گذشت (رضی ارتیمانی ﻪ)
آسمان اینجا ببوسد آستان٭ جبرئیل اینجا
بریزد بال و پر٭ (اردو) دیکھو بال ریختن

(۳۲۶۳) **بال و پر زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی
افشاندن بال است یعنی بیقراری پرند در
قفس یا پر زدن بسمل (ظہوری ﻪ) صعب
است در فضای چمن بال و پر زدن٭

زین عادتی کہ در شکن دام کردہ ایم ؎
(اردو) پھڑپھڑانا۔

(۳۴۴) **بال و پر سوختن** استعمال۔ تعریف این بر (بال سوختن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بال سوختن۔

(۳۴۵) **بال و پر شکستن** استعمال۔ بمعنی حقیقی است لازم و متعدی ہر دو (صائب ؎) کنجی گرفتہ از قفس و دام فارغم ؎ با بال و پر شکستہ پریخانہ من است ؎ (اردو) بال و پر ٹوٹنا۔ بال و پر توڑنا۔

(۳۴۶) **بال و پر شمع** اصطلاح۔ مرکب اضافی است کنایہ از زبان شمع (ظہوری ؎) سوز عشقست کہ پرواز بیال و پر شمع ؎ خویش را گرم تر از شعلہ کشد در بر شمع ؎ (ولہ ؎) از ہمایونی پروانہ چہ داغست ہمای ؎ شہرتش اوج گرفتست بیال و پر شمع ؎ (اردو) شمع کی لو۔ زبانہ شعلہ۔ صاحب آصفیہ نے لو پر فرمایا ہے۔ اسم مؤنث۔ زبان شمع۔

(۳۴۷) **بال و پر فشانی کردن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آمادہ پرواز شدن (صائب ؎) تا خدنگ غمزہ بال و پر فشانی می کند ؎ خون ما افسردگان رقص روانی می کند ؎ (اردو) پر جھاڑنا۔ بقول آصفیہ اڑنے کو مستعد ہونا۔

(۳۴۸) **بال و پر گشادن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پرواز کردن (انوری ؎) دانی چو خود ہمای بقا در ہوای دہر ؎ از بہر ہدت تو گشادست بال و پر ؎ (اردو) اڑنا۔

(۳۴۹) **بال و پر کشیدن در آب** مصدر اصطلاحی۔ شنا کردن ماہی یا بط یا دیگر پرندہ آبی (اثر شیرازی ؎) گر بدریا پر تو اندازد چراغ روی تو ؎ می کشد پروانہ ہمچون موج بال و پر در آب ؎ (اردو) مچھلی یا پرند کا پانی میں تیرنا

(۲۲۷۰) **بال و پر گرفتن** استعمال۔ حاصل کردن بال و پر و بلند پروازی اختیار کردن (اعرفی ؎) براہ عشق نگیرم زشوق بال و پری کہ نی پیادہ شمارند و نے سوار مرا (اردو) بال و پر حاصل کرنا۔ بلند پرواز ہونا۔

(۲۲۷۱) **بال و پر یافتن** استعمال۔ بمعنی بال و پر حاصل کردن و قوت پرواز یافتن است (حسن غزنوی ؎) دلی کہ از کرم عشق بال و پر یابد چو جان نشیمن خود عالم دگر یابد (اردو) بال و پر پانا۔ قوت پرواز پیدا کرنا

(الف) **بالود** (الف) بقول برہان بضم ثالث و سکون واو و دال

(ب) **بالودن** بمعنی افزود و بالید و نمو کرد و بزرگ شد و (ب) بقولش بمعنی (۱) افزودن و (۲) بالیدن و (۳) نمو کردن و بزرگ شدن صاحبان ہفت و انند ہم ذکر (ب) کردہ اند و صاحب بحر نسبت (ب) بذکر معانی بالا افزاید

کہ (۴) بمعنی برآمدن ہم و گوید کہ کامل التصریف است و مضارع این بالاید و بقول صاحب جامع بمعنی سوم و چہارم و بقول صاحب موارد و نوادر بمعنی اوّل و سوم۔ ہر دو محققین آخر الذکر این را مرادف بالیدن گفتہ اند و بقول شان بال امر حاضر و اسم فاعل این و بالان و بالا مثلہ و بالش حاصل بالمصدرش (مولوی معنوی ؎) این نسب پیوست او را بودہ است کز شہنشاہان ہمہ بالودہ است خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی بالیدن است **مؤلف** عرض کند کہ (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب) مبدل بالیدن کہ می آید کہ یای حطی بدل شدہ بواو چنانکہ انگیل و انگول و اسم مصدر این ہمان بال کہ بجایش گذشت مخفی مباد کہ معنی اوّل لازم است و معنی چہارم متعلق بمعنی سوم مضارع این بالد نہ بالاید چنانکہ صاحب عجم

گفته۔ فتامل و بال امر حاضر است و بالنده اسم
فاعل۔ بعض محققین بالا تسامح کرده اند که بال
را اسم فاعل گفته اند که بدون ترکیب افادهٔ
معنی فاعلی نمی کند و بالان درینجا اسم حالیه است
و بلحاظ مصدر بالائیدن امر حاضرش چنانکه بیجایش
ذکر کرده ایم آنانکه بالان را درینجا امر حاضر
و اسم فاعل گفته اند برنزاکت قواعد فارسی
غور نکرده اند۔ همی دانیم که بالا را چطور مرادف
بالان قرار دادند و نمیدانیم که بذیل مشتقات
ضرورت بیان لفظ بالا چه بود۔ غرضی نیست
که طالبان حقیقت لغات را بچو محققین بی تحقیق
در غلط اندازند و فرق نازک الفاظ را برباد
دهند بخیال ما ضرورت نداشت که با بیان
مصدر ماضی مطلقش را هم در عنوان جا دهیم
غلطی برهان و انند و هفت است که چنین
کرده اند و پی بتحقیق نبرده اند طرز بیان
شان (الف) را اسم جامد قرار می دهد و این
غلط است (اردو) (۱) زیاده ہونا (۲)
پھولنا (۳) ہو کرنا۔ بڑا ہونا (۴) نکلنا۔

بالور | استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ
فرنگ بفتح واو و سکون رای مهمله لغت فارسی
زبان است بمعنی پردار و بالدار۔ دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔
مؤلف عرض کند که ور بقول برہان
کلمه ایست که افادهٔ معنی صاحب و خداوند
کند وقتیکه با کلمه ترکیب شود چنانکه دانشور
و تاجور و بارور و امثال آن پس معنی
لفظی این صاحب بال و پر است و بس
(اردو) بال و پر رکھنے والا۔ پردار۔
طائر۔ اڑنے والا۔

بالوس | بقول سروری بر وزن سالوس کافور مغشوش را گویند و بشین معجمه نیز
آمده و بحوالهٔ فرهنگ فرماید که لوس بمعنی غشی است که بکافور مخلوط سازند پس بربین تقدیر

این لغت مرکب باشد (کسائی ے) کافور تو بالوس بود مشک تو باناک ﴿ بالوس تو کافور کنی دائم مغشوش ﴾ فرماید کہ این ضعیف را اندک تاملی درین معنی و مثالش می رود صاحب جہانگیری بذکر بالوس و بالوش ہمین معنی را بیان کردہ صاحب رشیدی متفق با صاحب سروری صاحب مؤید بذکر معنی بالا گوید کہ بابای فارسی ہم آمدہ صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ لوس بقول بعض بمعنی غش آمدہ پس این مرکب بمجاز در کافور مغشوش استعمال یافتہ مؤلف عرض کند کہ لوس بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را بزبان فریفتن و بازی دادن و غشی کہ داخل کافور کنند و آنرا مغشوش سازند الخ فارسیان لوس را بر سبیل مجاز بمعنی مکر و فریب استعمال کردہ اند و ہمین لغت (لوس) اسم مصدر (لوسیدن) است کہ بمعنی فریب دادن می آید و لوش بشین معجمہ مبدل لوس کہ سین مہملہ بمعجمہ بدل شود چنانکہ کستی و کشتی مخفی مبادکہ اصل لوس لاس بالف باشد کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ریشم ناصاف۔ فارسیان بقاعدۂ خود الف را با واو بدل کنند (چنانکہ تاغ و توغ) مجازاً بمعنی غل و غش استعمال کردہ اند و دیگر معانیش ہم بر سبیل مجاز است پس بالوس مرکب است از کلمہ با بمعنی ہمدوش و لفظ لوس بمعنی غش و معنی لفظی این غل و غش دارندہ عموماً و مستعمل برای کافور مغشوش خصوصاً۔ و بالوش کہ بہمین معنی می آید مبدل این و پالوش کہ بہ بای فارسی و شین معجمہ بہمین معنی می آید مبدل بالوش کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ اسب و اسپ حیف است کہ صاحب

سروری وجہ تامل را ظاہر نکرد (اردو) غیر خالص کافور۔ مذکر جس میں آمیزش ہوئی ہو

بالوسہ بقول رشیدی و شمس بہ لام موقوف بمعنی تارکہ ضد پود است کہ تانہ نیز گویند مؤلف عرض کند کہ مخفف بالواسہ کہ گذشت بتخفیف الف دوم و صراحت ماخذش بجای خود نشاندہ کردہ ایم (اردو) دیکھو بالواسہ۔

بالوش بقول برہان و جامع و جہانگیری مبدل بالوس کہ بہ سین مہملہ گذشت و ما انشاءاللہ این با صراحت ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو بالوس۔

بالون بقول صاحبان روزنامہ و رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی غبارہ صاحب بول چال صراحت کند کہ بالون و بلیون بدون الف ہر دو آمدہ صاحب سوار السبیل فرماید کہ معرب است از بالن بہ تشدید لام کہ بفرنساوی قسمی است از گہوارہ مختر عہ کہ بران نشستہ در ہوا بہ بالا می روند حتی کہ از دیدہ غائب شوند و باز بحکمت عملی فرود می آیند و این از اختراعات عجیبہ زمان حال است و بہندی غبارہ و بعربی منطاد خوانند۔ مؤلف عرض کند کہ بیلون لغت انگلیسی است بہ ہمین معنی بعاضرین عجم تحتانی را با لف بدل کردہ مفرس کردہ اند چنانکہ بکیدش و اگدش و پیرمغان و ارمغان دیگر ہیچ (اردو) غبارہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا ہوا پر اڑنیکا تو ان جو ریشمی کپڑے یا کسی ہلکی چیز کا بنا کر اسمین ہیڈروجن یعنے ہوائے لطیف و گرم بھرکر اڑاتے ہین اور اسکے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھکر آدمیون کو بٹھا دیتے ہین اس کا رواج یورپ مین بہت ہے جنگ فرانس اور جرمن مین اسکے وسیلہ سے اہل فرانس نے بہت سے کام نکالے تھے اسی کو بلیون یا ایرتہ بلون

کہتے ہین ۔

بالویہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم ثالث و فتح تحتانی لغت فارسی است کہ پرستو و ابابیل را گویند و در برہان بالوایہ بزیادتی الف باین معنی آمدہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما بر (بالوانہ) بنون ششم حقیقت (بالوایہ) عرض کردہ ایم و این مخفف آنست و بس ۔ (اردو) دیکھو بالوانہ ۔

بالہ بقول سروری و برہان و رشیدی و سراج بفتح لام (۱) بمعنی جوال و کالہ نیز گویند (ادیب صابر ؎) چون کیر در سپوختم اندر کسش تمام ٭ دیدم کس فراخ بماند بالۂ ٭ صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بالہ در عربی ظرفی باشد کہ در و خوشبوئی ہا نہند و (۲) بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار رقص بی تکلم و صاحبان رہنما و بول چال بر مجرد رقص قانع مؤلف عرض کند کہ جوال کیسہ باشد کہ بالای پشت چار وا نہند و چون ساز و سامان در و کنند می بالد و ہمین است وجہ تسمیۂ بالہ کہ ہای نسبت بر لفظ بال زیادہ کردہ اند کہ بمعنی ششم گذشت صاحب سواء السبیل فرماید کہ بالا بزبان ایطالیانی بلوندہ کہ در ان اسباب وغیرہ بخوبی و مضبوطی بستہ باشند پس جا دارد کہ فارسیان این را از اطالی گرفتہ باشند ولیکن الاول اقوی من الاخر و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ فرید علیہ ہمان بال است بزیادت ہای ہوز در آخر کہ بر معنی نہمش گذشت جز این نیست کہ مفرس است از لغت انگلیسی (اردو) (۱) دیکھو ابرغنج (۲) دیکھو بال کے نوین معنے ۔

بالہ دادن استعمال بمعنی رقص کردن است کہ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار

(بالہ دادند) را بمعنی رقص کردند نوشتہ کہ ماضی مطلق ہمین مصدر است و متعلق بمعنی دوم لفظ بالا کہ گذشت (اردو) رقص کرنا۔ ناچنا۔

(۲۲۶۴) **بال ہما** استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی پر ہما و جناح ہما (ظہوری ۵)
بال ہما و تارک اقبال دیگران ٭ تا فرق خود بسایۂ زاغی رسانده ایم ٭ (صائب ۵)
دامن دولت دنیا نتوان سخت گرفت ٭ سایۂ بال ہما را القفس نتوان کرد ٭ (اردو) ہما کے پر اور بازو۔ مذکر۔

(۲۲۶۵) **بالی** مرکب است از بال و یای مصدری و بال در اینجا لغت عرب است بمعنی حال و دل پس لغت عربی را ترکیب فارسی استعمال کردہ اند چنانکہ شکستہ بالی بہ معنی شکستہ حالی و شکستہ دلی و اگر شکستہ بالی پرندگیریم بال بمعنی پر و جناح باشد (اردو) اس کا استعمال اردو مین نہین ہے اور ترکیب فارسی کے ساتھہ (شکستہ بالی) بمعنی شکستہ حالی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے اس مرکب کا ذکر فرمایا ہے۔

بال یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از حسن غزنوی سندی پیش کند کہ بہ بال و پر یافتن گذشت (اردو) دیکھو بال و پر یافتن۔

(الف) **بالید** (الف) بقول سروری
(ب) **بالیدگی** بمعنی نموکرد و افزود۔
(ج) **بالیدن** صاحب برہان فرماید کہ ماضی بالیدن است یعنی افزون گردید و نموکرد و بزرگ شد و برآمد و ہم او بر (ج) فرماید کہ بمعنی (۱) بزرگ شدن و افزون گردیدن و (۲) نموکردن و بقول رشیدی نشو و نما کردن کہ متعلق بہ نمو است و ہم او ذکر معنی اول ہم کردہ صاحب سروری بر معنی اول و دوم قانع صاحب جہانگیری

بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بمعنی (۳) برآمدن ہم و بقول جامع و بحر و موارد دو لواد رمرادف بالودن کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ (۴) بمعنی شگفتہ شدن از مسرت ہم و این مجاز معنی اوّل است سند این در ملحقات بر بالیدن آسمان می آید و بالودن کہ گذشت مبدّل این و اسم مصدر این بال کہ بجای خودش گذشت فارسیان یای معروف برو زیادہ کردند و علامت مصدر (دن) در آخرش آوردہ مصدری ساختند کہ بقاعدۂ مقنّنین فارسی مصدر جعلی است و در نفس الامر باصول ما مصدر اصلی کہ اسم مصدر این یعنی بال۔ لغت فارسی است نہ السنۂ غیر و امر حاضر این بال و مضارع این بالد و حاصل بالمصدر این بالش و بالیدگی۔ (کامل التصریف) مخفی مباد کہ ہمہ معانی (ج) در (الف) باشد کہ ماضی مطلق (ج) است (صائب ــہ) می کند بر فربہی پہلو لاغر اختیار ٭ ہر کہ داند رنج باریک مہ از بالیدگی است ٭ (ولہ ــہ) بالیدگی است لازمۂ التفات خلق ٭ فربہ بیک دو ہفتہ ہلال از اشارہ شد ٭ (اردو) (الف) زیادہ ہوا۔ نمو کیا۔ بڑا ہوا (ب) بالیدگی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ نمو۔ روئیدگی بڑھاؤ۔ پیدایش۔ (ج) (۱) بڑا ہونا (۲) نمو کرنا۔ نشوونما کرنا۔ (۳) نکلنا۔ ظاہر ہونا۔ (۴) شگفتہ ہونا۔

بالیدن آرزو مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی افزودن آرزو ست مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی اوّل بالیدن است و بخیال ما شگفتہ شدن آرزو بہتر از افزودن باشد کہ با معنی چہارم بالیدن تعلق دارد چنانکہ گویند کہ آرزوی ما می بالد کہ بہ مشاہدۂ جمالش را آرزو می کردیم تا ملاقات حاصل شد

ومکالمہ ہم" (اردو) آرزو زیادہ ہونا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے آرزو پھولنا

(۳۷۶۴) **بالیدن آسمان** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی شگفتہ شدن آسمان است کہ مراد از مسرت اوست و متعلق بہ معنی چہارم بالیدن (ظہوری ع) ببالد آسمان چون در سرافرازی کہ خورشیدش ؎ جبین در سجدۂ خاک درش نقش زمین کردست ؎ (اردو) آسمان کا شگفتہ ہونا مسرت سے پھولنا۔

(۳۷۶۵) **بالیدن ایر** مصدر اصطلاحی۔ نعوظ عضو تناسل باشد کہ ایر بمعنی عضو تناسل گذشت و این متعلق است بمعنی دوم بالیدن بر سبیل مجاز کہ نعوظ ہم داخل نمو باشد (وطواط ع) ایر اندر میان شلوارم ؎ پیرہن پیرہن ہمی بالید ؎ (اردو) نعوظ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ استادگی ذکر (عضو تناسل کھڑا ہونا) دیکھو انگیز۔

(۳۷۶۶) **بالیدن چیزی** مصدر اصطلاحی۔ افزون شدن و نشو و نما یافتن و برآمدن و شگفتہ شدن آن چیز باشد و این مصدر عام است و بالیدن آرزو و آسمان و ایر کہ گذشت داخل تعمیم ہمین مصدر باشد (ظہوری ع) ذوق در بالیدن کاہیدن است ؎ گم شدن در خود نمایانیست این ؎ (اردو) کسی چیز کا بڑھنا۔ نشو و نما پانا۔ ظاہر ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

(۳۷۶۷) **بالیدن حیا** مصدر اصطلاحی۔ افزودن حیا باشد متعلق بمعنی اوّل بالیدن (بیدل ع) خزان عاشقان باشد بہار بزم معشوقان ؎ کہ آنجا تا حیا می بالد اینجا رنگ می گردد ؎ (اردو) حیا کا زیادہ ہونا۔

(۳۷۶۸) **بالیدن قد** مصدر اصطلاحی۔ نمو کردن و بزرگ شدن قد باشد (ناصر بخارا ع) ز بالیدن قد آن دلربای ؎ بگل سرو آزاد را ماند پای ؎ (اردو) قد بلند ہونا۔

بالیده بقول سروری (۱) هر چیز که به بالا بلند باشد و نمو کرده و افزوده (شاعر) رخسار و قدت کز گل و سروش عار است ٭ بالیده نهالیست که ماهش بار است ٭ صاحب برهان گوید که آدمی و درخت را گویند که تنومند و بلند شده باشد و بقول رشیدی نشو و نما کننده و فزاینده صاحبان هفت و انند نقل نگار برهان **مؤلف** عرض کند که های هوز که افادهٔ معنی مفعولی کند زیاده کرده اند بر ماهی مطلق بالیدن و معنی لفظی این بالیده شده یعنی چیزی که بالیدگی باو حاصل شده باشد و تخصیص برهان با آدمی و درخت در غلط می اندازد و آرزوی بالیده گفتن غلط نباشد معنی بیان کردهٔ صاحب رشیدی برای (بالنده به نون چهارم عوض تحتانی) درست می شود که اسم فاعل بالیدن است و بالیده افادهٔ معنی مفعولی می کند اگرچه بقاعدهٔ فارسیان مصدر لازم را اسم مفعول نیاید از اینجاست که این را بلحاظ اشتقاق اسم مفعول بالیدن نمی گوئیم مخفی مباد که اگر های هوز را از آن دگیریم (۲) افادهٔ معنی ماضی قریب بالیدن می کند (اردو) (۱) وه چیز یا شخص جسکو بالیدگی حاصل هو چکی هو (۲) نمو کیا ہے۔ پھولا ہے۔ زیاده ہوا ہے۔

بالیک بقول برهان و جامع و مؤید و سراج بر وزن تاریک کفش و پاپوش چرمی را گویند **مؤلف** عرض کند که این مبدل پالیک است که به همین معنی بجای خودش می آید مرکب از پا بمعنی حقیقیش و لیک بمعنی پیمانه پس معنی لفظی این پیمانهٔ پا و کنایه از پاتابه و کفش پا۔ بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب محاورهٔ فارسیان بالیک مبدای پالیک را مخصوص کرده است با کفش و پاپوش۔ (اردو) دیکھو افراز پا۔

بالین بقول برهان بر وزن کابین (۱) بالشی را گویند که زیر سر نهند صاحبان رشیدی

وسراج و بہار عجم این را مرادف بالش گفته اند
و صاحب ناصری گوید که موضوع از بال آست
و آنچه زیر سر می نہند بپارسی دری (اسرین
بفتح سین) و آنچه در زیر تن نہند بستر و بحواہ
و نہالی و توشک نیز گویند۔ صاحب فرہنگ
فدائی که از اہل زبانست بر بالین گوید که (۲)
دو پارچه است که مانند پیله بزرگ می دوزند
و آن را به کلفتی سه چار گره از پشم و پنبه پر
می کنند و ہنگام خواب برای آسایش تن
آن را گسترده سرینی بر یکسر آن نہاده بر آن
می خوابند و آن ہمه را بستر می گویند مؤلف
عرض کند که بالین بمعنی حقیقی منسوب به بال (۳)
تکیه را نام است که بر بستر استراحت دو طرف
باشد و ہمین را بالین بر عجم گویند اشاره این پر بالش
کرده ایم و صراحت مانند که ہمه را انجاست
مقتضی معنی سوم و معنی اول و دوم ہم مجاز
معنی سوم باشد (ظہوری ؎) ناتوان گشته ام
از سنگدلی بی مہری ہا بستر از آہن و بالین
سنگ از خاره مرا ہا (دوله ؎) چو بیہوده
نه کند زانو ہا ہیچ بالین چو آستان تو نیست که
(صائب ؎) بالین ز سر گرانی ما نیست
در عذاب ہا از دست خود بود چو سبو تہی سکای
ما ہا (بابا طاہر ہمدانی بدری ؎) دلم شبہای
ہجرانت غمینه ہا سرینم خشت و بالینم زمینه
(صائب ؎) شمع را بالین بر بال و پر
پروانه است ہا بستر آسودگی خاکستر
پروانه است (اردو) (۱) سرہانے کا
تکیه۔ مذکر (۲) نہالی۔ بقول آصفیه۔ فارسی
اسم مؤنث۔ توشک۔ بستر پنبه دار (۳)
بازو کا تکیه جو بستر استراحت پر دونوں جانب
رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

بالین بزیر سر نہادن | استعمال تکیه زیر
سر کردن (ظہوری ؎) بزیر سر نہد از
سوجه بالین در دل دریا ہا اگر خواہی گذر

بر چشم همچون بارم اندازد ﴿ (اردو) تکیہ سرہانے لینا۔

(الف) بالین پرست اصطلاح (الف)
(ب) بالین پرستنده بقول صاحب

سروری و جهانگیری و برهان و جامع (۱) تنبل و کاهل و بیکار و هیچکاره صاحب بحر و وارسته فرماید که شخص آرام دوست که سر از بالین نتواند برداشت و خدمتگاری که هیچگاه از بالین جدا نشود (صائب ﴿) سر فردی چو خورشید از دو عالم آرزو دارم نه از بالین پرستانم که جفتم آرزو باشد ﴿ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی خدمتگار هم (امیر خسرو ﴿) ز چین تا قیروان بالین پرستش ﴿ ز مشرق تا بمغرب زیر دستش ﴿ (نظامی ﴿) چو تو خدمت پای و نیروی دست ﴿ حوالت کنی سوی بالین پرست ﴿ چو بالین پرستت نماند بجای ﴿ نه آنکه ببالین تو بیدست و پای ﴿ زلالی ﴿) شده بالین پرست بخت من هوش ﴿ سراپا چشم و نظاره فراموش ﴿ مؤلف عرض کند که هر که پرستش بالین کند و صبح تا شام بستر استراحت را دوست دارد۔ دو نکته هیچکاره باشد و بالین پرست اسم فاعل ترکیبی است و آنچه وارسته و بحر خدمتگاری را بالین پرست گفته اند که از بالین جدا نشود و صاحب رشیدی بر مطلق خدمتگار رقم زده است کنند از این هر دو۔ قول رشیدی را معتبر دانیم زیرا که معنی اوّل عام است برای هر کسی که هیچکاره باشد به بالین پرستی اعم از اینکه غلام باشد یا مولی و آنچه خدمتی را بالین پرست نام کرده اند حقیقت آن اینست که عادت غلامان عرب و عجم است که چون حکم آقا می خود بجا آرند بر بالین در رسند و بازیجد بر می خیزند و بعد ادای خدمت بر بستر خود

دراز می شوند و این عادت شان برای دفع تعب خویشتن است دیگر هیچ ازینجاست که فارسیان چاکران را بالین پرست نام نهاده اند و این عادت شان داخل عیب نیست بلکه داخل هنر و معقولیت شانست که دفع ماندگی خود می کنند تا برای خدمت آقا تازه دم باشند و (ب) هم بر هردو معنی (الف) شامل (نظامی ے) چو بالین پرستنده شد چرب گوی ؎ از و بیشتر مهربانی مجوی ؎ (اردو) (الف و ب) (۱) سست کاہل (۲) خدمتی۔ خدمتگار۔ غلام۔ مذکر

(۲۲۴۶) **بالین چیدن** اصطلاح۔ منتخب کردن و قرار دادن تکیه (ظهوری ے) به بستر خواهم کسی از برایم ؎ بجز خشت آن کوی بالین نچینند ؎ (اردو) تکیه قرار دینا۔ تکیه تجویز کرنا۔

(۲۲۴۷) **بالین خواب** استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی بستر خواب که بالین بمعنی بستر بجای خودش گذشت (صائب ے) آن گران خوابم که نتوانم زجا برخاستن ؎ دامن محشر اگر بالین خواب من شود ؎ (اردو) بچھونا۔ بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بستر۔ توشک۔

(۲۲۴۸) **بالین در زیر سر کشیدن** استعمال۔ تکیه زیر سر گرفتن است (ظهوری ے) کشد در زیر سر بالین زانوی مسیحا را ؎ کسی گر آرزوی خویش را بر بستر اندازد ؎ (اردو) تکیه سرہانے لینا۔

(۲۲۴۹) **بالین ساختن** استعمال۔ تکیه درست کردن و بالش قائم کردن (ظهوری ے) ز برگ گلم نیز سازند بالین ؎ ز خاشاک کوی تو بستر شناسم ؎ (اردو) تکیه بنانا۔

(۲۲۵۰) **بالین شدن** استعمال۔ قرار یافتن بالین است (ظهوری ے) شود بالین سری را آستانش ؎ که در غوغای محشر بر ندارند ؎ (اردو) تکیه بننا۔

بالین شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر و بهار۔ پاره تعظیمی کردن که

آن از بالین جدا شدن است گویند فقرہ
کے پیش او رفتیم برای ما بالین نشکست یعنی
اعتنائی بحال ما نکرد (صائب ؎) صد کبوتر
گر فرستد کعبہ بالین نشکنیم ما و بت یکروز در
بتخانہ پا افشردہ ایم ، مؤلف گوید کہ معنی
این حرکت کردن از جای باشد و ہمین معنی
درست می شود بہر دو سند بالا قرینۂ فقرۂ
اوّل الذکر حرکت خفیف را بمعنی قدری تعظیم
می آرد و سند صائب مطلقاً (حرکت خفیفی ہم
نکردن) را مقصود دارد پس نظر بہر دو طرف
استعمال این را مخصوص با تعظیم کردن
عام را خاص کردن است . فتأمل مخفی
مباد کہ (شکستن) بمعنی جدا شدن و جدا کردن
می آید پس جدا شدن یا جدا کردن بالین حرکت
کردن است (اردو) اپنی جگہ سے خفیف سی
حرکت کرنا تعظیم کے لیے اپنی جگہ سے ہلنا ۔

بالین فراغت استعمال ، مرکب اضافی است
بمعنی بستر فراغت کہ فراغت باشد (صائب
؎) از جسم مکن بستر و بالین فراغت ، از
پنبہ چو حلاج مہیا سنی ساز ، (اردو)
راحت کو (بستر راحت) بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں ۔

بالین کج نہادن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار و وارستہ (۱) خواب گران کردن
و (۲) نزد بعضی نخوت و غرور بہم رسانیدن
الاوّل ہو الاصح (طالب آملی ؎) فلک
وسیلۂ بیداری مہیا ساز ، کہ بخت خفتہ
ما کج نہاد بالین را ، مؤلف عرض کند کہ
مرادف (بالش کج نہادن) است کہ گذشت
و از حقیقت این معنی ہم در آنجا بحث کردہ ایم
(اردو) دیکھو بالش کج نہادن ۔

بالین کردن از چیزی استعمال تکیہ بر چیزی
سر گرفتن از چیزی و خواب استراحت کردن
بر چیزی کہ بالین بمعنی بستر و تکیہ آمدہ (صائب
؎) دل را ز کینہ ہر کہ سبکبار کردہ است ، کہ

بالین و بستر از گل بنجار کردہ است ؛ (اردو) تکیہ سرہانے لینا۔

بالین گرداندن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر (بالین گرداندن بیمار) گوید کہ این حالت در شدت بیماری می باشد و از اسناد پیش کردہ اش (گرداندن بیمار بالین را) پیدا است عیبی ندارد۔ ہر دو یکیست و (بالین گرداندن) بمعنی حقیقی است کہ خصوصیت با بیمار ندارد و کنایہ باشد از بیقراری کہ ہر گرا خواب نیاید بریک پہلو قائم نہ ماند (میرزا صائب ؎) دلم ہر لحظہ از داغی بداغ دیگر آویزد ؛ چو بیماری کہ گرداند ز تاب درد بالین را ؛ (میرزا معز فطرت ؎) دل از جامی رود سر در دم بیاد شوخی چشمش ؛ چہ بیتابانہ می گرداند این بیمار بالین را ؛ (اردو) کروٹین بدلنا۔ کروٹین لینا بقول صاحب آصفیہ بے قرار رہنا۔ مضطرب رہنا۔ تڑپنا۔ بےکل اور بے چین رہنا۔ تڑپ کر رات کاٹنا۔ اسی مصدر عام سے (بیمار کا کروٹین بدلنا) خاص ہے بیمار کے لئے

بالین نہادن استعمال۔ بمعنی فرش بالین کردن و بالین گستردن (ظہوری ؎) بالین بنہ ز عشق ظہوری کہ پہلویم ؛ از لاغری بفرسہی بوریا رسید ؛ اگر بالین را بمعنی بالین سر گیریم معنی این قائم کردن بالین سر باشد۔ (اردو) بچھونا بچھانا۔ تکیہ رکھنا۔

(۲۲۸)

بالیوز بقول صاحب فرہنگ فدائی کسی است کہ از سوی پادشاہی در شہر خسرو بیگانہ برای کار پردازی می ماند و او را کارپرداز ہم گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب فرہنگ فدائی از معاصرین عجم است و بخیال ما این مبدل بالیوس است کہ بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی قنصل و کیل و

کہ سین مہملہ برای ہوز بدل شد چنانکہ سمار وغ و زمار وغ پس مفرس باشد (اردو)
سفیر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایلچی۔ وکیل آپ ہی نے رزیڈنٹ پر لکھا ہے۔
(انگلش) اسم مذکر۔ وکیل شاہی جو غیر ریاست کے دربار میں رہے۔
بالیوس بقول برہان وسراج وجہانگیری ومؤید وجامع وانند وشمس وہفت بروزن
خاکبوس ولایت قندہار را گویند مؤلف گوید کہ اگرچہ محققین بالا این را لغت فارسی گفتہ اند
ولیکن بخیال ما لغت ترکی است بمعنی سفیر وقنصل وعجبی نیست کہ قندہار۔ در زمانی مستقر
باشد کہ نزد فارسیان بدین نام موسوم شد مفرس توان گفت واللہ اعلم (اردو) قندہار
ایک شہر کا نام ہے جو افغانستان کے جنوب میں واقع اور ہندوستان کے سرحد پر ہے
بام بقول سروری ورشیدی وجامع وناصری (۱) بمعنی معروف صاحب جہانگیری
فرماید کہ بدین معنی بان بہ نون ہم آمدہ صاحب برہان صراحت کند کہ طرف بیرونی سقف
خانہ را گویند وبعضی طرف درونی خانہ را گفتہ اند بقرینۂ پشت بام وظاہرا کہ تمام
پوشش خانہ را بام گویند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ۔ صاحب فرہنگ
فدائی کہ از معاصرین عجم است می فرماید کہ بالای خانہ کہ رویش بہ آسمان است صاحب
کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این بمعنی سقف کردہ فرماید کہ لغت فارسی است وصراحت
فرماید کہ ہمین لغت فارسی بزبان سنسکرت برای قطرہ یعنی بنای بلند مستعمل مؤلف عرض کند
کہ خیال اکثر محققین ہمین قدر معلوم می شود کہ این اسم جامد فارسی زبان است واز
استعمال انوری بام۔ بالای سقف ظاہر می شود وبان کہ بہ نون عوض میم می آید مبدل

این جا دارد کہ این را مجاز بمعنی چہارم گیریم کہ از آواز بلند۔ بلندی عمارت وسقف را مجازاً گرفتہ باشند واللہ اعلم۔ بای حال استعمال فارسیان برای مطلق عمارت ہم یافتہ می شود و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (انوری ؎) این نیارم از رہ فکرت رسیدن در نوای زانکہ بر نتوان شدن بر آسمان از راہ بام ٭ (اردو) چھت۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث۔ سقف۔ پاٹاؤ۔ کوٹھا۔ بام اور آپ ہی نے بام پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کوٹھا چھت۔ بالاخانہ۔ اٹاری۔

(۲) بام۔ بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وجامع وناصری بمعنی بامداد۔ صاحب برہان صراحت فرماید کہ مخفف بامداد است کہ صبحگاہ باشد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بمعنی صبح آوردہ گوید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ مقابل شام است ولس وظاہر الاصل بامداد نہ مخفف آن کہ بامداد و بامدادان و بامگاہ ہمہ از ہمین یک اسم جامد بترکیب قرار یافتہ اند کہ بجای خودش صراحت کنیم (انوری ؎) بوقت شام ہمین این و آن سپارد گل ٭ بگاہ بام ہمی آن باین دہد اختر ٭ (شیخ اوحدی ؎) نیمشب دیدہ مؤذن شام ٭ دیدہ زنیسوی شام وزانسو بام ٭ (اردو) صبح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تڑکا۔ فجر۔ سحر۔ بگاہ۔

(۳) بام۔ بقول سروری وبرہان وجامع وناصری بمعنی قرض کہ وام ہم گویند وبقول رشیدی مرادف وام وبقول خان آرزو در سراج مغیر وام مؤلف عرض کند کہ وام

بہ واو اوّل عوض موحدہ اصل است و اسم جامد فارسی زبان و مستعمل در اُردو بہمین معنی و بقول صاحب کنز در ترکی ہم بہ ہمین معنی مستعمل۔ فارسیان واو را بہ بای موحدہ بدل کردند ہمچون آو و آب و نبشتن و نوشتن و برنجن و ورنجن بعضی بر انند کہ فارسیان وام را از سنسکرت گرفتہ اند کہ بمعنی قرض آمدہ امّا صاحب ساطع کہ محقق زبان سنسکرت است از لغت وام ساکت و بام ہم در سنسکرت بمعنی قرض نیامدہ و بعضی گویند کہ وآم بالکسر و مد ہمزہ بہ وزن کتاب در عربی زبان بمعنی موافقت و مواساکردن آمدہ پس فارسیان بہ تبدیل حرکات مفرس کردہ بمعنی قرض استعمال کردہ اند کہ قرض ابتدا ذریعۂ موافقت و مواسات است و در آخر مقراض محبّت بالجملہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بام مبدل وام است و بس (اردو) وام بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ قرض۔ اُدہار۔ رِن۔ جیسے قرض وام لیکر کام چلالو (شاہ نصیر ؎) اس نے بوسے لب میگون کے دیے وعدے پر ہاں مُردہ اے بادہ کشان بکنے لگی وام شراب ہے

(۴) بام۔ بقول سروری و ناصری بمعنی بم کہ ضد زیر است و بقول جامع و جہانگیری و برہان تار بم صاحب برہان صراحت فرماید کہ آن تار گندہ باشد کہ در ساز ہا بندند و بقول رشیدی مرادف بم خان آرزو در سراج گوید کہ بم کہ بہمین معنی مقابل زیر و مخفف بام است نہ بام مرادف بم چنانکہ رشیدی گمان کردہ صاحب مؤید فرماید کہ رودۂ سطبر باشد کہ بتازی آنرا بم گویند۔ صاحب منتخب کہ محقق لغات عربیت بر بم فرماید کہ بالفتح و تشدید میم تار سطبر از تار ہای ساز مؤلف عرض کند کہ بزیادت الف برای سہولت تلفظ

فریدعلیه بم (لغت عربی) است وبم مخففش وجادارد که فارسیان بم را بتخفیف بم کرده باشند ولپس ازان بزیادت الف استعمال بام کردند باقی حال بم وبام هردو در فارسی مستعمل است وشک نیست که مفرس باشد وبم مخفف بام اصلا نیست چنانکه خان آرزو گمان برده وصاحب رشیدی اگر بام را مرادف بم گوید خطائی نکرده بالجمله بام وبم هردو بمعنی صدای بلند وکلان است که مقابل زیر باشد وزیر بالکسر بیای معروف آواز باریک که مقابل بم است وتار سازی که آواز باریک دهد (خاجوی کرمانی ؎) چو مطربان سحر آه زیر و بام کنند؛ معاشران صبوحی هوای جام کنند؛ (وله ؎) لبسوز ناله زارم زعشاق؛ نوای زیر و بامی برنیاید؛ (اردو) بم - بقول آصفیہ اسم مؤنث راگ یا باجہ کی اونچی آواز بخلاف زیر۔

(۵) بام - بقول برہان وجامع نام قلعه ایست در ماوراءالنهر خان آرزو در سراج گوید که صاحب برہان از (بلخ بامی) این را داخل ماوراءالنهر کرده واین خطاست که بلخ داخل خراسان است نه ماوراءالنهر زیرا چه این طرف رود جیحون است مؤلف عرض کند که منظر بر بلندی این قلعه نامش بام کرده باشند متعلق به معنی چهارم واول - وجه تسمیه این همین قدر معلوم شد (اردو) بام ایک قلعه کا نام ہے جو خراسان مین واقع ہے - مذکر۔

(۶) بام - صاحب فرہنگ فدائی که از معاصرین عجم است گوید که کشادگی یا دوری میان دو دست که هنگام کشودن بغل ودراز کردن هر دستی به برون سوی خودش راست یا چپ بام می گویند چنانکه کشادگی ودوری میان دو پا را هنگام راه رفتن یک گام نامیده اند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بم وبام

ہر دو بزبان سنسکرت بدین معنی آمده کذافی الساطع وما اشارۂ این بہ معنی دوم باز کرده ایم و بر اعتماد قول محقق صاحب زبان این را مفرس دانیم (صائب ﷺ) از پیچ وتاب حلقۂ کند بام آفتاب کو اصلاح دست اگر نزند بیکال خط (اردو) دیکھو باز کے دوسرے معنے

(۲۷۸) (۷) بام - بہ تحقیق ما بمعنی مطلق بلندی و رفعت ہم آمده و این مجاز معنی اول یا چہارم باشد سند این بہ (بام بردن از چیزی) می آید (اردو) بلندی - رفعت - مؤنث -

بام بدیع اصطلاح - بقول ضمیمۂ جہانگیری و ناصری و رشیدی کنایہ از فلک وعرش و کرسی صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ کنایہ از آسمان نہم است کہ عرش باشد و بقول بحر عرش و بقول جامع کنایہ از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است محققین اول الذکر کہ واو عطف را در میان فلک وعرش آورده اند غور نکرده اند (اردو) نوان آسمان - مذکر - عرش - دیکھو بادبان اخضر - کرسی اسم مؤنث آٹھوان آسمان -

(۲۷۹) **بام بردن از چیزی** مصدر اصطلاحی کنایہ از سبقت حاصل کردن از چیزی در بلندی و بلند تر شدن است بمقابل چیزی و این متعلق است بہ معنی ہفتم بام (انوری ﷺ) قدرت از گردون گردان برده قدر رایت از خورشید تابان برده بام (اردو) کسی چیز کے مقابلہ مین بلندی حاصل کرنا - زیاده بلند ہونا -

بام بلند اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) کنایہ از قصر وعمارت بلند و رفیع و (۲) کنایہ از آسمان صاحبان مؤید و شمس و بحر بترک معنی اول ذکر معنی دوم کرده گویند کہ (۳) عرش و (۴) قصر ہا مان مؤلف

عرض کند کہ مرکّب توصیفی و بمعنی اوّل حقیقی است و معنی دوم و سوم و چہارم کنایہ بالشک حیف است کہ برای ہر سہ معنی آخر الذکر سند استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) بلند عمارت کے لئے بام بلند کہہ سکتے ہیں۔ مذکّر۔ (۲) دیکھو آسمان (۳) دیکھو بادبان اخضر (۴) قصر ہامان۔ مذکّر۔ (۲) صاحب آصفیہ نے ہامان پر فرمایا ہے کہ عربی۔ فرعون کے وزیر کا نام

(الف) بام نشست

(ب) بام نشستن و آستان برخاستن

(مقولہ) صاحب جہانگیری در ضمیمہ کتاب نسبت (الف) گوید کہ کنایہ از خراب و ویران شدن باشد و بقول صاحب برہان و بحر کنایہ از بین است کہ خراب شد و ویران گردید و صاحب مؤیّد ہم بحوالہ قنیہ ذکر (الف) کردہ و بہار نسبت (ب) گوید کنایہ از خراب و منہدم شدن خانہ باشد مؤلّف عرض کند کہ بام نشستن مصدریست مرکّب کنایہ از افتادن و منہدم شدن بام و (الف) ماضی مطلق و ضرورت ندارد کہ (الف) را مقولہ دانیم و ذکرش کنیم کہ از مشتقات بام نشستن است و (ب) مقولہ ایست و لیکن نباید کہ بصورت مصدر قائم کنیم فارسیان چون منزل بلندی را ببینند کہ منہدم شدہ گویند کہ "بام نشست و آستان برخاست" مقصود شان از برخاستن آستان انہدام عمارت باشد کہ آستان ہم باقی نماند (حکیم خاقانی ؎) چار دیوار خانہ روزن شد ٭ بام نشست و آستان برخاست ٭ (اردو) (الف) مکان بیٹھ گیا (ب) مکان گر کر ڈھیر ہونا۔

بام پوش اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمہ برہان و بحر سقف را گویند مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ سقف پوشندۂ بام است و بام در ینجا بمعنی مطلق خانہ متعلق

بمعنی اوّلش (اردو) مکان کی سقف یعنی مکان کی چھت۔ مؤنث۔

بام چشم اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و بحر و بہار بکسر میم پلک چشم کہ بتازیش جفن گویند خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر آنست کہ بمجاز گفتہ باشند از جہتے آنکہ بالای چشم خانہ است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ باشد کہ جفن ہمچون سقفی است بر خانہ چشم مخفی مباد کہ پلک در فارسی زبان بقول برہان بر وزن فلک و نیز بفتح و کسر اوّل و سکون ثانی لحاف چشم است نہ مژگان و ہندیان مژہ را پلک گویند (سوزنی سے)

چون بوم بام چشم بابہ و برو زخشم ڈونکینہ گشتہ یرہ بنیش بلیوارہ (اردو) پپوٹا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غلاف چشم۔ نیام چشم۔ بام چشم۔ پشت چشم۔ آنکھ کے اوپر کا چمڑا جو بطور غلاف ہے۔

بامچہ استعمال۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ صراح گوید کہ لغت فارسی است بمعنی زہار اما در کتب موجودہ یافتہ نشد و در منتہی الارب بمعنی عدانہ زہدان و زہار نوشتہ و ظاہر اکنایہ از زہار باشد مؤلف عرض کند کہ زہار بکسر اوّل شرمگاہ یعنی موضع فرج و ذکر مرد و بامچہ مصغر بام است یعنی بام کوچک و این کنایہ باشد از بلندی خفیف مقام زیر ناف۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) پیڑو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصہ۔ زہار۔

بام خضرا اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر و مؤید کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند کہ بام بمعنی اوّل اوست و خضرا لغت عرب است بمعنی سبز و آسمان ہم و بام خضرا مرکب توصیفی است بمعنی بام سبز و کنایہ از آسمان (اردو) دیکھو آسمان حضرت امیر نے

طارم اخضر۔ طاق خضرا کو آسمان کی تشبیہات
مین لکھا ہے۔

(الف) **بامداد** | اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) **بامدادان** | ضمیمۂ برہان نزدیک

سفیدۂ دم صبح و ہم او نسبت (ب) گوید که
(۱) وقت طلوع فجر و (۲) وقت ظہر را
گویند و بعضی مابین طلوع فجر و برآمدن آفتاب
را بامداد گویند و غدوه و غداة ہمان است
خان آرزو در سراج بر (ب) گوید که تحقیق
آنست که بامداد پیش از طلوع آفتاب حقیقت
است و مابعد آن مجاز۔ بہار نقل نگارش
مؤلف عرض کند که تسامح بعض محققین است
که بامداد را اصل گرفته اند و بام را مخففش
چنانکه اشارۂ این بر لفظ بام کرده ایم بامداد
مرکب است از بام که بمعنی صبح گذشت
و داد بقول کنز اللغات قوام و قوام بفتح راستی
و بکسر اول نظام و اصل چیزی که بدان قائم باشد
آن چیز پس بامداد قلب اضافت دادِ بام
بمعنی اصل صبح و مراد از صبح صادق و صبح
راست است و مزید علیه آن بزیادت الف
و نون بامدادان دیگر ہیچ و برای معنی دوم
اگر سند استعمال پیش شود غیر از مجاز نباشد
(انوری ؎) تا رسم تہنیت بود اندر جہان
بعید ٭ ہر بامداد بر تو چو عید خجسته باد ٭ (وله
ب ؎) سلامی ز گیتی بسوی تو آید ٭ پگه را
کند بامدادان سلامت ٭ (اردو) (الف
و (ب) (۱) صبح صادق۔ بقول آصفیه۔ عربی
اسم مؤنث۔ صبح کاذب کا نقیض۔ اخیر صبح
جسکے ساتھ دن نکلتا ہے۔ صبح راست۔ صبح
ثانی۔ نور کا تڑکا۔ نور ظہور کا وقت۔ علی الصباح
گجر دم۔ وہ روشنی جو رات کی تاریکی کے بعد
آسمان کے گرد و نواح مین پھیل جاتی ہے یا
یون کہو که وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت
پہلے مشرق کی طرف افق کے کنارون پر نمودار

ہوتی ہے۔ (نسیم ؎) صبح صادق جسکو کہتے ہیں وہ ہے موم سپید ٭ رات اک رنگ خفقانی ہے سپہر پیر کا ٭ (۲) نماز ظہر کا وقت۔ مذکر۔

(الف) **بامدادان پگاہ** اصطلاح (الف)
(ب) **بامداد پگاہ** بقول صاحب ہفت بحوالۂ اصطلاح صبح را گویند و ہکذا فی البحر۔ وصاحب مؤید بحوالۂ اصطلاح ذکر (ب) کردہ گوید کہ بمعنی وقت صبح است (انوری ؎) ملک را آفتاب روی توہست ٭ ابدالدہر بامداد پگاہ ٭ (ولہ ؎) بزرگوارا من بندۂ رابدولت تو ٭ نماز شام اہل گشت بامداد پگاہ ٭ (ولہ ؎) مباد خود نبود تا بشامگاہ آید ٭ شب حسود ترا ہیچ بامداد پگاہ ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی صبح صادق روز و پگاہ دریجا مجازاً بمعنی روز باشد دیگر ہیچ (اردو) ہر دن کی صبح مؤنث

بامدادین اصطلاح۔ بقول مؤید (۱) وقت صبح (۲) ظہر زیرا چہ در تاج اللغت غداۃ و غدوۃ آوردہ است و میان نماز بامداد و برآمدن آفتاب۔ خان آرزو در سراج این را مرادف بامدادان نوشتہ و فرقی در ہردو نکردہ مؤلف عرض کند کہ ما طالب سند استعمال می باشیم کہ معنی لفظی این بہ زیادت یا و نون نسبت منسوب بہ بامداد است چنانکہ دعای بامدادین حقیقت بامداد بجای خودش گذشت و نسبت معنی دوم اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مجاز باشد (اردو) دیکھو بامدادان بامدادین کا ترجمہ منسوب بصبح صادق۔

بام رفیع اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و بقول رشیدی و ضمیمۂ برہان و ناصری کنایہ از فلک و عرش و کرسی و بقول بحر فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و مرادف بام بریع کہ گذشت حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ولیکن موافق قیاس است

(اردو) دیکھو بام بدیع۔

بام رواق بدیع اصطلاح۔ بقول برہان وہفت وبحر کنایہ از فلک عرش وکرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی وتوصیفی است و مرادف بام بدیع (اردو) دیکھو بام بدیع۔

بامرہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بروزن دامگہ زینہ ونردبان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت رہ بام باشد وبس (اردو) زینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نردبان۔ سیڑہی۔ سُلّم۔

بام زحل اصطلاح۔ بقول شمس فلک ہفتم دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر آن نکرد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وکنایہ باشد وخلاف قیاس نیست زیرا کہ مقام زحل بر فلک ہفتم می باشد (اردو) ساتوان آسمان۔ مذکر۔

بام زد اصطلاح۔ بقول سروری ورشیدی وناصری بسکون میم وفتح زای معجمہ نوبتی کہ در بامداد نوازند یعنی کوس ونقارہ کہ ہنگام صبح زنند صاحبان جامع وبحر وبرہان بر مطلق کوس ونقارہ قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی عام مجاز باشد جہت آنکہ بوقت بام یعنی صبح می زنند یا آنکہ بر بام می زنند تا آواز آن دورتر رسد مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ اگر بام را بمعنی صبح گیریم معنی خاص پیدا می شود واگر بام بمعنی خانۂ بلند گیریم معنی مطلق درست باشد بہر دو صورت از قبیل نامزد است مرکب از لفظ بام وزد کہ مخفف زدہ باشد (خلاق المعانی ے) بامزد حسن تو زد آسمان بکر نامزد عشق تو آمد جہان ۔ (ولہ ے) مادہ شکر نہد عیش کز در خمار ۔ بامزد خرمی ببام برآمد (اردو) صبح کی نوبت یا مطلق نوبت۔ صاحب آصفیہ نے نوبت پر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث

نقّارہ۔ دہونسا۔ باجہ کوس۔ طبل۔ دمامہ۔
ڈنکا (اختر ؎) نقارچی بھی بحر مین میرے
رقیب مین ہے نوبت بجی دوپہر کی ابھی تک
نہین بجی ہے آپ ہی نے فرمایا ہے کہ پہلے
پادشاہون مین دستور تھا کہ صبح کے وقت
یعنے بہت سویرے اور شام کو نوبت بجا کرتی
تھی مگر سکندر کے زمانہ مین تین وقت اور
اُسکے بعد چار وقت اور سلطان سنجر کے عہد
مین پانچ وقت بجنی شروع ہوگئی جسکی وجہ
مورخون نے یہ لکھی ہے کہ پادشاہ مذکور کے
دشمن پادشاہ کی ہلاکت کے واسطے لوگون
کو بٹھا کر سحر و افسون پڑھا کرتے تھے اور پادشاہ
روز بروز نحیف و ضعیف اور دُبلا ہوتا جاتا
تھا اُس زمانہ کے عقلا نے اپنی فراست سے
تاڑلیا اور پادشاہ سے کہا کہ غیر وقت نوبت
بجوانی چاہیئے اور مشہور کر دیا کہ پادشاہ
مرگیا اور اُسکی جگہہ دوسرا شخص تخت پر
بیٹھا جب جادوگرون نے یہہ بات سنی تو
وہ جادو کے کاروبار سے باز رہے پادشاہ
جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور اس بات کو مبارک
سمجھکر ہمیشہ پانچ وقت نوبت بجنے کا حکم
دیا (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ نوبت
مین نقّارہ۔ شہنائی۔ قرنا۔ جھانجھہ داخل
ہین اور پنجوقتہ سے (۱) تڑکے (۲) نوبجے
صبح (۳) وقت زوال (۴) سرِ شام (۵)
دوپہر رات مراد ہے۔

بامِ زمانہ اصطلاح۔ بقول جہانگیری در
ضمیمہ و رشیدی و مؤید و شمس (۱) کنایہ از
فلک و بقول برہان و جامع و بحر و ہفت (۲)
کنایہ از فلک اوّل کہ فلک قمر باشد مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است و ما با معاصرین
آخر الذکر اتفاق داریم کہ معنی دوم بہ تخصیص
زمانہ بہتر از معنی اوّل است و قول صاحب
جامع کہ از اہل زبانست مسلّمہ معاصرین عجم بس

معنی اوّل مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱)
دیکھو آسمان (۲) پہلا آسمان ۔ مذکر ۔

بامزه اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی خوش مزه و لذیذ مؤلّف عرض کند که کلمۂ "با" درینجا بمعنی مفید ہم اوست و معنی لفظی این مزه دارنده و مزه حاصل بالمصدر مزیدن است که بمعنی مکیدن می آید ترجمۂ ذوق (اردو) بامزه کہہ سکتے ہیں ۔ ذائقه دار ۔

(الف) **بامس** بقول سروری بضم میم پای بسته و بیچاره که نه در وطن خود تواند بود و نه بیرون تواند رفت و بقول جهانگیری کسی که از بودن او شهری و دیاری بتنگ آمده باشد و بنا بر موانع از آنجا سفر نتواند نمود صاحب برهان گوید که بفتح ثالث و سکون سین بی نقطه شخصی را گویند که از بودن شهری و دیاری که غیر وطن او باشد دلگیر شده و بتنگ آمده باشد و بنا بر مانعی نتواند از آنجا بجای دیگر رفت و کسی را نیز گویند که در وطن پای بند و عاجز شده باشد و در نهایت عسرت و پریشانی گذراند و باین دو معنی بضم ثالث هم بنظر آمده و با بای فارسی هم گفته اند صاحب رشیدی فرماید که بفتح میم شخصی که عاجز و بیچاره مانده چنانکه حرکت نکند و سخن نگوید گویا او را مس یعنی بزنجیر کرده اند صاحبان جامع و مؤیّد هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج آورده که بکسر میم پای بند و گرفتار و بذکر قول قوسی و رشیدی نسبت جهانگیری گوید که بضم میم گرفتن خطاست (الخ) مخفی مباد که "مس" بفتح اوّل و سکون ثانی بقول برهان پای بندی که کسی را از آن خلاص و نجات مشکل و دشوار باشد و بقول بعض بندی که بر پای مجرمان نهند و بضم اوّل مانعی باشد که کسی بسبب آن بجائی نتواند رفتن و این بمعنی اوّل نزد یک است و بکسر اوّل جوهری از فلزات که دیگ و طبق و غیره از آن سازند (الخ) صاحب منتخب

هم همزبان برهان وخود خان آرزو بر لفظ مس
گوید که حق تحقیق آنست که مس بفتح میم بمعنی پابند
است مطلقاً و فرماید که تحقیق فتح در لفظ پامس
گذشت (انتهی) پس بخیال مولف کلمهٔ پا درین
لغت بمعنی مقید همیش باشد و معنی لفظی این پای بند
دارنده و مجبور و بی اختیار و بی چاره تحقیق کامل
مس بجایش می آید و درینجا همین قدر کافی است
که خان آرزو که پامس را بضم میم غلط می پندارد
اتکای ادعای او بر اسنادی است که بدست
آمده و بر تحقیق لغت همت نمی گمارد هرگاه صاحب
جامع که از اهل زبانست مس را بضم هم آورده
پس ما را نمیرسد که بدون وجه موجه بر خلافش
رویم قول صاحب جامع مصداق سند باشد
(حکیم دقیقی ؎) خدایگانه پامس بشهر بیگانه
بفزون ازین نتوانم نشست دستوری ۔
(شمس فخری ؎) همچون خر لنگ است
حسود تو بوحل در افتاده و بر بار بمانده
شده پامس ۔ (حکیم سوزنی ؎) از شرف
و فر و جاه بر فلک سا و سید ۔ در چمن باغ لهو
یاسمن و نرگسید ۔ با همه سنگ و رنگ بیهده
و پامسید ۔ خود نبود از یکدگر راز نهان برسید
۔ (سعید اشرف ؎) پادشاه شرع و دین
قاضی القضات ۔ عقل پیش طبع او پامس بود
۔ مادح نوجوان تو ای پایه بزرگ ۔ گرچه پیر
آرایندهٔ گل خس بود ۔ پامس حال استعمال این
پامس مصدر بودن و شدن چنانکه - - - - -

(ب) پامس بودن	از کلام سعید اشرف
(ج) پامس شدن	و شمس فخری پیداست

که بمعنی پابند بودن و پابند شدن باشد و ماخذ
پامس بپای فارسی بجایش عرض کنیم (اردو)
(الف) معذور ۔ مجبور ۔ عاجز ۔ بے اختیار ۔
بے چارہ ۔ (ب) و (ج) مجبور ہونا ۔ بے اختیار
ہونا ۔ معذور ہونا ۔ عاجز ہونا ۔
پامسلمان الله الله پایمین اهم راهم اشکل

صاحب محبوب الاشان ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که فارسیان این را بحق کسی بند
که با هر کس که سخن کند اتباع کلامش نماید و اختلاف
خود ظاهر نکند و چون مباحثهٔ مذهبی پیش شود
اختلاف با مقابل ننماید و خود را هم مشربش
ظاهر کند (اردو) رکابی مذہب - بقول
آصفیہ - تھالی کا بینگن - (خالو جعفر علی مرحوم
ف) سب اسے جانتے ہیں ہے وہ رکابی مذہب
جدھر اسکو لالچ کوئی دیگا تو وہ ڈھل جائیگا - صاحب
محاورات ہند نے فرمایا ہے کہ یہی فارسی مثل
اردو میں بھی مستعمل ہے یعنے کسی کے کچھ خصوصیت
نہیں ہر ایک سے معاملہ اُسکے ڈھنگ پر یعنے
صلح کل ہیں اور ظرفا بطور طعن رکابیا مذہب
بولتے ہیں -

بام شاد بقول سروری و جہانگیری و برہان
و جامع و ناصری نام مطربی مشہور چون باربد
(منوچهری ف) بلبل باغی بباغ دوش نوای بزد
خوبتر از باربد نیک تر از بامشاد - صاحب
رشیدی نسبت وجه تسمیه میفرماید که وقت بامداد
چنان می نواخت و می خواند که همه کس را شاد
می کرد خان آرزو در سراج گوید که برین تقدیر
بامشاد لقب او باشد نه علم و فرماید که می تواند
که از جهت تیمن بدین نام مسمّی شده باشد
از عالم صباح الخیر که نام کنیز کنند (اردو)
بام شاد - ایک مطرب کا نام تھا جو مثل باربد
کے مشہور تھا - مذکر -

بام فراخ اصطلاح - بقول ضمیمهٔ برهان
و مؤید و بحر و هفت (۱) کنایه از فلک نهم که
عرش باشد و (۲) آسمان را نیز گویند مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است - خلاف قیاس
نیست - بشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) دیکھو بام بدیع (۲) دیکھو آسمان -

(الف) **بام گشاده رفیع** اصطلاح - صاحب
(ب) **بام گشاده رواق** بحر نسبت هردو

گوید که (۱) کنایه از عرش و کرسی صاحب جامع
نسبت (الف) گوید که کنایه از فلک عرش و
کرسی و صاحب جهانگیری در ضمیمه نسبت
(ب) فرماید که کنایه از فلک و عرش و کرسی
صاحب هفت (نسبت (الف) با صاحب جامع
متفق و نسبت (ب) (۲) بر مجرد آسمان اقانع
مؤلف عرض کند که هر دو مرکب توصیفی
است و اختلاف معانی بدون سند استعمال چیزی
نیست - موافق قیاس است برای همه معانی
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) دیکھو
بام بدیع (۲) دیکھو آسمان -

بامگاه اصطلاح - بقول بهار و انند مرادف
بامداد و بامدادان بمعنی (۱) وقت طلوع
فجر و (۲) وقت ظهر (سنجر کاشی ۵) بمن
شراب پیمای بامگاه مباد اکه مست گردم
و از دیدن تو بخبر افتم ۴ مؤلف عرض کند
که حقیقت بامداد و بامدادان بجایش عرض
کرده ایم و این از قبیل صبحگاه است که بامه
بمعنی صبح گذشت قلب اضافت گاه بامه
بمعنی وقت صبح نسبت معنی دوم طالب سند
استعمال باشیم (اردو) (۱) وقت صبح
صبح کا وقت - مذکر (۲) ظهر کا وقت - مذکر

بام گشاده رواق اصطلاح - بقول ضمیمه
برهان و رشیدی با کاف فارسی کنایه از
فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند که مرکب
توصیفی است و مرادف (بام کشاده رواق)
که بکاف عربی گذشت مخفی مباد که کشادن به
کاف عربی و فارسی هر دو آمده (اردو)
دیکھو بام کشاده رواق -

بام گلان اصطلاح - بقول برهان و بحر
و جامع و سراج بضم کاف فارسی و لام بالف
کشیده و بنون زده سنگیست مدور طولانی
تراشیده که در بامهای خانه غلطانند تا
سخت و محکم شود مؤلف عرض کند که گلان

بکاف فارسی بمعنی تکانیدن و افشاندن دامن
جامه و قالین و امثال آن می آید پس گُلان
امر حاضر است ۔ و بام گُلان اسم فاعل ترکیبی
بدون اضافت بمعنی صاف و پاک کنندهٔ
سقف و آن سنگی است مدوّر که بر سقف
پختهٔ خانه های عجم بعد از آنکه کار آہک ختم
شود حی غلطانیدہ چنانکہ در ہند ہمین چو رسنگ مدوّر
را برای استواری راه ها بکار گیرند و بزبان
انگلیسی آنرا رولر نامند که سنگینی آن در غلطانیدن
سطح را ہموار و مستحکم و سخت کند (اردو)
بیلن ۔ بقول آصفیہ وہ لوہے یا پتھر کا گول
ڈہول نما اوزار جس سے سڑک کی زمین برابر
کرتے ہین عجم مین پختہ چھتون کی تیاری کے وقت
چونہ اور کنکر بچھانے کے بعد اسی قسم کا بیلن
اس پر پھراتے ہین جسکو فارسیون نے (بام
گُلان) کہا ہے ۔

بام ماه | اصطلاح ۔ مرکب اضافی (۱) کنایہ آ
از ماه که نظر به بلندیش بام ماه گفته اند و (۲)
آسمان را توان گفت یعنی بامی که بر وی ماه باشد
آسمان است (صائب ؏) رویت ز بام
حلقه کند بام ماه را ہا دل سرد ز آفتاب کند
صبحگاه را ہا (اردو) (۱) ماه بقول آصفیہ
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ چاند ۔ قمر ۔ چندرما ۔ ماہتاب
(ظفر ؏) ڈر ہے چشم ماه کی تکو نہ لگجائے نظر
ہا دیکھو کوٹھے پہ چڑھو اپنے نہ تنہا رات کو ہا (۲)
دیکھو آسمان ۔ حضرت امیر مینائی نے تشبیہات
آسمان مین بام کا ذکر کیا ہے ۔ اور بام ماه
سے آسمان مراد ہو سکتی ہے ۔

بام مسیح | اصطلاح ۔ بقول جہانگیری و ضمیمہ
و بحر و جامع و مؤید ۔ کنایہ از فلک چارم باشد
صاحب برہان گوید که باعتبار بودن عیسیٰ بر
آسمان مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
است (اردو) چوتھا آسمان ۔ مذکر ۔

بامن | اصطلاح ۔ بقول شمس بمعنی پس ماندگان

دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معنی را بالفظ هیچ تعلق نیست ـ سند استعمال پیش ما نشد ـ جلیه لغت بیان نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند ـ اعتبار را نشاید عجبی نیست که لغت باموون را که می آید بحذف واو و تصرف در معنی بکم عوری و بی خبری یا خند یا غلطی کتابت بدین صورت نقل کرده باشد خدایش بیامرزد (اردو) پس ماندے مذکر ـ

بام ناگشاده رواق اصطلاح ـ بقول مؤید بمعنی فلک دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که کنایه باشد و موافق قیاس است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو آسمان ـ

بامن وارد مقوله ـ خان آرزو در چراغ گوید که مرادف (باو دارد) که گذشت و از کلام خود سند آرد (ع چشم گویای تو پیداست که بامن دارد ٭ صاحب بحر باشد مؤلف عرض کند که ما حقیقت این همه را انجا عرض کرده ایم (اردو) دیکھو ـ باو دارد ـ

بام نسیان اصطلاح ـ بقول بهار ترکیب اضافیست و مشهور طاق نسیان (عرفی ع) جاه را کوس بلند آوازگی ٭ بر فراز بام نسیان می زنم ٭ مؤلف عرض کند که بام نسیان نسیان باشد از قبیل طاق نسیان دیگر هیچ (اردو) نسیان بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مذکر ـ بھول ـ فراموشی ـ سہو ـ چوک ـ خطا ـ بام نسیان بھی کہہ سکتے ہیں ـ

بام نشستن مصدر اصطلاحی ـ بقول ضمیمه برهان و رشیدی و شمس کنایه از خراب شدن و ویران شدن ـ سند این به (بام آستان برخاستن) گذشت و ما ذکر این به (بام نشست) کرده ایم و نقل سند هم ـ که نشستن بام کنایه باشد از افتادن و منهدم شدنش (اردو) گھر بیٹھ جانا ـ بقول آصفیه ـ گھر کا بارش کے سبب گر پڑنا ـ

(اردو) جس سمت کو تونے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تُو
مانند حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے ؛

بام نورد اصطلاح۔ صاحب ناصری گوید کہ نورد بام و نُورد بان یعنی آنچہ طول بام را بدان نوردند و بہ نردبان معروف شد و میم و نون با یکدیگر تبدیل یافتہ۔ مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ اصل (نردبان) (بام نورد) است از قبیل صحرا نورد کہ بمعنی صحرا گرد آمدہ و بام نورد چیزی را گویند کہ سلسلہ اش بہ بام می رسد۔ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از نردبان و زینہ و ہمین لغت مرکب ماخذ نردبان است یعنی بتقدیم و تاخیر الفاظ نورد بام شد و پس ازان واو را حذف کردند چنانکہ خاموش و خامش و ہوشیار و ہشیار و میم را بنون بدل کردند ہمچون گجیم و گجین معاصرین عجم بر زبان ندارند بر اعتبار صاحب ناصری کہ از اہل زبان است ذکر این کردہ ایم و حالا نردبان بر زبان است (اردو) سیڑہی دیکھو ارچین۔

بام نہم اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و برہان و رشیدی و بحر کنایہ از آسمان نہم کہ عرش باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است کہ فلک را بام قرار دادہ و نہم صفت آن۔ (اردو) دیکھو بادبان اخضر۔ اس کا لفظی ترجمہ نوان آسمان۔

بامنین بقول سروری بمیم و ہمزہ بر وزن نازنین قصبہ ایست از اعمال ہرات بر ناحیۂ باغیس۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و وجہ تسمیہ ہم معلوم نشد (اردو) بامنین ہرات کے ایک قصبہ کا نام ہے۔ مذکر۔

بام وسیع اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ مرادف بام بدیع و بام رفیع کہ گذشت و بقول صاحبان برہان و بحر و جامع کنایہ از عرش است و بقول رشیدی و ناصری فلک و

عرش وکرسی۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و اختلاف معنی بر (بام بدیع)	مذکور (اردو) دیکھو بام بدیع۔ جس پر ترجمہ موجود ہے ۔

بامون بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) نامرد و بزدل و (۲) مغلم و لوطی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ہم او بر ماآبون بہ میم اول و موحدہ سوم گوید کہ بروزن صابون لغت فارسی است و نام علتی و حیز و مخنث و پشت پای و فرماید کہ در عربی نیز ہمین معنی وارد چہ مفعول ابنہ باشد و آبنہ علتی است در موضع مخصوص مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان ہم بر ماآبون ہمین قدر گفتہ و تحقیق آن بجایش کنیم درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ قلب بعض باشد چنانکہ اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز و اغلدہ و الغدہ (اردو) (۱) نامرد۔ بقول آصفیہ ہیجڑا۔ ہیز۔ زنخہ۔ ڈرپوک۔ بزدل۔ (۲) لوطی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ مغلم۔ کودک باز۔

بامہ بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بروزن نامہ (۱) دراز ریش کہ آنرا تلبہ نیز گویند صاحب رشیدی گوید کہ ضد کوسہ و مرادف تلبہ و ظاہرا یکی تصحیف است۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۲) بامہ ریش دراز و انبوہ و بمعنی (۳) مردم دراز را گویند و ظاہرا این مرکب باشد از بام بمعنی سقف و ہای نسبت یعنی قدی کہ	بیام خانہ میرسد صاحب برہان گوید کہ بامہ ریش دراز بزرگ و انبوہ باشد و بقول بعض مردم دراز ریش و ہم او بر تلبہ نیز ہمین قدر نوشتہ و صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی ریش انبوہ ضد کوتہ و صاحب جامع بر ریش دراز قانع و کوسہ بقول برہان شخصی کہ او را بر زنخ زیادہ بر چند موی نباشد مؤلف عرض کند کہ بمعنی منسوب

به بام است یعنی چنانکه بام سقف عمارت است
همین طور ریش انبوه ظاهرا صورت سقف دارد
از انبوهی و بلندریش و معنی حقیقی همین قدر است
و آنچه ریش دراز را هم بدین اسم موسوم
کرده اند بر سبیل مجاز است و کلمه مبدل بابی
است که الف به لام بدل شود چنانکه سگ آبی
و سگ لابی پس خیال رشیدی نسبت تصحیف
یکی از هردو درست نیست (اردو) (۱) گھنی
اور لانبی ڈاڑھی رکھنے والا (۲) گھنی اور لانبی ڈاڑھی
مؤنث۔ (۳) درازقد۔ اونچا شخص۔

بامی بقول سروری و جهانگیری و جامع و برهان
لقبی است شهر بلخ را صاحب سروری فرماید
که شاه ناصر خسرو باضافهٔ نون قافیه کرده (حکیم
سوزنی ع) شود عالم چنان معمور از انصاف
تو کاسان ها توان از بلخ بامی شد به بام مسجد اقصی
ها صاحب ناصری بذکر معنی بالا نسبت بلخ گوید
که از بناهای کیومرث پیشدادی بود و کیکاؤس در
عمارت آن افزوده چندی تختگاه گشتاسب
و محل آتشکدهٔ نوبهار بود۔ در عهد اسلام چنان
آباد شد که آنرا ام البلاد خواندند و قبة الاسلام
می نامیدند چنگیزخان در ان شهر قتل عام نمود
اکنون قلیلی از آبادی آن باقیست **مؤلف**
عرض کند که جز این نیست که یای نسبت بر لفظ
بام زیاده کرده اند بمعنی منسوب ببام و این
لقب برای شهر بلخ نظر بر عمارات یا مقام بلندیش
کرده باشند و دیگر هیچ بعض محققین وجه تسمیهٔ این
را به بامیان که می آید ذکر کرده اند (اردو)
بامی شہر بلخ کا لقب ہے۔ مذکر۔

بامیان بقول سروری بکسر میم و بعد از میم
یای حطی (۱) الکه ایست در کوهستان میان غزنه
و بلخ ده منزل است و بر یکی از کوه های بامیان
صورت دو بت کنده بودند یکی را خنگ بت
و دیگری را سرخ بت می گفتند (سیف اسفرنگی
ع) مردم نادان اگر حاکم دانستی ها شحنه

یونان بدی خنگ بت بامیان ۴۴ و فرماید که
که سرخ بد و خنگ به بدال مهمله عوض تای
فوقانی نیز گویند صاحبان جامع و برهان بذکر
معنی اول گویند که (۲) مردم بدنویس و غلط
نویس را هم گویند صاحب رشیدی فرماید که
بلخ را بد و نسبت داده بلخ بامی گویند صاحب
ناصری گوید که نام شهریست میان کابل و بلخ
و بجهت نسبت او بلخ را بامی خوانده اند و در میان
کوهی است و دران کوه دو صورت است
از سنگ تراشیده که هر یک از انها بقدر
شصت ذرع طویل و عرض آن شانزده
ذرع و میان آن مجوفست چنانچه از کف پای
شان راه نردبان ساخته اند که در تمام
جوف آنها توان گردیدن حتی سر انگشتان یک
و این صور از غرایب صنایع روزگار است
و گفته اند که این دو بت را سرخ بت و
خنگ بت نام کرده بودند و گفته اند که
سرخ بت عاشق و مرد و خنگ بت معشوقه
و زن بوده و بعضی این دو بت را لات و
منات دانند و بعضی یعوق و یغوث خوانند
و گفته اند قریب باین دو پیکر صورتی دیگر
بشکل پیره زنی و آنرا نسرم نام بوده داشتند
خان آرزو در سراج بذکر قول سرد رسی و
برهان و رشیدی بحواله قوسی گوید که نام شهریست
در هند که مردم آن به بدنویسی مشهورند و قرینه
که درین بحث است و بامیان نام الکه ایست
و نام شهری نیست و در خراسان است نه در
هند و صاحب مؤید گوید که نام شهریست از
توران زمین منسوب بغلط و زشت نویسی مؤلف
عرض کند که معنی اول حقیقی است و معنی دوم
مجاز آن که اهل بامیان به زشت خطی و غلط نگاری
مثل بودند نظر برین مطلقاً غلط نگاران و زشت
خطان را بامیان گفتند چنانچه صاحبان رشیدی
و ناصری در وجه تسمیه (بلخ بامی) بامیان را

داخل کرده اند درست نیست و تحقیق است که
باسیان شهری است و جا دارد که منظر بر بلندی
آن باشی گفته باشند و الف و نون زائد در آخر
آورده باسیان کردند که مزید علیه باشی است
و فرق میان لقب بلخ و این شهر همان است
که آن باشی است و این باسیان دیگر هیچ
و جا دارد که بنای این بعد بنای بلخ و غزنه
شده و بدین وجه که وقوع این در میان
هر دو شهر مذکور است موسوم شده به باسیان
و کلمهٔ با درینجا بمعنی سفید هم اوست والله اعلم
بحقیقة الحال (اردو) (۱) باسیان ایک
شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنہ کے درمیان
واقع ہے۔ مذکر۔ (۲) بدخط بقول آصفیہ
اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا غلط نویس
بدخط لکھنے والا۔ غلط نقل کرنے والا۔

(الف) باعین | (الف) بقول برہان و جامع
(ب) باسین | بر وزن آمین نام قصبه ایست

از اعمال ہرات بر ناحیه باد قیس و ہم او در (ب)
گوید که بر وزن تابعین مرادف (الف) صاحب
رشیدی بر ذکر (ب) قانع خان آرزو در سراج بذکر (الف)
قناعت کرده مؤلف عرض کند که در وجه تسمیه
الف ہم لفظ بام داخل است و یا و نون نسبت در آخر
زیاده کرده باشند یعنی لفظی این منسوب به بام و کنایه
از قصبه که بر بلندی واقع باشد و تحتانی دوم در (ب)
زائد دیگر ہیچ (اردو) (الف) باعین (ب) باسین ایک
ہی قصبہ کا نام جو ہرات میں واقع ہے۔ مذکر۔

بان | بقول سروری و رشیدی بحوالہ تحفه (۱) بمعنی بانگ و بقول مؤید و برہان بمعنی بانگ
و فریاد و آواز ہم آمده مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و بانگ که بہمین
معنی می آید مزید علیه این که کاف فارسی در آخر بعض الفاظ زائد ہم آمده چنانکه مرده ری
و مرده ریگ و اگر بانگ را اسم جامد گیریم۔ بان بحذف کاف فارسی مخفف آنست و

برای این قسم تخفیف مثالی یافته نشد فالاوّل اقوی من الثانی (اردو) بانگ - بقول آصفیہ فارسی - اسم مؤنث - آواز - صدا -

(۲) بان - بقول سروری بمعنی نگاه دارنده چون باغبان و امثال آن و بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع دارنده و محافظ و باین معنی بدون ترکیب اطلاق نمی یابد چنانچه در بان و فیلبان صاحب برهان گوید که بمعنی صاحب و خداوند و بزرگ هم - صاحب ناصری فرماید که بمعنی صاحب و افادهٔ معنی فاعل و عامل می کند چنانچه نخچیر که بمعنی شکار و شکار نیست آهو و گوزن خواهد بود و آنها وحشی اند - گوسفند نیند که چوپان و شبان داشته باشند و نخچیربان افادهٔ معنی بسیار شکار کننده می کند چنانکه نظامی گفته (۵) درخت افگن بود کم زندگانی ٭ بدرویشی کشد نخچیربانی ٭ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی صاحب و خداوند مثل فیلبان و مراد از جهانبان در عرف ملک داری پادشاهی است نه نگاهبان جهان هرچند بران نیز صادق آید و برین قیاس باجبان که بمعنی باج گیرنده است چنانکه در مدار الافاضل گفته (الخ) **مؤلف** عرض کند که بان کلمه ایست که بترکیب افادهٔ معنی فاعلی کند یعنی دارنده و صاحب و مجازاً برای محافظ هم مستعمل همه امثال بالا بذیل این تعریف درست می آید و بخیال ما مبدّل و آن باشد که لغت سنسکرت است به همین معنی چنانکه (دهن وان) بمعنی صاحب دولت فارسیان واو را بموحده بدل کنند همچون آو و آب صاحب ناصری که نخچیربان را بمعنی بسیار شکار کننده گوید خلاف محاورهٔ فارسیان است بسیاری را ازین هیچ تعلق نیست و از سند نظامی هم بسیاری ظاهر نمی شود و معنی

تجمہ ہم بالاتفاق دارند بہ تحقیق با معنی لفظی نخچیربان۔ صاحب شکار و شکار کنندہ و شکاری است۔ خان آرزو گوید کہ نسبت باجبان وجہانبان کردہ زائد از ضرورت باشد باجبان بمعنی صاحب باج است و کنایہ از باج گیرندہ وجہانبان بمعنی محافظ جہان کنایہ از بادشاہ است و بس (اردو) صاحب۔ محافظ۔ صاحب آصفیہ نے کلمہ بان پر لکھا ہے کہ فارسی ایک کلمہ ہے جو اسما کے آخر میں لگانے سے محافظ۔ دارندہ۔ مالک کے معنے دیتا ہے۔

(۳) بان۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی بام خانہ (مولوی معنوی سہ) سر فرو کردم دمی از بان چرخ ؎ تا زخم من چرخہا برسان چرخ ؎ صاحب ناصری فرماید کہ تبدیل بام است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف بام باشد و میتوانند کہ مبدل بود چنانکہ آستیم و آستین و کجیم و کجین مؤلف عرض کند کہ باہر دو محققین بالاتفاق داریم کہ میم بہ نون بدل می شود (اردو) دیکھو بام کے پہلے معنے۔

(۴) بان۔ بقول جہانگیری درعربی نام درختی است کہ بر آن خوشبوی شود و آنرا حب البان گویند و در دواہا بکار برند و بپارسی بانک نامند و بقول برہان آنرا در فارسی تخم غالیہ گویند و آن مانند پستہ می باشد لیکن زود می شکند و بعربان فستق الہما ویہ خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بحوالہ رشیدی گوید کہ این لغت عربیست و فارسی این بانک بفتح نون۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علیحدہ صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی نقل کردہ۔ و بقول صاحب محیط اسم عربی شجریست بزرگتر از درخت گز و ثمر آنرا حب البان گویند۔ و نوعی از این در ہند یافتہ می شود کہ آنرا

بکائن نام است و بقول بعض بکائن حب البان را گویند۔ ثمر آن بزرگ سفید۔ ممتلی۔ گران وزن و خوشبو ست کہ بہ آسانی مقشر و سودہ می گردد گرم و خشک در دوم و بقول شیخ گرم در سوم و خشک در دوم و در آن تنقیہ است خصوصاً در مغز آن کہ مقطع اخلاط غلیظ و باسرکہ و آب مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ) حقیقت بانک بجای خودش عرض کنیم (اردو) بکائن۔ بکان بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر و مؤنث ایک درخت کا نام ہے جسکی پتیاں نیم کے مشابہ ہوتی ہے اور اسمین بکونون کے گچھے کے گچھے لٹکتے ہین صاحب جامع الادویہ نے لغت بان پر بکائن کا حوالہ دیا ہے اور بان کو عربی مانا ہے اور اس کا فارسی نام آزاد درخت لکھا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ (آزاد درخت) پر بھی اہل لغت نے بکائن کا اشارہ کیا ہے جو ردیف ممدودہ مین گزر چکا ہے۔

(۵) بان۔ بقول برہان و جامع و سراج و مؤید بمعنی لادن و آن نوعی از عنبر و مشمومات باشد کہ بعربی حصین البان گویند و بقول مؤید چیزی خوشبوی از عطرہای سوختنی صاحب محیط برحصی لبان فرماید کہ این را بفارسی حسن لبہ و در انگریزی بن زوبن و بہندی لوبان نامند و آن صمغ صنوبر است و کمکام عبارت از انست۔ خوشبوترین انہا گرم در دوم و خشک در اول و بسیار جالی و محلل و جذاب۔ طلای آن جہت حبس نزلات نافع و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب آصفیہ کہ محقق زبان اردوست لوبان را لغت عربی گوید و محققین عربی زبان ازین ساکت و بقول صاحب محیط (لوبان) لغت ہندی است و بسنسکرت راج رال و ہم او بحوالہ (شیخ ابوالفضل در اکبر نامہ) گوید کہ بمعنی ا

خوشبو کہ بمعنی آنرا حسن لبہ و حصی لبان نامند و صاحب غیاث این را بدون واو لبان بالفتح آوردہ گوید کہ صمغی است کہ آنرا کندر نام است و صاحب منتخب لبان را بالضم بمعنی کندر آوردہ وہم او بر کندر نوشتہ کہ شیرۂ درختی است و صاحب برہان لبان را فارسی می داند وگوید کہ صمغ کندر را گویند و صاحب محیط لبان را معرب داند از لبیا نوکہ لغت یونانی است بمعنی کندر مؤلف عرض کند کہ نتیجۂ تحقیق ماست کہ لوبان لغت ہندی است و آنچہ صاحب آصفیہ این را عربی داند تسامح اوست کہ لبان عربی را لوبان خیال کردہ و از تعریف صاحب محیط کہ نسبت لوبان و لبان است بہ تحقیق رسیدہ کہ در ہر دو فرق است بالجملہ بان مخفف لوبان ہندی و مفرس باشد (حکیم انوری ؎) آہو بسبزہ نگر نافہ بینداخت ؛ کز خاک چمن آب بشد عنبر و بان را ؛ بعض محققین فارسی ہمین شعر را سند معنی چہارم آوردہ اند و بخیال ما مناسب تر است برای معنی پنجم (اردو) لوبان بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ایک درخت کا خوشبودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عود کی طرح خوشبو دیتا ہے ۔ کوڑیا لوبان عمدہ ہوتا ہے ۔ صاحب جامع الادویہ نے لوبان اور لبان دونوں کو ایک جگہہ لکھہ کر فرمایا ہے کہ اسکی فارسی درخشنک اور عربی صنوبر ہے ایک درخت کا گوند خشک مشابہ مصطکی لوبان کا رنگ زرد اور خوشبو اور لبان کا رنگ بھورا اور تلخ ۔

(۶) بان ۔ بقول برہان و مؤید مشک بید را گویند خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید کہ بار درخت مشک بید کہ از و مشک گیرند صاحب برہان بر بید مشک فرماید کہ نوعی از

بید است که بهار آن یعنی شگوفهٔ آن بغایت خوشبو می باشد و عرق آن را بجهت تفریح دل و تبرید بیاشامند صاحب محیط بر بیدمشک گوید که اسم فارسی است و آنرا مشک بید وگربه بید نیز گویند و بعربی خلاف بلخی در تف و در شام شاه بید و در روم بهرامج نامند و بقول بعض صوفرآن وگاه اطلاق آن بر گل این شجر - بقول جالینوس سرد و تر و بعضی معتدل گفته اند - ملطف - مفتح سده خفیف دماغی - مقوی دل و دماغ و مطیب نفس و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که ماخذ این غیر ازین نباشد که فارسیان بر سبیل مجاز مشک بید را نظر بر عطریت و خوشبوئیش بآن گفته باشند مجاز معنی پنجم طالب سند استعمال باشیم (اردو) بیدمشک - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - ایک قسم کے درخت کا نام ہے جسکے پھول نہایت نازک اور خوشبودار رنگ میں زرد مگر مائل به سبزی و سیاہی ہوتے ہیں اس کا عرق تفریح دل اور تبرید کے لئے استعمال کرتے ہیں مزاجاً سرد تر ہے صاحب جامع الادویہ نے بیدمشک کے ساتھ بہرامج کو بھی لکھا ہے

بان بریتیا اصطلاح - بقول صاحب جهانگیری در ضمیمه ذیل لغات زند و پازند به بای موحده و بای ثانی مکسور و یای معروف و تای فوقانی قبل با الف صاحب برهان هم ذکر این کرده گوید که جانور است کلان در هندوستان و هم او بریتیا گوید که با اول بثانی رسیده و فوقانی بالف کشیده به لغت زند و پازند بمعنی خانه است (الخ) مؤلف عرض کند که بیتیا غالباً ماخوذ است از بیت عربی که تحقیقش بجای خود می آید و لفظ بان درینجا بمعنی اول بام که سقف باشد و معنی لفظی این مرکب سقف بالای خانه و کنایه از قبیل که بلندی و وضع پیشش سقف خانه

را ماند ـ بدینوجه که جانور هندی است و در عجم نیست فارسیان ای این لفظی مرکب کردند ـ (اردو) ہاتھی ـ بقول آصفیہ ـ ہندی ـ اسم مذکر ـ فیل ـ پیل ـ ہستی ـ گج ـ ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان سونڈ والا ـ

بان پرست اصطلاح ـ صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ گوید که بفتح بای فارسی و رای مهمله و سین بی نقطه در زبان سنسکرت گوشه نشین و زاهد را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که شک نیست که (بان پرستهه) به بای هوز بعد فوقانی بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت بمعنی صحرانشین و عابد آمده ولیکن درینجا به ترکیب فارسی هم درست می شود که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پرستش کنندهٔ بام و کنایه از گوشه نشین و زاهد که دائماً گوشهٔ خانه را پسند می کند و بعبادت الهی مشغول باشد و نظر بسوی سقف یعنی به عالم بالا دارد از قبیل باده پرست که از پرستش دریجا محبت و رغبت مراد است (اردو) گوشه نشین ـ دیکھو اہل نشست

بانتی اصطلاح ـ بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است بمعنی کولنگ و نامردی ـ صاحب برهان بر کولنگ گوید که بروزن هوشنگ خیز و مخنث را گویند مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و لغت عربی و ترکی هم نیست نمیدانیم که صاحب شمس این لغت را از کجا پیدا کرد ماخذ این هیچ معلوم نمی شود تا استعمالش بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) نامرد ـ دیکھو باموں ـ

باندازهٔ گلیم پا دراز کن مثل ـ صاحبان خزینهٔ امثال فارسی و محبوب الامثال

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بحکم (اندازه نگهدار) می زنند مقصود شان این است که در هر کار اندازۂ حیثیت و حوصله خود ملحوظ باید داشت چنانکه گویند در مخارج اندازۂ مداخل نگهدار که خرچ از آمد بیرون نشود۔ (پا از گلیم دراز کردن) مصدری است که می آید و این مثل مشتق از همان است۔ (اردو) صاحب محبوب الامثال نے فرمایا ہے "جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پسارو" "جتنی اوڑھنی ہو اتنے پیر پسارو" صاحب امثال ہندی نے لکھا ہے "جتنی چادر دیکھے اتنے پاؤں پھیلائے" ان تمام کہاوتوں کا یہ مقصد ہے کہ انسان کو ہر کام اپنے حوصلہ سے بڑھ کر نہ کرنا چاہیئے۔

(۲۴۹۱) **با اندام آمدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از درست اندام و متناسب شدن (انوری ع) کار آن عشرت ز تو اندر نیافت ٭ زانکه توجست و باندام آمدی ٭ (اردو) سڈول ہونا۔ متناسب ہونا۔

(۲۴۹۲) **بانظر سنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از اندازه کردن و شناختن بذریعۂ مشاهده (صائب ع) بیش و کم را بانظر سنجد روشن گوهران ٭ احتیاجی نیست میزان قیامت را بسنگ ٭ (اردو) نظر میں تولنا۔ مشاہدے سے اندازہ کرنا۔ پہچان جانا۔

بانقش اصطلاح۔ بقول سروری و برهان بسکون نون وکسر قاف بن باشد که شور و بریان کنند و خورند و (ون) نیز گویند و بعربی حبّة الخضراء۔ صاحب محیط بر حبّة الخضراء فرماید که ترجمۂ آن بفارسی بن باشد بضم و برین گوید که مشهور به قهوه و آن ثمر درختی است کوهستانی بهترین آن بستانی از یمن۔ دانه های سبز متوسط در کوچکی و بزرگی خوشبو گویند

چرب می باشد و خوش طعم۔ سرد و خشک در دوم۔ یبوست دماغ کند و بیخوابی و خشکی مزاج می نماید جہت تخفیف رطوبات سرفۂ بلغمی و نزلات و تفتیح سدد و ادرار بول نافع مرکب القوی و مقوی معدہ۔ بواسیر و جذام را نافع و رفع ماندگی کند و منافع بسیار دارد و لیکن صداع می آرد و باعث بیداری و لاغری بدن و زردی رنگ و قطع شہوت و تقلیل منی و نفخ و قولنج و مالیخولیا و کابوس (الخ) مؤلف عرض کند کہ راست گفتہ اند (۵) آن سیہ رو کہ نام او قہوہ ہٗ مانع النوم و قاطع الشہوہ ہٗ و بہ تحقیق ما اصل این (بُن قشر) بود قلب اضافت قشر بُن یعنی پوست بُن سوقیان عجم بر ماخذ این غور نکردہ بزیادت الف بعد موحدہ و حذف رای مہملہ (بالقش) کردند و مطلقاً برای بُن استعمال کردند و جا دارد کہ الف را زائد نگیریم بلکہ مبدل واو است از بون کہ بمعنی بُن می آید۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ این لغت ترکی است بمعنی قہوہ۔ حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت فیما اسیتما تائید قولش می کند کہ شان لغت ہم متقاضی آنست۔ (اردو) بُن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ قہوہ۔ کافی۔ ایک تخم کا نام جسے بھون کر کھاتے ہیں اور اکثر چای کی طرح جوش کر کے پیتے ہیں۔ ہماری تحقیق میں عربی زبان کا لفظ ہے۔ (محیط المحیط)

بانک بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) خزانہ کہ در آن پول برای حصول سود وش محفوظ کنند صاحب پول چال بر مطلق خزانہ و مکان صرافی قانع

مؤلف عرض کند کہ مفرس بیانک باشد کہ (لغت انگلیسی زبان) است فارسیان بحذف تحتانی مفرس کردہ اند (اردو) بنک۔ بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکر۔

وہ جگہ جہاں امانتاً روپیہ رکھا جائے۔ ساہوکار کی کوٹھی۔ بنک گھر۔ روپیہ جمع رکھنے والی کمپنی۔

(۲) بانک۔ بقول جہانگیری با نون مفتوح بمعنی حب البان کہ بمعنی چہارم بان گذشت۔ صاحب برہان صراحت کند کہ بسکون نون و کاف فارسی است و صاحب جامع ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج بذیل بان فرماید کہ اغلب کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علاحدہ الخ مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ بکاف عربی است۔ صاحب ہفت صراحت کند کہ بنون و کاف فارسی زدہ باشد۔ پس بخیال ما مزید علیہ ہمان بان است کہ بہمین معنی گذشت و بحث کاملش بمعنی چہارم لفظ بان مذکور شد کاف فارسی در آخر این زیادہ کردہ بمعنی حب البان استعمال کردند چنانکہ مردہ ری و مردہ ریگ۔ خان آرزو کہ کاف آخر را عربی و برای تصغیر گرفتہ است کم غوری اوست۔ فارسیان بان عربی را بزیادت کاف فارسی مفرس کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) درخت بان کا پھل۔ مذکر۔

بانگ بہ سکون نون و کاف فارسی۔ بقول سروری و برہان فریاد و فغان (سند این در ملحقات می آید) و فرماید کہ بمعنی مطلق صدا و آواز ہم (انوری ۵) ایمن اندر نظارہ گاہ سپہر ۛ گوش جانت ز بانگ طبل رحیل ۛ بہار گوید کہ بہر دو معنی بالا بضم اوّل نیز استعمال کنند چنانکہ مسیح کاشی گفتہ (رباعی) آتش بزبان شعلہ برمن زد بانگ ۛ کز بہر چہ لب بسان خاکستر لنگ ۛ گفتم کہ بدین خسان ندارم سر جنگ ۛ با آنکہ پرم ز پای تا سر چون گنگ ۛ و فرماید کہ بالفظ آمدن و برداشتن و رسیدن و ریختن و زدن و کشیدن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بقول صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است این لغت فارسی زبان است بمعنی صوت و

در ترکی ہم مستعمل و اسم مصدر و حاصل بالمصدر
و امر حاضر (بانگیدن) کہ می آید و فارسیان
در لب و لہجۂ خود بحذف الف بضم اول و سکون
نون و کاف فارسی می خوانند و در کتابت الف
را قائم دارند ہمین است مقصود بہار و لیکن
سند پیش کردہ اش بکارش نمی خورد بلکہ ازان
ثابت می شود کہ سیح کاشی بانگ بحذف الف
بالفتح آوردہ و استعمال گنگ را کہ بقول
اہل لغت بالضم بمعنی لال و ابکم است بالفتح
گرفتہ و در مصرع سوم و چہارمش باخنگ
و گنگ کہ بالفتح بمعنی رودخانہ مشہور ست
قافیہ کردہ اگر بقول بہار بانگ را در مصرع
اول بالضم گیریم لازم می آید کہ در مصرع سومش جنگ را
ہم بالضم گیریم و در مصرع چہارمش گنگ را کہ اہل لغت
بالفتح بمعنی رودخانہ مشہور نوشتہ اند مضموم خوانیم
اندرینصورت دو لفظ خنگ و گنگ را برخلاف
اہل لغت مضموم گرفتن لازم می آید و اگر
قافیۂ مصرع سوم را بگذاریم و از اعتراضش
کار نداریم (کہ در رباعی وجود قافیہ در
مصرع سوم لازم نیست) اندرینصورت
ہم لازم می آید کہ در مصرع چہارم گنگ
را بمعنی رودخانہ بالضم خوانیم و تحقیق اہل
لغت بالفتح است حاصل الکلام کہ بخیال
ما صورت اول الذکر بہتر است از آخر
فتأمل بالجملہ بانگ بدین معنی اصل است
کہ بجای خروش گذشت و بانگ بزیادت
کاف فارسی در آخرش فرید علیہ و ما اشارہ
این بربان کردہ ایم (اردو) دیکھو
بانگ۔ فریاد۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم
مؤنث۔ غل۔ واویلا۔ مظلومون کی آہ و
زاری۔ آہ و نالہ۔ (رند) تھرّائیگی
او چرخ فرشتے تری سنکر جو تا عرش جو پہنچی
کبھی فریاد ہماری ہے

بانگ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی رسیدن آواز است (حافظ شیراز ہ) کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست ٭ اینقدر ہست کہ بانگ جرسی می آید (اردو) آواز آنا۔

بانگ آور اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر بانگ آوردن کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ ازان (بانگ آور) پیداست کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی صدا و شور و افغان برپاکنندہ (ازرقی ہروی بصفت تیر ہ) فلک پیمای بحر آشوب عالم سیر انجم تک ٭ شبہ خفتان دریکانش آتش میغ بانگ آور ٭ (اردو) شور برپا کرنے والا۔

بانگ اسلام استعمال۔ مرکب اضافی است (۱) کنایہ از دعوت اسلام و (۲) اذان باشد (صائب ہ) نالۂ عجز پیش سنگدلان ٭ بانگ اسلام و کافرستانست ٭ (اردو) (۱) اسلام کی دعوت۔ دعوت اسلام۔ اسلام لانے یا مسلمان ہونے کی درخواست۔ گمراہی سے راہ راست کی درخواست۔ صاحب آصفیہ نے (دعوت اسلام کرنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ (۲) اذان بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانگ نماز۔ نماز کے واسطے بلانے کی صدا جو مسلمانون نے عربی زبان مین بنا رکھی ہے۔

بانگ اللہ اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و ہفت و مؤید و بحر بمعنی بانگ نماز مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) اذان۔ دیکھو بانگ اسلام کے دوسرے معنے

بانگاہ داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار (بانگاہ داشتہ) بمعنی مقید و محبوس نوشتہ کہ اسم مفعول ہمین مصدر باشد کہ بمعنی قید کردن و مقید داشتن است (اردو)

نظر بند رکھنا۔ نظر بند کرنا۔ بقول آصفیہ
حراست مین رکھنا۔ نگرانی مین رکھنا۔ آپ
ہی نے (نظر بند) بمعنی قیدی لکھا ہے۔

بانگ برآمدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بلند شدن صداست (ملا جامی ؎)
بانگ برآمد ز ہمہ کای شگفت ٭ یک کشف
اینک بد وبط گشتہ جفت ٭ (انوری ؎)
ببر و حلقۂ زلفت دلم نہان ز دو چشم ٭ چنانکہ
بانگ برآمد کہ این کہ کرد و کہ داند ٭ (اردو)
صدا بلند ہونا۔ آواز نکلنا۔

بانگ برآوردن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ صدا بلند کردن و آواز دادن (نظامی
؎) ستازن برآورد بانگ سرود ٭ سرود
نوآئین تر از صد درود ٭ (انوری ؎)
ای شاہ جہان حبۂ صندوق خزانت ٭
از ہر چہ نخاس تو شود بانگ برآرد ٭ (اردو)
صدا بلند کرنا۔ آواز دینا۔ چیخنا۔

(الف) **بانگ بر ابلق زد** اصطلاح۔
(ب) **بانگ بر ابلق زند** (الف) بقول
شمس زمانہ را خبر کند و محو سازد و صاحبان
ضمیمۂ برہان و بحر نسبت (ب) گویند کہ (۱) زمانہ
و روزگار را زجر کند و آزار دہد۔ صاحب
مؤید بہ (ب) فرماید کہ ای زمانہ را زجر کند
و محو سازد و صاحب ہفت بہ (ب) نسبت
معنی اول با صاحب مؤید اتفاق کردہ فرماید
کہ (۲) اسپ را تیز کند۔ صاحب انند متفق
با ہفت۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) ماضی
مطلق و (ب) مضارع مصدر (بانگ
بر ابلق زدن) است و بدینوجہ کہ ابلق صفت
اسپ و روزگار است معنی اول این
مصدر۔ زمانہ را زجر و ملامت کردن و
معنی دوم اسپ را اشارۂ کردن برای

تیزروی حیف است از محققین با نام و نشان که بدون تأمل بر ماخذ تصرف ہا در لفظ و معنی کرده اند۔ صاحب شمس بر الف ذکر ماضی مطلق کند و معنی مضارع بیان نموده و کاتب چابکدستش لفظ زجر را خبر کرده و صاحبان ضمیمهٔ برہان و بحر آزار را ہم داخل معنی کرده اند و صاحبان مؤید و ہفت و آنند صحرا در معنی این جا داده اند وای بر اینہا که یکی از اینہا بر حقیقت معنی ابلق غور نکرد و معنی حقیقی را در اصطلاحی ملحوظ نداشت۔ (اردو) (۱) زمانے کو ملامت کرنا (۲) گھوڑے کو جلد چلنے کا اشارہ کرنا۔ حکم دینا (الف) اسی مصدر کا ماضی مطلق ہے اور (ب) مضارع۔

بانگ برخاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بلند شدن صدا است (شاہی سبزواری رہ) چو مطرب از غزل شاہی این سخن برخواند ٭ ز ساکنان فلک بانگ آفرین برخاست ٭ (اردو) صدا بلند ہونا

بانگ برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) صدا و آواز بلند کردن و (۲) کنایه باشد از اذان بقرینهٔ لفظ مؤذن (سعدی شیرازی رہ) مؤذن بانگ بی ہنگام برداشت ٭ نمی داند که چند از شب گذشتست ٭ (اردو) (۱) صدا بلند کرنا۔ شور کرنا۔ (۲) اذان دینا۔

بانگ بر قدم زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر شتاب بسیار راه رفتن و بقول بہار جلد و تیز رفتن (محمد قلی سلیم رہ) ز مسجد نعرهٔ مستان علم زد ٭ مؤذن بانگ از انجا بر قدم زد ٭ مؤلف عرض کند که چون انسانی یا جانوری را خواہند که شتاب رو

بانگ می زنند و اشارہ آن باشد کہ تیز روان شود و قدم تیز کند از ہمین رسم این مصدر اصطلاحی قرار یافت و لفظ بسیار راہ در تعریف بحر زائد از ضرورت است و مقصود این اصطلاح بہ تیزگامی فرار شدن۔ (اردو) تیز چلنا۔ جلد چلنا تیزی کے ساتھ فرار ہونا۔

بانگ خلیل اللہی اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ کشتی گیران چون حریف را از جا بردارند و خواہند کہ بر زمینش بنداز ند اللہ اکبری کہ ببانگ بلند گویند آنرا بانگ خلیل اللہی خوانند وجہ تسمیہ آنکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام در جمیع حرکات و سکنات اللہ اکبر گفتی بدین مناسبت این آواز را باین نام موسوم ساختند۔ (میر نجات ؎) گوش بر حرف تو دارند زسہ تا ماہی پگاہ کشتی چو کشی بانگ خلیل اللہی خان آرزو در چراغ ہدایت باستناد ہمین شعر گوید کہ بانگی رسا کہ پہلوانان ایران بیفزنند و در اینجا موسوم است بہار و صاحب بحر و غیاث با وارستہ متفق مؤلف گوید کہ معاصرین عجم ہم تصدیق قول وارستہ می کنند مرکب اضافی است و اجمال بیان خان آرزو ناخذ رامی پوشد و جدت رامی کوشد (اردو) بانگ خلیل اللہی فارسیوں نے (اللہ اکبر) کو کہا ہے جو کشتی لڑنے والے اوسوقت کہتے ہیں جب کہ حریف کو زمین پہ دیا رہیں۔ مؤنث

بانگ درا اصطلاح۔ بکسر کاف فارسی و فتح دال و رای مہملہ مرکب اضافی است بہ معنی بانگ جرس کہ درا جرس را گویند۔ (صائب ؎) نصیحت بر نہ انگیزد زمین گیران غفلت را بہ بر ہ خوابیدہ سہہا است از بانگ درا خیزد (اردو) بانگ جرس۔ بانگ درا۔ وہ آواز جو گھنٹہ سے نکلتی ہے

(۲۲۶۴)

صاحب آصفیہ نے جرس کا ذکر فرما ہے۔ مؤنث

بانگ رسیدن استعمال بمعنی رسیدن آواز و صدا باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ملا جامی ؒ) در قفلہ کہ اوست دائم ہمرہم ۴ این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم ۲ (اردو) آواز پہنچنا

بانگ زوارو اصطلاح۔ بقول برہان وجامع وبحر وبہار وجہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از دم صور و (۲) کنایہ از بانگی کہ پیش پادشاہان وقت سواری بزنند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) بگل اور ترم کی آواز۔ مؤنث (۲) نقیبون کی صدا جو پادشاہون کی سواری کے آگے آگے ہٹو اور بڑہو کہتے ہوئے چلتے ہین۔ مؤنث۔

بانگ ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی صدا دادن و آواز رسیدن است (قاسم مشہدی ؒ) عشق آمد و از حلقہ در بانگ جرس ریخت ۴ بر خاست صفیری کہ بیابان بقفس ریخت (اردو) آواز دینا آواز آنا۔

بانگ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع وبحر (۱) کنایہ از باز داشتن مؤلف عرض کند کہ رسم است کہ چون خواہند کہ کسی را از کاری باز دارند بانگ می زنند و این علامت آنست کہ دیگر مکن و دیگر میا و این نوعی از تخویف است (اردو) جب کسی کو کسی کام سے باز رکھنا مقصود ہوتو للکارتے ہین کہ خبردار۔ اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ اُس کام سے باز رہے۔ اسکا ترجمہ للکارنا اور خبردار کہنا ہوسکتا ہے۔ (۲) بانگ زدن۔ بقول جہانگیری کنایہ از آزردن کسی مؤلف عرض کند کہ ترسانیدن بہ از آزردن است و این مجاز معنی اول باشد

وبس (انوری ے) باست ار بانگ برزند؛ گرگ را سیرت شبان باشد؛ مخفی مباد کہ باس لغت عربست بمعنی خوف (ولہ ے) سہمش ار بانگ بر زمانہ زند؛ خون شود ژالہ در سحاب از بیم؛ (اردو) للکارنا۔ بقول آصفیہ دھمکانا۔ دھمکی دینا۔ کڑک کر بولنا۔

(۳) بانگ زدن۔ بقول برہان وبحر کنایہ از نگاہداشتن چیزی مؤلف گوید کہ محافظین کشت زار روز وشب ہای وہوی کنند وصداہا بلند سازند تا حیوانات و دزدان آگاہ شوند کہ کسی نگہبان است ومال زراعت را تلف نکنند (اردو) حفاظت کرنا۔

(۴) بانگ زدن۔ بقول برہان وجامع وبحر کنایہ از راندن ودور کردن کسی از پیش مؤلف عرض کند کہ قریب بہ معنی سوم است کہ طیور از کشت زارہا بوسیلہ بانگ دہقان کہ ہای ہوی کند پرواز میکنند ودور می شوند فارسیان گویند ”دہقان بر گنجشکان بانگ می زند“ یعنی می راند ودور می کند وہمچنین گویند ”فلان بر فلان بانگ زد“ مقصود آنست کہ از پیش خود راند ودور کرد (اردو) دور کرنا۔ بھگانا (منہ یا ہاتھ کی آواز سے چڑیوں کو اڑانا)۔ زور کے ساتھ (چلے جاؤ) کہنا۔

(۵) بانگ زدن۔ بتحقیق ما صدا بر آوردن وآواز کردن واین معنی حقیقی است (انوری ے) گشت بیفائدہ کم زن کہ نہ بادی نہ دخان؛ بانگ بیفائدہ کم زن کہ نہ نائی نہ درای؛ (اردو) للکارنا۔ آواز کرنا۔ آواز لگانا۔ نعرہ مارنا۔

بانگ زن اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مؤذن را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ وسند

استعمالش پیش نه شد مؤلف عرض کند که اسم
فاعل ترکیبی است ولیکن از مطلق بانگ
بدون اضافت به اذان یا مؤذن یا صلوٰة
وغیر ذلک اینمعنی را تسلیم نه کنیم و مشتاق
سند استعمال باشیم (اردو) مؤذن۔
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اذان
دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے
لوگون کو بلانے والا۔

بانگشت حساب دادن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر بی تأمل از عہدۂ حساب
برآمدن مؤلف عرض کند که آنانکه با علم
حساب مناسبت کلی دارند بدون خامه
و آمده ہر قسم عمل حساب را بذریعۂ بنان خود
حل کنند از ہمین صفت این مصدر پیدا شد
(محسن تاثیر ۵) ہر نقد دل که می بردآن
دست خوش نگار ہ آخر بما حساب بانگشت
می دہد ۵ (اردو) انگلیون پر حساب
سمجھانا۔ یعنی کثرت مشق اور محاورہ کی
وجہ سے بغیر قلم و دوات کے صرف انگلیون
پر سوال حساب کو حل کرنا۔ بلا تامل جلد حساب دینا

بانگشت حساب کردن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر مرادف بانگشت حساب
دادن۔ خان آرزو در چراغ فرماید که کنایه از
سہولت حساب است (سلیم ۵) شمار
دور فلک از سلیم گر پرسی ہ چو آفتاب
بانگشت خود حساب کند ۵ مؤلف عرض
کند که مرادف مصدر گذشته نباشد که درین
ہر دو فرق بین یعنی کسی که عمل حسابی را بسہولت
و عجلت بدون مدد قلم و دوات بر انگشتان
خود می کند آنرا می گویند که بانگشت حساب
می کند و کسی که محاسبه ذمه خود را بہمین عمل
می دہد نسبت او گفته می شود که "بانگشت
حساب می دہد" پس (حساب بانگشت)
در ہر دو مصادر یکی است ترکیب مصدر

دادن و کردن فرق در معنی پیدا می کند چنانکہ بالا مذکور شد پس ہر دو را مرادف یکدیگر قرار دادن چنانکہ صاحب بحر و وارستہ می کند درست نباشد فتامل (اردو) انگلیون پر حساب کرنا چٹکیون مین حساب کرنا۔ جلد حساب کرنا۔ بلا تامل حساب کرنا۔

بانگشت عیب کسی شمردن مصدر اصطلاحی۔ بآسانی عیب کسی را حساب کردن یعنی بدون امداد قلم و دوات صرف بواسطۂ انگشتان شمار عیوب کسی کردن (صائب ؎) آنرا کہ بانگشت توان عیب شمردن ✿ در عالم انصاف ز مردان حسابیست ✿ (اردو) انگلیون پر کسی کا عیب شمار کرنا۔ یعنی بسہولت عیوب کا حساب لگانا۔

بانگشت گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری و جہانگیری در ضمیمہ و برہان و رشیدی و بحر و جامع کنایہ از شمردن و حساب کردن (خلاق المعانی ؎) چون گل تازہ بانگشت خطاہاش مگیر ✿ مجمر آسایش فرو گستر دامان بر سر ✿ مؤلف عرض کند کہ بلحاظ تعمیم این مصدر را باید کہ (بانگشت گرفتن چیزی) قائم کنیم یا بلحاظ سند (بانگشت گرفتن خطا) بخیال ما تخصیص بہتر است از تعمیم (اردو) حساب کرنا۔ گننا۔

بانگ شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی شور و غوغا بند شدن است (وحید قزوینی ؎) لب نمی بندد ز افغان تا جرس جنبان بود ✿ می طپد در سینہ دل تا بانگ و غوغا بشکند ✿ (اردو) شور و غوغا بند ہونا۔

بانگ شنودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی شنیدن صدا و آواز باشد (خسرو

ف) تا کہ ز ساقی شنود بانگ نوش ٭ پنبہ برون
کرد صراحی ز گوش ٭ (اردو) آواز سننا

بانگ عنقا اصطلاح۔ بقول جہانگیری و
(ناصری در ضمیمہ) و برہان و رشیدی و جامع
و بحر نام پردہ ایست از موسیقی (حکیم سنائی
ف) ز دستان قمری و رو بانگ عنقا ٭ ز آواز
بلبل دروز خم مزمر ٭ صاحب برہان بر
عنقا فرماید کہ سیمرغ را گویند و او را عنقا
مغرب بضم میم خوانند و بسبب مغربیت حمل
بر چیزہای نابود و معدوم و عدم کنند و
کنایہ از ہر چیز نایاب باشد خان آرزو در
سراج گوید کہ حق آنست کہ مراد از بانگ عنقا
درینجا آواز عنقا است کہ سازیست چنانکہ
بر عنقا بیاید و مقابلہ مزمر کہ مخفف مزمار بمعنی
نی است نیز دلالت برہمی دارد و ہم او
بر عنقا گوید کہ نام سازی کہ در فرہنگ شہرت
دارد و چون ساز مذکور نیز گردن دراز
دارد او را عنقا گویند مؤلف عرض کند کہ
ما قول جامع و ناصری را کہ از اہل زبانند معتبر
تر از خان آرزو دانیم کہ ہندنژاد است
و خیال ما این است کہ لفظ عنقا درینجا بمعنی
نایاب پس مرکب توصیفی است یعنی بانگ
نایاب و کنایہ از پردۂ موسیقی و جا دارد
کہ بلحاظ بلندی آوازش مرکب اضافی گیریم
کہ ہمچون آواز عنقا بلند است اگر عنقا بمعنی
سازی می آید لازم نباشد کہ بانگ عنقا را
بمعنی پردۂ خاص نہ گیریم و جا دارد کہ پردۂ
ہمان عنقا را بانگ عنقا نام باشد۔ و قیاس
غالب آنست کہ این پردۂ طنبور است (اردو)
بانگ عنقا۔ فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے
جس کا اردو نام معلوم نہ ہوگا۔ مؤنث۔
غالباً یہ آہنگ طنبور ہے۔

بانگ کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

که بمعنی حقیقی است یعنی صدا کردن و آواز
دادن (عرفی ره) موجهٔ دریای طبعش بانگ
کوثر کرد و گفت ؛ تشنه منشین ای فدای
زادهٔ دریای من ؛ (اردو) آواز کرنا
آواز دینا۔

بانگ کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف بانگ کردن است و سند این
بر بانگ خلیل اللهی گذشت مخفی مباد که درین هر دو فرق
همین قدر است که در بانگ کشیدن طوالت
صوت است برخلاف بانگ کردن۔
(اردو) آواز کھینچکر نکالنا۔

بانگ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ مؤلف
عرض کند که اختیار کردن بانگ و مراد از
بانگ کردن و زدن است (جمال اصفهانی
ره) ملک ورد الله اکبر گزیده ؛ فلک
بانگ السیف و اصدق گرفته ؛ (اردو)
آواز دینا۔ صدا کرنا۔

بانگ گزیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی قبول و پسند کردن بانگ
است (جمال اصفهانی ره) بجای نغمه و
الحان مطربان لطیف ؛ کسی گزیند آواز بوم
و بانگ غراب ؛ (اردو) آواز پسند کرنا

(الف) **بانگ هارون** اصطلاح (الف)
(ب) **بانگ هاون** بقول صاحب
شمس کنایه از آوازهٔ دین محمدی علیه السلام
و (۲) علم شریعت صاحبان ضمیمهٔ برهان
و بحر و مؤید (ب) را بالفتح واو به هر دو معنی بالا
نوشته اند مؤلف عرض کند که هاون بقول
برهان بکسر واو لغت زند و پازند است
بمعنی گاه اوّل از جملهٔ پنجگاه یعنی پنج وقت
عبادتی که زردشت قرار داده بود و تابعانش

او می کردند و هارون بقولش بر وزن قارون
نام برادر بزرگ موسی علیه السلام و بمعنی
نقیب و قاصد و فرو ماندگی و حیرت و قرار
که این لغت نیز عجمی است نه فارسی مؤلف
عرض کند که (الف) تحریف است و دست
درازی صاحب شمس که رای مهمله را زیاده
کرد و بعوض هاون هارون بهتر خیال کرد
که نام پیغمبری است معروف علیه السلام
اما خیال نکرد که از هر دو معنی متذکرهٔ بالا
هارون را چه تعلق جز این نیست که (خر موسی)
را (خر عیسی) کرد وای برین تصرفات
بی معنی و آنانکه (ب) را بفتح واو نوشته اند
جز این نباشد که خیال کسر شان کردند و فتح را
اولی دانستند و خیال نفرمودند که هاون
بالفتح بمعنی ظرفی است که دران اشیا را
کوفته سفوف سازند و کنایه از فرج زنان
و این را هم از هر دو معانی بالا هیچ تعلق نیست
یا خیال شان این باشد که از الف رای
مهمله حذف شده هاون باقی ماند درین
صورت می بایست که واو و نون هر دو
را ساکن گیرند بخیال ما (ب) به کسر کاف
فارسی و کسرهٔ واو مرکب اضافی است
بمعنی آواز عبادت اول از پنج عبادات
زردشتان که فارسیان بر سبیل مجاز برای
برای آوازهٔ دین محمدی و علم شریعت استعمال
کردند دیگر هیچ حیف است که سند استعمال
پیش نشد (اردو) (۱) دین محمدی کی شهرت
مؤنث (۲) علم شریعت۔ مذکر۔

بانگیدن بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بانگ فریاد کردن دیگر کسی از محققین
مصادر ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نباشد
که اسم این مصدر همان بانگ است که گذشت
و تحتانی پنجم زائد و دن علامت مصدر بقاعدهٔ
متقدمین فرس مصدر جعلی و به اصول ما مصدر

اصلی زیراکہ بانگ بمعنی آواز لغت فارسی است مضارع این بانگد وحاصل بالمصدر دوام	حاضرش ہم بانگ (اردو) آواز کرنا ۔ صدا دینا ۔

بانن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی موز صاحب بول چال ہم ذکر نکردہ صاحب محیط برموز گوید کہ لغت عربی است و نیز بعربی طلح و بفارسی بفرک و بانگلیسی پلین ٹن و بہندی کیلہ مانند ثمر درختی است و در ہند کثیر الوجود ۔ بقول گیلانی گرم در اول و تر در آخر آن ۔ با قوت قابضہ و جالی و کثیر الغذا ۔ دیر ہضم ۔ خون و باہ می افزاید و مولد خون غلیظ و مسمن بدن و مفرح و ملین خشونت حلق و سینہ و نافع حرقت آنہا وجہتہ حبس شکم و تحریک باہ محرورین و دفع لاغری گردہ نافع و بقول شیخ غذای آن اندک و آن ملین است و نافع سوزش حلق و سینہ و مزید منی و موافق گردہ و مدر بول و بقول گیلانی در جگر سدہ پیدا می کند خصوصاً در پیران و سرد مزاجان و لہذا بالای آن عسل و مربای زنجبیل می خورند منافع بسیار دارد (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بانن لغت فارسی نباشد و نہ ترکی و عربی و سنسکرت است بعضی از معاصرین گویند کہ معاصرین ایلان از زبان روسی گرفتہ اند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اینقدر متحقق است کہ فارسی قدیم نباشد (اردو) کیلا ۔ بقول آصفیہ ۔ مذکر ۔ موز ۔ طلح ۔ ایک درخت اور اسکے پھل کا نام جسے کدلی بھی کہتے ہیں اسکی پھلی میٹھی اور لمبی ہوتی ہے ۔

بانو بضم نون و سکون واو بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و سراج (۱) بمعنی خاتون خانہ ۔ صاحبان برہان و جامع گویند کہ عروس ہم صاحب ناصری گوید کہ بزرگ

وخاتون خانه۔ صاحب مؤید بر مطلق عروس قانع وصاحب فرہنگ فدائی می نویسد که خانم خانه وخاتون سرای وآن زنی است در یک خانه بزرگ ہمه باشد ودر ترکی ہم بمعنی ست وسیده مستعمل (کذا فی الکنز) مؤلف گوید که این مرکب است از لفظ بان و واو نسبت۔ بان بمعنی بام ومراد از بلندی پس معنی لفظی منسوب به بلندی که مقام خاتون بزرگ ایوان خانه باشد که کرسی آن از کرسی مکان بلند وبحثش بر (ایوان) گذشت دیگر ہیچ (خاقانی) کافرم گرچونتو در اسلام وکفر ہیچ بانو خواهی یا دیده ام ۲ (اردو) بانو بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ خاتون خانه۔ بیوی بیگم۔ گھر کی مالک۔ (۲) بانو بقول سروری وجہانگیری وجامع۔ صراحی گلاب وشراب وامثال آن وبقول برہان ظرف گلاب وصراحی شراب۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید که مستندش ظاہر نیست وصاحب ناصری فرماید که صاحب فرہنگ برای این معنی شاہدی ندارد وصاحب مؤید گوید که آوند گلاب وشراب باشد خان آرزو در سراج فرماید که این مجاز است مؤلف عرض کند که اشکال صاحب ناصری نسبت این معنی از قول صاحب جامع دفع می شود که ہر دو از اہل زبانند۔ وصاحب جامع معتبر وقدیم تر از ناصری است جا دارد که معاصرین صاحب ناصری بدین معنی بر زبان نداشته باشند ومعاصرین ما ہم بر زبان ندارند ولیکن در صحت لفظ شبہی نیست صراحی گلاب وشراب را بسبیل مجاز بانو نام کردند از مقام آن ہم بر بلندی باشد وبر زمین نمی گذارندش (اردو) گلاب یا شراب کی صراحی

بانوا	بقول ضمیمهٔ برہان (۱) نام شخصی که	در عہد ذوالقرنین بعد از بی نوائی بسیار توانگر

و (۲) خوش آواز راہم گویند۔ صاحب ہفت
برمعنی اوّل قانع و گوید کہ بفتح نون و ازمعنی
ترکیبی ظاہر است کہ باساماں و سرانجام باشد
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بحوالۂ ملحقات
برہان گوید کہ بقول قوسی (۳) مطلق کسی کہ
بعد از درویشی تونگر شدہ باشد مؤلف
عرض کند کہ کلمۂ با دریں جا بمعنی مفاد ہم اوست
کہ افادۂ معنی اسم فاعل کند و معنی لفظی (بانوا)
صاحب برگ و نوا مقابل بی نوا و صاحب
آواز و آہنگ ہم۔ پس معنی دوم و سوم ترکیبی
است (اردو) (۱) بانوا۔ عہد ذوالقرنین
میں ایک شخص گزرا ہے جو فلاکت کے بعد تونگر
ہوا۔ مذکر (۲) خوش آواز (۳) تونگر۔

بانوان خان آرزو در سراج گوید کہ بزیادت
الف و نون بمعنی خاتون خانہ و صراحی نیز
نوشتہ اند و این مجاز است و بعضی زن خداوند
گفتہ اند مقابل خدا چنانکہ کدخدا و کدبانو و
قوسی گوید کہ بانوان لفظی است کہ بحسب ظاہر
صیغۂ جمع است یعنی عروسان و خواتین بزرگ
لیکن بانو کہ مفرد است نیز استعمال می شود
و در اشعار خاقانی مدار برین است کہ در
صفت زن خاقان کبیر لفظ بانو و بانوان
را علی سبیل الترادف اطلاق می کند مؤلف
عرض کند کہ مقصودش ہمین کہ (۱) جمع بانو
موافق قیاس و مستعمل است و (۲) مزید علیہ
بانو بمعنی واحد ولیکن استعمال این را تا وقتی
سند یا شیم کہ ذکرش غیر از خان آرزو
دیگر کسے از محققین فارسی زبان نکرد
(اردو) (۱) بانو کی جمع۔ بیگمات۔ بیگمین
بیسگم۔ (۲) دیکھو بانو۔

بانوائی اصطلاح۔ ہمان بانوا بمعنی سوم
اوست کہ گذشت۔ مرکب با تحتانی مصدری
کنایہ از تونگری مقابل بی نوائی (انوری
۵) گر شما را بانوائی بد چہ شد ہر و رچہ ما را

بی نوائی بدچہ گشت ہ (اردو) تونگری۔ تمول

آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ دولتمندی۔

(الف) **بانوج** صاحب ہفت بر (الف)

(ب) **بانوچ** گوید کہ بفتح اول بالف کشیدہ وضم نون بہ واو رسیدہ وجیم زدہ۔ جای خوابی کہ بجہتہ اطفال سازند واز جائی آویزند وطفل را دران خوابانند وحرکت دہند تا درہوا آید ورود وریسمانی رانیز نامند کہ در ایام عید ونوروز از جای بلندی یا شاخ درختی آویزند وزنان ودختران بران نشستہ درہوا آیند وروند۔ صاحبان جہانگیری وشمس وبرہان وجامع وسراج۔ این را بجیم فارسی نوشتہ اند مؤلف عرض کند کہ اصل این بادپیچ است بدال مہملہ وبای فارسی وتحتانی وجیم فارسی بہر دو معنی مذکور وبانوج بہ حذف دال وتبدیل بای فارسی بہ نون وتحتانی بہ واو مبدل ومخفف آن کہ دال مہملہ حذف شود چنانکہ بدتر وبتر وبای فارسی بہ میم مبدل شود چنانکہ سپاروک وسماروک وباز میم بہ نون تبدیل یابد چنانکہ کجیم وکجین وواو بہ تحتانی بدل شود چنانکہ انگور وانگیر وجا دارد کہ بارا مخفف باد گیریم ونوج درخت کاج وصنوبر یا شبیہہ بہ صنوبر وبہ جیم فارسی ہم آمدہ۔ ومجازاً بہ معنی مطلق درخت پس معنی لفظی بادنوچ بہ اضافت دال مہملہ بادِ درخت وکنایہ از ریسمانی کہ بر درخت آویختہ بوسیلہ آن درہوا آیند وروند ومجازاً گہوارۂ طفلان جیم عربی بفارسی یا بالعکس آن بدل شود چنانکہ کاج وکاچ این است حقیقت این لغت وماخذ آخر الذکر اولی از اول ماست کہ دران تبدیل بعد تبدیل راہ نمی یابد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (فرالادی ۵) طارمی از سرای تست فلک ہ منطقہ ریسمان بانوچ است ہ (اردو) دیکھو

باد پیچ - گہوارہ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم تذکیر - بچوں کے بہلانے کا جھولا - مہد - ہنڈولا - کھٹولا -

بانوگشسپ اصطلاح بہ فتح کاف فارسی وشین معجمہ مفتوح وسین ساکن وبای ابجد بقول صاحب جہانگیری وبرہان ورشیدی وجامع وسراج نام دختر رستم است صاحب برہان برگشسپ فرماید کہ بضم اول وفتح ثانی وسکون سین بے نقطہ وبای ابجد بمعنی جہندہ وخیز کنندہ وبفتح اول بمعنی پرست پس (بانوگشسپ) فک اضافت توصیفی باشد بمعنی خانمی کہ پرستیدہ باشد واگر گشسپ را بضم گیریم بمعنی خانم جہندہ وخیز کنندہ (حکیم فردوسی ؎) از آتش کسی کشت بانو گشسپ ٭ ہا خواستہ ہمچو آذرگشسپ (اردو) بانوگشسپ رستم کی بیٹی کا نام ہے - مؤنث -

بانون اصطلاح - بقول شمس لغت فارسی بمعنی آفتاب - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد - مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض نمود کہ نون آخر زائد است چنانکہ گذارش وگذارشن - وآفتاب را بانون گفتن استعارہ ایست - وبانوی مشرق کہ می آید کنایہ باشد مجرد بیان صاحب شمس بدون سند اعتبار را نشاید - معاصرین عجم ہم زبان ندارند (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے -

بانوی برق اصطلاح - بقول مؤید ماہتاب را گویند چنانکہ بانوی مشرق آفتاب را - دیگر کسی ذکر این نکرد - مؤلف عرض کند کہ صاحب مؤید (بانوی مشرق - وبانوی برق) را یکجا نوشتہ گوید کہ آفتاب وماہتاب است - وما بلغت ونقشہ بمعنی بالا قائم کردہ ایم وخیال ما این است کہ کاتب مؤید مشرق را برق نوشتہ - اگر برق را مضاف الیہ

بانو گیریم خلاف قیاس نیست و مقصود صاحب
مؤید از ماهتاب ماه است نه پرتو ماه حیف
است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم
بر زبان ندارند (اردو) چاند۔ مذکر۔

بانوی بهشتی رخت اصطلاح۔ بقول
انند بحوالهٔ مظهر العجائب یعنی معشوق سبز پوش
است و دیگری از محققین فارسی زبان گوید
این نکرده و معاصرین عجم بر زبان ندارند
ولیکن خلاف قیاس نیست که مرکب توصیفی
است و (بهشتی رخت) اسم فاعل ترکیبی
(اردو) معشوق سبز پوش۔ مذکر۔

بانوی ختن اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب
باشد مؤلف عرض کند که ختن نام شهریست
از چین و مملکت چین از بلاد مشرق است
پس بانوی ختن مرادف بانوی مشرق باشد
که می آید با آن حال مرکب اضافی و کنایه باشد
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو
آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی مدائن اصطلاح۔ بقول صاحب
ناصری که بذیل لفظ بانو نوشته کنایه از شیرین
است که معشوق فرهاد و زن خسرو بود
(وله) بانوی مدائن آنکه خسرو ساخت
با قصرش که سود بر فلک پهلو با این چار بحال
عنصر اینک پست با بنا و بنا و بانی و بانوی
صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض
کند که صاحب ناصری از اهل زبانست
و قولش قابل اعتبار و این کنایه مظهر برتری
حسن و شهرت شیرین خلاف قیاس نباشد
۔ مرکب اضافی است (اردو) شیرین
۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔
فرہاد کی معشوقہ خسرو پرویز کی بیوی۔
(از آصفیه) چاٹ دی فرہاد کو اور
جا لگی خسرو کے ہاتھ ہا تو تو ہی شیرین مٹھائی
بن گئی بازار کی ہا

بانوی مشرق اصطلاح ۔ بقول برہان
و رشیدی و جامع و (ناصری و جہانگیری در
ضمیمہ) کنایہ از آفتاب عالمتاب است
(حکیم سنائی ۔) در سایۂ تو بانوی مشرق
گرفتہ جای ہمہ درباست در جزیرہ و سیمرغ
در حصار ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنے ۔

بانوی مصر اصطلاح ۔ بقول انند و شمس
زلیخا مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
و این کنایہ باشد و موافق قیاس (اردو)
زلیخا ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث عزیز
مصر کی بیوی جو حضرت یوسف علیہ السلام
پر عاشق ہوئی تھی اور اُسکے اصرار سے غائب
نام بادشاہ مصر نے یوسف کو خریدا تھا ۔

بانہ بقول سروری و جامع و سراج برون
و معنی عانہ کہ زہار باشد صاحب برہان
گوید کہ آن جائی باشد در زیر ناف متصل
بہ آلت مردی و زنی کہ موی از انجا بر می آید
و آنرا بعربی عانہ می گویند مؤلف عرض
کند کہ مرکب است از بان کہ مبدل بام
است و ہای نسبت بمعنی منسوب بہ بام یعنی
منسوب بہ بلندی و کنایہ از زہار کہ مقامش
بلند باشد (اردو) پیڑو ۔ بقول آصفیہ
ہندی ۔ اسم مذکر ۔ ناف سے نیچے کا حصہ
زہار ۔ عانہ ۔

بانیازان اصطلاح ۔ بقول ضمیمہ برہان
بحذف الف بمعنی حاجتمندان و (۲) مخلوقات
صاحب مؤید بر معنی اول قانع و معنی دوم
را مرادف معنی اول قرار می دہد و فرماید کہ
حاجتمندان ای مخلوقات و صاحبان ہفت و
انند سوید مؤید ۔ مؤلف عرض کند کہ مقابل
بی نیاز کہ او باری تعالی است و کلمہ با
درینجا بمعنی معہ ہم اوست یعنی کسانی کہ [illegible]

یعنی حاجتمندان کہ بجز ذات پاکش کسے از مخلوقات بی نیاز نیست ہر دو معنی درست است (اردو) (۱) حاجت مند لوگ	حاجت مندان ۔ مذکر ۔ (۲) مخلوقات بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث مخلوق کی جمع ۔

بانی کار اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکاف عربی (۱) بناء و معمار و (۲) مصنف و مؤلف کتاب مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بناکنندۂ کار و تخصیص این بدو معنی بالاانتقاضی سند استعمال کہ محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت اند ولیکن خلاف قیاس نیست فک اضافت است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) معمار ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ عمارت بنانے والا (۲) مصنف ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر ۔ کتاب تصنیف کرنے والا ۔ کتاب بنانے والا ۔ مؤلف ۔ اسم مذکر ۔ تالیف کرنے والا ۔ مختلف کتابون کی امداد سے کتاب بنانے والا ۔

باو بقول ناصری بروزن ساو نام پسر شاپور بن کیوس بن قباد کہ ملازمت درگاہ خسرو پرویز می نمود و شیرویہ او را در بند کشیدہ خانۂ او را بغارت برد و در زمان یزدگرد خلاص شدہ بہ مازندران آمد و بہ عبادتکدۂ کوسان بعبادت مشغول شد و در انجا پادشاہی یافتہ و بعد ازو سرخاب و مہروان و شروین و قارن و رستم شہریاری یافتند و ایشان را آل باوند خوانند (الخ) مؤلف عرض کند کہ باو بقول مؤید و منتخب در عربی زبان بمعنی تکبر کردن و نازیدن است و بقول ساطع در سنسکرت بمعنی باد و جوششی معروف مرادف چیچک ۔ عجبی نیست کہ در وجہ تسمیۂ موسوم یکی ازین معانی

دخیل باشد۔ و در فارسی زبان و ترکی ہیچ معنی ندارد (اردو) باد۔ شاپور بن کیوس بن قباد کے بیٹے کا نام۔ مذکر۔

باداش بقول شمس لغت فارسی است۔ خیار بزرگ را نامند کہ برای تخم دارند۔ مولف عرض کند کہ محققین فارسی زبان و ترکی و عربی ازین لغت ساکت فارسیان خیار را (بادرہ) و (بادرنگ) نام نہادہ اند کہ بجای خودش گذشت و درین لغت لفظ باد ہم بزبان سنسکرت بمعنی باد است پس عجبی نیست کہ این لغت سنسکرت باشد ولیکن صاحب ساطع کہ محقق سنسکرت است ازین لغت ساکت۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید کہ کار بی تحقیق گیرد (اردو) وہ بڑا کھیرا جو تخم کے لئے رکھ چھوڑیں۔ دیکھو بادرنگ۔

بادتاشکن اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر (۱) بمعنی بت شکن و (۲) اشارہ بہ ابراہیم علیہ السلام مولف عرض کند کہ بادتا بقول صاحب بن زردشت مخفف لغت بُتتا ... شد بمعنی بُت و بُت مقلوب آن حیف است کہ محققین فارسی قدیم این را ترک کردہ اند۔ یای حالی۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اول لفظی و معنی دوم کنایہ باشد کہ پیغمبر ابراہیم بت شکنی می کرد (اردو) (۱) بتوں کو توڑنے والا۔ بت شکن۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام جن کا قصہ مشہور ہے کہ تھا اور آپکو بت شکن بھی کہتے تھے۔ آذر بت تراش کے فرزند۔ مذکر۔

باد جہ پیمودن مصدر اصطلاحی کنایہ از طلبیدن حاصل کردن است (ظہوری)

ع) بیرون نیامدہ از حضیض پستی طبع ٭ اگر باوج روی و رسی بلند آنجا ٭ (اردو) بلندی حاصل کرنا۔

باوجود اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بمعنی اگرچہ و باوصف (ظہوری ع) باوجود آنکہ صفہا کردہ است ٭ آوردہ جنگ آتش فیروزنیست ٭ (ولہ ع) باوجود آنکہ غارت تاخت بر وجود و نبود ٭ مایہ دارانِ ایمان کم صبری بسیار ہست ٭ مؤلف گوید کہ کلمۂ با درینجا بمعنی معیت است وجود بمعنی خورش و استعمال این در شاعری زبان بدون کلمۂ (آنکہ) ہم می آید چنانکہ باقر کاشی گوید (ع) تو و دوری ز غیر استغفر اللہ ٭ از محالات است ٭ عجب گر باوجود سادہ لوحی باورم افتد ٭ (عرفی ع) صنم آن مایۂ فطرت کہ گر انصاف بود ٭ باوجود نتوان گفت باندیشۂ فہیم ٭ (اردو) باوجود باوصف۔ صاحب آصفیہ نے ترک فرمایا ہے اور اردو میں مستعمل ہے جیسے ٭ باوجود میرے روکنے کے وہ چلدئے ٭ باوجود میرے اصرار کے انھون نے پروانہ کی ٭ دکن میں بھی اس کا استعمال ہے۔

باور بقول سروری بمعنی قبول داشتہ و تصدیق کردہ قول کسی را (سعدی ع) چنین گفت دیدم گرت باور است ٭ کہ یک دانہ گندم بہامون در است ٭ صاحب برہان گوید کہ بر وزن خاور بمعنی قبول و تصدیق سخن باشد و بمعنی استوار و راست و استوار داشتن ہم بنظر آمدہ و بقول رشیدی مخفف (بہ آور) است و آور بمعنی یقین ٭ گویند کہ باور کرد ٭ یعنی مقرون بہ یقین ساخت و تردد برطرف کرد و بقول جامع قبول و تصدیق و راستی و استوار۔ صاحب مؤید بحوالۂ زفانگویا

همزبان برهان وبقول فدائی قبول ویقین خان آرزو درسراج گوید که بمعنی تصدیق
سخن وبذکر قول رشیدی فرماید که آن بر تقدیری باشد که آور بمعنی یقین به ثبوت رسد
وتحقیق آن بر آور گذشت (انتهی کلامه) وهم او بر (آور) بحواله رشیدی گفته که
بمعنی یقین وآوری بمعنی صاحب یقین (شمس فخری ؎) بنده او بود فلک بی شک
بجا کرا او بود جهان آور ؎ (روزبهان ؎) گر سلیم جبه عشقی بخور تریاق فقر تا مسلم
گردت آور چو سلمان داشتن ؎ (رودگی ؎) کسی را که باشد بدل مهر حیدر
شود سرخ رو در دو عالم به آور ؎ (ابوشکور ؎) کسی کو بجشر بود آوری پندارد
بکس کینه و داوری ؎ و فرماید که آور بمعنی یقین مشکوک است مگر آنکه مثل جهانگیری
وسروری باتباع شمس فخری بی تنقیح وتحقیق آورده اند واگر گوئی که از بیت ابوشکور
وروزبهان ورودکی معلوم می شود که آور بالیقین بمعنی یقین است گوئیم لا نسلّم
بلکه آنچه دریافت صاحب ذائقه سخن فهمی می شود اینست که بمعنی ولا ومحبت خاندان
نبوی است پس این معنی دیگر باشد که هیچ یکی از صاحب فرهنگان بدان پی نبرد ومعنی
یقین در بیت ابوشکور درست نمی شود مگر به تکلّف که آور بمعنی (به آور) یعنی به یقین
گفته شود چنانکه در بیت فخری است (الخ) مؤلف عرض کند که مابحث (آور)
را بذیل (باور) بدین وجه جا داده ایم که (آور) ماخذ (باور) است وبحثی که درین
کتاب بر (آور) بجای خودش گذشت اندران تحقیق خان آرزو ترک شد ازینجاست
که تلافی مافات همدرینجا می کنیم از صراحت بالا متحقق شد که خان آرزو (باور) را

بمعنی تصدیق سخن تسلیم می کند ولیکن اصل این را که بقول رشیدی (به آور) است
تسلیم نمی فرماید زیرا که (آور) را بمعنی یقین تسلیم نمی نماید ما می گوئیم که صاحبان سروری
وشمس فخری از اہل زبانند مجرد قول شان برای تحقیق معانی لغات فارسی زبان کافی
است ومحققین ہندنژاد یعنی صاحب جہانگیری وبرہان ہم تسلیم کرده اند پس خان آرزو
رانمی رسد که در زبان مادری شان اینگونه سخن آفرینی کند چنانکه عادت اوست
اصرار او برین است که در اشعار متذکرهٔ بالا لفظ آور بمعنی ولا ومحبت است ما می گوئیم
که خان آرزو ذوق سخن ندارد در مصرع اوّل شمس فخری لفظ بی شک تائید آن
می کند که در مصرع دوّمش (آور) را بمعنی یقین گیریم شاعر گوید که فلک لاریب
بندهٔ آنست وجهان یقیناً چاکر اوست. نمیدانیم که خان آرزو درین شعر آور را
بمعنی یقیناً چرا تکلّف می داند وچرا صراحت نمی کند که بچه معنی گیریم ودر مصرع دوم
کلام رودکی آور را بمعنی ولا ومحبّت گیرد ونمی داند که در مصرع اوّل لفظ مهر موجود
است وتکرارش در مصرع دوم مخلّ فصاحت ودور از بلاغت باشد پس معنی
یقین درینجا بهترین معنی است. وای بر ذوق زبانش ومذاق فارسی که در کلام ابوشکور
(آوری) را بمعنی صاحب ولای خاندان نبوی گیرد معلوم می شود که بمعنی لفظی مصرع اوّل
غور نکرد یعنی ابوشکور می فرماید که کسی را که به محشر یقین است یعنی جزا وسزای روز محشر را
تسلیم می کند هیچ کس با کسی کینه وداوری نخواهد کرد. پس اگر درین شعر (آوری) را بمعنی
صاحب محبت خاندان نبوی گیریم بمعنی شعر خبط می شود یعنی لفظ محشر متقاضی آن می شود

که محبت خاندان نبوی را متعلق کنیم با محشر یعنی کسی که در محشر با خاندان نبوی محبت دارد به دل
او کینه و داوری با کسی نباشد سبحان الله چه خوش معنی پیدا کرده است پس نازک خیالان
تصفیهٔ آن کنند بالجمله ما با صاحب رشیدی اتفاق داریم که ماخذ باور آور است به ترکیب
موحده که بمعنی معیت باشد یعنی بایقین و مراد از تصدیق قول است و بس ـ بهار
گوید که با لفظ افتادن و داشتن و کردن مستعمل ـ ما می گوئیم که انحصار این هر سه
مصدر در ملحقات باقی نماند که می آید (اردو) باور ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم
مذکر ـ یقین ـ بهروسا ـ اعتبار ـ اعتماد ـ

باور آمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی یقین آمدن است (فوقی یزدی ؎)
مژدهٔ عیسی بگوشم میزند دوران ولی ٭ باورم
ناید که بود هیچ بر خر اعتماد ٭ (انوری ؎)
گویمش حال من از شفقت مپرس ٭ گر زمنت
باور نخواهد آمدن ٭ (ظهوری ؎) از زمانی
از زبان لاف گفتن آیدم باور ٭ که گوش
از عهدهٔ مغاره شنیدن برون آید ٭ ـ
(اردو) باور آنا ـ

باور افتادن استعمال ـ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی یقین آمدن است و مرادف
باور آمدن شد این از باقر کاشی بر لفظ
(باوجود) گذشت (ظهوری ؎) باورم
افتد ز بس امید اگر گویم بطنز ٭ یار من
بی مهر و بد مهر و جفا اندیش نیست ٭ ـ
(وله ؎) ظهوری جهان با امید طلب در
آستین دارد ٭ چه مانع امتحانی را اگر
باور نمی افتد ٭ (اردو) دیکھو باور آمدن ـ

باور بودن | استعمال ـ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف باور آمدن است و باور
شدن (کمال اصفهانی ـ) از منت با
مبادا این سخن پذرانکه در این قول باور
نیستم ۔ (اردو) باور ہونا۔ دیکھو باور آمدن

باورچی | اصطلاح ـ بقول ضمیمۂ برہان
در ہندوستان مطبخی و آش پز را گویند
و فرماید که باین معنی بجیم تازی ہم آمده و اینه
لغت خوارزم است صاحب لغات ترکی
این را بمعنی پزنده لغت ترکی گوید و بقول
مؤید بحوالۂ رسائۂ علمی و قنیه بمعنی چاشنی گیر
که بر سر طعام می باشد ـ خان آرزو در
سراج بحوالۂ ملحقات برہان ذکر معنی اول الذکر
کرده گوید که معلوم نیست که لغت کجاست
و فرماید که قوسی که زباندان و فاضل و
اصفاهان است در ذیل لغات فارسی
بمعنی چاشنی گیر و سرکار طعام نوشته (انتهی)
نزد برادرش بهار به نقل قول سراج سرکار
را پیشکار نوشته گوید که ظاهرا معنی اول الذکر
از ہمین معنی آخر الذکر گرفته باشند مؤلف
عرض کند که از صاحب لغات ترکی متحقق
شد که لغت ترکی زبان است و وضع لغت
شاہد آن است که چی در فارسی زبان چیزی
نیست بلکه در ترکی بمعنی صاحب آمده که افاده
معنی فاعلی کند آنچه فارسیان این را بمعنی
چاشنی گیر و پیشکار طعام گرفته اند مجاز باشد
که باور را بمعنی تصدیق و چی را بمعنی صاحب
گرفته باشند و صاحب تصدیق کنایه از چاشنی گیر
سفرۂ شاہان که قبل از انکه ملک آغاز طعام
کند چاشنی گیر ہمۂ اغذیه را بمقدار قلیل می چشد
و تصدیق خوبی اطعمه کند تا بادشاه مطمئن می شود
از اینکه غل و آمیزشی در و نیست (اردو)
باورچی ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر

اعتبار دار - خانساماں - کھانا پکانے والا طباخ

باورچیخانہ اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی مطبخ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت مرکب اضافی است (اردو)

باورچیخانہ - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر کھانا پکانیکی جگہہ - مطبخ - رسوئی گھر مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسکے لفظی معنی باورچی کا مکان خانۂ باورچی کا قلب اضافت -

باورد بقول سروری بروزن ناورد مرادف ابیورد کہ گذشت و بقول برہان بفتح واو و سکون را و دال بی نقطہ نام بلدہ ایست در خراسان گویند کہ کی کاؤس زمینی بباوردین کودرز باقطاع مقرر فرمودہ بود و این شہر را دران زمین بنا نمود و بنام خود کرد و بقول جامع بلدۂ در خراسان خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف اباورد کہ (ابیورد) امالۂ آنست نام شہری از خراسان بنا کردۂ باوردین کودرز و متاخرین غیر آن بیای معروف گویند مؤلف عرض کند کہ اشارۂ این بر ابیورد گذشت و ماخذ این ہم ہمدر انجا ذکور و آباورد مزید علیہ این است نہ این مخفف آن چنانکہ خان آرزو گفتہ (اردو) دیکھو ابیورد -

باور داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اعتبار کردن و راست شمردن (خسرو ؎) دلم بردی و خوشتر اینکہ گر من بگویم بیدلم باور نداری ٭ (انوری ؎) گرم باور نمیداری نمایم چونکہ بنمایم ٭ عزیز الدین طغرائی عزیز الدین طغرائی ٭ - (ولہ ؎) ای بت ز تو چون روی بخون بردارم ٭ در عشق ز ہیچ روی باور دارم ٭ (اردو) باور کرنا - سچ سمجھنا -

باوردی بقول برہان وہفت واند بروزن پامردی (۱) منسوب بہ باورد (۲) نوعی از آش آردہم مؤلف عرض کند کہ یای نسبت در آخر باورد زیادہ کردہ اند و آش آرد کہ بدین اسم موسوم مخصوص و منسوب باشد بشہر باورد کہ باوردیان بطریق خاص می پزند و بقول خان آرزو در سراج منسوب بشہر یار صاحب شہر (اردو) (۱) باورد کے رہنے والے۔ اہل باورد منسوب بہ باورد (۲) باوردی۔ مؤنث۔ ایک خاص قسم کی آش کو کہتے ہین جو شاہ باورد کے نام سے منسوب ہے۔

باورشدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ یقین شدن و یقین آمدن مرادف باور آمدن (ظہوری ؎) چو من نیست یک بندہ دیگرت ٭ قسم می خورم تا شود باورت ٭ (انوری ؎) گویم کہ کار راز غم عشقت بجان رسید ٭ گوئی مرا حدیث تو باور نمی شود ٭ (اردو) دیکھو باور آمدن

باورکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی یقین کردن (مخلص کاشی ؎) خامہ بجا حرف آن موی میان سر می کند ٭ اینچنین قول ضعیفی را کہ باور می کند ٭ (ظہوری ؎) ایدل در بیگانگی می زن کہ باور میکند ٭ بہیچ کردی آشنا آن آشنا بیزار را ٭ (صائب ؎) تا نگردد استخوانم توتیا آن سنگدل ٭ نیست ممکن درد سنگین مرا باور کند ٭ (انوری ؎) نمی گویم کہ تقصیری نرفتہ است ٭ درین مدت کہ نتوان کرد باور ٭ (اردو) باور کرنا۔

باورگشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف باور شدن است (خسرو ؎)
نگشتی نالهٔ کس باورم اکنون که غم دیدم * بتر زینجا
ار کسی نالش کند هم باورم آید * (اردو)
باور ہونا ۔

باوریدن بقول اننْد بحوالهٔ فرہنگ فرنگ
بمعنی اعتماد داشتن و باور نمودن ـ مؤلف
عرض کند که دیگر محققین مصادر فارسی ازین
ساکت ولیکن باصول ما خلاف قیاس نیست
مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی
زبان که باور است بزیادت تحتانی و
علامت مصدر (دن) وضع کرده اند ـ امر
حاضر و حاصل بالمصدر این هم باور
است و باورد مضارع (اردو)
باور کرنا ۔ یقین کرنا ۔

باوصف بقول اننْد بحوالهٔ فرہنگ فرنگ
بفتح واو مرادف باوجود باشد مؤلف
عرض کند که صراحت ماخذ این بر باوجود
گذشت (اردو) دیکھو باوجود ۔

باوقار اصطلاح ـ بقول اننْد بحوالهٔ فرہنگ
فرنگ بمعنی باعزت و باتمکین مؤلف
عرض کند که کلمهٔ (با) درینجا بمعنی ہمه هم آوست
که افادت معنی اسم فاعل کند یعنی لفظی
این وقار دارنده و صاحب وقار ۔
مخفی مباد که وقار لغت عرب است
بفتح اول بمعنی تمکین و گرانباری و بکسر واو
خواندن نوعی از تفریس است (کذا فی الغیاث)
(اردو) باوقار اردو مین کهه سکتے ہین
بمعنی عزت مند ۔

باوقار گردیدن استعمال بمعنی باتمکین
و باعزت شدن است (صائب ؎)
فلک ز لنگر من باوقار می گردد * زمین
ز سایهٔ من بی قرار می گردد * (اردو)
معزز ہونا ۔

(۳۲۵۸)

باول بقول سروری و برهان و جامع بفتح واو نام موضعی است که آنجا جامهٔ ابریشمین بغایت خوب بافند صاحب رشیدی گوید که مرادف بابل است بضم سوم شهری قدیم در سواد عراق عرب نزدیک کوفه که پای تخت نمرود و سائر جبابره بود و الحال خراب است و چون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامده مکسور می خوانند و هم او گوید که صاحب فرهنگ جهانگیری باول را غیر بابل پنداشته و خطا کرده و سامانی گفته که باول لغتی است در بابل یا معربش بابل و صحیح آنست چه لفظ بابل در کلام مجید واقع و لفظ عجمی نیامده در کلام فصحا خاصه قرآن واقع نشود و منسوب بدان را بابلی گویند خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی و سامانی فرماید که درین چند وجوه بحث است اول آنکه در اصطلاح شعرا انسیج باولی مطلقاً نیست من ادعی فعلیه السند بلکه اگر نام بابل بمیان می آید سحر و جادو گفته می شود دوم آنکه در کلام نبی عجمیه بدون تعریب نیز آمده چنانکه لفظ آزر و نیز بتعریب وقتی حاجت افتد که حرفی که در زبان عرب نبود دران لفظ بوده باشد در منصور ضرورت است و الا ضرورت نیست پس گاهی تعریب کنند و گاهی نکنند چنانکه لفظ آزر (الخ) صاحب ناصری بر ذکر قول رشیدی و جهانگیری و سامانی قانع هم او بر لفظ بابل که بموحده سوم بمعنی سومش گذشت صراحت کرده است که در انجا وقتی جامه های ابریشمینه خوب می بافتند و باول نیز بهمین معنی آمده **مؤلف** عرض کند که شهرت بابل و باولی بزمانی بصنعت جامه های ابریشمی بقول صاحب ناصری متحقق خان آرزو که نسیج باولی را در کلام شعرا نیافت ما از کلام خاقانی پیش می کنیم (ع) هر حلقه کز و تن علی پا...

خورشید نسیج باولی یافت ہا از ہمین شعر صاحب سروری ہم استثنا کردہ کہ خود او ہم از اہل زبانست ما بحدیکہ تحقیق این لغت کردہ ایم باول مبدل ہمان بابل است کہ بجای وسحر معروف وتبدیل موحدہ بہ واو موافق قیاس چنانکہ آب وآو واگر خان آرزو یا جہانگیری باول را و رای بابل پندارد ادعای اوست ومن ادعی فعلیہ البینہ ما بر قول صاحب ناصری اتکا کنیم کہ صاحب زبان است۔ وقول رشیدی را باور کنیم کہ خلاف ناصری نیست (اردو) دیکھو بابل کے تیسرے معنے۔

باولی بقول ضمیمۂ برہان (۱) جانوری کہ بعضی از پر وبال وی کندہ در پیش باز وشاہین نو تیار کردہ سر دہند تا آسانی او را بگیرد و بر شکار چالاک شود۔ بہار بر باولی و بولی گوید کہ ہمان بابلی کہ گذشت (امین مستغنی سے) شاہین بخت خصم شکار ترا نیافت ہا دست زمانہ ہرگز محتاج باولی ہا مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت ما خذ این بر بابلی ذکر کردہ ایم و (۲) بمعنی منسوب بہ باول کہ یای نسبت بر لفظ باول زیادہ کردہ اند چنانکہ نسیج باولی و سندش بر لفظ باول گذشت۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (اردو) (۱) دیکھو باولی (۲) باولی بابلی کا مبدل۔ شہر بابل کا رہنے والا یا منسوب بہ بابل۔

باولی دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر شیر کردن جانور شکاری یعنی دلیر گردانیدن آن بسبب گیراندن جانور دیگر۔ بہار بتبدیل بابلی ذکر این بہ ہمین معنی کردہ وحقیقت این بر لفظ بابلی مذکور (اردو) شکاری پرند کے روبرو کسی چڑیا یا ادر پرند کو بعض پر نوچ کر اڑانا تاکہ شکاری جانور اسکو

جانور شکار کر سکے اور شکار کا عادی ہو۔
صاحب آصفیہ نے (باولی دینا) پر فرمایا ہے
یعنے۔ بہڑی دینا۔ بھڑکی دینا۔ شکاری
پرند پر کسی دوسرے پرند کو چھوڑ کر تیز اور
دلیر کرنا۔ جرأت دینا۔

باوی بقول ناصری کہ بذیل لفظ باو نوشتہ
۔ نام طائفہ از الوار فارس است کہ در جانب
ولایت کوہ لیلونہ نشستہ اند و محل سکونت
آنہا را باشت بر وزن چاشت نامند مؤلف
عرض کند کہ وجہ تسمیہ جز این نباشد کہ بزیادت
یای نسبت در آخر (باو کہ گذشت) این
طائفہ را منسوب بدان کردہ اند کہ از نسل او
باشد واللہ اعلم (اردو) باوی ایک
قوم یا گروہ کا نام ہے جو فارس کے بدمعاشوں
سے ہیں۔ مؤنث۔

باوین بقول جہانگیری با واو مکسور و یای
معروف سبد کوچکی کہ پنبہ را کہ می رشتہ باشند
درون آن نہند صاحب برہان فرماید
کہ بر وزن کابین سبد کوچکی کہ زنان پنبہ
کہ خواہند بریسند در ان نہند و بقول
جامع سبد کوچکی کہ دران پنبہ گذارند۔
و بقول رشیدی سبد کوچکی کہ ریسمان دران
نہند خان آرزو در سراج فرماید کہ سبد
کوچک کہ زنان پنبہ و ریسمان دران نہند
و فرماید کہ تخصیص رشیدی بریسمان تنہا
خطا است مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب
جامع بہتر از ہمہ و تخصیص خان آرزو بآنہا
خطا است و ریسمان را از باوین ہیچ تعلق
نیست بلکہ آن مخصوص است برای پنبہ و
چون رشتہ تیار شود آنرا در باوین نمی گذارند
و باوین مخصوص است برای پنبہ کہ پیش از
رشتن دران گذارند و این مبدل بافین
است یعنی منسوب بہ باف کہ بمعنی افزار
جلاہگان گذشت فا بدل شدہ بہ واو

چنانکه فرنج و ورآنج و بمعنی لفظی این منسوب به افزار جلاهگان و کنایه از سبد کوچک که پنبه دران گذارند و کم کم ازو گرفته	برچرخه می ریسند و رشته سازند (اردو) وہ چھوٹی سی ٹوکری جس میں جلاہے روئی یا روئی کی پونیاں رکھتے ہیں مؤنث۔

باه بقول ضمیمهٔ برہان شہوت را گویند که آب پشت و کمر است صاحب مؤید و شمس هم این را بذیل لغات فارسی جاداده صاحب انند فرماید که لغت عرب است بمعنی جماع و نکاح و شہوت پشت و شہوت افزائی و صاحب منتخب که محقق لغات عرب است بر جماع قانع مؤلف عرض کند که خبرین نیست که محققین بالا لغت عرب را بفارسی جاداده اند تسامح شان بیش نیست و فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) باہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ شہوت۔ مردی۔

باہا بقول ضمیمهٔ برہان نوعی از طعام است که عربان باچه گویند و صاحبان مؤید و انند و ہفت این را بذیل لغات فارسی جاداده فرمایند که پاچه نیز گویند (به بای عجمی فارسی) و صاحب شمس هم این را لغت فارسی داند مؤلف عرض کند که اصل این (پاآہار) است به بای فارسی بمعنی خورشی که از پای سازند پا بمعنی حقیقی اوست و آہار بمعنی خورش گذشت بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب والف ممدودهٔ سوم و رای مہمله بکثرت استعمال حذف شده باہا باقی ماند و طعامی خاص را بدین اسم موسوم کردند که پاچه نام دارد و پاچه خورشی است که از پای و کلهٔ گوسپند می پزند که بجای خودش می آید (کذا فی الانند) و (باچه) به موحده و جیم

عربی معرب پاچہ باشد دلبس (اردو) نہاری بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا شوربے دار سالن جو رات بھر پکتا ہے اور صبح کو خمیری روٹی کے ساتھ اکثر کھایا جاتا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن میں نہاری اُس سالن کا نام ہے جو سری اور پایوں کو رات بھر گلا کر پکاتے ہیں اور ناشتہ صبح میں روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں دکن کا استعمال پاچہ کا ترجمہ ہے۔

باہار اصطلاح۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بوزن ناہار پہلوی باشد کہ در قزوین راسندی گویند و بقول جہانگیری و برہان و جامع (۱) ظرف و آوندرا نامند (۲) روش گویندگی باشد کہ آن را پہلوی و راسندی نیز خوانند صاحبان رشیدی و ناصری بذکر معنی دوم نسبت معنی اول فرمایند کہ ظرف باطعام باشد نہ ظرف مطلق چہ باہار مخفف باآہار است مرکب از با بمعنی مع و آہار بمعنی خوراک و معنی ترکیبی آن با خوراک چنانکہ در لغت آہار گذشت۔ صاحب مؤید بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج گوید کہ از ذات کلمہ چنان مستفاد می شود کہ بمعنی ظرف خوراک د مرکب است از با و آہار و لیکن در فرہنگہا بمعنی مطلق ظرف نوشتہ و نسبت معنی دوم فرماید کہ نوعی از نغمات کہ آنرا بفرس جامہ و رومہ و الیوم در قزوین و صفاہان رآوندی و راسندی خوانند (کذا فی القوسی) مؤلف عرض کند کہ محقق حقیقت جو یعنی خان آرزو بر نقل اقوال اکتفا کرد و تحقیق خود را برخلاف عادت گذاشت ما عرض میکنیم کہ معنی اول مطلق است اما مخصوص بظرف طعام نہ ظرف باطعام چنانکہ خیال سطحی رشیدی است

ماخذ این ہمانست کہ رشیدی ذکرش کردہ لیکن استعمالش برای مطلق ظرف طعام است خواہ خالی باشد یا پر از طعام آنانکہ مطلق ظرف نوشتہ اند و مخصوص بظرف طعام نکردہ اند پی بحقیقت وضع لغت نبردہ اند نسبت معنی دوم عرض می شود کہ دران ہم کلمۂ با مفید معنی فاعلی است و ہار بقول برہان بمعنی توالی و پی در پی آمدہ پس معنی لفظی این مرکب۔ توالی دارندہ و کنایہ از لہجہ زبان پہلوی و راوندی کہ ہر لفظ را کشیدہ گویند نہ نوعی از نغمات کہ خان آرزو ذکرش کردہ و حیف است ازو کہ جامہ و رامہ بجای خودش بدین معنی ذکر نہ کردہ (اردو) (۱) ظرف غذا۔ کھانے کا برتن۔ مذکر (۲) زبان پہلوی و راوندی کا لہجہ جو ہر لفظ کو کھینچکر کہتے ہیں۔ مذکر۔

باہت بقول برہان و ہفت بروزن آفت سنگی باشد سفید برنگ مرقشیشا قضی و چون نظر مردم بران افتد بی اختیار بخندہ درآیند و منبع آن دریاست و آنرا بعربی حجر الضحک خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بہت بقول محیط المحیط در عربی زبان سنگی را گویند کہ سفید و براق کہ بفارسی آنرا باہت گویند و نیز در عربی بحجر الضحک مشہور (الخ) بخیال ما باہت مفرس است کہ فارسیان در لب و لہجۂ خود (بہت) را بہ کشش بای موحدہ گویند و ہمین کشش آواز را باہار است کہ بمعنی دوم لغت گذشتہ گذشت دیگر ہیچ (اردو) حجر الضحک۔ مذکر۔ ایک سفید اور چمکیلے پتھر کا نام ہے جسکو دیکھنے والے بے اختیار ہنستا ہے۔

باہدہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح ہا و دال ابجد لغت فارسی ہے

بمعنی راست و درست ۔ دیگر محققین فارسی
زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند
که ہدی لغت عربست بقول منتخب بالفتح
بمعنی سیرت و سیرت نیکو داشتن عجبی
نیست که فارسیان تحتانی آخر را به ہای ہوز
بدل کردند چنانکه بدری و بدره و کلمۂ
با بمعنی ہمہ ہم اوست که افادت معنی
فاعلی کند پس معنی لفظی این سیرت نیکو دارنده
کنایه از راست و درست باہدی حال
طالب سند استعمال باشیم که صاحبان
انند و فرہنگ فرنگ از اہل زبان
نبوده اند که مجرد قول شان قابل تسلیم باشد
معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو)
راست ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ سیدھا
درست ۔ صحیح ۔

(۱) **باہردو پیش** استعمال ۔ صاحب
(۲) **باہردو زبر** فرہنگ فدائی
(۳) **باہردو زیر** ذکر این ہر سه کرده
گوید که (۱) ترجمه بضمتین است و (۲)
ترجمه بفتحتین و (۳) ترجمه بکسرتین
که دو حرف نخستین و دومین را مضموم
و مفتوح و مکسور بخوانند مؤلف عرض
کند که کلمه با درین ہر سه مرکب بمعنیت
است و بس (اردو) (۱) بضمتین
ایک لفظ کے حرف اول و دوم کے ضمہ
کے ساتھ (۲) بفتحتین ۔ ایک لفظ کے حرف
اول و دوم کے فتحہ کے ساتھ (۳) بکسرتین
۔ ایک لفظ کے حرف اول و دوم کے
کسرے کے ساتھ ۔

باہر که بندد کمر مقوله ۔ بقول مؤید بحواله
قنیه یعنی باہر که مقابل شود و مقابله کند ۔
صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که کمر بستن بمعنی مقابله
کردن بجای خودش می آید ۔ کم التفاتی

ہرسہ محققین بالاتفاق نیست کہ این را بصورت مقولہ نوشتہ اند قائل (اردو) دیکھو کمربستن بمعنی مقابلہ کرنا ۔

با ہر کہ خواہی استعمال ۔ صاحب انند این را مرادف (بہر کہ خواہ) نوشتہ حوالۂ بہار دہد و بر (بہر کہ خواہ) از ملا وحشی سندی آوردہ کہ بمعنی (با ہر کہ خواہی) می آید مؤلف عرض کند کہ ضرورت نداشت کہ (با ہر کہ خواہی) را در لغت جا دہیم کہ بمعنی لفظی و حقیقی است محاورہ و اصطلاحی خاص نیست (اردو) تو جس کے ساتھ چاہے ۔

(الف) **با ہر کہ راست آید از چپ و راست آید**
(ب) **با ہر کہ مصیبت آید از چپ و راست آید**

مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر (الف) کردہ اند و صاحب محبوب الامثال ذکر (ب) کردہ از معنی و محل استعمال ساکت

مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون ترقی کسی را روز افزون بینند برای او استعمال (الف) کنند و چون کسی را پیاپی مبتلای مصیبت بینند بحق او مثل (ب) زنند اصل (الف) آنست کہ با ہر کہ طالع راست آید دولت از چپ و راست آید (اردو) صاحب محبوب الامثال نے (الف) کے مقابل لکھا ہے کہ " خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے " خدا دیتا ہے تو نہیں پوچھتا کون ہے " دکن میں اس موقع پر کہتے ہیں " جسکی بن آتی ہے اُس کے پاس دولت سر سے جاتی ہے " صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے " جب آوے برس کا چاو پچھوا گنے نہ پُروا باو " یعنے جب خدای تعالی برساتا ہے تو پچھوا کی پَروا نہ پُروا کی " عام مثلون میں یہ بھی قریب قریب (الف) کا ترجمہ ہے لیکن دکن کی کہاوت سب سے

بہتر ہے۔ (ب) کی نسبت دکن کی کہاوت ہے کہ ”مصیبت ایک طرف سے نہیں آتی“ یعنے جب برائی کا وقت آتا ہے تو ہر طرف سے مصیبت آتی ہے۔ نیز دکن میں کہتے ہیں ”برائی کا وقت خدا نہ لائے جو مصیبت پہ مصیبت آئے“۔

باہک بقول جہانگیری و برہان و ناصری وسراج بابای مفتوح بکاف زدہ شکنجہ را گویند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است فرماید کہ لغت فارسی است و در ترکی بمعنی عقاب و عذاب مستعمل مؤلف عرض کند کہ ملک در عربی بکاف مشدد بمعنی سائیدن و لاغر کردن وبیاپی نیزہ زدن آمدہ فارسیان بترکیب خود کلمہ با کہ بمعنی ہفد ہم او و مفید معنی فاعلی است مرکب کردہ کاف مشدد را ساکن کردند معنی لفظی این سایندہ و لاغر کنندہ و مجازاً بمعنی صعوبت و عذاب دہندہ وکنایہ از شکنجہ کہ در ہجم ذریعہ تعذیب است پس مقرس باشد و اسم مصدر باہکیدن کہ می آید مخفی مباد کہ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم بہمین معنی می آید و آنرا ہم مرکب می دانیم کہ لفظ پارا بالک عربی مرکب کردہ اند و معنی لفظی آن صعوبت یا کہ تعزیر شکنجہ مخصوص بہ پاست (اردو) شکنجہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مجرموں کو سخت سزا دینے کی ایک کل کا نام جس میں انکی ٹانگیں کس دیجاتی ہیں۔ عذاب سخت۔ تعذیب۔ دکھ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

باہکیدن بقول برہان و ہفت بروزن واکشیدن بمعنی شکنجہ کردن و بقول بحر سالم التصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد فرماید کہ حاصل بالمصدرش باہک و مضارعش باہکد مؤلف عرض کند

کہ باصل بامصدر اصلی است کہ از اسم جامد مفرس وضع شدہ واسم مصدر و حاصل بالمصدر ش باہک است کہ گذشت (اردو) شکنجے مین کھینچنا۔ بقول آصفیہ۔ کولھومین پیلنا۔ عذاب سخت دینا۔ آپ ہی نے (شکنجہ کرنے) پر فرمایا ہے دکھہ دینا تکلیف دینا

باہم بقول ضمیمہ برہان (۱) بمعنی یکدیگر و بقول مؤید و ہفت یکجا و (۲) باغم وہم مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل مخفف (باہمدیگر) یعنی بایکدیگر و بالاتفاق و فیمابین چنانکہ "من و او باہم رفتیم و میراث پدری را باہم تقسیم کردیم" و بمعنی دوم بلحاظ معنی لفظی آن ہم وغم دارندہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) باہم۔ بقول آصفیہ۔ مل جلکر۔ آپسمین۔ میل ملاپ سے۔ ایک دوسرے کے ساتھہ۔ باتفاق۔ فیمابین (۲) غمگین۔

باہمان صاحب سروری بر بہمان قرار داد کہ مرادف فلان است کہ شخص مجہول باشد و گوید کہ در فرہنگ باضافۂ الف باہمان ہم آوردہ (علی حسن باخرزی ع) بیت

اگر کند روی ساقی ؛ نہ گوشم بدزدد حدیث نہانی ؛ ز مطرب سرود و آرزو ہم نخواہم ؛ نگویم فلانی تو یا باہمانی ؛ صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ کلمۂ با درینجا زائد است و بس (اردو) فلان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شخص فرضی۔ امکا ڈھمکا۔ عمر۔ زید۔ بکر۔ خالد۔ ولید۔ للّو۔ جگدر۔ حامد محمود۔

باہم باہن کشیدن مصدر اصطلاحی بقول ضمیمہ برہان و بحر کنایہ از بند و زنجیر کردن باشد مؤلف عرض کند کہ (باہن کشیدن) بہمین معنی گذشت پس معنی باہم

کجا رفت نمیدانیم کہ محققین بانام ونشان چرا برمعنی حقیقی غور نمی کنند وخلاف قیاس می روند بتحقیق باکنایہ از بند وزنجیر کردن دو کس بایکدیگر است (اردو) ایک دوسرے کو زنجیر میں جکڑنا۔

باہم بافتہ استعمال۔ بقول صاحب بول چال بایکدیگر تاب دادہ شدہ مؤلف عرض کند کہ ماخذ صاحب بول چال زبان معاصرین عجم است و بافتن بمعنی تاب دادن گذشت و بافتہ اسم مفعول اوست و (ماضی مطلق بزیادت ہای ہوز) نیز پس چیزی کہ باہم تاب دادہ شدہ است آنرا معاصرین عجم (باہم بافتہ) گویند و نیز بمعنی (باہم بافت) مستعمل است چنانکہ ؎ زید دو تار ریشم را باہم بافتہ (اردو) باہم بٹا ہوا۔ باہم بٹا۔

باہم درافتادن مصدر اصطلاحی۔ بریکدیگر افتادن است (ظہوری ؎) عجب کز عکسشان باہم درافتند ؏ مگر باہم برای غم درافتند ؏ دلی دارم کہ خوبان بر سر او ؏ گہ تقسیم دل باہم درافتند ؏ (اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔

مصادر اصطلاحی (الف) **باہم شیر وشکر بودن** (ب) **باہم شیر وشکر شدن**

(الف) بقول برہان وہفت وبحر کنایہ از غایت محبت ونہایت آمیزش و دوستی باشد میان دو کس صاحبان (جہانگیری درضمیمہ) و رشیدی وشمس ذکر (ب) کردہ اند بمعنی (الف) وسندی کہ از کلام ظہوری پیش کردہ اند از ان (شیر وشکر) بمعنی موافقت ویکرنگی پیداست (؎) در شکایت نیستم از بخت شور ؏ زہر او باکام شیر وشکر است ؏ مؤلف عرض کند کہ (شیر وشکر) بمعنی اختلاط ومحبت بجای

خودش می آید واین هردو مصادر مرکبه جهانگشا
قیاس نیست ولیکن سند پیش کرده صاحب
جهانگیری برای (شیر و شکر) است نه برای
این هردو مصادر واین هردو از همان اصطلاح
شیر و شکر مرکب شده است وبس۔
(اردو) شیر و شکر ہونا۔ بقول آصفیہ
گھل مل جانا۔ (سوز ؎) دختر رز اپنی
بدر ہو گئی پہ سوز سے مل شیر و شکر ہو گئی تو

باہم کله زدن | مصدر اصطلاحی بقول
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاچار بایکدیگر مناطحه یعنی جنگ بسر وکله
کردن **مؤلف** عرض کند که فارسیان
مجرد (سر کله زدن) هم گویند (کذا فی الشمس) و
وکله بقول برہان بمعنی سر هم آمده مطلقاً
اعم از سر انسان وحیوان وفرق سر را
نیز گفته اند (الخ) پس معنی لفظی این هم
موافق قیاس است (اردو) ٹکر لڑانا
بقول آصفیہ۔ سر لڑانا۔ ٹک بازی کرنا۔
با ہمے۔ ہاتھا لڑانا۔

(الف) باهمه بازی بکبر ما هم بازی | بقول
(ب) باهمه کجکلاه با ما هم | صاحب

آنندراج ذکر (الف وب) کرده وصاحب
انشا فارسی بر (ب) قانع و هردو از
معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض
کند که (الف) مقوله سوقیان عجم است چون
کسی را بینند حیله بازی وفریب ودغا میکند
استعمال (الف) کنند مقصود آنست که تو با همه
حیله بازی وفریب ودغا می کنی و با کبر ما
هم یعنی بازی تو بما نمی سزد الا بکبر ما و ما از
بازی تو خبر داریم وفارسیان استعمال (ب)
برای متکبران می کنند یعنی به مخاطب متکبر
می گویند که با همه تکبر می کنی وکلاه خود را
کج می داری (چنانکه عادت متکبران است)
ولیکن عجب است که با ما هم مقصود آنست

که درجۀ ما برتر از تست وترا حقیر میدانیم
کجکلاهی تو برای دیگران باشد وپیش ما
هیچ (اردو) (الف) دکن مین بازاری
لوگ کہتے ہین" آپکی مکاری اور چالبازی
ہمارے لوڑے سے" (ب) کی نسبت کہین
کی کہاوت ہے" خدا کی قدرت اب آپ
ہم سے بھی اکڑنے لگے" یعنے غرور کرنے لگے

با همه که صاحب انند بحواله فرہنگ فرنگ
گوید که بمعنی باوجودکه **مؤلف** عرض کند که
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند طالب
سند استعمال باشیم (اردو) باوجودکے
باوصفیکه - جیسے" باوجودیکه آپ سمجھدار
ہو پھر ایسی بات کہتے ہو"

با همه ولی همه استعمال - صاحب انند
بحواله مظهر العجائب گوید که (۱) از صفات
حق سبحانه تعالی است - دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض
کند که خلاف قیاس نیست اما اشتقاق سند
استعمال میباشیم و (۲) معاصرین عجم کسی را
هم گویند که دائما گوشه نشین است و هیچ
مردم با او جمع شوند شریک حال شان
هم نمی شود و چون تنها باشد باز باشغال
خودش انهماک دارد (اردو) با همه و
بے همه - انھین دو معنون مین اردو مین بھی بولتے

باهو بقول سروری وجهانگیری رحمهما الله
(۱) چوب دستی که شتربانان بدست گیرند
(حکیم سوزنی ع) هر که از پشت دلش یک
ولای تو فگند ز زخم باهو خورد از حادثه
چرخ بلند (استاد فرخی ع) من چون
چنان بدیدم جستم ز جای خواب باهو
بدست کرده با شتر شدم فراز و بقول
برهان مطلق چوب دست بزرگی - صاحب
رشیدی بذکر معنی بالا گوید که از ینجاست که

در جا ماسب نامه تعبیر از حضرت موسی بن خ
شبان باهو دار کرده بمعنی صاحب عصا چه
عصا - باهوی درخت باشد مجازاً - صاحبان
ناصری وجامع بر چوب دستی وعصا قانع -
(ناصری ۵) باهو چو شبان وادی ایمن ہ
شگفت که اژدها کنی باهو را خان آرزو
در سراج گوید که بمعنی چوب دستی بمجاز است
و فرماید که تخصیص رشیدی به چوب دستی
که شتربانان بدست دارند بحیاب است
که از خصوصیت مقام ناشی باشد مؤلف
عرض کند که باه و باهنه بقول ساطع لغت
سنسکرت است بمعنی بازو (الخ) پس
فارسیان واو نسبت در آخرش زیاده
کردند که بمعنی منسوب به بازو است وکنایه
گرفتند از چوبی که بوسیله آن چارپایان را
می رانند و برای تیزروی بدان اشاره کنند
چنانکه در عرب شتران را و در فارس خران
را و در هند گاوان را مخفی مباد که برسم هند
بر سر این چوب خار آهنی هم نصب کنند
و جا دارد که باهو را بمعنی مفد هش گیریم که
افاده معنی فاعل کند و باهو بضم اول بقول
برهان کلمه ایست از برای آگاهیدن
وخبر دار کردن مستعمل پس چوبی را باهو نام
کردند که اشاره خبرداری بوسیله آن کنند
یعنی استعمال آن چوب اشاره کند برای
تیزروی و جا دارد که باهو را مبدل بازو
گیریم بمعنی چارمش که زای هوز را بهای هوز
بدل شود چنانکه اشاره این بر بازو کرده ایم
(اردو) وہ مختصر سی لکڑی جسکے ذریعہ سے
چارپایون کو جلد چلنے کا اشارہ کرتے ہین
اور اون کے پٹھے مین چبوتے ہین مؤنث
(۲) باهو - بقول سروری وجهانگیری ورشیدی
و ناصری وجامع بمعنی بازو و صاحب برهان
صراحت کند که از آرنج تا سر دوش باشد

مؤلف عرض کند کہ زای ہوز بہ ہای ہوز بدل شد چنانکہ براز و براہ دیگر ہیچ
(اردو) دیکھو بازو کے پہلے معنے۔

(۴۳) باہو۔ بقول ناصری بمعنی بعون تعالی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ باعتماد صاحب ناصری کہ از اہل زبان است توانیم عرض کرد کہ با در ینجا بمعنی سیوم ہش یعنی استعانت و ہو ضمیر راجع بسوی خدا چنانکہ او تعالی شانہ
(اردو) بعونہ تعالی۔ اللہ کی مدد سے۔

باہوش و رشید اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار۔ عقلمند و لائق۔ صاحب بول چال ہم بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ مؤلف عرض می کند کہ مجرد باہوش ہم بمعنی ہوش و عقل دارندہ درست باشد کہ کلمۂ با درینجا بمعنی ہمنشینی افادۂ معنی فاعلی کند (اردو) باہوش۔ باعقل و ہوش اردو میں بقاعدۂ فارسی مستعمل ہے۔

باہون بقول شمس لغت فارسی و مرادف باسبون کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ باسبون بہ موحدۂ چہارم لغتی نیست امّا صاحب محیط بر باسیون بہ تحتانی چہارم نوشتہ کہ مرادف بافیون۔ سعد را گویند و بر سعد فرماید کہ بضم اوّل و سکون ثانی و دال مہملہ بیونانی فیناررس و اقرقون و بسریانی سعدا و فرجہ و برومی بروشن و ففوروں و بترکی تپلاق و طبلاق و در تنکابن استکو و بعربی قراح الجمل و بفارسی مشک زیر زمین و بہندی موتہہ گویند و آن بیخ نباتی است و نوعی است از آن کہ بہ شیرازی سعد الزنگ نامند۔ گرم و خشک در اوّل سوم و گویند در آخر دوم و در ان قبض اندک و تجفیف قوی و تسخین بلا لذع

و تفتیح بالغ و حرافت است حتی کہ دہان گہا بکشاید و اخراج دم نماید و ریاح را پراگندہ کند و محرق خون است خواص بسیار دارد۔ (الخ) صاحب برہان ذکر مشکک کردہ بر گیاہ خوشبو قانع و فرماید کہ اسم آن در عربی سعد است مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ ما ذکر (باسیون۔ بہ تحتانی چہارم) بجاش نکردیم باآنکہ بر (باسبون۔ بموحدہ چہارم) اشارۂ آن کردہ ایم۔ ازینجاست کہ تلافی مافات درینجا می کنیم۔ بالجملہ باہون را بدین معنی غیر از صاحب شمس دیگر کسی ننوشت و فارسی این مشکک است کہ بجای خود ش می آید۔ محققین فارسی زبان و مفردات طب باہون را ترک کردہ اند و متحقق نشد کہ لغت کدام زبان است (اردو) ناگرموتہہ۔ بقول جامع الادویہ سعد کوفی ۔ مشک زمین ایک جڑ ہے گول اور لانبی صاحب محیط نے ناگرموتہہ پر لکھا ہے کہ موتھا کی ایک قسم اور موتھا پر سعد کا حوالہ دیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے موتھا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ناگرموتھا۔ ایک قسم کی گھانس۔ جس میں سے خوشبودار جڑین نکلتی ہین عربی مین اسکو سعد کہتے ہین۔ صاحب ساطع نے بھی موتھا پر سعد کوفی لکھا ہے اور ناگرموتھا پر مشکک زیر زمین۔

باہہ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی (۱) دریای شور و (۲) رود باری کہ پایاب نباشد و (۳) اسپ قوی و توانا صاحب کنز فرماید کہ لغت فارسی است و در ترکی زبان برای بحر و یم مستعمل مؤلف عرض کند کہ در عربی زبان تبہ بمعنی زیادہ شدن آمدہ پس باہہ اسم فاعل اوست بمعنی زیادہ شوندہ

عجمی نیست کہ فارسیان این را عرس کردہ برای دریای شور استعمال کردہ باشند کہ روز بروز زیادہ شود از مجرای آب زمین وجز روند اسم ہم تعلق دارد باین معنی معنی دوم مجازش کہ دریای بزرگ را ہم بہ نام موسوم کردند و معنی سوم ہم ہم مجازگیر کہ اسپ قوی و توانا ہم مثل موج دریا برمی خیزد و جا دارد کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم ولیکن محققین فارسی زبان آن ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) سمندر دیکھو اسمندر (۲) بڑی ندی جو ہمیشہ بھرپور رہتا ہو اور دریا بات ہو (مؤنث) (۳) جاندار گھوڑا۔ زبردست گھوڑا۔ مذکر

باہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست مثل — صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را در تعریف مرگ استعمال کنند کہ چون قضا آید ہیچ مانع رد نشود (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال موت سات تالوں میں بھی نہیں چھوڑتی دکن میں کہتے ہیں موت کبھی نہیں ٹلتی

بای — بقول سفرنگ ببای موحدہ با الف و یای تحتانی (۱) بمعنی باشندہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این (۲) ہست و وجود و قیام و کائنات و ہمین است اسم مصدر بائیدن و بودن کہ بجای خودش می آید۔ و استعمال فارسیان قدیم بمعنی باشندہ از ہمین است بمجاز (اردو) (۱) رہنے والا۔ قائم۔ (۲) ہست۔ بقول آصفیہ۔ فارسی جس کا سنسکرت است ہے۔ اسم مؤنث ہستی۔ بود۔ قیام۔ وجود۔ کائنات

بایا — بقول سروری بمعنی دربایست صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف بایست و بایستہ

بمعنی ضروری و بقول برهان بمعنی در بایست
و ضروری و آنچه در کار و محتاج الیه باشد
صاحب رشیدی گوید که بمعنی بایسته و ضروری
و برین قیاس است بایست و بایستن
و بحوالهٔ سامانی فرماید که مخفّف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و بقول
جامع چیز ضرور و ضروری - و بقول ناصری
چیزی لازم و واجب و محتاج الیه و صاحب
نوادر بذیل بایستن ذکر این کرده فرماید
که بمعنی ضروری و ناگزیر و برین قیاس است
بایان و بایسته و بایست خان آرزو در
سراج گوید که بوزن آیا بمعنی بایسته و بایست
و فرماید که بعضی گفته اند که مخفّف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و دور نیست
که در بعضی جاها نون اسم فاعل را حذف
نمایند چون پیران و پیرا (حکیم سوزنی ع)
از بهر تازه بودن دلهای خاص و عام

بایا تری لبی ز نم ابر بر نبات ۞ مؤلّف
عرض کند که آنچه صاحب رشیدی بایست
و بایستن را هم برین قیاس گوید از حقیقت
خبر ندارد و از قیاس سطحی کار گیرد و سامانی و رشیدی
و خان آرزو که این را مخفّف بایان خیال کرده اند هم
بحقیقت پی نبرده اند که بای بلغت ژند و پاژند بمعنی
باشنده و هستی دارنده و قائم آمده چنانکه بجایش گذشت
و هم بای امر حاضر است از مصدر بایستن
که می آید و بایا بزیادت (الف) در آخرش
افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه از گوی - گویا و
از جوی - جویا ذکر این قاعدهٔ فارسی بر (الف
فاعل) گذشت - و بایان اسم حال است
که تعریفش بر (اسم حال) کرده ایم - پس
سامانی و رشیدی و خان آرزو سکته
خورده اند که این را مخفّف بایان بحذف
نون گرفته اند اگرچه حذف نون آخر هم جائز
قیاس نیست چنانکه ایشان و ایشا و

آتی ولیکن بوجود قاعدۂ خاص ضرورت ازو
کہ مخفف گیریم پس معنی حقیقی این باشندہ و
قائم ومجازاً بمعنی ضروری ومحتاج الیہ
(اردو) رہنے والا۔ قائم۔ ضروری۔
باپایم برآمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بابخت بد
وروزگار خود جنگ کردن **مؤلف**
عرض کند کہ محققین صاحب زبان ازین ساکت
ومعاصرین عجم بر زبان ندارند ومعنی حقیقی
این تائید مقصود نمی کند۔ طالب سند استعمال
می باشیم (اردو) بدقسمتی کے ساتھ جنگ کرنا
باپایان صاحب نوادر ذکر این بذیل
مصدر بایستن کردہ گوید کہ بایا بمعنی
ضروری وناگزیر است وبرین قیاس
بایان وبایستہ وبایست ومی بای۔ وقرینہ
کہ نابای بنون نفی بمعنی محال وناممکن وساماں
ورشیدی وخان آرزو بذیل بایا گویند کہ
بایان اصل است وبایا مخفف و بایان
اسم فاعل است از بایستن۔ **مؤلف**
عرض کند کہ بای امر حاضر (بائیدن۔ کہ می آید
وبایان اسم حالش بمعنی باپندہ وہیچ تعلق
از بایستن ندارد وصاحب موارد این
را حاصل بالمصدر بایستن شمارد بہ تحقیق
مادو مصدر است یکی بایستن ودیگری
بائیدن وبقول صاحب موارد (بذیل بایستن)
چہار حاصل بالمصدرش (۱) بایست و
(۲) بایستہ و(۳) بایا و(۴) بایان وہر
چہار بمعنی ضروری وناگزیر پس وجہی نیست
کہ سوم وچہارم را باوصف وجود مصدر
بائیدن متعلق بہ بایستن کنیم۔ تسامح محققین
ازین است کہ از مصدر بائیدن بی خبر اند
کہ بحالش می آید (اردو) ضروری۔ ناگزیر
باپد بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی شاید
باشد وصاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ ہم باشد

وصاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و از ظہر بیان محققین بالا ظاہر است کہ اسم جامد فارسی زبان دانستہ اند۔ بہ تحقیق **مؤلف** مضارع بائیدن است کہ می آید بمعنی ضروری باشد وہست شود و (بود۔ بہ ضم موحدہ و فتح واو) چنانکہ ؎ باید کہ این کارکنی ؎ یعنی لازم است تراکہ این کارکنی و از ہمین معنی حقیقی فارسیان بمجاز بمعنی لائق و سزاوار پیدا کردہ اند چنانکہ (باید و شاید) و شاید ہم مضارع شائیدن و شایان اسم حالیہ است و شایے اسم مصدر ش (بحث کامل این بجایش می آید) (سعدی شیرازی ؎) دوستان ؎ کفندم کہ چرا دل بتو دادم ؎ باید اول زتو پرسید چنین خوب چرائی ؎ (اردو) چاہیئے۔ لازم ہے۔ صاحب آصفیہ نے (باید و شاید) پر فرمایا ہے کہ۔ فارسی۔ جیسا چاہیئے جیسا لائق ہے۔

بای دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول تحقیق الاصطلاحات بمعنی باختن (حکیم حاذق گیلانی ؎) لیلی زعشوہ ہای تو دل بای دادہ ؎ شیرین زجلوہ ہای تو خاطر فگارہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بای بمعنی ہست وجود و قیام و کائنات بجایش گذشت پس معنی حقیقی این مصدر مرکب۔ وجود و قیام را از دست دادن است و کنایہ از باختن (اردو) ہارنا۔

باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ہمین مثل را بہ تغییر خفیف (متاع نیک ہر دکان کہ باشد) بر زبان دارند و این بجائی زنند کہ مقصود از خوبی مال باشد کہ ہمیشہ مرکوز خاطر خریدار است و خریدار را ہیچ سروکار از دکاندا

باشد که زیبا باشد یا بکره بعض خریداران گویند خریداری مال از دکان خاص میباشند نظر بر خوبی مال اوست که شهرت گرفته فارسیان همین مثل را در غیر دکان و خریداری هم می زنند مثلاً ما را شخصی در کار است که مهندس کامل باشد ولیکن این قسم مهندس بدست نمی آید الا در بر همنان فارسیان گویند بیار آنرا اسلمان باشد یا برهمن "متاع نیک هر دکان که باشد" (اردو) دکن مین (متاع نیک هر دکان که باشد) مستعمل ہے نیز کہتے ہین "چیز اچھی ہو یا ن سے ہو یا وان سے" اسکا مطلب یہہ ہے کہ جس دکان سے چاہو خرید کرو مگر مال اچھا رہے۔

بایر بہار ذکر این کرده از معنی ساکت و فرماید که طاہر نصیر آبادی در احوال میرزا ابو الحسن نواده میر ابو المعانی نوشته که "میر ابو المعانی در خدمت شاه الیاس قاضی بکمال اعتبار داشت رقمی باو عنایت کرده بود که هر زمین بایری که دران ولایت باشد آباد ان کند جهت خود چنانچه شصت و دو تومان از مال او بسیور غال مقرر بوده" **مؤلف** عرض کند که لله العجب محقق حاطب اللیل تمغهٔ معرفت این نگذاشت نقص تحقیق خود را پروا نداشت . ندید انکه لغت عربی زبان است والا در تالیف خودش جا ندیداد و بخیال اینکه شاید لغت فارسیان است عبارات طاہر نصیر آبادی را نقل کرد و تصفیه آن ندید ما نہاد حقیقت اینست که بایره زبان عرب زمین خراب و نا مزروع را گویند (کذا فی منتهی العرب) فارسیان بحذف ہای آخر استعمالش کرده اند (اردو) بنجر . بقول آصفیه . ہندی . اسم مؤنث . وه زمین

جو مدت سے ہوئی جوتی نہ گئی ہو۔ افتادہ۔ غیر مزروعہ۔ بلا تردد۔

بایست بقول سروری بکسر یای حطی بمعنی (۱) حاجت وضروری باشد (ابو المثل ہ) گفت من پاسخ تو باز دہم ۰ با آنچه بایست تست ساز دہم ۰ صاحبان جہانگیری وجامع این را مرادف بایا گویند بمعنی ضرور وضروری صاحب برہان فرماید که بمعنی در بایست وضروری ومحتاج الیه وبمعنی چنانکه می باید ومی شاید ہم بمعنوست وصاحب رشیدی بذیل بایا فرماید که بمعنی بایسته و ضروری وبرین قیاس است بایست وبایستن وبقول ناصری مرادف بایا و بایسته بمعنی چیزی لائق و واجب ومحتاج الیه و بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر بایستن **مؤلف** عرض کند که بایستن مصدری می آید بمعنی ضرور شدن ولازم گردیدن و در کار گشتن ومحتاج الیه شدن وشک نیست که این حاصل بالمصدر است بمعنی ضرورت ولزوم واحتیاج وہمین است معنی حقیقی این محققین بالاحقیقت پی نبرده اند مخفی مبادکه (۲) ماضی مطلق است از مصدر بایستن (اردو) (۱) ضرورت مؤنث۔ لزوم۔ مذکر۔ احتیاج۔ مؤنث۔ (۲) ضرور ہوا۔ لازم ہوا۔ درکار ہوا۔

بایستن بقول بحر بکسر یای حطی ضرور شدن ولازم گردیدن و درکار گشتن ومحتاج الیه شدن (کامل التصریف) ومضارع این (باید) وصراحت فرید کند که صیغه مضارع وحال این مصدر قبول میم متکلم ویای خطاب وکلمات جمع حاضر وغائب بحذف دال ضمیر واحد غائب نمی کند وصیغه اسم فاعل وامر ونہی نیز نیامده وبقول موارد۔ ضروری

و ناگزیر بودن و گوید که بایست و بایسته و بایا و بایان بمعنی ضروری و ناگزیر حاصل بالمصدر رش صاحب نوادر در معنی مصدری همزبان موارد و گوید که بایا بمعنی ضروری و ناگزیر و برین قیاس بایان و بایسته و بایست و هی بای و فرماید که تا بای بنون نفی بمعنی محال و ناممکن۔ صاحب کنز که محقق ترکی زبانست می فرماید که مصدر فارسی است و در ترکی بمعنی لزوم و اقتضا مستعمل و بقول فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است بمعنی لازم و ضرور و واجب بودن است و بس مؤلف عرض کند که این مصدر بست با صول ماجعلی که اسم مصدر این بائس لغت عرب است که بقول محققین لغات عرب بمعنی حاجت مند و سخت۔ اسم فاعل است از مادهٔ بأس که بمعنی شجاعت و سختی و احتیاج و قوت آمده فارسیان بر

بائس علامت مصدر تن زیاده کرده مصدری ساختند و بمعانی متذکرهٔ بالا استعمالش کردند مضارع این بی آید و آنچه باید را مضارع این خیال کرده اند سکندری خورده اند که باید مضارع مصدر بائیدن است و بائیدن مرادف بایستن متقنین فارسی زبان گفته اند که اگر ما قبل آخر ماضی سین غیر منقوطه و حرف پیشینش الف بود۔ آن سین در مضارع جائی به های مفتوح بدل گردد چنانکه خواهد از خواست و جائی بیای مفتوح چنانکه آراید از آراست و بصورتی که حرف پیشینش غیر الف باشد در مضارع آن سین بلشتر (بعد نقل فتحه بر حرف پیشین) حذف نموده شود چنانکه باید از بایست و شاید از شایست و تواند از توانست و داند از دانست و زید از زیست و گرید از گریست کذا فی تحقیق القوانین) ما می گوئیم که متقنین بی خبر

از ماخذ مصادر و اسم مصدرش این
ہمہ جگر کاوی ہا در تالیف قواعد کردہ اند
ما این قاعدہ را در (بایستن) ضرور خیال
نمی کنیم و نسبت دیگر امثلہ بجای خودش
بحث کنیم و بایا و بایان و می بای و نبای
ہمہ متعلق است بمصدر بائیدن ۔ بی خبری
محققین بالا از وجود مصدر بائیدن اینہا
را بحقیقت نبرد ۔ خان آرزو تجاہل عارفانہ
کند و بادم تحقیق این مصدر را ترک
می کند و بر بایا می فرماید کہ مخفف بایان
و اسم فاعل است از بایستن و این برو
کہ در بایستن و بائیدن فرقی نکرد ۔ صاحب
بحر کہ این را کامل التصریف گوید تسامح
اوست و بلحاظ تعریفش کہ در دیباچہ
کتابش گذشت سالم التصریف باشد و
صراحت مزیدش کہ بالا گذشت حالا
ہیچ ضرورت ندارد کہ در (سالم التصریف
بقولش غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامدہ
(اردو) ضرور ہونا ۔ لازم ہونا ۔ درکار ہونا

بایستنی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی ضروری و واجب العمل و بقول فرہنگ
فدائی ہر چیز کہ در کار و نگوشہ ما محتاج باشد
مؤلف عرض کند کہ جزین نیست کہ یای
لیاقت در آخر مصدر بایستن زیادہ کردہ اند
کہ گذشت چنانکہ خوردنی و دیدنی و شنیدنی
(اردو) اردو مین لفظ قابل کے ساتھ
استعمال ہوتا ہے جیسے "قابل دید" ہے
دیکھنے کے قابل ہے "ہونے کے قابل ہے"
اور بایستنی کا ترجمہ ۔ ضرورت کے مطابق
۔ لائق کار اور ضروری بھی ہو سکتا ہے ۔
ضروری بقول آصفیہ ۔ واجبی ۔ لازمی ۔

بایستہ بقول سروری آنچہ محتاج الیہ و
مطلوب باشد ۔ (ابن یمین ؎) غرقہ بحر
غمم شدم بفرست ٭ یک سفینہ کہ ہست

بایسته۔ صاحبان جهانگیری و ناصری و برهان این را مرادف بایا و بایست نوشته که بجایش گذشت (امیر خسرو) ساحل عزیز تر شد از آب تشنه را۔ خواهندم ز خواسته بایسته تر لبی۔ و بقول جامع چیزی ضرور و ضروری مؤلف عرض کند که های مفعولی بر آخر بایست زیاده شده است و بس۔ فارسیان استعمال این بمعنی لائق هم کنند (اردو) ضروری مؤنث۔ لائق۔

بایسته هستی اصطلاح بقول برهان و بحر و جامع کنایه از واجب الوجود چنانکه شایسته هستی هم واجب الوجود را گویند صاحب ناصری بحواله دساتیر گوید که این را ترجمه واجب الوجود دانستن غلط صریح که شایسته هستی ممکن الوجود است و آن را شایسته بود نیز گویند۔ (انتهی) صاحب سفر نقل بیت و ششمی فقره (نامه شت ساسان نخست) کنند ؎ بایست هستی و ناگزیر باش هر آئینه بود بود همیشه هست جاوید پای ناچار پای بیگمان مان بی آغاز و انجام الخ) و فرماید که بایست بمعنی واجب و هستی بمعنی وجود پس معنی ترکیبی اش واجب الوجود شد و آن موجودی بود که خرد وجود آنرا واجب و ضروری شمارد و این ترجمه بدری زفان است و به نقل چارمین فقره (نامه شت ساسان نخست) کننده ایست بایسته هستی شایسته هستی را ؎ فرماید که یعنی واجب الوجود صانع و خالق ممکن الوجود و بحوالهٔ تفسیر ساسان پنجم می فرماید که (بایسته هستی) بمعنی واجب الوجود و (شایسته هستی) بمعنی ممکن الوجود (الخ) مؤلف عرض کند که در بایستن و شایستن فرق وجوب و امکان پیدا شد و در معنی بیان کرده محققین اول الذکر شبهی نیست الا اینکه صاحب برهان در معنی شایسته هستی

غلط کردہ و ما بحث این بجایش کنیم و قول
صاحب ناصری را نسبت اصطلاح زیر
بحث غلط دانیم (اردو) واجب الوجود
بقول آصفیہ۔ عربی جسکی ذات اپنی ہستی
یا وجود مین غیر کی محتاج نہو جسکی ذات
اسکے وجود کی مقتضی ہو جیسے خدای تعالی کی ذات

بابیک بقول برہان بکسر ثالث و سکون
رابع و کاف نام مردی۔ صاحبان جہانگیری
و رشیدی و جامع و سراج و ناصری و
انند و مؤید ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ صفات این
مرد ہیچ معلوم نشد و اگر مقصود محققین مجرد
اظہار علم است این قسم لغات را حدی
نیست بای حال ترک این بر بیانش
تفوق داشت اتباع شان کردہ ایم کہ
این را نگذاشتیم خیال ما اینست کہ فارسیان
بر آخر لغت عربی بائس کہ بمعنی حاجت مندی
و سخت است کاف تحقیر یا ترحم یا نسبت
یا تشبیہہ یا تعظیم زیادہ کردہ باشند
پس این مفرس باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
(اردو) بابیک نام ایک شخص گزرا ہے
جسکے حالات و صفات معلوم نہو سکے۔

بابش بقول صاحب سفرنگ کہ شرح
چاردہمی فقرہ (نامہ شت ساسان نخست اورنگ)
ربای ابجد با الف و کسر تحتانی و سکون
سین معجمہ بمعنی قیام و وجود۔ دیگر محققین
فارسی زبان ازین ساکت مؤلف عرض
کند کہ لغت ژند و پاژند است و بابش
کہ بمعنی قدیم گذشت مخفف و ماخوذ از
ہمین لغت باشد و جا دارد کہ این را
مزید علیہ (بابے) گیریم کہ بہمین معنی گذشت
یا بابے را مخفف این (اردو) قیام
وجود۔ مذکر۔ دیکھو بابے۔

بابکان بقول سروری بکاف بر وزن

بادیان حافظ و خازن و فرماید کہ (آذر
بایگان) کہ اسم ناحیہ ایست مشہور
مرکب است از آذر و بایگان یعنی
بیت النار و حافظ النار چہ دران
ناحیہ آتشکدہ بسیار بود و بایجان معرب
بایگان است کذا فی معجم البلدان۔ صاحبان
برہان و جامع این را بہ کاف فارسی آوردہ
صاحب ناصری بمعنی ہمزبان سروری
وصراحت کاف نکرد خان آرزو در سراج
ہم بکاف فارسی ذکر این کردہ ماخذ
(آذر بایگان) گوید مؤلف عرض کند
کہ باے بمعنی وجود و قیام و باشندہ بجاے
خودش گذشت و گان بقول برہان با
کاف فارسی بمعنی لائق و سزاوار پس معنی
لفظی این سزاوار قیام و وجود و کنایہ از
محافظ و خازن پس بہ کاف فارسی است
نہ عربی (اردو) نگاہبان۔ بقول آصفیہ

فارسی۔ اسم مذکر۔ محافظ۔ چوکیدار۔ پاسبان
سنتری۔ پہرے دار۔

بایک چشم دیدن مصدر اصطلاحی
۔ بقول بحر مرادف از یک چشم دیدن مؤلف
عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین قدر است
کہ مشاہدہ بہ یک چشم و چشم دیگر را بند کردن
ولیکن معنی اصطلاحی درانحال پیدا می شود
کہ این را مضاف کنیم بسوی دو کس یا ہمہ
یعنی (بایک چشم دیدن دو کس را یا ہمہ را)
اے بنظر مساوات دیدن دو کس را یا ہمہ را
(تاثیر ع) مرا از فطرت خورشید تابان
این پسند آمد ٭ کہ بایک چشم می بیند بزرگ
و خرد دنیا را ٭ (فقرہ) ما ہمہ موجودات
دنیا را بایک چشم می بنیم۔ (اردو)
دیکھو از یک چشم دیدن۔

بایکدیگر استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بمعنی باہمدیگر و بایکدیگر و بہم مؤلف

عرض کند که معنی حقیقی است (اردو) دیکھو باہم۔

بایکدگر سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مساوی قرار دادن است ظہوری ے) مہر و کین راد راز ل بایکدگر سنجیده اند۔ کین تو چیند الست مہر من بامقدار هست (اردو) باہم تولنا۔ دونوں کو ہم وزن کرنا۔ مساوی کرنا۔ ایک درجہ میں قرار دینا۔

بایگان ہمان بایکان است که بکاف عربی گذشت و ماخذ این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بایکان۔

بایگر بقول صاحب ضمیمۂ برہان موجب را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بای بمعنی قیام و وجود بجایش گذشت و گر بقول برہان بمعنی کننده و سازنده که افادۂ معنی فاعلی کند وقتی که با کلمۂ دیگر ترکیب شود (الخ) پس بایگر اسم فاعل ترکیبی است بمعنی وجود و قیام دارنده و کنایه از موجب و سبب و باعث و وجه (اردو) موجب۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ سبب۔ باعث۔ وجہ۔

بایندان اصطلاح۔ بقول انند و ہفت بفتح تحتانی و سکون نون و دال ابجد بالف کشیده و نون زده لغت فارسی است که میانجی را گویند مخفی مباد که میانجی بمعنی قاصد است و پایندان بقول صاحب کنز بہ بای فارسی لغت فارسی که در ترکی بمعنی کفیل و ضمین مستعمل و بقول برہان میانجی کننده مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است مرکب از باین و دان۔ بین لغت عربیست بمعنی درمیان فارسیان بزیادت الف بعد موحده مفرسش کردند و لقا بعده اسم فاعل ترکیبی مرکب کردند بالفظ

دان که امر حاضر دانستن است پس معنی لفظی این درمیان داننده و مراد از این فیمابینی داننده و کنایه از قاصد و پایندان که به بای فارسی می آید مبدل است که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو اسکو۔

با این ریش وفش مثل۔ صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که این مثلی نیست بلکه بمعنی حقیقی است فارسیان چون کسی را که بصورت نیک بختی می نماید فریب فعل ذمیمی بینند بحق او گویند که "سبحان الله با این ریش وفش این کار می کنی" و این مقوله تعجب است یعنی با وجودیکه بصورت آثار بزرگی داری و بسیرت خلاف آن۔ مخفی مباد که موحده اول بمعنی (با وجود) است و فش بقول برهان آنچه از سر دستار بمقدار یک وجب بطریق علاقه گذارند۔ حاصل اینست که کسی که ریش دارد و عمامه بر سر و عمامه را فش در پس گذارد مردمان او را در بادی النظر صاحب علم و نیک بخت دانند بالجمله (با این ریش وفش) بمحاوره فارسیان بمعنی (با این بزرگی) باشد و بس (اردو) دکن مین کہتے ہین "با این ریش وفش یہ افعال" اس کا مقصد یہی ہے کہ باوجودیکہ چہرے سے بزرگی کے آثار نمایان ہین ایسے افعال کرتے ہو۔

با بو نیستی اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان ضروری العدم و بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ فانی و نیستی پذیر۔ **مؤلف** عرض کند که اصل این با یا نیستی بود با یا بمعنی ضروری گذشت

ونیستی بمعنی خودش که مقابل هستی باشد
پس (با نیستی) بمعنی حقیقی شد و رسی الہم
ونیستی پذیر درست باشد الف چارم بدل
شده به واو چنانکه تاغ و توغ (اردو)
فانی۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ فنا ہونے والا
نیست و نابود ہونے والا (ذوق ؎)
کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم
ہیں کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم

بائیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بروزن سائیدن (۱) بمعنی بایستن۔
صاحبان بحر و موارد و نوادر که محققین
مصادر فارسی زبانند ازین مصدر
ساکت و ما این را مصدر اصلی دانیم
که اسم مصدر این بایی لغت فارسی
است که بجای خودش گذشت و معنی
لفظی این بلحاظ معنی اسم مصدر (۲) هست
شدن و بودن است و آنچه محققین بالا
این را مرادف بایستن گرفته اند مجاز باشد
و محتاج سند استعمال مخفی مبادکه بایی امر حاضر
و نابایی نهی و باید مضارع این صاحب
نوادر می آید و نابایی را بذیل
مصدر بایستن آورده بی خبری
اوست از ماخذ (سید حسن اشرفی ؎)
ای خوشاینده ترا از زیبائی چشم بد دور
چنین می بائی که (اردو) (۱) دیکھو
بایستن (۲) دیکھو بودن۔

موحّده با موحّده

ببا بقول جہانگیری اوّل مفتوح (۱) درِ خانه گویند و بقول برہان و ناصری و جامع
(۲) آشی را ہم که از بن پزند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که
بمعنی دوم ظاهر امر کب است از با و بن و لون [illegible]

(الخ) مؤلّف عرض کند کہ ماخذ معنی دوم را درست بیان کردہ کہ موافق قیاس است وبا بمعنی آش بجایش گذشت و ماخذ معنی اوّل را برای ماگذاشت مخفی مباد کہ درِخانہ وسرا را در عربی باب گویند وبا مفرّس است بہ قلب بعض چنانکہ اسطخر واسطرخ و افزار وافراز و باھون و باہون (اردو) (۱) دروازہ۔ گھر کا۔ مذکر (۲) آش بن یعنی وہ آش جو قہوہ کے سفوف سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

(۲۰۰)

ببادبردادن مصدر اصطلاحی بربادو ضائع کردن است وکلمۂ بہ زائد باشد (انوری ﷺ) بخاک در کنندش ہم زمانہ چون قارون ﷺ بباد در دہدش ہم زمانہ چون قارن ﷺ (اردو) برباد کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تباہ کرنا۔ ضائع کرنا۔ نیست ونابود کرنا۔

بباد چماق گرفتن مصدر اصطلاحی خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بزیر ضرب چماق گرفتن است وفرماید کہ این لفظ مخصوص چماق نیست بلکہ (بباد دشنام گرفتن) و (ببادگرہ گرفتن) نیز آمدہ و لفظ چماق اگر بقاف باشد ترکی خواہد بود کہ قاف در فارسی نیست واگر بدل بود موافق لہجۂ عراقیان متاخر مشکل است زیرا کہ در قوافی قاف واقع گشتہ وآن چوبی باشد سرکج بہیئت مخصوص (شفائی ﷺ) قوامی ماسکہ ات کو تہی نمود تراﷺ گرفتم از سر اعراض چون بباد چماق ﷺ مؤلّف عرض کند کہ بلحاظ تعمیم بیان کردہ اشّی آسان است کہ (بباد چیزی گرفتن) را قائم کنیم کہ از استعمال آن چیز حرکت ہوا پیدا شود ومصادر خاص در تعمیمش داخل باشد مخفی مباد کہ چماق بقول خان آرزو در سراج

بحوالۂ برہان گرز آہنین شش پر و در ینجا
زمان چوب دستی سر گرہ دار را گویند۔
و صاحب لغات ترکی گوید کہ سپاہی کلنزلہ
سر را نام است (انتہی) با تفاصیل باد
دریچا بمعنی صدمہ و آسیب است کہ بر کسی
پانزدہم گذشت (اردو) صدمہ پہنچنا
پہنچانا۔

بباد دادن | مصدر اصطلاحی بقول
ضمیمۂ برہان و بحر و اننداکنایہ از نیست
و نابود کردن مؤلف عرض کند کہ مراد
از برباد و ضائع کردن است (ظہوری
ے) در دام دیدہ گوش گرہ و کردہ
عقل و ہوش ٭ طاقت بباد دادہ حسن
تکلمت ٭ (ولہ ے) آبرو در طلب
بباد مدہ ٭ بعرق ریزی حیا سوگند ٭۔
(ولہ ے) دل را نفسی نگرد و طوفان ٭
ناموس غمش بباد دادیم ٭ (ولہ ے اطوفان
آہ با دو جہان را بباد داد ٭ از بس ادب
نقاب بران رو گذاشتیم ٭ (صائب
ے) می دہد از پر فشانی خرمن گل را بباد ٭
بس کہ گل را خار پیش عندلیبان کردہ ٭
(انوری ے) دادم دو جہان بباد
عشقش ٭ نز را بدو حبہ بر نگیرد ٭ (اردو)
برباد کرنا۔ دیکھو بباد بر دادن۔

بباد دشنام گرفتن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر صدمۂ دشنام رسانیدن مؤلف
عرض کند کہ خان آرزو در چراغ ہدایت
(بباد چماق گرفتن) ذکر این کردہ و
لفظ باد دریچا ہم بمعنی پانزدہم است
یعنی صدمہ (اردو) گالیون سے چوٹ
کرنا۔ گالیان دینا۔

بباد رفتن | مصدر اصطلاحی بقول
بحر و انند نابود شدن (تعلیقہ) عرض
کنند کہ لازم بباد دادن است (ظہوری

(ص) شکیب و صبر و دل و دین بباد رفت
ہمہ ہا چہا نکرد ہوائش ہنوز تا چہ کند ہا (صائب
ص) بباد رفت سر غنچہ تا دہن وا کرد ہا
کہ خندہ زنہ دل بمدعا زدہ است ہا (اردو)
برباد ہونا۔ بقول آصفیہ۔ تباہ ہونا۔ اجڑنا۔
نیست و نابود ہونا۔

بباد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و انند مرادف بباد دادن (اردو)
دیکھو بباد دادن۔

بباد نفس گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ و بحر و انند مرادف بباد
دشنام گرفتن یعنی صدمہ دشنام رسانیدن
(شفیع اثر ص) گرفتہ است بباد نفس
خلائق را ہا فقیہ شہر چو قصاب تا بہ بد
پوست ہا و فرماید کہ باد بدین معنی محصور است
نفس و دشنام نیست باد بمعنی دشنام

کہ تعریف ہر یکی ازین اصطلاحات آخر الذکر
بجایش گذشت و نفس را درین مصدر
اصطلاحی بمعنی دشنام گرفتن محل غور است
و بخیال ما کنایہ از شور و غوغا توان گرفت و
ازین ادعای ما در معنی شعر نقصانی پیدا
نمی شود و این مرادف (بہ باد دشنام گرفتن)
اصلا نیست بلکہ این مصدر کنایہ باشد
از مبتلای شور و غوغا کردن محققین بانام
و نشان غور نکردہ اند۔ قائل (اردو)
دیکھو بباد دشنام گرفتن اور ہمارے معنون
کے لحاظ سے شور و غوغا میں مبتلا کرنا۔ آواز
کسنا۔ دہوم مچانا۔

ببار آوردن استعمال۔ یعنی مثمر کردن
است بمعنی حقیقی۔ (انوری ص) فتح باب
گفتہ ببار آورد ہا قلب دی ماہ شاخ
... راہ (اردو) بارور کرنا۔ بار دار کرنا۔
باد سیلی وغیرہ ہم آمدہ مؤلف عرض کند

ببار آوردن مصدر اصطلاحی۔

ہمان است کہ بر (آوردن ببازار) گذشت (صائب ع) عیب صاحب ہنران چند ببازار آری ٭ چند از ان گلبن پرگل کف پرخار آری ٭ (اردو) دیکھو آوردن ببازار۔

ببازار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند فاش و رسوا شدن مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ ذکر چیزے وکسی را نوبت بہ بازار رسیدن مراد از شہرت کامل باشد اگر آن راز است۔ فاش می شود و اگر ذکر شکایت است رسوائی است از ہمین نتیجہ معنی کنایہ پیدا شد خلاف قیاس نیست (مولانا ثانی ع) خواہی خبر از خانہ ببازار نیفتد ٭ از بیخبران مگذر در خانۂ ما باش ٭ از سند پیش کردہ محققین معنی افشا پیدا می شود نہ رسوائی۔ فتأمل۔ (اردو) فاش ہونا۔ رسوا ہونا۔

ببازیچہ در آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بلہو لعب کردن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ باشد مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) کھیل کود مین مشغول ہونا۔

بباطن کسی گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند بدعای بد او سپردن (صائب ع) دل کار خود بدامن پاک دعا گذاشت ٭ اغیار را بباطن مہر و وفا گذاشت ٭ مؤلف گوید کہ در استعمال فارسیان باطن بمعنی دعای بدبجای خودش گذشت پس ازین سند مصدر (کسی را بباطن کسی گذاشتن) پیدا است۔ (اردو) کسی کو کسی کے بددعاے دلی اور کوسے کے حوالہ کرنا۔

ببالا بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند بمعراج رسانیدن (عبدالرزاق فیاض ع) رتبۂ افتادگی را خوش ببالا

پردہ ایم ؎ سایہ بر بالای خود می افگند دیوار
ما ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بلند کردن است
وبس (اردو) معراج کو پہنچانا۔ بلند کرنا

ببال دیگر پرواز می کند مثل (ببال
دیگری پرواز کردن) کنایہ باشد از کاری
بزور و حمایت کسی کردن کہ می آید و بہار
ہمین مصدر را در ردیف بای فارسی (پرواز
ببال دیگری کردن) نوشتہ و سندی کہ از
میرزا طاہر وحید در انجا آوردہ برلے
(پرواز بہ بال دیگر باشیدن) است صاحب
خزینۃ الامثال فارسی ذکر این کردہ اند
وصاحب محبوب الامثال تحتانی بر لفظ دیگر
می افزاید **مؤلف** عرض کند کہ این مثل
است ماخوذ و مشتق از مصدر بالا و بر زبان
معاصرین یای حطی بعد لفظ دیگر می باشد۔
فارسیان استعمال این بحق کسی کنند کہ کار
بقوت بازوی خود نکند و کارش بامداد
دیگری باشد وخصوصاً برای کسی می شود
کہ باغوای پنہانی کسی کاری کند۔ می گویند کہ
خطا ی او نیست کہ ببال دیگری پرواز می کند
(اردو) دکن مین کہتے ہین "ہم خوب
جانتے ہین انکی اڑان اپنے پرون پر نہین
ہے" یعنی در پردہ کوئی اور شخص اسکو
مدد دے رہا ہے اور یہ کام کرا رہا ہے نیز
کہتے ہین کہ "کسی اور کے برتے پر کودتا ہے"
یعنے اور کے سہارے پر یہ کام کرتا ہے۔

مصادر اصطلاحی

(الف) **ببال دیگری پرواز کردن**

(ب) **ببال دیگری پریدن**

(ج) **ببال کسی پرواز کردن**

(د) **ببال کسی پریدن**

(ہ) **ببال کسی جولان کردن**

(و) **ببال کسی رقص کردن**

(الف) و (ب) بقول بحر بزور
وحمایت و مدد کسی کاری کردن۔ خان
آرزو در چراغ نسبت (الف) بذکر معنی بالا

گوید که جولان و رقص کردن نیز صاحب
انند ذکر (ب) بدون بای وحدت و ذکر
(ج - و - ہ - و) کرده فرماید که بجایت کسی
بزرگی فروختن - صاحب جهانگیری بذکر
(ب) گوید که کنایه از کار بجایت پیش
بردن و صاحب سروری از (ملحقات)
با کسر (ب) فرماید که بجایت دیگری کاری
کردن و صاحب رشیدی بکسر (ب) گوید که
بجایت کسی کار پیش بردن - صاحب
جهانگیری با سروری مؤلف عرض
کند که طرز بیان سروری و جهانگیری بهتر از
دیگر محققین است - و این کنایه باشد از خود
معطل بودن کسی و باختیار دیگری بودن
(ظهوری ؎) رخسار و رخ تو نازان
زلف کشند آری خوبی بجای آن می پرورد
(اردو) (الف تا د) کسی کی مدد سے
کام کرنا - (ه و و) کسی کے بل پر اتران مارنا
- کودنا - کسی کے ہاتھ پر کٹ پتلی بن کر ناچنا
یعنی خود وجود معطل رہنا اور دوسرے
کی مدد سے کام کرنا -

(۲۴۰۴)

بیالین سر نہادن | مصدر اصطلاحی
- کنایه باشد از دراز کشیدن و خفتن (صائب
؎) بر نمی خیزد ز شور حشر یارب بخت من
در کدامین ساعت سنگین بیالین سر
نهاد (اردو) تکیه پر سر رکھنا سونا -

(۲۴۰۵)

بیالین فراز آمدن | مصدر اصطلاحی
- قریب بستر آمدن و پرسش احوال و عیادت
کردن (انوری ؎) بعد لطیفه بیالین
من فراز آمد مرا چو در کف خواب و خمار
دید اسیر (اردو) بستر کے پاس آنا
- بچھونے کے پاس آنا - خیریت پرسی کرنا -

(۲۴۰۶)

بیام بر آمدن | استعمال - بر آمدن بر بام
و جلوه گر شدن بر بام باشد (ظهوری
؎) دوال کوته [illegible] بام [illegible]

صدا بلند کنم چرخ را بہ بام برآیم ہا (اردو) کوٹھے پر برآمد ہونا ۔

بہ بام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید مثل ۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند وبجای لفظ رسانید لفظ رسانند استعمال کنند استعمال این بجای (اندازہ نگہدار) می شود یعنی پای بلند پروازی حدی دارد ونباید کہ پا از حد اعتدال بیرون نہیم ۔ کسی کہ در بلند پروازی حد اعتدال را نگاہ ندارد بحق او این مثل می زنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سیڑھی لگا کر آسمان پر نہیں جا سکتے" جو شخص اپنے حوصلہ اور حد سے بڑھکر بلند پروازی کرنا چاہتا ہے اسکے لئے کہتے ہیں "واہ جناب آپ تو سیڑھی لگا کر آسمان پہ جانا چاہتے ہو" "چھت پر سے تارے پکڑنا چاہتے ہو" نیز کہتے ہیں "یہ تو جنون اور خبط ہے کیا تاڑ پر چڑھ کر آسمان پر جاؤ گے" "کیا اُچک کر آسمان پر سوار ہو گے" "اُچک کر ستارے نہیں توڑ سکتے"

بتک بقول جہانگیری وبرہان ورشیدی وجامع وناصری با اول مکسور بثانی زدہ وتای فوقانی مفتوح پارہ از خوشۂ انگور وخرما بود کہ چند دانہ مانند خوشۂ کوچک یکجا جمع آمدہ باشد وآنرا برہان قزوینی آرنج گویند خان آرزو در سراج بر ذکر قول رشیدی وبرہان قانع صاحب برہان ہمین لغت را بہمین معنی بیای فارسی اول ودوم ہم آوردہ صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد گیریم یا مرکب از بت وکاف تصغیر ۔ بت بقول برہان

رستنی و درخت پر شاخ و برگی کہ بسیار بلند نشود پس پارۂ از خوشۂ انگور و خرما هم کہ شاخ های خورد تر دارد بوتہ را ماند واو موحدہ بدل شد چنانکہ آو و آب و های هوز بترکیب کاف تصغیر حذف شدہ۔ کسرۂ موحدۂ اول نتیجۂ لب و لہجۂ فارسیان است و آنچہ بہ بای فارسی آید سببش کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ اسب و اسپ وجا دارد کہ این را مرکب از تب و تگ گیریم و تب بالکسر بقول معاصرین زردشت در ژند و پاژند دانہ را گویند حیف است کہ اهل لغت ازین ساکت و تگ بقول برهان با کاف عربی بمعنی اندک و قلیل و کم باشد پس معنی لفظی این دانۂ قلیل و کنایہ از پارۂ از خوشۂ انگور و خرما (اردو) انگور یا کھجور کے خوشہ کا ایک حصہ

به بحر چیزی رفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر غور کردن در تہ کاری صاحب آنند بذکر معنی بالا فرماید کہ گویند " بہ بحر فکر رفتیم یا بہ بحر فلان کار رفتیم " مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و در ینجا بحر بمعنی تہ و عمق است بر سبیل مجاز و این کنایہ باشد (اردو) تہ کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ کسی بات کے مغز کو پہنچنا۔ حقیقت کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت کر لینا۔ منشا کو پہچاننا۔

به بد آوردن مصدر اصطلاحی آمادہ کردن بر بدی و ناخوش کردن (انوری ؎) گوئی بد بسیار هم کند بہ بد آورد همین زین سخن تنگم تو یا کہ در کیمیائی (اردو) برائی پر آمادہ کرنا۔ ناخوش کرنا۔

ببر بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع با اول و ثانی مفتوح (۱) نام جانوریست صحرائی شبیہ بہ گربہ کہ دم ندارد و از پوستش پوستین سازند و آنرا تبریز

(۳۰۶)

نامند و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را مبدل
وبر دانیم که می آید واو بدل شد به موحده چنانکه آو و آب و وبر لغت عرب است
بقول منتخب بفتحتین بمعنی پشم شتر و پشم ناک شدن و صاحب غیاث بحواله صراح گوید که
وبر بالفتح جانوریست شبیه بگربه و صاحب انند ہم گوید که بالفتح لغت عربی است اسم
جانور کی مانا گربه بگر خرد تر از ان و آنرا بفارسی ونگ گویند و در ترکی سمور و صاحب
برہان بر ونگ فرماید که بفتحتین ہمان جانور که بعربی وبر گویندش (الخ) پس متحقق شد
که ببر بدین معنی مفرّس است و خود خان آرزو وبر را بدین معنی لغت عرب تسلیم کرده
امّا به بیان ماخذ ببر خیال خود را لبسوی وبر نبرده (اردو) ببر۔ ونگ فارسی میں
ایک صحرائی جانور کا نام ہے جو بلّی سے مشابہ ہوتا ہے جسکو دم نہیں ہوتی اس کے پوست
سے پوستین بناتے ہیں۔

(۳) ببر۔ با اوّل و ثانی مفتوح بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع
نانی باشد که در میان روغن بریان کنند صاحب مؤید این را بالفتح گوید مؤلف عرض
کند که ببّ به تشدید موحده دوم بقول انند لغت عرب است بمعنی روش و کودک
و فربه جا دارد که فارسیان به تخفیف موحّده ای نسبت در آخرش زیاده کرده باشند
چنانکه انگشت و انگشتری بمعنی لفظی این منسوب بکودک فربه و کنایه از نانی معروف
که به نسبت دیگر نانها بسبب روغن و خمیر بالیده می باشد۔ یکی از معاصرین عجم
با ما گفت که وجه تسمیه این خبز این است که فارسیان در میان گرده ببر و از اطراف شش

بانگشت خود نقشی کنند کہ ہیئت مجموعیش آنرا مشابہ می کند بصورت شیر ببر و شکل نان ہمچون صورت ببر می نماید۔ ما گوئیم کہ اگر ہمچنین است مجاز معنی سوم باشد و بصورت اول مفرس (اردو) ببر۔ فارسی مین ایک خمیردار روٹی کا نام ہے جو گھی مین تلتے ہین جیسے دکن کا پھلکہ اور اُس پر نقش و نگار ایسا ہوتا ہے کہ اُس روٹی کا گردہ ببر کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ مؤنث۔

(۳) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید با اول مفتوح و ثانی زدہ نام درندہ ایست معروف صاحب ناصری این را ہم بفتح اول و دوم آوردہ گوید کہ درندہ ایست قوی ہیکل از امثال شیر۔ و فرماید کہ رستم یکی را از انہا کشتہ و برای خود جامہ جنگ دوختہ و آن را (ببر بیان) گویند و در شاہنامہ بسیار مذکور و بقول منتخب بالفتح ببر لغت عرب است بمعنی درندہ معروف از قسم شیر و ببور جمع آن اما صاحب سواء السبیل گوید کہ ببر بسکون دوم معرب است از (ببر فارسی بفتحتین) کہ شیر نر باشد و محققین لغات عرب ہمزبانش معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ شیری کہ موی دارد مؤلف عرض کند کہ بجد تحقیق با لغت فارسی است و در ہندوستان ببر شیریست کہ طرف ہر دو گوش و اطراف سرش موی بلند باشد (اردو) ببر۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ ایک قسم کا بڑا شیر جو افریقہ کے جنگلون مین پایا جاتا ہے۔ انگریزی ٹائیگر (Tiger) جانور

(۴) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید با اول مفتوح بثانی زدہ

حلیۂ جامہ بود از پوست درندہ کہ رستم آنرا ہنگام جنگ پوشیدی و صاحبان جہانگیری
و برہان بقول بعض گویند کہ پوست اکوان دیو بودہ و آنرا ببر بیان نیز نامیدہ اند۔
(فردوسی ـــہ) چو من ببر پوشم بروز نبرد۔ سپہر چرخ و مہ اندر آرم بگرد۔ خان آرزو
در سراج نسبت معنی سوم و چہارم گوید کہ آنچہ معلوم می شود ہر دو یکی است و جامہ مذکور
از پوست درندہ مذکور بود و بہ تحریک و سکون دوم ہر دو درست است چنانکہ گرسنہ
و گرسنہ و ترش و ترش و فرماید کہ جامۂ رستم را (ببر بیان) و ببر تنہا نیز گویند مؤلف
عرض کند کہ محقق آخر الذکر کہ معنی سوم و چہارم را یکی می داند تسامح اوست اگر جامۂ
رستم از پوست ببر باشد بمجاز آن جامہ را ببر نام کردہ باشند اندرین صورت ما ہیچگاہ
نتوانیم گفت کہ ہر دو یکی است۔ قائل (اردو) ببر فارسیوں نے اُس پوستین
کو کہا ہے جو رستم نے اپنے لئے پوست ببر سے بنایا تھا۔ مذکر۔
(۵) ببر۔ بقول برہان و مؤید بکسر اول موش را گویند و بعربی فارہ خوانند مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محققین زباندان و معاصرین عجم
ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان
باشد و دیگر ہیچ (اردو) چوہا۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ موش۔ فار۔
(۶) ببر بروزن کمر بقول بہار نام دیوی کہ اکوان نیز گویند بکش واو را رستم در
حدود شام کشتہ از پوست او زرہ ساختہ و آن زرہ از غرق و حرق ایمن بود
و تیغ و تیر در و کارگر نمی کرد مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین

ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم خیال کرد که لقب باشد مظہر بر شجاعت و تنومندی
این دیو که استعارۂ آن را ببر نام نہادہ باشند مجاز معنی سوم (اردو) ایک دیو کا
لقب ببر ہے جس کا نام اکوان تھا جو رستم کے ہاتھ سے حدود شام میں مارا گیا۔ مذکر
(۷) ببر بروزن کمر بقول بہار بحوالۂ متأخرین بمعنی پہلوان مؤلف عرض کند که
محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ خلاف قیاس نیست که ببر را استعارۃً
بمعنی پہلوان گیریم (اردو) پہلوان بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر سخت
بدن کا آدمی۔ توانا۔ قوی جثہ۔ دلاور۔ دلیر۔ بہادر۔

ببرالیه بقول برہان بضم اول بروزن تبرغاله بلغت ژند و پاژند دوائیست
که آنرا شجرۂ رستم گویند و آن زراوند طویل است با روغن بر بدن مالند۔ تشنج
را نافع باشد صاحب محیط فرماید که اسم زراوند طویل و بر زراوند طویل فرماید که بعضی
گویند که نبات این را بافریقیه شجرۂ رستم و بعجمی اندلس شجرۂ مصدر و سمقار
و سمقران و بیونانی ارسطولوخیا و [illegible] اسطیلیطس نامند [illegible] است که طعم آن
تلخ با اندک زہومت و آن را عطاران در تربیت روغن ہا استعمال می کنند۔
بہترین آن سطبر زعفرانی است و آن گرم در سوم و خشک در دوم۔ در [illegible] نبات
لحم قروح و اصلاح قروح خبیثه موافق [illegible] و منافع بسیار دارد الخ مؤلف عرض
کند که ببرالیه۔ بکسر موحدۂ اول و سکون [illegible] و تشدید لام [illegible] مرقوم [illegible] بقول
محیط المحیط لغت افریقی است زراوند طویل را گویند فارسیان بتخفیف نام و

تبدیل تای مدوّرہ بہ ہای ہوّز و تصرّف در اعراب استعمال این کردہ اند پس مفرّس باشد (اردو) زراوند دراز و طویل بقول جامع الادویہ ایک درخت کی جڑ ہے جگر اور طحال کو مضر۔ رطوبت کو جذب کرتی ہے اور ورمون اور ریاح کو تحلیل سدّون کو کھولتی ہے (الخ)

ببر بیان اصطلاح۔ صاحب سروری گوید کہ (۱) جامۂ بود از پوست پلنگ یا ببر کہ رستم پوشیدی و بعضی گویند کہ پوست اکوان دیو بود و بقول بعض از بہشت آوردہ بودند صاحبان جہانگیری و رشیدی فرمایند کہ بمعنی ببر است کہ گذشت (فردوسی ؎) یکی درع پوشم ز ببر بیان که از آب و ز آتش نیاید زیان ٭ نہ نیرو نہ نیزہ گذار آیدش ٭ نہ از ہیچ زخمی نگار آیدش ٭ ز خفتان و جوشن فزون دانمش ٭ ہمی نام ببر بیان خوانمش ٭ صاحب برہان آوردہ کہ بکسر رای قرشت ہمان جبۂ جامہ کہ رستم روز ہای جنگ می پوشید خان آرزو در سراج بذیل ببر گوید کہ جامۂ رستم را ببر و ببر بیان ہر دو گویند مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی سوم است کہ این ملبوس جنگی را بنام جانوری موسوم کردند کہ از پوست آن ساختہ شد و وجہ تسمیہ ہمانچہ مذکور مرکّب اضافی است و ببر کہ بہمین معنی گذشت مخفف این (اردو) ببر بیان۔ رستم کے اُس لباس کا نام ہے جو ایک شیر یا دیو یا کسی جانور کے پوست سے بنایا گیا تھا۔ مذکّر۔

(۲) ببر بیان۔ بقول برہان جانوریست دشمن شیر و شیر شرزہ ہمانست و رستم اندر کوہ ہای شام گشت و پوست آن را جبۂ

جامه ساخت خاصیتش آنست که در آتش
نسوزد و در آب غرق نشود و هیچ حربه بران
کار نکند و گویند وقتی در زمان انوشیروان
آن جانور بهم رسیده بود هزار سوار را بکشتن
او فرستادند و آن جانور در میان آن جماعت
افتاد و همه را مجروح ساخت و کشت و خورد
صاحب مؤید گوید که نام جانوریست که ماوای
وی در کوه قاف است و گذر وی در کوه
البرز افتد رستم او را در کوه شام کشت
مؤلف عرض کند که ببر جانوریست معروف
از اقسام شیر که ذکرش بر معنی سومش گذشت
و شیرزه بقول برهان بحواله مؤید درنده ایست
غالب تر از شیر درنده و معاصرین عجم گویند
که اصلش شیر زاے بود بمعنی زاینده شیر
و پدر شیر و از معنی لفظی تفوق و ترجیحش بر شیر
ظاهر می شود بکثرت استعمال تحتانی آخره
حذف و الف به های هوز بدل شد و لب
و لهجه مقامی تحتانی اول را هم حذف کرد
و شیرزه بر وزن هرزه بر زبان ماند و
همین لغت بمعنی خشمگین و برهنه دندان
و زورمند هم آمده و اطلاق این بغیر از
شیر و پلنگ بر سبع دیگر نکنند و همین را فارسیان
ببیان گویند. صاحب هفت بحواله قنیه گوید
که ببیان بفتح اول درنده ایست دشمن
شیر پس ببر بیان بمعنی شیرزه باشد که ورای
شیر و دشمن شیر است و لفظ ببر درین
مرکب بمعنی نوع باشد و این مرکبی است
که ترکیب عام با خاص مقصود از اظهار
کند چنانکه روز یکشنبه و شهر حیدرآباد ــ
یای حال. ببر بیان درنده ایست از
اقسام شیر و قوی از شیر و دشمن شیر و مجرد
ببر و مجرد بیان هم بهمین معنی است ــ
(اردو) دیکھو ببر کے تیسرے معنے ــ

(۴۳) ببر بیان ــ بقول برهان دیبای منقش را

رومی را نیز گفته اند که هر ساعت برنگی نماید
وارسته و بحر گوید که دیبای معلم است
که در ارض روم بافند که آن بالوان مختلف
در نظر ها جلوه کند (طالب آملی ع) نه بر
ولی ز اطلم اینک اینک ٭ به تن حلّهٔ داغ
ببربیانم ٭ (زکی ندیم ع) بپیر زال فلک
ببربیان پوش مرا ٭ شوهر دختر رز رستم
دستان ابراست ٭ صاحب مؤید هم ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که از محققین
صاحب زبان کسی ذکر این معنی نکرده و از
هر دو اسناد بالا معنی اول پیداست اگر
سندی دیگر برای استعمال این معنی بدست
آید توانیم عرض کرد که مجاز معنی اول است
نظر بنقوش و صفاتش (اردو) ببربیان
۔ فارسیون نے دیبای رومی کو کہا ہے ۔
(۴) ببربیان ۔ بقول وارسته و بحر نام دیویست
که آن را اکوان نیز گویند و او را رستم در
حدود شام کشته از پوست وی زره
ساخت (الخ) مؤلف عرض کند که
بخیال ما نام نباشد بلکه لقب اوست نظر به
خونخواری و شجاعت اکوان آنرا ببربیان
گفتند مجاز معنی دوم (اردو) ببربیان
فارسیون نے اُس دیو کو کہا ہے جس کا نام
اکوان تھا دیکھو اکوان ۔

(۵) ببربیان ۔ وارسته گوید که شعرای متاخرین
بمعنی پهلوان آرند و از کلام محسن تاثیر سند
گیرد (ع) بحر یک سخن از طوطی نطقم نتراود
٭ ابلق زد و رنگی نزند ببربیانم ٭ مؤلف
عرض کند که درین شعر ببربیان مرکب اضافی
باشد که بیان خود را ببر تشبیه داده است
٭ ببر بمعنی پهلوان نیست که بجایش گذشت
بخیال ما لطفی ندارد که درین شعر ببربیان
را بمعنی پهلوان گیریم و بهتر آن است
که بیان خود را بظاهر ببر و زبیان تشبیه دهیم

باببر (اردو) پہلوان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت بدن کا آدمی۔ درست اندام۔ سخت و توانا۔ قوی جثّہ۔

(الف) ببر درکشیدن	مصادر اصطلاحی
(ب) ببر درگرفتن	صاحبان مؤیّد
(ج) ببر کشیدن	وانند و ہفت

ذکر (ببر تنگ درکشید) کردہ گویند کہ ای محکم درکنار گرفت۔ مؤلّف گوید کہ متعلّق است بمصدر (الف) کہ بمعنی در کنار گرفتن است و (ب و ج) مرادفش

(انوری ے) چو این بگفت ببر درگرفتمش گفتم ؎ کہ جان جان و قرار دلی و نور بصر ؎

(ظہوری ے) دعوای اتّحاد ظہوری خلاف نیست ؎ ببر خویش و اکنم بغل او را ببر کشم ؎

(ولہ ے) نزدیک شد کہ جوشش غیرت ببر کشتم ؎ بر روی غیر تیغ دعای سحر کشم ؎

(ولہ ے) تشریف زیب عشق ظہوری اگر ببر کشد ؎ ہم جلوہ اند مثال کس و پرنیان کس ؎ نخی مباد کہ از ہر دو ہسا د آخر الذکر مصدر اصطلاحی

(د) ببر کشیدن ملبوس	بمعنی لباس پوشیدن پیراست و
(ہ) ببر گرفتن	

(ہ) مرادف ببر کشیدن باشد (ظہوری ے) آغوش یگانگی کشودیم ؎ خود را و ترا ببر کشیدیم ؎ (اردو) الف و ب و ج و ہ۔ آغوش میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ کمال عنایت و محبّت سے بغل میں لینا۔ نہایت شوق سے بغل گیر ہونا۔ گلے لگانا۔ (د) لباس پہننا۔

ببرگ گندنا بستن	مصدر اصطلاحی

بقول بحر بمعنی سست بستن۔ مؤلّف عرض کند کہ مقابل تنگ بستن باشد و این کنایہ است [illegible] بمعنی حقیقی پیدا می شود صاحب مؤیّد ذکر (ببرگ گندنا بستہ) کردہ گوید کہ [illegible] سست بستہ (الخ) و این ماضی مطلق

ہمین مصدر راست و بقول صاحب شمس (برگ گندنا ماندہ) بمعنی سست ماندہ و بجا ماندہ بخیال ما خطای اوست کہ بعوض بستن مصدر ماندن را استعمال کردہ است یا تصرف کاتبش مخفی مباد کہ گندنا نوعی از سبزۂ خوردنی است مثل سیر (کذا فی الغیاث) ماذکرش بہ آخر لیط کردہ ایم پس چیزی را بعوض رسن از برگ نازکی بستن گویا نہ بستن است کہ مقصود اصلی بستن ازان حاصل نمی شود و ہمین است وجہ کنایہ (اردو) ڈھیلا باندھنا۔ برائے نام باندھنا۔ دکن مین پھلپھلا باندھنا کہتے ہین۔

بیروج بقول ضمیمہ برہان (بحوالہ مؤید) بروزن مخلوج (۱) استرنگ کہ مردم گیا باشد و بحوالہ کشف اللغات گوید کہ (۲) افشردن باشد صاحب اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بذکر معنی اوّل فرماید لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ ما ذکر معنی اوّل بر استرنگ کردہ ایم و ہمدرانجا نوشتہ ایم کہ آن را بتازی بیروح بہ تحتانی اوّل و حای حطّی خوانند و بیروح الصّنم ہم و صاحب منتخب گوید کہ بہ تحتانی اوّل و موحّدہ دوم مردم گیاہ و بحوالہ قاموس فرماید کہ بتقدیم موحّدہ بر تحتانی ہم بہ ہمین معنی آید پس بخیال ما تسامح محققین بالا باشد کہ این را لغت فارسی قرار دادند اگر تصدیق استعمال این در فارسی بہم رسد و موحّدہ شود توانیم عرض کرد کہ تحتانی اوّل بدل شد بہ موحّدہ چنانکہ بالیوس و بالبوس و حای حطّی را بغلطی کتابت جیم عربی کردند و این تبدیل خلاف قیاس است اندرین صورت این را مفرس گیریم نسبت معنی دوم ما معلوم نشد کہ مقصودش چیست و صاحب مؤید ازین ساکت غلطی صاحب ضمیمہ

می نماید یا کاہش (اردو) (۱) دیکھو استرنگ (۲) نچوڑنا۔

بس آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی ترک دادن و بس کردن مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ مشتاق سند باشیم (اردو) بس کرنا۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک کیا ہے اور (بس کرو) پر فرمایا ہے کہ (محاورہ) ختم کرو۔ جانے دو ٹھیرو۔ چپ رہو۔ موقوف کرو۔ صبر کرو۔ قانع ہو۔

بہ بستر افگندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بیمار و رنجور کردن (ظہوری ع) تا مسیحا را ز رشک خود بہ بستر افگنم، چشم دارم پرسشی از نرگس بیمار او، (اردو) بیمار بنانا۔

بہ بستر فتادن استعمال۔ دراز کشیدن بر بستر (ظہوری ع) بالین قبول نیست ز گلہای باغ خلد، از خار کوی عشق بہ بستر فتادہ ایم، (اردو) بچھونے پر لیٹنا۔

(الف) **بسودن** (ب) **بسودہ** (الف) بقول بحر بکسر اوّل و سکون ثانی و واو معروف (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسہ کردن و مس نمودن و (۴) سوراخ کردن (کامل التصریف) و مضارع این بساید۔ و فرماید کہ باید دانست کہ در اوّل مصدری کہ حرف بای مکسور یا کلمۂ در یا بر یا فرا یا فرود در آید پس اگر از حذف آنہا صورت و معنی آن مصدر باقی ماند وصلی باشد و الّا اصلی و جوہر کلمہ بود (ب) بقول برہان و جامع بر وزن بیہودہ بمعنی (۱) دست زدہ و (۲) دست مالیدہ و سودہ و (۳) لمس کردہ

ومس نموده و (۴) سوراخ کرده صاحب
ناصری بر معنی دوم وسوم قانع مؤلف
عرض کند که بسودن ببای وصلی مصدری
بهمین معنی می آید وجز این نیست که موحدهٔ
زائد در اولش زیاده کرده اند وهمین
مصدر ببای فارسی دوم هم می آید وپسودن
به بای فارسی اول هم مخفی مباد که سا
بقول برهان بمعنی سائیدن وسودن (الخ)
طرز بیانش در معنی درست نیست و
مقصودش جز این نباشد که بمعنی لمس
است ومس که اسم مصدر سائیدن
وسودن باشد و خان آرزو هم بر سا
گوید که بمعنی لمس ومس کننده و امر بدین
معنی نیز (الخ) بخیال ما او هم سکندری
خورد که معنی اسم مصدری را گذاشته
و بر اشتقاق سائیدن وسودن نظر
برگماشت بالجمله مصدر سودن که می آید

اصلست که از سا وضع شد تفصیلش بجای
خودش آید وبسودن مخفف بر سودن بحذف
رای مهمله دوم فارسیان بای زائد در اولش
زیاده کردند بپسودن شد وآنچه پسودن به
بای فارسی اول وبپسودن به بای فارسی
دوم می آید مبدل این است که موحده
ببای فارسی بدل شود چنانکه تب وتپ
پس معنی سوم این بلحاظ اسم مصدر حقیقی
است ومعنی اول و دوم وچهارم مجاز
آن مخفی مباد که مضارع این بقاعدهٔ فارسی
ببسود باشد به کسر موحدهٔ اول وسکون دوم
وضم سین مهمله وفتح واو - آنچه صاحب بحر
مضارع این را ببساید نوشته پی بحقیقت
نبرده اتکای او بر قاعده ایست که محققین
بی خبر از ماخذ مدون کرده اند وهو هذا
اگر ما قبل آخر ماضی واو بود در مضارع
بشین آخر را بعد نقل فتحه بر حرف پیشین بالف

تبدیل داده یای وقایه مفتوح در آخرش زیاده نمایند چنانکه ربایداز ربود وببسایه از ببسود … و ما این قاعده را در پنجابی خود خیال می کنیم و اگر استعمال ببساید بدین معنی بنظر آید توانیم عرض کرد که از مصدر ببسائیدن باشد که حالا متروک الاستعمال است

… محققین فارسی از اصل حقیقت خبر نداشته تدوین قواعد کرده اند و مشتق یک مصدر را با مصدر دیگر متعلق کرده اند و اختلاف ما با ایشان اعتباری است و بر استعمال هیچ اثر ندارد اما از اصول صحیحه پای بیرون نیارد (اردو) (۱) ہاتھ مارنا (۲) ہاتھ ملنا (۳) چھونا مس کرنا (۴) سوراخ کرنا

ببلس بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و ضم لام و سین بی نقطه ساکن ترتیبی باشد که از نان خشک با روغن و دوشاب کنند و بپای فارسی هم آمده و هم او بر پپلس بهر دو بای فارسی بذکر معنی بالا فرماید که بقول بعض اشکنه باشد که از روغن و (پیاز بروغن بریان کرده) و آب و نان خشک سازند صاحب ناصری ذکر این کرده و بهر دو بای فارسی هم بمعنی آخر الذکر آورده صاحبان هفت و انند متفق با برہان و ناصری مؤلف عرض کند که بلس بضمتین بقول منتهی الارب نرسک و نرسک بقول برہان نام غله که بعربی عدس گویند پس حزین نباشد که فارسیان ازهمین لغت عرب بزیادت بای زائد در اولش لغتی ساختند و برای نانی مخصوص کرده باشند که از غله عدس ساخته می شد و پس از آن تخصیص عدس … ترتیبش باقی نماند و نشانش در اسم بماند۔ لب و لهجه مقامی در اعراب … هم متصرف کرد و پس ابتدا … مفرس گوئیم

وآنچه بباى فارسى مى آيد مبدّل اين است وبس چنانكه اسب و اسپ وتب وتپ (اردو) ببلس - فارسى مين ايك غذا كا نام ہے جو خشك روٹى اور گھى اور شيره سے بناتے ہين - مذكر -

بدبنيادآمدن مصدر اصطلاحى - بقول بحر بمعنى شروع شدن مؤلف عرض كند كه حيف است كه سند استعمال پيش نشد معاصرين عجم برزبان ندارند و محققين صاحب زبان ساكت ولیکن خلاف قياس نيست (اردو) شروع ہونا

بهوى نفس مكن جان اصطلاح صاحب مؤيد بحواله اصطلاح گويد كه يعنى جان را تابع ومطيع نفس مگردان صاحب هفت صراحت مزيد فرمايد كه يعنى از براى لذت نفس جان خود را مده مؤلف عرض كند كه صراحت معانى لفظ تو بجاى خود درست (؟) وكردن بمعنى دادن بجاى خودش مى آيد چنانكه (دادكردن) بمعنى داد دادن و (جواب كردن) بمعنى جواب دادن و(ترجيح كردن) بمعنى ترجيح دادن حيف است كه محققين بالا اين فقره را اصطلاحى يا مقوله قرار داده اند و (بهوى نفس جان كردن) را بصورت مصدرى قائم نكردند و حق آنست كه اين بمعنى حقيقى است و استعمال مصدر (كردن) بجاى خودش مذكور شود (اردو) لذت نفس پر اپنى جان كو فدا كرنا

ببهانهٔ بچه مادر شى خورد مثل صاحبان خزينه واحسن ذكر اين كرده از معنى ومحل استعمال ساكت مؤلف عرض كند كه فارسيان چون كسى را بينند كه ببهانهٔ نفع خود حاصل مى كند اين مثل بحق او زنند - گويند كه اين مثل قرار يافت از حكايتى كه زنى

با بچهٔ خود برده کان شیرین فروشی رفت
طفل شیرخوارش از حرکات طفلی دست بر
طبق شیرینی زد شیرینی فروش بخندید و گفت
که بچهٔ تو شیرینی می خواهد - مادرش دست
دراز کرد و خوردن گرفت و گفت که
بهمین یک وسیله ذریعهٔ شیرخودم اورا
شیرینی میخورانم (انتهی) ازهمین واقعه این
مثل قرار یافت (اردو) دکن مین کہتے
ہین ہے اماکو بچہ کے طفیل مین خوب چکت
ملی ہے یہہ کہاوت اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے

به بیاض بردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بحر سوده را صاف کردن صاحب
تحقیق الاصطلاحات بذیل (از سواد به
بیاض بردن) ذکر این کرده که بجایش
گذشت (حاجی قدسی ؎) سواد شعر مرا
خامه چون برد به بیاض ہے تر رشک آورد
آب سیاه چشم حسود ہے (فیضی ؎) سواد
کلک مرا آفتاب می داند ہے که برده ام به بیاض
سحر مسوده را ہے (صائب ؎) تا برد این
غزل تازهٔ صائب به بیاض ہے همچو خورشید
بکف خامه زر دارد مبیح ہے وارسته (بیاض
و ورق و کاغذ بردن) را بوثیقهٔ اسناد ذیل
بمعنی بالا گوید (طالب آملی ؎) نقل آن
راز بر ورق برند ہے وان ورق را بنزد
حق برند ہے (وله ؎) حرف سخای تو چو
بکاغذ برد دبیر ہے از نوک خامه اش نقط
زر فرو چکید ہے صاحب انند نقل نگارش
ہے مؤلف عرض کند که ما باستناد کلام
قدسی و فیضی و صائب با صاحب بحر اتفاق
داریم و از مصدر وارسته اگر (به ورق
بردن) قائم کنیم سند طالب آملی بکارش
نمی خورد که از آن (نقل بر ورق بردن)
بمعنی نقل نوشتن و نقل تحریری کردن پیدا
و (حرف بکاغذ بردن) بوثیقهٔ سندش معنی

مطلق نوشتن است للہ العجب چہ مایہ
بی اعتنائی در تحقیق فارسی زبان بکار بردہ اند
و وارستہ نگاہ بر تعمق نہ نگارد و نقل نگارش
عقل ندارد۔ مخفی مباد کہ (بیاض) بقول
منتخب بمعنی سپیدی است و بقول غیاث
کاغذ سادہ نانوشتہ پس معنی لفظی مصدر۔
(بیاض بردن سواد یا مسودہ یا غزل)
نقل کردنش بر کاغذ سادہ و کنایہ از
تبییض آنست کہ صاف کنند پس تحقیق
متقاضی آنست کہ مجرد (بیاض بردن)
را بغیر مفعولش مصدر اصطلاحی ندانیم
فتامل (اردو) صاف کرنا۔ بقول
آصفیہ۔ مسودہ کو ٹھیک کر کے لکھنا۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ
نے غور نہیں فرمایا ہمکو (ٹھیک کر کے
لکھنا) پر اعتراض ہے۔ مسودہ کی صاف
نقل کرنا مقصود ہے اسی کو دکن میں
مبیضہ کرنا۔ کہتے ہیں۔

بیع کشیدن چیزی مصدر اصطلاحی
در معرض بیع آوردن چیزی و قابل بیع
قرار دادنش (ظہوری ۵) قیمتی نالہ
بہ بیع کشیدہ نفس مایہ دار ما آخر (اردو)
معرض بیع میں لانا۔ فروخت کے قابل قرار دینا

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا مثل۔ صاحبان
خزینۃ الامثال
واحسن ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ فارسیان چون در دو واقعہ فرقی
و اختلافی کامل بینند این مثل را زنند
مثلاً زید کتابی نوشت در علم نجوم و بکر
ہم نوشت ہر دو مدعی فضیلت تالیف خود
اند و چون عالمان یکی را از ان ہر دو
پسندند دیگری را بر دیگری ترجیح دہند این
مثل را زنند و ہمچنین است کہ واقعہ مشہور
شیوع یابد لیکن حقیقت حال دریافتند مخالف

(۳۴۱۴)

شہرت یا مبالغہ یافتند دریجا ہم استعمال
ہمین مثل می کنند مقصود ازین مثل آنست
کہ فرق بین دو چیز را بوسیلۂ این ظاہر کنند
مخفی مباد کہ این مثل مال حافظ شیراز است
چنانکہ گفتہ (ع) صلاح کار کجا و من
خراب کجا ؛ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ؛ (اردو) زمین آسمان کا
فرق ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر
فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ نہایت فرق اور
بہت بڑا تفاوت۔ اختلاف عظیم۔ دکن
مین کہتے ہین ؛ کہان یہہ اور کہان وہ
؛ زمین و آسمان کا فرق ہے ؛ (رشک
ع) ہے زمین و آسمانکا فرق اصل و
نقل مین ؛ عارض جانان کہان روی
مہ کامل کہان ؛

بینی خط برزمین کشیدن مصدر
اصطلاحی۔ بقول انند و غیاث بکمال عجز
و فروتنی کردن۔ صاحب بحر ہمین مصدر
مرکب را بہ ہمین معنی (خط بہ بینی کشیدن) آوردہ
و بہار (خط برخاک یا بہ زمین کشیدن) بہ
ہمین معنی قائم کردہ حیف است کہ سند
استعمالش نہ شد۔ خلاف قیاس نیست
معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ
کسی کہ اظہار عجز و فروتنی کند کورنش بجا آرد
و کورنش لغت ترکی نہ بان۔ سلامی را گویند
کہ بہ روی جبین افتادہ ہمچون سجدۂ جبین
بر زمین نہند کہ بر خاک خط بینی قائم شود و
بعضی [illegible] میان جبین و خاک کف دست
[illegible] نہند و بعضی رومال و ردای خود
را [illegible] سلام و کورنش [illegible] الآن در اصفہان ع
دکن [illegible] مروج است کہ ہندیان [illegible] پیش
[illegible] کہ تعارف است بینی فروتنی است
[illegible] است کہ صاحب لغت ترکی [illegible]
[illegible] کردن قناعت کردہ تا تحقیق کا [illegible]

کورنش بجا آیش کنیم (اردو) ناک گھسنا۔
بقول آصفیہ۔ ناک رگڑنا۔ منت سماجت
کرنا (انشاء) لگا دے یہان دھیان کیا
جوڑ توڑ پڑے ناک گھستے ہین ہان سو کروڑ

به بینی رسیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہر (۱) قریب بمرگ شدن و (۲) از
زیست تنگ آمدن صاحبان غیاث و انند
ہم ذکر این کرده اند حیف است که سند
استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان
ندارند خیال ما این است که اصل این (به
بینی رسیدن نفس) است که بوقت مرگ
نفس اخیر در بینی باشد یعنی حین حرکت دل
بند شود ہوای نازکی از بینی خارج می شود
و معنی دوم مجاز آن اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد که فارسیان بحذف
لفظ نفس استعمال این کرده اند (اردو)
(۱) قریب المرگ ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا
(۲) دم ناک مین آنا۔ ناک مین دم آنا۔ بقول
آصفیہ۔ عاجز ہونا۔ تنگ ہونا۔ زندگی سے
بیزار ہونا۔ تنگی سے جان بلب ہونا۔

بای موحده بابای فارسی

(الف) بپا آمدن مصادر اصطلاحی۔
(ب) بپا آمدن طفل بقول انند (الف)
اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن
چه ممکن است شخصی بایستد یا خیزد اما نه بپای
خود و برین قیاس بچشم دیدن و بگوش
شنیدن و بزبان گفتن و بدست گرفتن
و بر (ب) فرماید که بمعنی پا وا شدن طفل را
و آن را پا واکردن طفل و پا باز کردن طفل
نیز گویند که بمعنی نو برفتار آمدن طفل باشد
و فرماید که حالا در محاوره خصوصیت برفتار
طفل نمانده حیف است که سند استعمال پیش
نشد مؤلف عرض کند که سخن پیرائی معاصر
فاضل برای (الف) بی محل است معاصرین

عجم (الف) را بمعنی پیادہ پا و بیدون سواری
آمدن استعمال کنند و بمعنی حقیقی است و
(ب) بمعنی لفظی خودش مستعمل (اردو)
(الف) پیدل آنا (ب) بچے کا چلنا چلنے
لگنا جیسے "ماشاء اللہ اب تو بچہ چلنے لگے
مین انکی کیا عمر ہے"

بپا اندر آمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول ہفت کنایہ از لغزیدن و افتادن
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) لغزش کرنا۔ گرنا۔

بپا ایستادن استعمال۔ بقول انند
اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن
(غنی ؎) چو شیخ شہر ترا دید در نماز افتاد
بپا دمی اگرچہ بپا ایستاد باز افتاد ۔ مؤلف
عرض کند کہ ازین سند معنی قیام پیداست
مقابل رکوع و قعود و سجود (اردو)
کھڑا ہونا۔

بپا برخاستن استعمال۔ بقول انند
اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن
و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد (صائب ؎) پیش سائل چہ ضرور
است بپا برخیزند ۔ از سر مال بہ تعظیم
گدا برخیزند ۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی
حقیقی است یعنی پا شدن برخاستن از
جای نشست (اردو) اٹھ کھڑے ہونا

بپا داشتن استعمال۔ بقول صاحب
روزنامہ سجو الاسفر نامہ ناصر الدین شاہ
قاجار بمعنی قائم داشتن است مؤلف
عرض کند کہ مقصود شخص بحالت استادگی داشتن
است (ظہوری ؎) رسید قوت ضعف
فتادہ تو بآن پا کہ تا خیمہ افلاک را بپا
دارد (اردو) قائم رکھنا۔ کھڑا رکھنا

حالت قیام مین رکھنا۔

بپارۂ دست مالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی مالیدن بدست مؤلف عرض کند کہ کسی را بہ انگشت ہای دست سودن است تا بخواب درآید و درین مصدر انگشتہا را پارۂ دست گفتہ اند اگرچہ از مطلق مالیدن ہم ہمین معنی پیدا می شود ولیکن درین تعمیم مالش کف دست ہم داخل می شود و محاورۂ معاصرین عجم تخصیص انگشتان دست را از لفظ پارہ پیدا کرد صاحب رہنما بند این فقرۂ روزنامہ را پیش کردہ "بپارۂ دست مالیدنہا خوابانید" وصراحت کند کہ عامل سمیریزم برچہرۂ معمول دست خود را اندک و آہستہ آہستہ می مالد و او را بیہوش می کند "تا" ہمین است در فقرۂ بالا (الخ) ما گوئیم کہ ما مشاہدہ کردہ ایم کہ عامل مذکور مقابل معمول می نشیند و ہر دو پنجۂ دست خود را برچہرۂ معمول چنان حرکت می دہد کہ از سر پنج انگشتان ہر دو دست از بالای جبینش آغاز کردہ تا حصۂ زیرین رخسار می رسد و بار بار این قسم حرکت می کند تا بوسیلۂ آن معمول از ہوش می رود و پس ازان از معمول مدہوش سوالہا می کند و او در عالم بیہوشی جوابش می دہد پس معاصرین عجم بپارۂ دست مالیدن ہمین حرکت را گفتہ اند (اردو) انگلیون سے سہلانا۔

بپاشدن (مصدر اصطلاحی) صاحب ہفت ذکر (بپاشد) کردہ گوید کہ یعنی استادہ شد مؤلف عرض کند کہ ماضی مطلق است از مصدر بپاشدن (۱) بمعنی استادن۔ صاحب بحر بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی توقف کردن معاصرین عجم معنی اول را بزبان

دارند و از معنی دوم ساکت حیف است که سند استعمال پیش نشد معنی اول کنایہ باشد و معنی دوم خلاف قیاس۔	(اردو) (۱) کھڑا ہونا۔ بقول آصفیہ اُٹھنا۔ ستادہ ہونا (۲) توقف کرنا۔ ٹھہرنا۔

بپاغر بای فارسی دوم و فتح غین معجمہ بقول شمس پیلپا را گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ پاغرہ بمعنی داء الفیل بجایش می آید و محرّد پاغر بمعنی ستون خانہ آمدہ پس غلطی کتابت صاحب شمس است کہ این را بزیادت موحدہ قائم کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و حقیقت پاغرہ و پاغر بجایش مذکور شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ این مرکب است از بای موحدہ کہ افادۂ معنی در کند و پا بمعنی حقیقی اوست و غر بقول برہان برآمدگی اعضا یعنی گلولہ در گردن یا پیشانی پس معنی لفظی این ورم در پای و این کنایہ باشد از مرض فیلپا۔ محرّد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) فیلپا۔ بقول آصفیہ ایک مرض کا نام جو اکثر بارد اور مرطوب ملکوں میں ہوتا ہے۔ اور اُس سے پاؤں ہاتھی کے مانند موٹا ہوتا جاتا ہے۔ داء الفیل۔ ہنج۔

بپاگرفتن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بپای افگندن یعنی افگندن بر زمین بواسطۂ پای یعنی حملہ کردن بر پای کسی کہ بسبب آن بر زمین آید (انوری ۵) شاہد جانم و دلم	غم است ہکین بپا گیرد آن بسر گیرد۔ (اردو) پاؤں سے گرانا۔ **بپای** بقول برہان وہفت بکسر اول (۱) ایستادن و (۲) توقف کردن باشد

یعنی بایست و توقف کن و (۳) امر در نظر داشتن هم هست از پائیدن و هم او پائیدن آن را بمعنی در نظر داشتن و چشم بر نداشتن و همیشه و پیوسته و جاوید و مدام بودن آورده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی بالا فرماید که (۴) بمعنی دعای پایندگی نیز آمده یعنی بمان و پاینده باش (حکیم منوچهری ۵) خازنت را گو بسنج و رائضت را گو بران ؛ شاعرت را گو بخوان و حاجبت را گو بپای ؛ هر نشاطی را بجوی و هر مرادی را بجوی ؛ هر وفائی را بیاب و هر بقائی را بپای ؛ مؤلف گوید که پائیدن مصدر است که بقول صاحب بحر بمعنی در نظر داشتن و چشم بر نداشتن و همیشه و پیوسته ماندن و جاوید بودن و ایستادن و جستجو کردن بجای خودش می آید و صراحت ماخذ هم بجای گنیم (پای) امر حاضر ؛ و بپای بر زیادتی با موحده در اوّل مزید علیهش و شامل بر همه معانی مصدری پس (۵) جستجو کن هم داخل معنی این شود ـ ضرورت نداشت که ذکر اشتقاقش کنیم که معنی خاص ندارد و دارد (۱) کھڑا رہ (۲) توقف کر (۳) نظر میں رکھ (۴) ہمیشہ رہ (۵) جستجو کر ـ

(الف) **بپایان آمدن** استعمال (الف) (ب) **بپایان آوردن** بمعنی ختم شدن و (ب) متعدی اوست یعنی ختم کردن و باختتام آوردن (انوری ۵) دور ادبار تو تا چند بپایان آرم ؛ دور اقبالت اگر هست بپاید و بپاید ؛ (اردو) (الف) ختم ہونا (ب) ختم کرنا ـ

بپای اندر آمدن مصدر اصطلاحی بقول ضمیمه برہان و بحر و انند کنایه از لغزیدن و افتادن مؤلف عرض کند که صاحب مؤید بحواله قنیه ذکر (بپای اندر آمده)

(۳۴/۵) (۳۴/۶)

بمعنی لغزیده و افتاده کند که ماضی ہمین مصدر است و (به پا اندر آمدن) به ہمین معنی گذشت تحتانی چہارم درین مصدر زائد است وبس (اردو) دیکھو با اندر آمدن۔

(الف) بپایان رساندن مصدر
(ب) بپایان رسیدن اصطلاحی

(الف) بحد انتہائی رساندن و باختتام رسانیدن است و (ب) لازمش یعنی ختم شدن و بحد انتہائی رسیدن (ظہوری الف ع) زوال کردہ ام ختم عداوت ٭ محبت را به پایان می رسانم ٭ (انوری (ب) ع) دردم فرو دو دست بدرمان نمیرسد ٭ صبرم رسید و ہجر بپایان نمی رسد ٭ (وله ب ع) راہی است بی کرانه غم عشقش و مرا ٭ چون پای صبر نیست به پایان نمیرسم ٭ (اردو) (الف) اختتام کو پہنچانا ختم کرنا۔ (ب) اختتام کو پہنچنا۔ بقول امیر۔ پورا ہونا ختم ہوجانا۔

(الف) بپای باش
(ب) بپای باشیدن
استعمال۔ (الف) بقول ہفت و مؤید ای استاده باش مؤلف گوید که امر حاضر است از مصدر (ب) که بمعنی استاده بودن و توقف کردن است۔ (اردو) (الف) کھڑا رہ ٹھہر (ب) کھڑا رہنا۔ ٹھہرنا۔

بپای پیل می اصطلاح۔ بقول ہفت و مؤید بمعنی قرابه پر می مؤلف عرض کند که پای پیل استعاره باشد از قدح و پیاله شراب خوری و تحقیقش بجای خودش می آید ہرگاه این را اضافه کردند بسوی می معنی لفظی آن قدح می یا قرابه می باشد و ای بر محققین بانام و نشان که این را در عبارتی به بای زائد یا معیت و غیر ذلک یافته باشند و داخل اصطلاح کردند موحده را ازین اصطلاح ہیچ تعلق نیست و ضرورت ندارد

که لفظ می را هم اندرین داخل کنیم (اردو)
قرابۂ شراب۔ مذکر۔ صاحب آصفیه نے قرابه
پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ عرق رکھنے کا بڑا
شیشه بہت بڑی بوتل۔

بپای حساب آمدن — مصدر اصطلاحی
بقول بحر وانند ماخوذ شدن بحساب (صائب
ع) قدم شمرده نهد حسن در قلمرو خط٭
چو عاملی که بپای حساب می آید٭ مؤلف
عرض کند که کنایه باشد از گرفتار محاسبه شدن
(اردو) محاسبه مین گھسنا۔ گرفتار ہونا
۔ ماخوذ ہونا۔

بپای خود آمدن — مصدر اصطلاحی
بقول بحر بکمال طوع و رغبت آمدن و آنند
هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که
خلاف قیاس نسبت معاصرین عجم استعمال
این بدون موحده اول می کنند و گویند
"کما اندر انخو اندیم بپای خود آمده" پس
معنی بکمال طوع و رغبت بر سبیل کنایه پیدا
می شود ولیکن طالب سند می باشیم (اردو)
اپنے پاؤن آنا۔ کہہ سکتے ہین یعنی بغیر طلب
کے آنا۔ بکمال رغبت سے آنا۔

بپای خود بگور آمدن — مصدر اصطلاحی
۔ بقول بحر وانند در آمدن مهلکه مؤلف
عرض کند که کنایه باشد از دست خود خود
را به ہلاکت افگندن (نظامی ع) چو با
گورگیران ندارند زور٭ بپای خود آیند
گوران بگور٭ (اردو) اپنے پاؤن
اپنی قبر کھودنا۔ بقول امیر۔ اپنے پاؤن مین
آپ کلھاڑی مارنا۔ اپنے ہی قول و فعل
سے اپنے آپ نقصان پہنچانا اور بقول
آصفیه اپنی موت کا آپ سامان کرنا۔

بپای خود رفتن — مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و بحر بکمال طوع و رغبت
رفتن (سلیم ع) شاہدان باغ اندر با

شوخ چشم افتاده اند ۞ گل بپای خویش

از گلبن بدامان می رود ۞ مؤلف عرض

کند که خود و خویش مرادف یکدیگر است

معنی لفظی این بدون طلب کسی رفتن

و بکمال رغبت ازین فعل پیدا می شود بر

سبیل کنایه (اردو) اپنے پاؤن آپ

جانا کہہ سکتے ہین یعنے ۔ بے بلائے جانا۔

بکمال رغبت سے جانا ۔

بپای خودشان است مقولہ ۔ صاحب

رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار

ذکر این کردہ گوید کہ بر ذمّہ اوشان است

مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست

(اردو) انھین کے ذمّہ ہے ۔

بپای خودگرفتن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و وارستہ در حصّہ خودگرفتن ۔

(پیام ؏) بسکہ بیباک است جانان

ستمگر قتلم نشد ۞ چون حنا خون مرا آخر بپای

خود گرفت ۞ خان آرزو در چراغ ہدایت

فرماید کہ در حصّہ خودگرفتن چیزی راست

و از زاہد علیخان سخا سندی آوردہ کہ در

عہد سلطان حسین مرزا صفوی کہ سلطنت

صفویہ بروختم شدہ شاہ بندر لار بود

(؏) میان ما مجنون شد چو اقلیم جنون قسمت ز

بپای خودگرفتم سر بسر خار بیابان را ۞ ۔

مؤلف عرض کند کہ در استعمال معاصرین

عجم بر ذمّہ خودگرفتن است چنانکہ بقول آنکہ گذشت

ذکرش کردہ ایم و از سند اوّل الذکرہم تصدیق

آن می شود پس تبدیلی ندارد کہ معنی این (۱)

بر ذمّہ خودگرفتن قائم کنیم و (۲) در حصّہ

خودگرفتن (اردو) (۱) اپنے ذمّے لینا

(۲) اپنے حصّہ مین لینا ۔

بپای [illegible] مصدر اصطلاحی بقول

[illegible] فرہنگ [illegible] و

[illegible] عرض کند کہ [illegible] است

که سند استعمال پیش نشد خلاف قیاس نیست معاصرین عجم تصدیق کنند که محاوره سوقیان است (اردو) ڈانٹا۔

بپای شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) راست ایستادن ولقول ضمیمۂ برہان (۲) ایستاده شدن وتوقف کردن صاحبان مؤید وشمس ذکر ماضی مطلق ہمین مصدر کرده گویند که یعنی استاده شد مؤلف عرض کند که ہر دو معنی موافق قیاس است ولیکن تخصیص راست در معنی اول درست نیست معاصرین عجم استعمال (بپا شدن) بمعنی برخاستن می‌کنند وموحدۂ اول را مخل فصاحت دانند و ایستادن را بمعنی توقف کردن استعمال کنند واز (پا شدن) معنی توقف کردن نمی‌گیرند پس از برای معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) اٹھنا۔ کھڑا ہونا سیدھا کھڑا ہونا (۲) ٹھہرنا۔ توقف کرنا۔

بپای غیر سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته وبہار وانند بحصۂ او دادن (طالب آملی ؎) از دور چو بینند سران طرف کلاہست ٭ بوسند وبپای تو سپارند سری را ٭ مؤلف عرض کند که از سند طالب آملی مصدر (سر بپای کسی سپردن) بمعنی بر پای کسی سر نہادن پیداست که اظہار عاجزی است ومعنی بیان کرده محققین بالا از سند پیدا نیست وخلاف قیاس ہم بدعی سست است وگواہش چیست (اردو) کسی کے حصہ میں دینا۔ کسی کے سپرد کرنا۔

بپای فلانی است مقوله۔ بقول مناحب بول چال۔ بدنبالۂ فلان است مؤلف عرض کند که ہمین اصطلاح به (بپای خود شان است) گذشت ودرینجا انحصار

نیست چنانکہ در مقولہ گذشتہ بود بای حال خلاف
قیاس نباشد (اردو) اُنکے ذمہ ہے۔

بپای کسی چیزی نہادن | مصدر اصطلاحی
صاحب انند گوید کہ ادب آنست کہ چون بملازمت
بزرگی مشرف شوند چیزی بطریق نیاز بگذرانند
پس اگر آن چیز مناسب شان آن بزرگ
است برطاق الاخفیہ در پای او گذارند۔
تعظیماً (خواجہ شیراز) رسید موسم آن
کز طرب چو نرگس مست ؛ نہد بپای قدح
ہر کہ شش درہم دارد بہر نصف عرض کند
کہ معنی نذرانہ پیش کشیدن است پیش بزرگان
(اردو) نذرانہ پیش کرنا۔ دکن مین کہتے
مین پاتلوون سے لگانا۔ یعنے نذرانہ پیش
کرنا۔ پچھلے زمانہ مین بزرگون کے روبرو
جو نذرانہ پیش کیا جاتا تھا وہ اُنکے قدمون
کے پاس رکھدیا جاتا تھا اس طرز عمل سے
اُنکی تعظیم اور اپنا انکسار ظاہر ہوتا تھا۔
جسکو محاورۂ دکن مین تلوون سے لگانا
کہا جاتا تھا اب یہ طریقہ مرعی نہین رہا لیکن
اس کی یادگار ایک پرانی کہاوت ہے یعنے
"قاضی جی جیب سنبھال لئے۔ کیا کرون تلوون
سے لگی ہے" اس کہاوت کی ایک داستان
چلی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قصاب اور
جلاہے کے درمیان کوئی نزاع پیش ہوئی
دونون فریق قاضی صاحب کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور مقدمہ کی تحقیقات آپ کے
اجلاس پر کئی دن تک ہوتی رہی اس
عرصہ مدت مین قصاب روزانہ گائے
کی جیب قاضی صاحب کے گھر پہنچا دیتا
اور آپ اسکو نوش جان فرماتے تھے
جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو بیچارہ جلاہا
دوسرے فریق یعنے قصاب کے قدم چھو چکا تھا
اور روپیون کی ایک تھیلی آپ کے قدمون
کے پاس چھوڑ دی تھی جسکو قاضی صاحب نے

دیکھ لیا اور اُس نذرانہ کی سنگینی کو بھی
معلوم فرمالیا۔ جب مقدمہ کا فیصلہ سنانے
لگے تو تمہید ہی سے قصاب نے معلوم کرلیا
کہ فیصلہ اُسکے خلاف ہوگا تو اُسنے جرٔت
کرکے کہا کہ قاضی جی آپ خلاف واقعات
کیا فرما رہے ہین ذرا جیب سنبھالئے تو آپ
اس کے جواب مین کہنے لگے کہ بھائی مین کیا
کرون مجبور ہون مجھکو تو تلوون سے لگی
ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ محاورۂ دکن مین
جیب سنبھالنا بمعنی زبان درازی نکرنا
مستعمل ہے اور محاورۂ اردو مین (تلوون
سے لگنا) بمعنی غصہ ہونا پیروی کرنا سر ہونا
پس قصاب کا اشارہ بھی ذومعنی تھا۔
اور آپ کا جواب بھی ذومعنی تھا اسی قصہ
کے متعلق دکن مین وہ کہاوت قائم ہوئی
جس کا ذکر اوپر ہوا۔

بپای کسی رفتن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ وانند بمدد او رفتن (صائب
ع) می روم چون لغزش مستان بپای
بیخودی ٭ تا کجا سر بر کنم زین سیر بی پرکار
خویش ٭ صاحب انند فرماید کہ باستعانت
پای دیگری رفتن (ولہ ع) رود چگونہ
بپای ضعف کار من از پیش ٭ کہ من بپای
نسیم سحر روم از خویش ٭ (ولہ ع) بپای
قافلہ رفتن ز من نمی آید ٭ چو آفتاب تنہا
روی سر آمدہ ام ٭ مؤلف عرض کند کہ
از ہر سہ سند بالا بہ پیروی کسی رفتن و بر
نقش پای کسی رفتن پیدا است نہ بمدد
کسی رفتن قائل (اردو) کسی کی مدد
سے جانا ہماری تحقیق کے لحاظ سے کسی کی
پیروی کرنا۔

بپای کسی گریختن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر بمدد او گریختن و بقول
انند باستعانت پای کسی گریختن (والہ ہروی

۵) معلوم شد چو صبر بپای خرد گریخت ٭ کز فوج حسن عشوہ بآوردمی رسد ٭ مؤلف عرض کند کہ بہ نشان پای کسی و در پی کسی گریختن نہ بمدد او فتاًمل (اردو) کسی کی مدد سے بھاگنا۔ کسی کے پیچھے بھاگنا۔

(الف) بپائین تخت تو بندد کمر
(ب) بپائین تو تخت بندد کمر
مقولہ صاحبان ہفت وانند ذکر (الف) کردہ گویند کہ یعنی بپای تخت تو بخدمت ایستد و اطاعت تو نماید صاحب مؤید ذکر (ب) کردہ معنی متفق باصاحب ہفت مؤلف عرض کند کہ (الف) درست است و متصرف مؤید در (ب) تسامح اوست بخیال ما ذکر مصدر (بپائین تخت کمر بستن) بمعنی اطاعت کردن و بخدمت ایستادن و آمادۂ خدمت شدن بہتر است ازینکہ این را مقولہ قرار دہیم و مصرع کسی را بسندش گیریم و عام را خاص کنیم (اردو) (الف و ب) تیرے تخت کے آگے اطاعت کرتا ہے اور آمادۂ خدمت ہے۔

بپائین داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نظر زیرین داشتن مؤلف عرض کند کہ باوجودی کہ لفظ نظر درین مصدر اصطلاحی داخل نیست معاصرین عجم ہمین معنی را ازین مصدر پیدا کردہ اند چنانکہ "او بپائین دارد" یعنی نظر زیرین دارد و نظر بالا بر دارد (اردو) نگہ نیچے رکھنا منھ پر نہ دیکھنا۔

بپر آمدن استعمال۔ پرپیدا کردن ولائق پرواز شدن (انوری ۵)
برکندہ شدم ز آشیان تو بیک مرغ وفا بپر نہ آیدہ ٭ (اردو) پر نکالنا۔ بقول آصفیہ نئے پر لانا۔ اڑنے کے قابل ہونا

بپرداز اصطلاح - صاحب مؤید گوید که ای خالی کن و بساز (کذافی الادات) و اقول این امر بپرداختن است پس آنهمه معانی درین هم باشد صاحب هفت بر امر پرداختن قانع مؤلف عرض کند که موحدهٔ اول زائد است و مجرد پرداز امر حاضر پرداختن و حاصل بالمصدرش هم محققین با نام و نشان را اضافه حجم تالیف مقصود است که مشتقات را بلفظ بستند و بخیال ما تحصیل حاصل (اردو) پرداختن کا امر حاضر - دیکھو پرداختن کے کل معنے -

(۱) **بپرکار بودن** مصدر اصطلاحی

(۲) **بپرکار ماندن** بقول بحر بقاعدۂ و قانون بودن - صاحب غیاث هم ذکر (۱) بهمین معنی کرده و وارستهٔ واند (۲) را باستناد کلام صائب آورده (ﮯ) نکونامی بزرگان را به پرکار از اثر ماند که زفیض جام ذکر خیر در دوران بود جم را مؤلف عرض کند که وای بر محققین با نام و نشان که ماند را متعلق به پرکار کرده اند و غور نکردند که تعلق ماند به نکونامی است مقصود شاعر حزین نباشد که نکونامی بزرگان از اثر پرکار یعنی دور پرکار باقی ماند چنانکه ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران است - حاصل اینست که نه این مصدر ازین شعر قائم شود و نه معنی بیان کردهٔ محققین بالا پیداست قائل (اردو) باقاعده هونا - همارے خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہیں -

بپرواز آمدن استعمال - پریدن در هوا و بلند شدن (انوری ﮯ) باز تمکین تو هر جا که به پرواز آید سر فرو ورزد بدخواه تو چون بوتیمار (اردو) اڑنا - پرواز کرنا -

بپریشد اصطلاح - بقول برهان وهفت واننده بکسر اوّل وسکون ثانی و رای بی نقطه بتحتانی رسیده وشین نقطه دار مفتوح بدال ابجد زده یعنی پریشان کند وپراگنده سازد صاحب ناصری بذکر این گوید که آن را بپسیاویدن وبپسودن وبپسودن نیز گفته اند وپسود بحذف بای عربی بهمان معنی بپسودن یعنی لامسه کردن وچیز نرم را گویند مؤلف عرض کند که پریشیدن بقول بحر معنی پریشان گردانیدن وشدن می آید که مضارعش پریشد است وهم او ذکر پریشانیدن به همان معنی کرده بحث هردو ماخذش همزان کنیم دریخا همین قدر کافی است که بپریشد مضارع همان پریشیدن است بزیادت موحده دراوّلش ولازم ومتعدی هردو نمیدانیم که محققین نازک خیال ذکر این چرا کرده اند وبدون اشاره مصدرش همچون اسم جامد آورده وحیف از صاحب ناصری که حقیقت جویان راند که بپسیاویدن وبپسودن وبپسودن چرا در غلط می اندازد ونمی داند که این هرسه مصدر را با بپریشد چه تعلق است که لفظاً ومعنیً هیچ تعلق ندارد وچرا پسود را بمعنی بپسودن می گیرد خلاصه اینست که محقق اهل زبان از اشتقاق مصدر فرس خبر ندارد ودور فرق لفظی ومعنوی امتیازی نمی فرماید (اردو) پریشیدن کا مضارع - پریشان کرے - پریشان ہو

بپس آمدن استعمال - واپس آمدن ومراجعت کردن است (صائب ع)

کاملانی که دربین ره بهوس می آیند ؎
دوقدم راه نپیموده بپس می آیند ؎

(اردو) واپس ہونا - پلٹ آنا - پیچھے ہٹنا

بپساویدن بقول برهان بابا واو بر وزن خصانیدن بمعنی سودن وساویدن

باشد وبقول رشیدی مرادف بپسودن بمعنی سودن دست یا عضوی را بچیزی (ابوالفرج ـه) بعون عدل تو صبا و عقل بپساود بسروی آهو و نخچیری وسیله وام ۴ خان آرزو در سراج به نقل قول رشیدی گوید که ظاهر آنست که بای اول جزو کلمه نیست بلکه بائیست که در اوائل مصادر و افعال زیاده می کنند چنانکه برفت و برفتن و بسودن مخفف برسودن که مبدل آن فرسودن است باشد. صاحب بحر گوید که بمعنی سودن و ساویدن است کامل التصریف و مضارع این بپساود و بسودن لقولش بمعنی (۱) مساس کردن و (۲) سائیدن و آس کردن و (۳) ریزه کردن و (۴) کهنه ساختن و شدن و (۵) بدست و پای مالیدن و (۶) صلایه نمودن عطر و گیاه و ساویدن

بقول بحر مرادف سودن صاحب نوادر فرماید که بمعنی سودن دست یا عضوی دیگر بچیزی صاحب موارد هم با نش و فرماید که بپسودان بمعنی لمس و لامسه حاصل بالمصدر و بپساود مضارع این مؤلف عرض کند که ساویدن که می آید اصل است و همین مصدر بزیادت کلمهٔ بر (برساویدن) شد و ازین زیادت هیچ اثر در معنی پیدا نشد و پس از ان بحذف رای مهمله بساویدن و بزیادت موحده در اوّلش بپساویدن شد و پس از ان به تبدیل موحدهٔ دوم به بای فارسی بپساویدن قرار یافت بهر شش معانی بالا. حالا عرض می شود نسبت ماخذ که اسم این مصدر سا باشد بمعنی لمس و مس که حقیقت آن بر (بسودن) گذشت یای زائد در آخرش زیاده کرده سای کردند و بقاعدهٔ مصادر بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری ساختند (سائیدن) شد

وپس، از آن تحتانی اوّل به واو بدل شده
ساویدن شد چنانکه انگبیر و انگور این است
حقیقت وضع بپساویدن پس معنی اوّل
بلحاظ ماخذ اصل است و دیگر همه معانی مجاز
آن مخفی ساو که درسائیدن و آس کردن
و ریزه کردن و بدست و پای مالیدن
و صلابه نمودن لمس حقیقی موجود است
ولیکن معنی چهارم خلاف قیاس است و مبنی
بر قول محجر و صاحب بحر طالب سند استعمال
می باشیم و ذکر اختلاف معانی سودن که
درمیان محققین واقع است بجای خودش
می آید و درینجا بر قول محجر و صاحب بحر اکتفا
کرده ایم (اردو) (۱) چھونا۔ (۲) پیسنا۔
(۳) ریزه ریزه کرنا (۴) پرانا کرنا یا پرانا
ہونا۔ (۵) ہاتھ سے ملنا۔ پاؤن سے ملنا اور
کھندلنا (۶) کوٹنا۔ (ہاون مین) یا حل کرنا۔
بپسودان بقول برهان با دال ابجد بروزن
دلسوزان بمعنی لمس و لامسه یعنی دست
یا عضوی را بچیزی کشیدن یا بجائی مالیدن
صاحب جامع این را مرادف بپسودن نوشته
بمعنی لمس کردن و عضوی را بچیزی مالیدن
و صاحب جهانگیری هم زبانش و بقول نوادر
مزید علیه بپسودن و بقول موارد حاصل بالمصدر
بپسودن و بپساویدن بمعنی لمس و لامسه
مؤلف عرض کند که طرز بیان صاحب
برهان در غلط اندازد که بمعنی مصدری می طرازد
و صاحب جامع و جهانگیری تسامح کرده که
مرادف مصدر شمرده و صاحب نوادر
سکندری خورده که این را مزید علیه بپسودن
آورده و صاحب موارد از حقیقت این
خبر ندارد که حاصل بالمصدرش پندارد
حقیقت این است که بپسود بروزن ماضی مطلق
حاصل بالمصدر بپسودن است و بپسودان
مزید علیه آن بمعنی لمس و مس (اردو)

مس - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - لمس کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھونا - قوت لامسہ - وہ قوت جس سے نرمی سختی - سردی گرمی وغیرہ کو محسوس کرسکیں -

بپسودن بقول مہ ہان بروزن بربودن بمعنی بسودن کہ لمس ولامسہ کردن است **مؤلف** عرض کند کہ تسامح اوست کہ این مصدر است وبپسودان مزید علیہ حاصل بالمصدرش چنانکہ بجایش گذشت صاحب جہانگیری گوید کہ بمعنی سودن یعنی دست یا عضوی را بچیزی مالیدن وبقول بحر (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسہ کردن ومس نمودن و (۴) سوراخ کردن ومضارع این بپسایدو بقول رشیدی وخان آرزو در سراج مرادف بپساویدن کہ گذشت - صاحب موارد این را با بپساویدن نوشتہ فرماید کہ سودن ومالیدن دست یا عضوی بچیزی است وبپسودان بمعنی لامسہ حاصل بالمصدر این وبپساو ومضارعش وصاحب نوادر رمز بالش **مؤلف** عرض کند کہ سودن کہ بجایش می آید اصل این است و (مرسودن) بزیادت کلمہ تر فرمزید علیہش و بحذف رای مہملہ بسودن مخففش وبزیادت موحدہ بپسودن مزید علیہش وبقاعدۂ تبدیل بپسودن مبدلش کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب وتپ واسم مصدر سودن ہمان لغت سا باشد کہ بمعنی لمس ومس می آید - الف آخر بدل شدہ بہ واو چنانکہ تاغ وتوغ وعلامت مصدر دن در آخرش زیادہ کردہ مصدری ساختند کہ در معانیش اختلاف است چنانکہ بالا مذکور شد وہر چہار معنی بیان کردۂ صاحب بحر واضح تر از بیان دیگر محققین - بہ تحقیق ما مضارع این بپسود بکسر موحدہ وسکون بای فارسی وضم

سین مهمله و فتح واو - صاحب بحر مضارع
این بپساید نوشته که مضارع بپسائیدن
است و بپسائیدن مصدری نیاورده و صاحب
سوارد مضارع این را بپساود گفته که
مضارع بپساویدن است - راقم بر
محققینی که بر قواعد فارسی اعتنا می کنند
قول صاحب بحر و موارد را نسبت
مضارع این بدون سند تسلیم نمی کنیم
و اگر استعمال بپساود بنظر آید توانیم عرض
کرد که آن مصدر بپساویدن است و اگر
استعمال بپساید پیش شود توشیه آن مصدر
(بپسائیدن) بهر دو تحتانی پنجم و ششم قائم
کنیم و بلی شود که آن از مضارع بپسودن
خلاف قیاس قرار دهیم حاصل اینست
که معنی سوم اصل است و دیگر همه معانی
مجاز آن (حکیم سوزنی ۵) بخاک وادی
آن چهره که آبله کرده ٭ با آستین حریر ارچه
نرم بپسودم ٭ (ابو الفرج ۵۳) کوه بپسوده
زخم تیرش گفت ٭ صاعقه است این ٭
تیر واغوشاه ٭ (معزی ۵۳) سینه نرمش
چو بپسودم بزیر پرنیان ٭ گفتم این سینه
بنرمی پرنیان دیگر است ٭ (کمال اسمعیل ۵۳)
لعل تراشی بپسودم من و هنوز ٭ می لیسم
از حلاوت آن گرسه وار دست ٭ (اردو)
دیکھو بپسودن -

به پشت خوابیدن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته بآرام خواب کردن (اشرف
۵) کنون که هیچ توه مردی برای خود دیده ٭
عروس دهر زشادی به پشت خوابیده
٭ مؤلف عرض می کند که از معنی آتی شعر
اشرف ثابت است که معنی این به پشت
خوابیدن و ستان افتادن است و معنی
بیان کرده وارسته اصطلاح زنان و فارسی
زبان نیست و خواب به پشت خوابانیدن آرد.

ہم نہ باشد (اردو) چت سونا چت پڑنا۔

بہ پشت سر فتادن خار مصدر اصطلاحی

کنایہ باشد از تکلیف دادن و در پے ایذا شدن کہ خار زیر سر خلد و مانع راحت و آرام است (صائب ؎) می کشد آخر بہ خجلت کامجوئیہای دہر ؛ خار خار آرزو خواہد بہ پشت سر فتاد ؛ (اردو) کانٹوں پر لوٹنا بقول آصفیہ مضطرب رہنا۔ تڑپنا۔ تلملانا۔ بے قرار رہنا (امانت ؎) عمر بھر کانٹوں پہ لوٹے گلرخوں کی یاد میں ؛ جا ہستی میں جیسے صحرا کی دامن ہو گیا ؛

بہ پشت کمان گرفتن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و خان آرزو (در چراغ ہدایت) تیر باران کردن بر کسی (تاثیر ؎) تاثیر با اشارۂ ابرو ز ہر طرف ؛ سنگین دلان بہ پشت کمانم گرفتہ اند ؛ صاحب انند گوید کہ کنایہ از تیر بردن انداختن (صائب ؎) زخشم بہر دوست عنانم گرفتہ است ؛ ابروی او بہ پشت کمانم گرفتہ است ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل الذکر بہتر است از آخر الذکر (اردو) تیر برسانا۔

بہ پشت ہم رفتن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر و غیاث (۱) امداد ہم کار کردن و (۲) مجازاً مفاعلہ را گویند (شفائی ؎) رفتند بہ پشت ہم و زادند سہ و چار ؛ زان نکہتی از نسل شما گشت فراوان ؛ مؤلف عرض کند کہ مقصود از معنی دوم آنست کہ فعلی را بمقابل یکدیگر کردن چنانکہ در بلاد عجم و بعض بلاد عرب۔ زید با بکر مواظبت کند و بکر با زید و ہمین است مفاعلہ و بخیال ما معنی دوم معنی حقیقی این مصدر است و معنی اوّل مجازش حیف است کہ دیگر محققین فارسی زبان

ازین مقصد رسا گشت و مابین جمهم شد یعنی خیال با کنند (اردو) (۱) ایکدوسرے کی	مدد سے کام کرنا (۲) باہم توالطت کرنا۔ یعنی آپسکے ساتھ اور وہ اسکے ساتھ۔

ببغا بقول برہان و جامع با غین نقطه دار بر وزن طمغا طوطی را گویند و آن پرنده ایست مشہور و معروف صاحب غیاث بر طوطی گوید که معرب توتی از رشیدی آن طائریست سبز که بعرف آنرا الطوطا نامند و صاحب رشیدی بر الفرق بهر دو فوقانی گوید که مرغ معروف که طوطی می گویند (الخ) مخفی مباد که ببغا در عربی بقول منتهی الارب طوطی سبز پر لغت عرب است و بقول صاحب محیط المحیط طوطی سبز رنگ با منقار سرخ که زبانش مثل انسان باشد و نقل کلام انسان کند و ما تحقیق کامل این بجالش کنیم صاحب ناصری فرماید که ببغا لغت عربی است و در لغت فرس ببغا را پیغا خوانده اند و بای فارسی را یای تحتانی دانسته اند و آن را بمعنی طوطی یا مرغ دیگر شمرده اند (حکیم قطران تبریزی ره) ہوا چون پشت شاہین و زمین چون سینه ببغا ہو ز صلصل ساخته غلغل ز بلبل ساخته ہمتا ہ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که این بچند وجه غلط است یکی آنکه با ہر دو بای تازی است دوم آنکه بای دوم مشدد است نه مخفف سوم آنکه لفظ عربی است نه فارسی و صحیح این مفرد از حیوة الحیوان دمیری بوضوح می پیوندد (انتهی) مؤلف عرض میکند که معلوم ناصری ہمین قدر است که بتحتانی دوم ہم بہمین معنی می آید و اعتراض خان آرزو است و قول برہان صحیح باشد از ینکه محققین اہل زبان ببغا به بای دوم فارسی و بیغا بتحتانی

را بمعنی طوطی تسلیم میکنند واستعمال حکیم قطران هم سند اوست و معاصرین عجم هم ازین استعمال
خبردارند پس عیبی نیست که این هر دو را مبدل ببای عربی گیریم که موحده اوّل و دوم
لغت عربست به همین معنی و بای عربی بدل شود به بای فارسی و تحتانی چنانکه تب وتپ
و بالبوس و بالیوس پس توانیم گفت که هر دو مفرس است ـ خان آرزو غور و تحقیق
را اختیار نکرد (اردو) مٹھو۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بقول آصفیہ لغوی معنی مٹھے بولا
شیرین گفتار۔ اصطلاحی توتا۔ طوطی ہندوستان جو اپنی خوش گفتاری کے سبب ہر دلعزیز ہے

بپغی دربند مقوله ـ بقول صاحب ضمیمهٔ
برهان کنایه از آنست که باندک چیزی موقوف
است صاحب بحر این را (به بپغی دربند است
بضمّ بای فارسی آورده ـ صاحب انند
باتّفاق بحر گوید که از زبان دانان (بپغ
کاسه گری وابسته است) نیز شنیده شد و
هم بدین معنی (بموی بند است) و (بهیچ در
بند است) و (بحرفی و نیمی بند است)
مؤلّف عرض کند که پُف بقول انند
لغت فارسی است بمعنی باد که از دهان
بر چیزی زنند معنی لفظی این همین است
که منحصر باشارهٔ پُف تست و کنایه ازین
که باندک توجّه تو کار من می بر آید فارسیان
گویند " بادادما دریغ مکن که کارم به پغی
دربند است " (اردو) ادنی توجہ پر موقوف ہے

(الف) بپکندن بقول نوادر (الف)
(ب) بپکن لغتی است در آپکندن
بالف و هم برین قیاس (ب) (بپکن)
بصیغهٔ امر ـ خان آرزو در سراج بحوالهٔ
برهان نسبت (ب) فرماید که (۱) بوزن
و معنی بفکن که امر است از فکندن و (۲)
کنایه از طعام سر باز زدن و کسی را گویند

که از غایت سیری نگاه بطعام نکند و فرماید که تحقیق آنست که بمعنی سر باز زدن از طعام تنگن است بتای قرشت چنانکه در جهانگیری آمده نه بای فارسی و نیز بکسر اول است مخفف بپیکن که مبدلش بفگین است پس بای آن جزو کلمه نباشد (انتهی) صاحب برہان (ب) را آورده چنانکه خان آرزو نقلش کرده و صاحب ناصری همزبان برہان مؤلف عرض کند که افکندن اصل است به کاف عربی و مزید علیه آن افگندن با الف وصلی - وحقیقت ماخذ و معانی این بر افگندن مذکور شد و (الف) مبدل بفگندن باشد که موحده در اولش زائد است و فا بدل شد به بای فارسی چنانکه فیل و پیل و سفید و سپید و (ب) امر حاضرش - محققین با نام و نشان تحقیق را از دست داده اند که حقیقت مصدر را گذاشته ذکر امرش کردند - صاحب نوادر خوب کرد که (الف) را در مصادر رقم کرد و لیکن او هم از اصلش بیخبر بود و بدون تحبت بسوی آگندن رفت و بخیال ما الف و ب هر دو بکاف عربی است که ماخذ فکندن فک لغت عربیست و ما اشاره این بر افگندن کرده ایم - بنسبت معنی دوم (ب) عرض می شود که خان آرزو درست گوید که بدین معنی به تای فوقانی عوض بای فارسی بجایش می آید پس اگر (ب) را بمعنی دوم مبدل تنگن گیریم که به فوقانی دوم می آید - بنی شود که موحده به فوقانی یا بالعکس آن بدل نمی شود پس بجز این نباشد که تسامح برہان خیال کنیم و صاحب ناصری در اکثر لغات نقل برہان برداشته و تحقیق خود را بر عالم بالا گماشته (اردو) (الف) دیکھو افکندن (ب) ( ) افکندن کا امر

یعنی ڈال۔ گرا (۲) کھانے کے طرف نگاہ نہ کرنا

پوست افتادن | مصدر اصطلاحی بقول بحر عیب جوئی و غیبت و بدگوئی کردن صاحب غیاث بر عیب جوئی کردن قانع و صاحب انند ہم ذکر این کردہ صاحب برہان (پوست کسی افتادن) را بہ ہمین معنی آوردہ و خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ از عیب کردن است **مؤلف** عرض کند کہ پوست بقول برہان بمعنی غیبت ہم آمدہ کہ بدگوئی و مذمت باشد خلاف قیاس غیبت مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) غیبت کرنا بقول آصفیہ۔ بدی کرنا پیٹھ پیچھے برا کہنا۔ بدگوئی کرنا۔

پوست گفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و غیاث و انند سخن در پردہ گفتن یعنی برمز و ایما گفتن **مؤلف** عرض کند کہ پوست در ینجا استعارۃً بمعنی پردہ مستعمل و بپردہ گفتن کنایہ باشد بہ رمز و ایما گفتن (اردو) اشارۃً کنایۃً کہنا کسی بات کو صاف نہ کہنا۔ در پردہ کہنا۔ صاحب آصفیہ نے (در پردہ) پر فرمایا ہے کہ خفیہ۔ پوشیدہ۔ اشارۃً کنایۃً

پوستین مردم افتادہ | مقولہ۔ صاحبان فرہنگ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون ببینند کہ کسی غیبت مردم می کند بحق او استعمال این مقولہ کنند و این مشتق و فرید علیہ است از مصدر (پوست افتادن) کہ گذشت (اردو) لوگون کی غیبت کرتا ہے۔ دکھنی میں کہتے ہین پیٹھ پیچھے کہنے کا عادی ہے۔

بہ پہلو رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند نوعی از رفتار کودکان کہ در مبادی حال می باشد (ملا آثار بخاری ؎

عاشقان را در طلب مشق ریاضی کردن
است ؎ طفل نوآموز اوّل ره به پهلو میرود
؎ مؤلّف عرض کند که به پهلو خفتن و به
پهلو آمدن و به پهلو رفتن هر سه مرادف یکدیگر
است و خصوصیت با اطفال ندارد و وجود
طفل در سند این مصدر را مخصوص باو
نمی کند (اردو) کروٹ لینا ـ بقول آصفیہ
اس پہلو سے اُس پہلو پر ہونا ـ

به پیغام راست نیامدن ـ مثل ـ صاحب
خزینه ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف**
عرض کند که فارسیان چون کسی را به بینند
که پیغام قبول نمی کند و مصالحت نمی نماید
این مثل را بحق او زنند و معاصرین
عجم هم بر زبان دارند (اردو) نامہ
و پیام سے ماننا نہین ؏

به پیمانه زدن ـ مصدر اصطلاحی ـ بقالب
ریختن است مخفی مباد که پیمانه بمعنی قالب آمده
و تحقیقش بجای خودش کنیم (حافظ شیرازی ؎) دوش
دیدم که ملائک در میخانه زدند ؏ گل آدم بسرشتند و
به پیمانه زدند ؏ معاصرین در معنی این شعر پیمانه را بمعنی
جام شراب میگیرند و بعضی بمعنی شراب اندرین صورت
معنی شعر آنچنان لطیف نمیشود که بمعنی قالب ـ
(اردو) سانچے مین ڈھالنا ـ بقول آصفیہ
قالب مین ڈالکر بنانا ـ

بای موحده با تای فوقانی

بت (۱) بقول سروری و جامع و ناصری بفتح با ـ آهار جولاهگان باشد و فرماید که
بپای فارسی هم آمده و غالباً که بپای فارسی اصح باشد و بقول برهان بفتح اوّل و سکون
ثانی آنستی که جولاهگان بر روی کار مالند و فرماید که در عربی نیز همین معنی دارد ـ
مؤلّف عرض کند که ما این لغت را بدین معنی در لغات عرب نیافتیم و توانیم عرض کرد

کہ فارسیان این را از لغت بہات کہ در سنسکرت بمعنی خشکہ آمدہ بتخفیف ہا و الف وضع کردہ مخصوص کردند برای آشی کہ جولاہگان استعمالش کنند خان آرزو در سراج ہم بذیل لغت (بتہ) اشارۂ این یعنی بت کردہ است (استاد عمارہ ؎) ریشی چگونہ ریشی چون مالۂ بت آلودہ ٭ گوئی کہ دوش تا روزان ریش گوہ پالودہ ٭ (اردو) وہ آہار اور کلف جو جلاہے کپڑا بنتے وقت استعمال کرتے ہین۔ مذکر۔

(۲) بت۔ بقول برہان و ناصری بالفتح بمعنی لیف جولاہگان صاحب جامع فرماید کہ بتارہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب انند بحوالۂ قوسی برلیف گوید کہ دستہ گیاہی باشد کہ جولاہہ پیچار خود را بدان تر کند و آب زند (اردو) جولاہون کا وہ برش (مذکر) یا (کونچی) مؤنث جس کو وہ گھانس سے بناتے ہین اور پانی مین بھگو کر اپنی سوت پر چھڑکتے جاتے ہین۔

(۳) بت۔ بقول برہان و جامع بالفتح مرغابی را نیز گویند و معرب آن بط است صاحب ناصری فرماید کہ از ہمین است ضرب بت کہ بط بزرگ را گویند صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہم اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مرغابی۔ دیکھو اردک۔

(۴) بت۔ بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل معبود و مسجود کافران باشد کہ بعربی صنم خوانند (سعدی ؎) بتی دیدم از عاج در سومنات ٭ مرصّع چو در جاہلیت منات ٭ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی صراحت کند کہ آنچہ پرستندش

صورت نگاشته و ساخته از چوب و گل و غیر آن بهار بر مطلق صنم قانع. صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است فرماید که هرچه از سنگ و چوب تراشیده آنرا پرستش کنند ترجمهٔ صنم. صاحب سخندان گوید که همین را در سنسکرت بُد. بدال مهمله گویند خان آرزو در سراج گوید که مطلق معبود و مسجود کافران بت نباشد چه آفتاب و گنگ و آتش را هم بمعنی از بهها پرستند و بت نگویند مؤلف عرض کند که صاحب ساطع ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبانست این را به‌همین معنی لغت ترکی گوید. اگر بُد را بقول صاحب سخندان لغت سنسکرت گیریم این اسبدل آنست که دال مهمله را بفوقانی بدل کرده اند چنانکه تنبوره و دنبوره و اگر بقول صاحب کنز لغت ترکی دانیم ضرری نیست که فارسیان استعمال این کرده اند و معنی حقیقی این صنم و صورتی که از مس و طلا و نقره و سنگ و چوب و گل و غیر ذلک درست کنند و بمجاز همین صورت که پرستش آن می شود و این تعلق دارد با معنی ششم مخفی مباد که بقول بعض بت مخفف (با و تا) ست که به‌همین معنی لغت زند و پاژند است چنانکه اشاره این بر (با و تا شکن) کرده ایم (اردو) بُت بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر مورتی. مورت. پتلا. لعبت. پرتما. صنم. وه صورت جو پتهر او رپیتل وغیره کی بنا کر پوجین۔

(۵) بت. بقول برهان و جامع و ناصری و مؤید بالضم کنایه از معشوق (ظهوری) ۵) باغ گو جیب می دراز اشکم ٭ سینه چاک بت گل اندامم ٭ مؤلف عرض

کند که استعاره باشد نه کنایه (اردو) بت - بقول آصفیه اسم مذکر - معشوق (از آصفیه ؎) بت بنا یا یہ بتون نے کہ قیامت مین بھی ؛ داد مانگی نہ خدا سے یون ہی خاموش رہے
(۶) بت - بقول ضمیمهٔ برہان و خان آرزو در سراج باصطلاح سالکان عبارت از مظهر هستی مطلق است که آن حق تعالی باشد پس بت من حیث الحقیقت حق باشد نه باطل مؤلف عرض کند که بت پرستان همین مظهر هستی مطلق را می پرستند و این مجاز معنی چهارم است (اردو) هستی مطلق کا مظہر - مذکر -
بتا بقول سروری و جهانگیری و جامع به تای قرشت بعد از با بر وزن بیا (۱) بمعنی بگذار (او حکور ؎) بتا روزگاری برآید برین ؛ کنم پیش هرکس هزار آفرین ؛ سعدی ؎) بگفتا نه آخر دهان تر کنم ؛ بتا جان شیرین در سر کنم ؛ صاحب برهان صراحت کند که بکسر اوّل است - صاحب رشیدی گوید که بتائیدن بمعنی گذاشتن مصدری می آید و این امر حاضرش صاحب ناصری گوید که اصل این (بهل تا) بوده یعنی بگذار چیزی را تا چنین و چنان شود - بلی در فارسی بسیار استعمال کنند چنانکه سعدی گفته ؎) بتا هلاک شود دوست در محبت دوست ؛ که زندگانی او در هلاک بودن اوست ؛ و فرماید که آنرا (بل تا) نیز گفته اند مؤلف عرض کند که سخن آخرینی صاحب ناصری است که این را مخفف (بهل تا) قرار می دهد و از اشتقاق مصدر (بتائیدن) خبر ندارد و به تحقیق ما (الف) اسم مصدر بتائیدن است که می آید ماخوذ از بتّ که بقول منتخب بالفتح و تشدید تای فوقانی بمعنی بریدن است فارسیان به تخفیف

وبزیادت الف در آخرش بمعنی قطع گرفتند و (ب) امر حاضر از مصدر بتائیدن که می آید پس بفتح اوّل است که موحّدہ اوّل اصلی است و مصدر این هم بفتح اوّل می آید آنانکه این را بکسر اوّل آورده اند پی بتحقیقت نبرده (اردو) (الف) قطع۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ تراش۔ برید۔ بیونت (ب) چھوڑ۔ چھوڑنا کا امر۔

(۴) بتا۔ بقول سروری بحوالہ فرہنگ وبقول جہانگیری وجامع بفتح با۔ نوعی از طعام را گویند صاحب برہان گوید که عربان بهط و بتات گویند و باین معنی با تشدید ثانی هم آمده صاحب منتهی الارب بهط را بتحریک ثانی وتشدید طای حطّی فرماید که معرب بهتا نوعی از طعام که برنج را باشیر و روغن پزند صاحب رشیدی فرماید که بتا و بته بفتح باخشکه پلاؤ۔ مؤلف گوید که اصل این بته با های هوز آخر است که بدل شد بالف چنانکه خاره و خارا خان آرزو در سراج بربته گوید که بقول رشیدی خشکه وبقول برہان نوعی از طعام که بهطه گویند و بدین معنی به تشدید ثانی هم آمده ولیکن تحقیق نیست که این لفظ مشترک است در فارسی و هندی۔ غایتش در هندی بآرا به تغیر لهجه مخلوط بها خوانند و آن تلفظ مخصوص هندیان است و بته اسم است از خشکه چرا که خشکه همان برنج را گویند که بعد از پختن آب آن را دور کنند و بته مطلق است خواه آب آن را دور کنند خواه نکنند و این غذای مردم بنگاله و کشمیر است بنا بر کثرت شالی درین ملک و مؤیّد اینست که در برہان بت بفتح وسکون ثانی بمعنی آبها چون لاهگان واشی که بر روی کار مالند آورده و اغلب که بهطه معرب بهته هندی است (ماخذ)

مؤلف عرض کند که بقول ساطع بھات در سنسکرت بمعنی خشکه آمده که برنج پخته باشد و بھتا بقول آصفیه لغت ہندی است مرادفش و آنچه خان آرزو در خشکه و بته فرقی پیدا کرده است کمی معلومات اوست اہل دکن نیک دانند که خشکه عام است برای برنج پخته اعم ازینکه آبش را بر آتش خشک کنند یا بصورت کثرت آب آن را دور کنند و بھات بزبان سنسکرت ترجمۀ خشکه یعنی برنج پخته باشد و پس فارسیان بحذف الف سوم بہت کردند و این لفظ را بعضی بمعنی شیر برنج استعمال می کنند و بقول بعض فیرنی باشد و بعضی برانند که نوعی از طعام است و بعضی حلوای برنج را گفته اند و معرب آن بھط است با تشدید طای حطی (کذا فی البرہان) و بقلب بعض ہمین بہت را بته کردند و بمعنی خشکه پلاو مستعمل شد و به تبدیل ہا به الف بتا مبدل اوست که زیر بحث است و مقصود از خشکه پلاو۔ پلاو با روغن و گوشت باشد یعنی غیر از چلاو یعنی پلاؤ۔ برنج باگوشت و روغن باشد و چلاو برنج با روغن و بته و بتا۔ مرادف پلاؤ پس در تعریف این خشکه را داخل کردن خطاست که در لفظ پلاؤ خشکه داخل است (اردو) پلاؤ۔ بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا کھانا جو گوشت اور چاول ملا کر پکاتے ہین۔

(۱۰۳۳۳) **بتاب رفتن** مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ و تاب خوردن و خشمگین شدن که تاب بمعنی پیچ و تاب و قهر و غضب بجا یش می آید۔ ظہوری ؎ شگاف جیب مراد و ختند

اگر بستم ہا چرا بتاب روم رشتۀ رفو خام است ۱۲ (اردو) پیچ و تاب کھانا۔ بقول آصفیه دل ہی دل مین غم و غصه سے گھٹنا۔

(۱۰۳۳۵) **بتاب شدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی

پیچ وتاب خوردن وسوختن که تاب بمعنی پیچ و تاب وحرارت می آید (انوری ۵) اے زخت رشک آفتاب شده ؛ آفتاب از زخت بتاب شده ؛ (اردو) پیچ وتاب کھانا جلنا

بتابیدن بقول مؤید (بحوالہ قنیه) بمعنی بگذاشتن ودیگرکسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و جز این نیست که نساخ اوست که بجای تحتانی چهارم موحّده را نقل کرد وجا وارد که دست تصرّف نقل نویسش دراز شد باتی حال حقیقت این بر (بتائیدن) بیان کنیم که به تحتانی چهارم وپنجم می آید (اردو) دیکھو بتائیدن ۔

بتات صاحب شمس گوید که لغت فارسی است بمعنی (۱) بریده (۲) توشه و (۳) زخت خانه و (۴) طیلسان وخرسوف و فرماید که بایمعنی بت نیز آمده مؤلف عرض کند که همه محقّقین فارسی زبان ازین لغت ساکت وبجث بت بجایش گذشت ومعاصرین عجم هم برزبان ندارند مجرّد بیان شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید مخفی مباد که بت بدون الف درعربی زبان بمعنی طیلسان آمده کذا فی محیط المحیط وبتات بقول منتهی الارب بزبان عرب بمعنی توشه ورخت عروس ومسافر ومرده ومتاع خانه (انتهی) پس جز این نیست که محقّق بی تحقیق لغت عربی را فارسی گفت ودر معنی هم تصرّف کرده مرده را بریده نوشت ۔ خدایش بیامرزد (اردو) (۱) کاٹا ہوا (۲) توشه ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مذکّر ۔ زاد راه ۔ وه کھانا جو مسافر اپنے ساتھ لیجاے (۳) گھر کا سامان ۔ مذکّر (۴) طیلسان بقول غیاث تالسان کا معرّب ۔ وه چادر جسے عرب مین خطیب اور قاضی اپنے کندھے پر اوڑھتے ہین ۔ مؤنّث ۔ ایک ریشمی کپڑے کا

نام ہے اور بقول بعض وہ کپڑا جو پشم اور ابریشم سے بنا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے صوف پر فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا دبیز جامہ پشمینہ۔

بتاتہ بقول بول چال لغت فارسی است بمعنی آلو وسیب زمینی صاحب لغات جدید عرب در تالیف خود (الدّلیل علی المولّد والدخیل) فرماید کہ در محاورۂ معاصرین عرب ہمین لفظ بہ ہمین معنی مستعمل وصراحت کند کہ از لغت انگلیسی وضع شد مؤلّف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ از پٹیٹو کہ ببای فارسی اوّل وتای ہندی دوم وتحتانی سوم وتای ہندی چہارم وواو لغت انگلیسی است بای فارسی را بعربی چنانکہ تپ وتب وتحتانی را بالف بدل کردند چنانکہ پرمغان وارمغان وہردو تای ہندی را بہ فوقانی وواو را بہ ہای ہوز چنانکہ آدسو وآدسہ وبازو وبازہ۔ صاحب محیط بر آلوی فرنگ گوید کہ رنگش اغبر ودر مقدار برابر آملہ تا سیب ودر ہند بذریعۂ اہل فرنگ رسیدہ کشتکار آن می شود واکثر آنرا با گوشت یا تنہا پختہ بطریق نان خورش می خورند ومثل اروی لعابیت ندارد وخستہ باشد۔ دیر ہضم ومقوی باہ وظاہراً در مزاجش گرمی وخشکی محسوس می شود وسوداویت ہم دارد چراکہ از کثرت خوردنش خارش پیدا می شود وقابض طبع است (انتہی) حاصل آنیست کہ بر زبان معاصرین عجم بضم اوّل وفتح فوقانی دوم است (اردو) آلو۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ زبان سنسکرت مین آلہ جس کا مادّہ اوّل بمعنی جڑ ہے پس آلہ کی معنی جڑ والی ترکاری۔ ایک قسم کی گول گول ترکاری جس کا مزاج سرد وخشک ہوتا ہے کبھی

صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھہ پکاکر اور طرح سے بھی کہاتے ہین۔

بتاراج آمدن استعمال۔ صاحب انند برمعروف قانع مؤلف عرض کند کہ بمعنی تاراج شدن است و تاراج بمعنی غارت و از ہم جدا کردن کہ بجای خودش می آید۔ حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) تاراج ہونا۔ غارت ہونا۔ لٹ جانا۔

بتاراج دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند برمعروف قانع مؤلف عرض کند کہ تاراج کردن و صرف کردن و بہ یغما بردن (سعدی شیرازی ؒ) بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد ٭ بدرویش و مسکین و محتاج داد ٭ (ظہوری ؒ) بیغماچہ گنجہا کہ نہ بر یکدگر نہد ٭ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند ٭ (اردو) لٹوانا۔ صرف کرنا۔ تاراج کرنا۔ بقول آصفیہ۔ غارت کرنا۔ برباد کرنا۔

بتار برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ باسانی برداشتن و بہ دون دقت برداشتن و کشیدن و حاصل کردن مرادف (بموکشیدن چیزی) کہ می آید (ظہوری ؒ) مشک صد تاتار ریزم از نفس ٭ زلف آہم را بتاری برگرفت ٭ (اردو) دکن میں کہتے ہین ‘‘کچے تاگے سے کھینچ لانا’’ ‘‘کچے تاگے پڑہانا’’ آسانی سے حاصل کرنا کچے تاگے سے باندہ لانا بھی کہہ سکتے ہین مصحفی نے اس مصدر کے لازم کا استعمال کیا ہے دیکھو آمدہ (بموکشیدن)

بتارہ بقول برہان بروزن شرارہ لیف جولاہگان و شومالان و آن جاروب مانندیست کہ بدان آتش و آہار بر تار مالند۔ صاحبان مؤید و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ موحدۂ اول زائد و تار بمعنی حقیقیش کہ بمقابل

(۳۴۴)

بود باشد و ہای ہوز در آخرش برای نسبت یعنی چیزی کہ منسوب است بہ تار وکنایہ ازآلہ کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) جولاہون کی وہ کونچی جس سے آش اور آہار تانے پر لگاتے ہین۔ مؤنث۔

(الف) **بتازگی** (الف) بقول انند

(ب) **بتازہ** بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی درحال واز سر نو (ب) بقولش مرادف (الف) (والہ ہروی ﷺ) بغم خنجم بغم دل از غم خریدہ راہ رفتم بتازہ این رہ صد رہ بریدہ راہ (سلیم ﷺ) خطش بتازہ باعث ناز ونیاز شد کوتاہ کرد زلف وشکایت دراز شد صاحب بحر دو وارستہ ہم (ب) را مرادف (الف) قرار دادہ اند مؤلف عرض کند کہ تازہ بمعنی نو نقیض کہنہ وبمعنی حادث وضد پژمردہ بجای خودش می آید وچون خواستند کہ یای مصدری در آخرش زیادہ کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را حذف کردہ کاف فارسی بجایش آوردند وتازگی بمعنی نوی ضد کہنگی است پس بای مفید معنی معیت دراولش آوردہ بمعنی از سر نو استعمال کردند وبہمین معنی (ب) را در محاورہ مرادف (الف) استعمال کردند ومعنی درحال بیان کردۂ صاحب انند درست نیست دیگر ہیچ (اردو) (الف وب) از سر نو نئے سر سے۔

(الف) **بتازیانہ گرم داشتن** مصادر

(ب) **بتازیانہ گرم کردن** اصطلاحی

صاحب بحر نسبت ہر دو گوید کہ بہ تندی وخشونت بر سر کاری آوردن وفرماید کہ ماخذ آنکہ اسپ را ساعتی قبل از سواری یک میدان جولان دہند وبتازیانہ گرم کنند

تا در سواری سرکشی نه کند و در تاختن نفس گرفته نه شود- وارسته برذکر (ب) قانع و برلے آں ذکر همین معنی کند (شاپور ـه) آهم بتازیانه مرا گرم داشت تا در کدام معرکه سر سید بده بهٔ (رفعانی ـه) تا که دهد عنان مرادم فلک بدست بهٔ حالا بتازیانه مرا گرم کرده است بهٔ مؤلف عرض کند که در تعلیف ماخذ آنچه بیان کرده اند تعلّق ازین اصطلاح ندارد و این هر دو مصادر بمعنی حقیقی مطلقاً برای گرم کردن اسپ است ذریعهٔ تازیانه و کنایه از آماده کردن کسی بکاری بسبیل جبر از اسناد پیش شده هم همین معنی پیدا است و آنچه قبل از سواری اسپ تند را در حلقهٔ دوری دهند تا تندیش کم شود و بسواری مطیع عنان باشد آنرا ازین مصدر اصطلاحی تعلقی نیست. (اردو) کسی کام پر سختی سے آماده کرنا۔

بتاسانید صاحب انند بحوالهٔ لطائف فرماید که یعنی بترسانید و صاحب غیاث هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که هر سه محققین بالا از مصدر تاسانیدن بے خبر اند که بمعنی گلوافشردن می آید و هیچ تعلّق از معنی ترسانیدن ندارد- پس موحدهٔ اوّل زائد است و تاسانید ماضی مطلق هماں و معنی این گلوافشرد دیگر هیچ (اردو) گلا گھونٹنا۔

بت اشرفی اصطلاح بقول بحر صورتیکه بر اشرفی مسکوک کنند خان آرزو در چراغ و بهار گوید که در عهد اکبری و جهانگیری یک روی اشرفی بصورت گاو و امثال آں نقش می کردند و ظاهرا مراد از اشرفی همون است که در دکن رواج دارد یا مطلق طلای مسکوک (سعید اشرف ـه) اشرف از حرص چه چسپی بزر و سیم مگر بهٔ چون بت اشرفی از بهر زرت ساخته اند بهٔ **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بدون اضافت اشرفی را گویند که بران نقش بتے باشد و درین روزها سوورن را که مسکوک برطانیه باشد بدین نام توان کرد و این قلب اضافت است و بت مطلق

طلای مسکوک که غیر بت مسکوکه باشد نتوان استعمال کرد خان آرزو غور نه کرد (اردو) وہ مورت	جو اشرفی پر مسکوک ہو اور بلحاظ معنی آخر مورت دار اشرفی - مؤنث -

بتاشه بقول اننددبحواله فرہنگ فرنگ بفتح شین معجمه لغت فارسی است برای نوعی از شیرینی دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت وبقول صاحب ساطع (بتاشا) لغت سنسکرت است به سین مهمله وشین معجمه هردو ودر آخرش الف - گرده را گویند که از شکر سازند وبمعنی حباب نیز **مؤلف** عرض کند که معنی آخرالذکر حقیقی است ومجازاً بمعنی شیرینی خاص مستعمل شد نظر بر شباهت حباب اگرسند استعمال پیش شود تو اہم عرض کرد که مفرس است که الف آخر بدل شد به های هوز - چنانکه یاسا ویاسه (اردو) بتاسا وبتاشا بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - حباب - بلبله ایک قسم کی شیرینی جو بشکل حباب ہوا بھر کر بنائی جاتی ہے -

بتاوار بقول سروری وجهانگیری ورشیدی وبرهان وناصری وجامع بروزن هوادار بمعنی عاقبت وانجام وآخر کار (عنصری ــه) من خوب مکافات شما بازگذارم ز من جوشما نیز گذارم به بتاوار ز (حکیم سوزنی ــه) گل شد وبرد به کون داغ ودرد ش گیرم بتوا نرسد مانند ازان داغ بتاوار مرا ز **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که مرکب باشد از بتا و وار - بتا بکسر اول لغت سنسکرت است بمعنی واقعه وحادثه وصراحت این به مصدر (بتائیدن) می آید ووار کلمه فارسی زبان است بمعنی صاحب وخداوند - پس صاحب واقعه وحادثه کنایه باشد از انجام کار که بعد از واقعه ها رو دهد - ازقبیل را هوار که اسپ را گویند وجادار وکه کلمه وار را بمعنی لایق وشائسته گیریم چنانکه شاهوار پس اندرین صورت معنی لفظی این لایق وسزاوار واقعه وحادثه باشد

وکنایہ از انجام کار رفتاں (اردو) عاقبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آخر۔ انجام۔ پایان۔ آخر کار

بتائیدن بقول سروری و رشیدی بتائے قرشت و دو یائے حطّی بوزن دمانیدن بمعنی بگذاشتن صاحب بحر فرماید کہ بروزن گرائیدن بمعنی گذاشتن و گزرانیدن (کامل التصریف) مضارع ایں بتاید۔ صاحبان موادو نوادر ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب ہفت صراحت فرماید کہ بکسر اول باشد مؤلف عرض کند کہ موحدۂ اصلی است و ماخذ ایں بت بکسر اول کہ بزبان سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی قدرت و دستگاہ آمدہ و بقولش بتنا مصدریست بمعنی گذشتن حالتی یا حادثۂ برکسی و مرادفش بیتنا بزیادت تحتانی دوم و بتانا متعدی آں بمعنی گذرانیدن پس فارسیان ہمیں بتا را کہ بمعنی واقعہ و حادثۂ اسم جامد مصدر بتانا است بزیادت تحتانی بقاعدۂ خود بتائے کردند۔ چنانکہ پا و پائی و جا و جائی پس ازاں بقاعدۂ مصادر جعلی تحتانی مکسور۔ وعلامت مصدر (دن) در آخرش مرکب کردہ مصدری ساختند بمعنی گذاشتن و گزرانیدن آنانکہ ایں را بفتح اول گرفتہ اند پے بحقیقت ماخذ نبردہ اند مقننین فرس ایں را مصدر سماعی گفتہ اند و ما منکراز اں مطلقاً ایں را ہم مثل دیگر مصادر قیاسی دانیم و قیاس ما ہماں کہ ذکرش بالا گذاشت و بتا بمعنی بگذار امر حاضر ایں و سند ایں بر بتا گذشت (اردو) گزارنا بقول آصفیہ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ رہا کرنا۔ واگذاشت کرنا۔ بسر کرنا۔

بت پرست استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ صنم پرست۔ صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ ہر کہ بت را بپرستد و پیش آں نماز بردو برابرش پیشانی بر خاک نہد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بت پرست بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مورتی کو پوجنے والا۔

بت پرست را در کعبه دیو گیرد مثل
صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این
کرده اند واز معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند که فارسیاں در مذمت بت پرستی این مثل
زنند۔ مقصود آنست که بت پرستاں را در کعبه
هم خدا حاصل نه شود بلکه دیو گیرد۔ زیرا که عمل
شان بد است حاصل اینست که عمل نیک باید
بدعملاں را از مقام مقدس نتیجۂ خوبی بدست نیاید
(اردو) دکن میں کہتے ہیں" اندھوں کو کعبے میں
بھی خدا نہیں ملتا" اس کا مطلب یہ ہے کہ کور
باطنوں کو کعبہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی خدا
شناس اور خدا طلبوں کا عمل اُن کو ہر جگہ رہبری
کرتا ہے اگر عمل نیک سے محروم ہیں تو ان کیلئے
خانۂ خدا میں بھی خدا نہیں ملتا۔

بت پوز اصطلاح صاحب رشیدی این را
مرادف بتفوز و بدپوز و بدپوس و بدفوز آورده گوید
که (۱) پیرامون دهاں که پوز نیز گویند و صاحب
سروری بر بتفوز به فا عوض بای فارسی فرماید که
بروزن فغفور (۲) منقار مرغ را هم گویند و بحواله
تحفه آورده که مرغان را منقار باشد و چهار پایان
و مردم را پیرامن دهان۔ خان آرزو در سراج
ذکر بتفوز و بتپوز و بدپوس و بدپوز و بدفوز کرده۔
مؤلف عرض کند که پوز به بای فارسی و زای
هوز اسم جامد فارسی زبان است بمعنی پیرامون
دگرد اگرد دهاں حیوانات و منقار مرغاں که بجای
خورش می آید و بت بمعنی مرغابی است که گذشت
پس این مرکب قلب اضافت است بمعنی منقار
بت بمعنی خاص و بر سبیل مجاز عام شد برای مطلق
مرغاں و پس اناں نا واقفین ماخذ برای حیوانات
هم استعمال این کردند و همین است اصل و بدپوز
مبدلش که فوقانی به دال بدل شود چنانکه تنبوره
و دنبوره و بدپوس هم مبدل آن که زای هوز
به سین مهمله بدل شد۔ چنانکه اپاز و اپاس و در بدفوز
هم بای فاسی به فا بدل شد۔ چنانکه سپید و سفید

(اردو) (۱) انسان کے لئے منہ کا حلقہ مذکر۔ بہائم کے لئے منہ مذکر۔ (۲) چونچ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ منقار پرندوں کا منہ۔

بت تراش اصطلاح۔ بقول بہار۔ (۱) معروف و حاشیہ نگارش گوید کہ صنم تراش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۲) مجازاً لقب آذر پدر ابراہیم علیہ السلام چنانکہ بت شکن لقب ابراہیم است (اردو) (۱) بت تراش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بت ساز۔ مورتی بنانے والا (۲) ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا لقب جن کا نام آذر تھا۔ مگر اسکا استعمال بدون قرینہ نہیں دیکھا گیا۔

بتحفہ بقول وارستہ بمعنی بہ تحفگی۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد **مؤلف** گوید کہ از قبیل بتازگی و بتازہ کہ گذشت۔ مشتاق سند استعمال باشیم۔ موحدہ اول زائد است بمعنی ہیئت (اردو) خوبی کے ساتھ عمدگی کے ساتھ صاحب آصفیہ نے تحفگی پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ خوبی۔ بہتری۔ بھلائی۔

بتخ بقول صاحب برہان بفتح اول و سکون ثانی و خاے نقطہ دار بمعنی (۱) افسردن۔ صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی زبان است و بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی کتاب مغان و قیل صحف ابراہیم علیہ السلام گویند تفسیر ژند۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقق اول الذکر از معنی افسردن حاصل بالمصدر بش باشد یعنی افسردگی۔ اما طالب سند استعمال باشیم کہ مجرد قولش بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم کافی نیست و مصدر بتخیدن نیز بہ خیال ما تسامح محقق است کہ (بتنج) بای موحده و تای فوقانی و نون و جیم عربی بمعنی اول را تصحیف کرد و نسبت معنی دوم معاصرین از زردشت گویند کہ مخفف

(بتخدا) ست بفتح اول وضم سوّم مرکّب از بت
وخدا که بزبان سنسکرت بت مخفّف بات بمعنی
سخن است (هکذا فی السّاطع) ومعنی لفظی
این سخن خدا وکنایه از کتاب مغان یا صحف ابراہیم
یا تفسیر ژند باشد باتّی حال از برای این ہم طالب
سند استعمال باشم (اردو) (۱) دیکھو بتبج (۲)
کتاب مغان یا صحف ابراہیم یا تفسیر ژند کو فارسیوں
نے بتبج کہا ہے۔

بتخاک | بقول سروری بحوالہ شرفنامہ
بروزن دنبال وبقول برہان وناصری و
جامع وسراج نام موضعی است۔ نزدیک
بکابل **مؤلّف** عرض کند که وجه تسمیهٔ این
بهتر ازین نباشد که خاک این موضع برای بت سازی
موضوع یا واقعه بتی متعلّق ازین باشد واللّٰه
اعلم بحقیقة الحال (اردو) بتخاک ایک موضع
کا نام ہے جو کابل کے قریب ہے۔ مذکّر۔

بتخال | بقول برہان وہفت وانند ہم
اول وسکون آخر که لام باشد نام بتخانه ایست
وبتخاله بروزن بزغاله هم گویند صاحب جامع
فرماید که بمعنی بتخانه وبتکده خان آرزو در سراج
گوید که غالباً تصحیف بتخاک باشد که نام موضعی
است نه نام بتخانه **مؤلّف** عرض کند که تسامح
محقّقین اوّل الذکر است که بتخانهٔ خاص را
بتخال گفتند صاحب جامع که از اہل زبانست
این را بمعنی بتخانه وبتکده آورده وخال بقول
برہان در فارسی زبان عَلَم را گویند به فتح عین
وعَلَم بقول منتخب بمعنی کوه ونشان ونام کرم زردان
معروف بود پس معنی لفظی این که قلب اضافت
است نشان بت وکوه بت وکنایه از بت خانه
توان گرفت ونظر به اعتماد صاحب جامع باور
کنیم که فارسیان بتخانه را بتخال وبتخاله هم گویند
وجا دارد که بتخاله مبدّل بتخانه گیریم خلاف قیاس
وبتخال مخفّف بتخاله (اردو) بتخانه بقول
آصفیه - فارسی - اسم مذکّر - مندر، شواله، مورت گھر

بتخانه استعمال۔ بقول نند و بہار معروف صاحب فرہنگ فدائی صراحت کند کہ نمازگاہ بت پرستاں کہ جای نہادن بت ہاست **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت خانۂ بت یعنی خانہ کہ بت را دران قائم کنند۔ معبد بت پرستان (ظہوری ؎) بیفزائی اگر قدر حرم گرد حرم گردم ؏ دگر بتخانہ را زیور شوی بتخانہ را نازم (اردو) بتخانہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر۔ شوالہ۔ مورت گھر

بتر بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین مخفّف بدتر است (شیخ شیراز ؎) بترزانم کہ خواہی گفت آنی ؏ کہ دائم عیب من چون من ندانی ؏ (انوری ؎) نیک نا ماتو نیک میدانی ؏ کہ زبد حال من بسے تبراست ؏ **مؤلف** عرض کند کہ اگر بفتحتین گیریم دال مہملہ را محذوف دانیم واگر فوقانی مشدّد گیریم۔ مبدّل کہ دال مہملہ بہ فوقانی بدل شود چنانکہ زردشت و زرتشت صاحب قانون دستگیری بدتر و بہتر را ہم بسند این تبدیل آوردہ صاحب کنز این را بدون تشدید بمعنی بدتر لغت ترکی گفتہ (اردو) بدتر بقول آصفیہ فارسی۔ نہایت خراب۔ ادنی درجہ کا۔

بترازو کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول انند وزن کردن بہ ترازو۔ سید حسین خالص ؎) آب انگور بسکہ ترازو بود از ہر آسیب ؏ ما کشیدیم مکرّر بترازوی قدح ؏ **مؤلف** عرض کند کہ چیزے را کشیدن و آوردن و نہادن بہ ترازو کنایہ باشد از وزن کردن (اردو) تولنا

بتراوش آمدن مصدر اصطلاحی۔ چکیدن باشد (ظہوری ؎) جوی خون از رگ ایمان بتراوش آمد ؏ خلش غمزۂ ہند و پسری در کار است ؏ (اردو) تراوش کرنا تراوش ہونا۔ بقول آصفیہ۔ ٹپکنا۔

بت راہ اصطلاح بقول بحر یانع راہ

(۲۳۴)

صاحب غیاث گوید کہ بالضم و اضافت مانع راہ است **مؤلف** عرض کند کہ مرادف سنگ راہ یعنی ہر گاہ سنگے یا بتے در راہ باشد مانع و حائل راہ رواں می شود و ایں کنایہ باشد بترکیب اضافی (اردو) سنگ راہ - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - وہ پتھر جو راستہ میں پڑا ہوا آنے جانے والوں کا تکلیف دہ ہو - سدراہ - مانع - مزاحم (میر ع) بے لطف تیرے کیونکر تجھ تک پہنچ سکیں ہم تو ہیں سنگ راہ اپنے کتنے یہاں سے واں تک تو

بتر جا اصطلاح بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از قُبل و دُبر باشد و آں را بتازی عورتین گویند - (سراج الدین سگزائی ع) غنچہ گر پیش آں دہن خندد تو بر بتر جای خویشتن خندد تو (کمال اسمعیل ع) پیش روی تو گر بخندد گل تو ببتر جای گلستاں خندد تو (خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ عبارت است از قبل و دُبر زن و دُبر مرد و آلت تناسل - صاحبان رشیدی و ناصری ہم ذکر ایں کردہ اند صاحبان برہان و جامع بذکر معنی اوّل فرمایند کہ (۲) فرجہ ما بین ناخن و گوشت را ہم گفتہ اند کہ چرک دراں جمع می شود **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای بتر باشد کہ معنی لفظی ایں جائے کہ بسیار بد است و کنایہ از ہر دو معنی بالا صاحبان بحر و بہار عجم ذکر ایں بزیادت تحتانی در آخر کردہ اند و بر معنی اوّل قانع و صاحب مؤید بر معنی حقیقی اکتفا کردہ کنایہ را بگذاشت (اردو) (۱) فرج - دیکھو اوک - دُبر - بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - مقعد - مبرز - گانڈ (۲) ناخن اور گوشت کا درمیانی خلا جس میں میل جمع ہوتا ہے مذکر -

(الف) بترک صاحب شمس بحوالہ تبخری نسبت (الف) گوید کہ در فارسی گلیم

(ب) **بترکان** باریک را گویند کہ از پشم سازند و (ب) ہم بقولش لغت فارسی و بکسر یکم وسوم بمعنی پیدا آرندہ **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ہر دو لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد باشد یا مرکب از بتر وگان۔ صاحب ساطع گوید کہ پتر بہ بای فارسی لغت سنسکرت است کہ بکسر اول وسکون ثانی بمعنی پدر داب وبضم اول وسکون فوقانی بمعنی پسر باشد وگان بقول برہان بہ کاف فارسی بمعنی لائق وسزاوار پس معنی لفظی این لائق وسزاوار پسر وکنایہ از پیدا آرندہ۔ بای فارسی بدل شدہ بہ موحدہ چنانکہ تپ وتب وکاف فارسی بہ عربی چنانکہ گند وکند اعراب بیان کردہ صاحب شمس برخلاف این است ومجرد قولش بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ بے تحقیقیش اظہر من الشمس (اردو) (الف) باریک کمبل۔ مذکر (ب) پیدا کرنیوالا۔ مذکر۔

بت رویان اصطلاح۔ بالضم بقول مؤید بمعنی خوبرویان۔ صاحب ہفت گوید کہ (۱) بمعنی خوب و (۲) بمعنی خوب رویان **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این روی بت دارندگان وکنایہ از خوبرویان مخفی مباد کہ (بت روی) اسم فاعل ترکیبی است واگر الف ونون آخر را زائد گیریم و (بت رویان) را مزید علیہ (بت رو) قرار دہیم بہ سبیل کنایہ معنی اول پیدا می شود وبرای معنی دوم الف ونون آخر را برای جمع گیریم۔ طالب سندی باشیم (اردو) (۱) خوب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زشت کا نقیض عمدہ۔ اچھا۔ (۲) خوبرویان۔ حسینان۔ کہہ سکتے ہیں۔

بترہ بقول انند بحوالہ ذہنگ فرہنگ بفتح اول وثالث لغت فارسی (۱) تمرد وگردنکشی و سرکشی (۲) مجرد۔ **مؤلف** عرض کند کہ اگر

سند استعمال برای ہر دو معانی پیش شود توانیم عرض کرد کہ برای معنی اول ہای نسبت بر لفظ بتر زیادہ کردہ اند یعنی چیزے کہ منسوب بہ بتر باشد تمرد و سرکشی است و سکون فوقانی تصرف محاورہ و برای معنی دوم بتر را بالفتح لغت عرب گیریم کہ بمعنی بریدن آمدہ (کذا فی المنتخب) پس ہای ہوز در آخر ماضی بقاعدۂ فارسی افادہ معنی مفعولی کند چنانکہ بالیدہ از بالید و عجب آنست کہ بر ماضی زبان عربی قاعدہ فارسی را جاری کردہ اند و ہیچ عجب نیست کہ ایں قسم تصرفات فارسیان در لغات عرب بسیار واقع و تصرف در اعراب ہم تصرف شانست و بس۔ (اردو) (۱) تمرد۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ سرکشی نافرمانی (۲) مجروح بقول آصفیہ۔ عربی۔ گھائل زخمی۔ وہ شخص جس کے زخم لگا ہو۔

بت زر (اصطلاح) بقول وارستہ و بحر و بہار مرادف (بت اشرفی) است کہ بجایش گذشت (طغرا ؎) رخسار بت زر کہ نبودش مژہ کمیو تا گشتہ نظر کردہ آن رو مژہ دار د ۔ **مؤلف** گوید کہ مرکب اضافی است (اردو) دیکھو بت اشرفی۔

بتستان استعمال۔ بقول بہار و انند معروف **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل گلستان یعنی جای کہ بت ہای بسیار قائم بود (حکیم رودگی ؎) تا باد گذر کرد بہ گلزار و بہ بستان تو گلزار ز بویش شدہ بستان چو بتستان تو (اردو) وہ مندر جہاں بہت سے بت قائم کئے گئے ہوں۔ مذکر

بت سرخاب زرای اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی صراحی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اگر بت بضم اول است پس معنی صراحی خواہد مطلقاً و اگر بالفتح باشد بمناسبت سرخاب بمعنی ظرف مقرری شراب خواہد بود کہ آن را بط و بطک نیز خوانند **مؤلف** عرض کند کہ درین اصطلاح بت بالفتح باشد قطعاً بمعنی بط کہ معرب آن بطہ بہ طای حطی است ذکر ایں بر

سوم بت گذشت و (سرخاب ز ۱) صفت آن که سرخاب هم نام پرنده ایست وهم (شراب را گویند قلب اضافت آب سرخ، پس بت سرخاب زای کنایه از صراحی شراب است نه مطلق صراحی نبی فهیم که خان آرزو بت را بالضم چگونه بمعنی صراحی مطلق نوشت فتامل (اردو) شراب کی صراحی مؤنث

بت شکن اصطلاح - بقول بہار معروف ومقصودش جز این نه باشد که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی شکننده بت و (۲) صفت ابراهیم علیه السلام قریب به بقبش که بت هارا می شکست (صائب ۹۲) زبت چون پاک سازد بت شکن بت خانهٔ مارا کہ میر وید بت از دیوار و در کاشانهٔ مارا (اردو) (۱) بت شکن کہہ سکتے ہیں بمعنی عام اُس شخص کے لئے جو بتوں کو توڑے (۲) ابراہیم بت شکن ایک پیغمبر علیہ السلام کا نام تھا جو آذر بت تراش کے فرزند تھے۔

بتع بقول برہان وہفت بکسر اول وسکون ثانی و عین بے نقطه بلغت اہل بربر شرابیست مست کننده بعضی گویند از عسل وبقول بعضی از خرمای تر سازند **مؤلف** عرض کند لغت عرب است وبقول منتخب بالکسر شراب ونبینده عسل که اشتداد کند وجوش زند و بدیں معنی بکسر با وفتح تا نیز آمده (الخ) پس تسامح برہان است که این را لغت فارسی زبان خیال کرده (اردو) شراب اور نبیذ جو شہد سے بنائی جاتی ہے یا خرمائے تر سے۔ مؤنث۔

بتغور بقول ہفت بفتح اول وسکون مثناة فوقانی وضم غین معجمه بواو رسیده ورای مہملهٔ زده بمعنی (۱) گرداگرد کلاه (۲) منقار مرغان (۳) پیرامون وہان مطلقا خواه انسان باشد خواه حیوان وفرماید که بجای غین منقوطه فاهم بنظر آمده و صاحب دری وپہلوی بعوض رای مہمله آخر زای ہوز نوشته بمعنی دوم وسوم قانع **مؤلف** عرض کند که مبدل ہمان بتپوز است که به ہای

فارسی سوم وزای ہوّز در آخر گذشت۔ بای فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ پرویزن و غرویزن و رای مہملہ آخر را بدل کردند بہ زای ہوز چنانکہ ایزان و انیزان ومعنی اول درینجا زائد است کہ بتپوز صرف بمعنی دوم وسوم مثال ورای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشیم۔

(اردو) (۱) ٹوپی کی دیوار جو چند وے کے اطراف ہوتی ہے۔ مذکر۔ (۲) و (۳) دیکھو (بت پوز)

بت فریب اصطلاح۔ بقول جہانگیری برہان (۱) نام روز بست وچہارم است از ماہ ہای ملکی۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) کنایہ از معشوق صاحب جمال (ولہ ع ۔۲) بدلدار گفت ای بت بت فریب تو صاحب جامع فرماید کہ نام روز چہارم است از ماہ ہاسے ملکی (نہ بست وچہارم) وصاحب بحر متّفق با او۔ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این فریبندہ بتان وکنایہ باشد از معشوق ومعنی اوّل ہم کنایہ باشد کہ تاریخ معینۂ ماہ ملکی را بت فریب گفتند ازینکہ مجمع حسینان دراں تاریخ بہ تفرّج وتفریح از خانہ ہای خود بیرون می آید وبہ مقامات خاص جمع می شود چنانکہ یکی از معاصرین عجم با ما ذکرش کردہ ونسبت اختلاف تاریخ چہارم وبست وچہارم قول صاحب جامع را معتبر و اینم کہ از اہل زبانست مخفی مبادکہ ماہ ہای ملکی ہمان است کہ آں را ملک شاہی نام است وجلالی ہم ومبداء این تاریخ عہد جلال الدین ملک شاہ سلجوقی است کہ بحث کاملش بر دسال ملک شاہی) می آید (اردو) (۱) فارسیوں نے ماہ ہاسے ملکی کی چوتھی تاریخ کو (بت فریب) اس لئے کہا ہے کہ اس تاریخ میں حسینوں کا مجمع تفرّج وتفریح کے لئے باغات میں جمع ہوتا ہے (۲) معشوق صاحب جمال۔ مذکر۔

بتغوز بقول سروری مرادف بتپوز بہر دو معنی دسوزنی ۵) نہادہ اندرون وبچہ من از سرتاتؔ

بساں سگ بچہ بتغوز بر در سوراخ ﴿ؔ صاحب جہانگیری گوید کہ حکیم ازرقی در صفت زمستان گفتہ (ف) بند پولاد بر دہن باید ﴿ آہوار پشمر نہد بتغوز ﴿ (حکیم سوزنی ف) عاریت دادہ پدر سبلت وریش و بتغوز ﴿ بہ بخار اشدہ ہنگام صبی علم آموز ﴿ صاحب برہان ایں را بہر سہ معنی (بتغوز) آوردہ کہ بہ غین معجمہ عوض فای سوم گذشت و فرماید کہ بہ غین نقطہ دار عوض فا ہم بنظر آمدہ صاحب ناصری این را مبدّل (بتپوز) گفتہ صاحب جامع متّفق با برہان خان آرزو در سراج فرماید کہ غالباً غین تصحیف باشد و صحیح بتفاست بدل بای فارسی و صاحب موئید بحوالہٗ فرہنگ فخر قواس گوید کہ با طای مطبقہ ہم آمدہ **مؤلف** عرض می کند کہ ما حقیقت تبدیل ایں بر (بتپوز) بیان کردہ ایم کہ بجای فارسی سوم عوض فا گذشت و ذکر ہر سہ معنی بر (بتغور) گذشت حیف است از خان آرزو کہ (بتغوز) بہ غین معجمہ سوم را تصحیف خیال کردہ و ما بجای خودش تبدیل را ثابت کردہ ایم آنانکہ بغور و فکر و تلاش کار نمی گیرند رجوع بہ تصحیف کنند و ایں بعید است از شان تحقیق (اردو) دیکھو تبپوز و تبغوز۔

بتاک بقول جہانگیری و جامع (۱) خط و کتابت و نامہ را گویند۔ صاحب برہان گوید کہ بکسر اول و ثانی و سکون کاف در ترکی نیز ہمیں معنی وارد صاحب ناصری بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) بمعنی پروانہ و امثالش کہ برای خروج و دخول شہری از کارگذاران گیرند و دریں ایام بہای فارسی و بجای کاف ہای ہوز مشہور و مستعمل و مباشر ایں کار را ترکان پتکچی گویند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل می فرماید کہ بفتح اول و دوم (۳) ظرف شراب کہ بصورت بط سازند و آنرا بطرہم گویند کہ معرّب است۔ و بطک مصغّر آں صاحب لغات ترکی ایں را بمعنی اوّل لغت

ترکی گفته فرماید که در فارسی هم مستعمل - **مؤلف** عرض کند که متحقق است که لغت زبان ترکی است بمعنی اوّل و معنی دوم مجاز آں در استعمال فارسیاں و بمعنی سوم لغت فارسی است که کاف تصغیر بر لغت بت زیاده کرده اند و لیکن براے معنی سوم طالب سند باشیم که مجرد قول خان آرزو کفایت نمی کند (اردو) (۱) خط - مذکر (۲) پروانه بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - اجازت نامه - فرمان شاهی وغیره - لیسنس - پاس (۳) بطے - وه جام شراب جو بشکل بط بنایا جاتا ہے - مذکر -

بتیچی صاحب ضمیمهٔ برهان گوید که بکسر اوّل و ثانی نویسنده و ایں لغت می باید که ترکی باشد چه ترکان نوشته را بتاک گویند - صاحب مؤید ایں را بذیل لغات فارسی آورده و به تحت لغات ترکی جا نداده خان آرزو در سراج - بصراحت نویسد که لغت ترکی است صاحبان شمس و هفت ایں را بفتح اوّل و ثانی لغت فارسی گفته اند **مؤلف** عرض کند که آنانکه ایں را لغت فارسی دانسته اند تسامح شاں است که بر ماخذ غور نه کرده اند ما بر لفظ بتاک صراحت کرده ایم که لغت ترکی است و کلمه چی هم مال ترکی زبان است - چنانکه بورچی و باورچی و صاحب لغات ترکی خود بتیچی را بمعنی نویسنده می نویسد - پس شک نیست که لغت مرکب ترکی زبانست (اردو) نویسنده بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - لکھنے والا محرّر - منشی -

بتکده بقول برهان و ناصری و بهار با اوّل بمعنی بتخانه باشد چه کده بمعنی خانه آمده عرفی ؎ کس عناں گیر نشد ورنه من از بیم حرم ٭ تا در بتکده در سایهٔ ایماں رفتم **مؤلف** عرض کند که کد بالفتح بمعنی خانه

وبزیادت ہای ہوز ہم بہ ہمیں معنی می آید پس
قلب اضافت است بمعنی حقیقی (اردو)
بتکدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر
شوالہ۔ مورت گھر۔

بتکن صاحب سروری بحوالہ نسخہ میرزا
گوید کہ بکسر با و سکون تا و فتح کاف (۱) از
طعام سر باز زدن است و بحوالہ مؤید فرماید کہ
(۲) امر است از مصادر بتکندن و بتکندیدن
کہ بہ ہمیں معنی می آید۔ صاحب جہانگیری این را
بکاف عجمی آوردہ بذکر معنی اول فرماید کہ (۳)
تختہ کہ بزرگران آنرا بر زمین شدیار کردہ بکشند
تا کلوخہا شکستہ گردد و آنرا مالہ نیز گویند صاحبان
ناصری و رشیدی متفق با جہانگیری و صراحت
کاف نمی کنند کہ فارسی است یا عربی۔ صاحب
مؤید بحوالہ ادات بصراحت کاف فارسی
فرماید کہ نوعی از ساز زرگری است ما می گوییم کہ
غلطی کتابت بزرگری را۔ زرگری کردہ باشد و
صاحب جامع بصراحت کاف فارسی ذکر
این کردہ و صاحب ہفت گوید کہ بجای
موحدہ تحتانی۔ بای پارسی ہم دیدہ شد

مؤلف عرض کند کہ بتکند بہ موحدۂ مفتوح
وکاف فارسی مفتوح و دال مہملہ آخر بقول
زردشتیان معاصر بمعنی نفرت از طعام است
بوجہ سیری و مرکب از بت کہ بمعنی آش گذشت
و گند کہ بمعنی بوی بد می آید۔ قلب اضافت
بمعنی بوی بد طعام کہ بوجہ سیری نفرت پیدا
کند و این مرکب اسم جامد فارسی قدیم است
بمعنی مطلق تنفر از طعام و بتکن بحذف
دال مہملہ مخففش۔ آنچہ محققین بالا این را
بالکسر نوشتہ اند۔ نظر بہ لب و لہجہ سوتمیان
باشد کہ از ماخذ بی خبر و از حقیقت لفظ کار
ندارند۔ پس ہمین است اسم مصدر بتکندن
کہ بمعنی سیر از طعام باز زدن می آید و امر
حاضرش ہم و اصل این مخفف کہ بتکند است

اسم مصدر بتگندیدن کہ مصدر دیگر و مرادف بتگندن است این است حقیقت معنی اوّل و دوم کہ طرز بیان محققین بالا اظہار حقیقت نکرد و نسبت معنی سوم ہیچ ماخذ بفہم ما نیامد جز اینکہ این را مرکب از پت و کن گیریم کہ پت بہ بای فارسی بقول ساطع لغت سنسکرت است بمعنی برگ و کن بکاف عربی امر حاضر از کندن پس معنی لفظی این کنندہ و دور کنندہ برگ ہا و صاف و پاک کنندہ کشت و کنایہ از تختہ کہ بوسیلۂ آں زمین شدیار شدہ را صاف و پاک کنند۔ بای فارسی بہ عربی بدل شد چنانکہ تپ و تب وجا وارد کہ این را اسم جامد فارسی زبان گیریم۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

(اردو) (۱) غذا سے منہ پھر جانا۔ حاصل بالمصدر۔ سیری۔ مؤنث (۲) غذا سے منہ پھیر (۳) وہ تختہ جو ہل چلانے کے بعد زمین پر چلاتے ہیں جس سے زمین ہموار اور خس و خاشاک سے صاف و پاک ہوتی ہے۔ مذکّر۔ صاحب آصفیہ نے پٹیلا پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکّر ٹیرا۔ زمین صاف کرنے کا تختہ۔ بعض اہلِ ہند نے اُس کو سرا دن کہا ہے۔ لیکن صاحب آصفیہ نے اُس کو ترک فرمایا ہے۔

الف بتگندن (الف) بقول برہان

ب بتگندیدن بکسر اول بر وزن بفگندن از غایت سیری میل طعام نکردن و چیزی نخوردن و (ب) بقولش بر وزن دل رنجیدن مرادف (الف) کہ سر باز زدن و میل بطعام نکردن است۔ صاحب سروری بذیل بتگن اشارہ ہر دو کردہ و صاحب رشیدی نسبت ہر دو فرماید کہ سر باز زدن از طعام از غایت سیری است۔ صاحب بحر ہر دو را بکاف فارسی آوردہ معنی یا برہان متّفق و فرماید کہ (الف) کامل التصریف و مضارعش بتگند و (ب) سالم التصریف کہ بعد حذف نون مصدر بنای ماضی اور در مشتقات

سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی
آں راه نیابد و غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول
نیاید ـ صاحب موارد بذکر هردو گوید که مضارع
(الف) بتکند و مضارع (ب) بتکند و اسم
فاعل و امر و حاصل بالمصدر هردو بتکن و صراحت
کاف فارسی نمی کند ـ صاحب نوادر نسبت هردو
فرماید که بالفتح و بالکسر هردو آمده خان آرزو در
سراج فرماید که بفتح اوّل و کاف است و بتکن
اسم فاعل آن و فرماید که بتکن در بعض فرهنگها
بمعنی مصدر نیز آمده ـ **مؤلف** عرض کند
که هردو بالفتح است و صاحب نوادر که بالکسر
گفته غور بر ماخذ نکرده باصول مقنّنین فرس
(الف) اصلی و (ب) جعلی و هردو سماعی و
باصول ما هردو جعلی و قیاسی است که وضع
شد از بتگن و بتگند که اسم مصدر هردو ست
صراحت این بر بتگن گذشت و همدر انجا
تصفیهٔ این کرده ایم که هردو بکاف فارسی
است و معنی هردو بوجه سیری سر از طعام باز
زدن و نفرت کردن و هردو کامل التّصریف
تسامح صاحب بحر است که (ب) را سالم
التصریف نوشت و بتگن اسم مصدر و حاصل
بالمصدر و امر حاضر (الف) و بتگند به سکون نون
اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر
(ب) و تسامح صاحب موارد و خان آرزو است
که بتگن را اسم فاعل گفته و انچه خان آرزو
بتگن را در بعض فرهنگها بمعنی مصدر دیده
است فرق مصدر و حاصل بالمصدر نفهمیده
این است حقیقت این هردو مصادر (اردو)
سیری کی وجہ سے کھانے سے منہ پھیر لینا۔
نفرت کرنا۔

بتکوب اصطلاح بقول سروری بتای
قرشت و کاف بوزن محبوب ریچالی است
که از مغز گردگان و شیره ماست درست کنند
(شمس فخری ۵) بر دشمن در او شد روز تیره و زغم

لوزینہ در مذاقش بتکوب می نماید۔ صاحب
جہانگیری فرماید کہ ایں را از مغز جوز و ماست
و شبت سازند و صراحت مزید کند کہ با اوّل
مفتوح و ثانی زدہ و کاف مضموم و واو مجہول
است۔ صاحب رشیدی ہم ذکر ایں کردہ صاحب
برہان گوید کہ بجاے موحّدۂ آخر تای قرشت
ہم گفتہ اند یعنی (بتکوت) بروزن فرتوت و بجای
کاف لام ہم می آید یعنی بتلوب۔ صاحب
سروری ذکر بتکوت کردہ فرماید کہ مرادف ہماں
بتکوب است۔ صاحب جامع بذکر معنی بالا
گفتہ کہ مربائی است۔ خان آرزو در سراج
بذکر قول برہان فرماید کہ (بتکوت) و (بتلوت)
اغلب کہ از تصحیفات و بتکوب تحقیق است
مؤلّف عرض کند کہ بت بمعنی آش بجایش
گذشت و مجازاً بمعنی خورش و کوب امر حاضر
مصدر۔ کوبیدن کہ می آید و ایں مرکب اسم
مفعول ترکیبی است بمعنی خورش کوبیدہ و کنایہ

از مربائی کہ ذکرش بالا گذشت۔ دیگر ہیچ و
بتکوت بہ فوقانی آخرہ مبدّل آن کہ موحّدہ با
تاے قرشت بدل شدہ باشد۔ خلاف قیاس
و بتلوب بلام سوم ہم مبدّل باشد کہ کاف
عربی بہ لام بدل شود۔ چنانکہ الکاک و الماک
ہیچ ضرورت ندارد کہ تصحیف گوئیم (**اردو**)
ایک خاص مُربّا کو فارسیوں نے (بت کوب)
کہا ہے جو اخروٹ کو کوٹ کر دودھ اور دہی سے
بناتے ہیں۔ مذکّر۔

بتکوت (اصطلاح) ہماں بتکوب کہ بہ کاف
عربی سوم و موحّدہ آخر گذشت و ایں مبدّل
آنست ما اشارہ تبدیل ہمدر انجا کردہ ایم
صاحب سروری ذکر ایں کردہ و خان آرزو
در [illegible] بتکوب ایں را تصحیف دانستہ
و ما با [illegible] ایم و تبدیل خلاف قیاس
گفتہ [illegible] شالی دیگر برای تبدیل موحّدہ
با فوقانی الی الآن نیافتہ ایم و جا دارد کہ

همدرین تالیف تلاش ما این را موافق قیاس
کند ـ مققنین فارسی زبان تبدیل حروف را بر
وجود سند قائم کرده اند وبس وبدون وجود سند
تصحیف گویند وما همین تصحیف را تبدیل خلاف
قیاس گوئیم وهر دو اعتباری است اگر وجود
این لغت بقول سروری ثابت نمی شد مجرد
بیان برهان را که بذیل بتکوب آمده کافی نمیدانستیم
صاحب سروری از اهل زبان است وذکر
این کروه ما را نمی رسد که قولش را در لغات زبانش
معتبر ندانیم ـ خان آرزو که قیاس تصحیف می کند
از حقیقت ماخذ بتکوب هم خبر ندارد (اردو)
دیکهو بتکوب ـ

بتکیش اصطلاح ـ بقول سروری بحوالهٔ
تحفه بتای قرشت وکاف ویای حطی تیردان
باشد وبقول برهان وناصری بروزن درویش
تیردان پر از تیر وفرماید که معنی ترکیبی این بت
مانند چه بت لیف جولاهگان وکیش مانند را گویند
صاحب جامع همزبانش وفرماید که تیردان
پر از تیر مانند جاروب می نماید ـ خان آرزو
در سراج بذکر قول برهان گوید که محل نظر است
چراکه لیف بتاره است نه بت ونیز بت بمعنی
اهار سیت که لیف را دران تر کرده بر تار مالند و
بمجاز اگر گفته اند چنانکه اوآورده کیش بمعنی دین
است نه مانند ـ آری تمام کلمهٔ مرکب افاده
تشبیه کند لیکن اطلاق بر ذی عقل باشد چراکه
اطلاق کیش در محلی باشد که صاحب آن آدمی
است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بت
بمعنی لیف جولاهگان بجایش گذشت ـ خان
آرزو خبر ندارد که کیش بمعنی عادت وخصلت
هم آمده نه مجرد دین چنانکه بدکیش ـ بدخو را
گویند ـ پس اگر بتکیش را بمعنی خوی بت دانند
گیریم ونظر بر شباهت تیردان وترکش که تیرها
در خود دارد (همچنانکه بت تارها در خود دارد)
آنرا بتکیش نام نهیم چه عیب است ـ خان آرزو

که کیش را مخصوص به ذوی العقول کند این
تخصیص خبرمی دہد ازینکه ذوق ماخذ ندارد و
نسیده اند که برای ماخذ اسما اینگونه موشگافی ضرورت
ندارد - مخفی مباد که مجرّد کیش هم بمعنی تیردان
آمده - پس این لطف ماخذ است که برای
تیردان بتکیش نام کردند و این فک اضافت
باشد که اصل این باضافت بت بسوی کیش
بود اضافت را افگندند معنی لفظی این لیفے
که تیردان است - اضافت تشبیهی چنانکه
آئینۂ دل - پس ترکش را بطور عام لیف
گفتن و اضافت آں بسوی تیردان کردن
برای ترکشے که پر از تیر باشد عجیبے ندارد
وشک نیست که همین است ماخذ این اصطلاح
که خان آرزو دراصل نظر است و نمی فرماید
که اگر این ماخذ درست نباشد و دیگر چه
باشد (اردو) ترکش بقول آصفیہ
فارسی - اسم مذکر - تیردان - تیر رکھنے کاطو
لون (انتہی) پس اس اصطلاح فارسی
کا ترجمہ تیروں سے بھرا ہوا ترکش ہے - مذکّر

بتگر استعمال بقول بہار و انند مرادف
بت تراش **مؤلف** عرض کند که کلمهٔ
گر بقول برهان بمعنی کننده و سازنده
که افاده معنی فاعلیت کند و قتے که با
کلمهٔ دیگر ترکیب شود همچو کوزه گر و کاسه گر
و امثال آں (ظهوری ؎) از تیشهٔ
ملامت عشق توگشته ریش ز پاے
سلامت بت و بتگر درین چه بحث مرا (اردو)
دیکھو بت تراش -

بتگن همان بتکن که بکاف عربی
گذشت و بحث این هم همدر انجا مذکور
(اردو) دیکھو بتکن -

بتگندن بحث این بر بتکندن و
بتگندیدن بتکندیدن بکاف عربی گذشت
(اردو) دیکھو بتکندن و بتکندیدن -

اصلی ظاہر می کند وحقیقت آنست کہ زائد باشد وبمعنی اوّل زائد ہم نمی آید کہ اسم جامد است (ارد و) (۱) نچوڑ بقول آصفیہ - اسم مذکر - رس - عصارہ - افشرہ - (۲) تنجیدن کا امر حاضر بمعنی نچوڑ وغیرہ دیکھو تنجیدن -

بتنگ آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر عاجز آمدن وبیزار شدن صاحب انند بتنگ آمدن از چیزی را بمعنی عاجز وملول شدن نوشتہ صائب ؎ بتنگ آمد دل از بی ہمدمی ہا روبکوہ آرم ؛ مگر اینجا کنم پیوند فریادی بہ فریادی ؛ **مؤلف** عرض کند کہ تنگ آمدن ہم بہ ہمیں معنی می آید چنانکہ " تنگ آمد بجنگ آمد " پس موحدہ در اوّل این زائد باشد (ارد و) تنگ ہونا کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے بتنگ پر فرمایا ہے کہ عوام تنگ کی جگہ بولتے ہیں - بمعنی عاجز - پس بتنگ ہونا بھی کہہ سکتے ہیں - بمعنی عاجز ہونا - بیزار ہونا -

بتنگ آوردن مصدر اصطلاحی متعدی بتنگ آمدن است کہ گذشت بمعنی عاجز و بیزار کردن (ظہوری ؎) در دلم آوردہ تنگی را بتنگ ؛ از بزرگی خویش را جا میدہم ؛ (ارد و) تنگ کرنا - بتنگ کرنا -

بت نگار اصطلاح - بقول ضمیمہ برہان وبحر وانند کنایہ از نقاش ومصوّر **مؤلف** عرض کند کہ بت درینجا مجازاً بمعنی نقش وصورت است وبس اسم فاعل ترکیبی باشد (ارد و) مصوّر - تصویر اتارنے والا -

بتنوز بقول شمس بالفتح (۱) گلہ گرداگرد دہان وقیل (۲) منقار و (۳) آزار دہان وفرماید کہ ببای فارسی ہم آمدہ **مؤلف**

عرض کند که همین لغت به بای فارسی سوم عوض نون بهر دو معنی اوّل الذکر بجای خودش گذشت نون به بای فارسی یا بالعکس آن بدل نمی شود ـ محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و معنی سوم هم اختراع صاحب شمس است که معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که بی تحقیقی صاحب شمس اظهر من الشمس (اردو) (۱ و ۲) دیکھو بتپوز (۳) منہ کی بیماری ـ مؤنث ـ

بتو صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا فرماید که بکسر و فتح با و ضمّ تا (۱) بمعنی قبه مانندی که بر سر عصا و دستهٔ تازیانه و امثال آن نهند ـ صاحب جهانگیری گوید که به واو معروف است صاحبان برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج هم ذکر این بفتح اوّل و ضمّ دوم کرده اند **مؤلّف** عرض کند که بخیال ما مفرّس است که واو نسبت بلغت ربت ـ بالکسر و بالضم) زیاده کرده اند که بقول ساطع بمعنی مشت زنی و قدرت و دستگاه آمده (اردو) مٹھ بقول آصفیه هندی ـ اسم مؤنث ـ قبضه ـ دسته ـ

(۲) بتو ـ بقول سروری و برهان بکسر و فتح با و ضمّ تا سنگ دراز که بآن دارو کوبند و آنرا بته نیز گویند و بعربی مقمع خوانند ـ صاحب جهانگیری گوید که به واو معروف است ـ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج فرماید که اصل همان بتاست که الف به واو بدل شد **مؤلّف** عرض کند که حقیق تعلق از بته ندارد که به الف آخره گذشته شنیده ایم که خان آرزو چه طور

حوالۂ آں کردہ بہ تحقیق ما مبدّل بتہ باشد کہ ہای ہوز آخرہ بفتح اول وثانی می آید ہای ہوز بدل شد بہ واو چنانکہ آوسہ وآوسو وماخذ بتہ بجایش عرض کنیم (اردو) دستہ مذکر۔ دکن میں اُس دراز اور مدوّر پتھر کا نام ہے جو ہاون کے ساتھ ہوتا ہے جس سے ہاون میں دوائیں کوٹی جاتی ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (ہاون دستہ) کا ذکر فرمایا ہے اور مجرّد دستہ کو ان معنوں میں نہیں لکھا۔ نیز دکن میں بتّہ اُس دراز اور گول پتھر کا نام ہے جس سے سل پر مصالحہ پیسا جاتا ہے جس کو محاورۂ ہند میں بٹّا کہتے ہیں صاحب آصفیہ نے بٹّا پر فرمایا ہے کہ مصالحہ پیسنے کا وہ کھڑا ہوا پتھر جس کو سل پر رگڑتے ہیں۔ ہماری رائے میں لغت زیر تعریف کا ترجمہ۔ دستہ ہے۔

(۳) بتو۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بکسر و فتح با و ضمّ تا بمعنی قیف کہ ازاں گلاب و عرق وغیرہا در شیشہ کنند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بہ واو معروف است۔ صاحبان رشیدی وجامع وناصری ہم ذکر ایں بفتح اوّل و ضمّ دوم کردہ اند۔ صاحب برہان گوید کہ بایںمعنی بکسر اوّل ہم آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایں عام است خواہ برای شیشہ باشد خواہ برای دبہ کہ روغن دراں کنند و فرماید کہ تخصیص رشیدی وجہانگیری وبرہان بہ شیشہ خطا ست **مؤلّف** عرض کند کہ تخصیص روغن برای دبّہ ہم درست نیست وبہ تحقیق ما (از معاصرین عجم) مخفّف (بتوکن) کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی داخل کنندہ کہ تو بالضم بقول برہان بمعنی درون است مقابل بیرون بعضی ایں را اسم جامد فارسی زبان دانند واللہ اعلم۔ صاحب نفائس بہ ثیقف گوید کہ

لغت ترکی است وبفارسی تنگاب بہ کاف فارسی وصاحب برہان بر تنگاب قیف را
عربی گفتہ (اردو) قیف بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ ایک ٹونٹی دار ظرف کا نام
جس کا منہ اوپر سے کھلا ہوا اور نیچے ایک نلی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے
رقیق چیز بوتلوں وغیرہ میں بہ آسانی بھری جاتی ہے۔ کیف۔ پیک۔

(۴) بتو۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ وبقول جہانگیری وجامع وبرہان بفتح باوتا
بمعنی جائیکہ ہمیشہ آفتاب بران تابد۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ این ضدّ نسا باشد۔
صاحب ناصری گوید کہ در اصل بتاب بلکہ باتاب بود یعنی گرمی وپرتو آفتاب آنجارا
می گرفتہ خان آرزو در سراج فرماید کہ صاحب رشیدی این معنی را حقیقی پنداشتہ حقیقۃً
مجاز است **مؤلف** عرض کند کہ مقصود خان آرزو جزین نباشد وما ہم با او اتفاق
داریم کہ این معنی مجاز معنی پنجم است کہ می آید یعنی بتو کہ بمعنی مشرق آمدہ مجازاً برای
جای ہم مستعمل شد کہ آفتاب دائما بران تابد گویا آن مقام دائما مشرق است وماخذ
بیان کردۂ صاحب ناصری درست نیست کہ بتو را مخفّف باتاب گیریم حقیقت ماخذ این
بمعنی پنجم می آید (اردو) وہ مقام جہاں آفتاب ہمیشہ طلوع رہتا ہے اور غروب
نہیں ہوتا۔ نسار کا ضد جہاں ہمیشہ رات رہتی ہے اور آفتاب طلوع نہیں ہوتا یا
پہاڑوں کی بلندی کی وجہ سے دھوپ کم آتی ہے یا نہیں آتی۔

(۵) بتو۔ بقول جہانگیری ورشیدی وجامع وناصری وسراج با اوّل وثانی مفتوح
بمعنی مشرق وبقول برہان مقابل مغرب۔ **مؤلف** عرض کند کہ تو بالفتح بقول

برہان بمعنی تابست کہ تابش آفتاب وامثال آں باشد۔ پس فارسیان بای مصاحبت
در اوّلش آوردند و برای مشرق استعمال کردند معنی لفظی ایں باتاب وتاب دارندہ
وکنایہ از مشرق دیگر ہیچ (اردو) مشرق بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونّث۔ جای
شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ۔ طلوع ہونے کا مقام۔ سورج نکلنے کی جگہ۔ مغرب کا
نقیض۔ دیکھو باہل کے دوسرے معنی۔

(۶) بتو۔ بقول جامع۔ بفتح اوّل وضمّ ثانی دبّہ روغن صاحب موٴید نسبت ایں گوید
کہ بالفتح والکسر است۔ صاحب برہان متّفق باموٴید۔ صاحب غیاث بر دبّہ گوید کہ
صحیح بالفتح است و بالضّم خطاست بمعنی ظرف چرمین کہ اکثر دراں روغن پر کنند
صاحب منتخب ہم ذکر ایں کردہ فرماید کہ ظرف روغن است **موٴلف** عرض کند کہ
مجاز معنی سوم باشد کہ دبّہ ہای چرمی در عجم وعرب وہند مشابہ قیف باشد بالعکس
یعنی حصّہ بالائی آں تنگ وحصّہ پائینش فراخ۔ پس فارسیان مجازاً دبّہ روغن را
ہم بتو گفتند (اردو) کپّا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ چمڑے کا پھولا ہوا
چھوٹے منہ کا ظرف جس میں گھی یا تیل رکھتے ہیں اور اُسے اونٹ کے چمڑے سے
بناتے ہیں۔ دبّہ۔

بتوارک بقول جہانگیری جای باشد کہ غلّہ دراں مدفون سازند۔ صاحبان
برہان وسروری وغیرہما ہمیں معنی بر (بتوراک) نوشتہ اند کہ بتقدیم وتاخیر رای مہملہ
والف می آید و ما تحقیق ایں ہمہ را انجا کنیم۔ (اردو) دیکھو بتوراک۔

بتواز بقول برهان بروزن
شهباز آرامگاه ونشیمن باز وشاهین
وامثال آن صاحب ناصری گوید که بدباز
بدال مهمله عوض فوقانی هم آمده که بمعنی
نشیمن کبوتر و باز باشد که دو چوب بزمین
فرو برند و چوبی برزبر آن نهند وآنرا آده
نیز گویند و (۲) بمعنی مطلق آرامگاه هم
(شمس فخری ۵۲) ملاذ سیف وقلم خسرو ستاره
حشم * که هست اهل جهان را جناب او بتواز
صاحب مؤید بحواله زفانگویا ذکر معنی اول
کرده خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید
که مشهور بهای فارسی است و هم او در پتواز به
بای فارسی فرماید که آنرا آده نیز گویند و فرق
کنند که پتواز برای جانوران شکاری و آده
برای کبوتران بیشتر مستعمل و فرماید که بعضی به
بای تازی و بعضی به رای مهمله نوشته اند وهو
تصحیف است و نیز گوید که بعضی بمعنی مطلق
آرامگاه وجای نشستن گفته اند این غیر متعارف
ومشهور است (انتهی) مؤلف آصف عرض کند که
بت بمعنی مرغابی بجالیش گذشت و دار به
رای مهمله بقول برهان بمعنی لیاقت چنانکه
شاهوار و گوشوار (الخ) پس بتوار به موحده
اول ورای مهمله در آخر بمعنی جای که لائق
مرغابی است و مجازاً لائق مرغان وکنایه
از آده. پس رای مهمله بدل شده به زای هوز
چنانکه انبیران وانبیزان این است حقیقت
بتواز که خان آرزو تصحیفش شمارد وکار از
تحقیق ندارد و چیزی که اصل است آن را
تصحیف گفت و حقیقت ماخذ را نهفت و پتواز
بپای فارسی که می آید مبدل این (چنانکه تب
وتپ واسب واسپ) و هرچه تفریق در
بتواز و آده کند عکس حقیقت است که آده
برای جانوران شکاری است و پتواز مرادفش
و آده برای کبوتران اصلاً مخصوص نیست و آنچه

معنی دوم را بغیر استعارت فرماید سند شمس فخری
چشمش کشاید معنی دوم مجاز معنی اول باشد و
بس مخفی مباد که بدواذ که به دال مهمله و حرف
فوقانی می آید مبدل اینست چنانکه تبوره و

دنبوره و زرتشت و زردشت (اردو) (۱) اڈا القول
آصف بہ ہندی - اسم مذکر - وہ بٹھا جو ایک آڑی
اور سیدھی لکڑی باندھکر دست آموز جانوروں کو واسطے
بٹھا دیتے ہیں (۲) آرام اور راحت کا مقام - مذکر -

بتوخت بقول برہان بر وزن بسوخت ماضی توختن است یعنی جمع کرد و بیندوخت و ادا کرد و گذارد - اسم انیکه بناد باشد یا قرض و دین و امانت و بمعنی کشید و فرو برد که از کشیدن انتقام و فرو بردن چیزی در جای باشد - صاحب ناصری به نقل برہان فرماید که توختن بمعنی کشیدن و آن را توزیدن نیز گفته اند و برین قیاس توخت و توخته خان آرزو در سراج بنقل قول برہان گوید که تحقیق آنست که بای موحده زائد است که در اوائل افعال و مصادر زیاده کنند و این لفظ را از لغات اضداد شمرده اند مؤلف عرض کند که ماضی توختن را با بای زائده ضرورت نداشت که در ردیف بای موحده جا دهند ذکر مصدر برای همه مشتقاتش کافی بود - صاحب برہان توخت را هم بجای خودش نوشته و توختن را هم نوشته ایم که درین تکرار چه مصلحت اندیشید - اکنون ناگزیر است که ما حقیقت ماخذ و معانی مصدر این را همدرینجا بیان کنیم - ماخذ این توز است که بضم اول بمعنی تاخت و تاراج می آید و از همین اسم مصدر سه تا مصادر وضع شد (۱) توزیدن و (۲) مخفف تزیدن بضم اول و کسره دوم و (۳) توختن که زای هوز توز را به خای معجمه بدل کردند چنانکه فراز و فراخ و پس ازان بزیادت علامت مصدر تن در آخرش مصدری ساختند

ومعنی تحقیق این ہر سہ مصدر (۱) تاخت وتاراج کردن است۔ صاحب موارد ذکر این معنی
کردہ وصاحبان بحر وبرہان اینمعنی را در توختن ترک کردند و (۲) بمعنی فراہم آوردن و
اندوختن واین مجاز معنی اول ست (حکیم نزاری قہستانی ؎) خلقی زبذل شاملت
ارزاق توختہ٭ جوقی زعدل کاملت آرام یافتہ٭ صاحبان موارد وبحر وبرہان ذکر این معنی
کردہ اند و (۳) برکشیدن وکشیدن چوں۔ کینہ توختن۔ واین ہم مجاز معنی اوّل است وہر
سہ محققین بالا ذکر این کردہ اند (حکیم خاقانی ؎) ازپی کیں توختن از خصم تو٭ آب
زرہ دارد وآتش سنان٭ و (۴) فروکردن وفروبردن چوں خار توختن واینہم مجاز معنی
اوّل است کہ در تاخت وتاراج اینہمہ صعوبتہا واقع شود وجا دارد کہ این را بمعنی ہشتم
متعلق کنیم (حکیم سنائی ؎) خلق اگر در تو توخت ناگہ خار٭ تو گل خویش از و دریغ مدار٭
ہر سہ محققین بالا ذکر این کردہ اند و (۵) گذاردن وواپس دادن واداکردن چوں
وام توختن ونماز توختن۔ شک نیست کہ این را از معنی اوّل ہیچ تعلق نیست ودرینجا
توختن مبدّل دوختن است کہ بمعنی اداکردن می آید۔ اعم ازینکہ قرض ووام باشد یانماز
دال مہملہ بدل شدہ بہ فوقانی چنانکہ زردشت وزرتشت (رضی الدین نیشاپوری ؎)
ایا ستودہ بزرگی کہ وام شکر ترا٭ زبان بندہ تو توختن نمی داند٭ (حکیم سوزنی ؎)
خوش بخندید ومرا گفت بدیں زر نشود٭ نہ ترا ساختہ کار ونہ مرا توختہ وام٭ و (۶) بقول
برہان وبحر وموارد خواستن۔ صاحب موارد سندی کہ از اسدی پیش کردہ ازاں بوضوح
می پیوندد کہ اینمعنی متعلق بمعنی سوم است وہو ہذا (؎) بہ تیغ وسنان ہر کجا کینہ توخت٭

گہی دل درید وگہی سینہ دوخت ہا و (۷) بقول ہر سہ محققین بالا بمعنی جستن بالضم و ایہم مجاز معنی اوّل است و (۸) بقول ہر سہ محققین بالا بمعنی دوختن و ماخذ این ہم معنی ہنجم گذشت کہ مبدل است و (۹) بقول موارد بمعنی فرارسانیدن عاین من وجہ متعلق بمعنی پنجم باشد بالجملہ ہر قدر معانی کہ دریں مصدر است در ماضی مطلقش ہم کہ زیر بحث است . باشد (اردو) توختن کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل یعنی (۱) تاخت وتاراج کیا ۔ لوٹا (۲) فراہم کیا ۔ جمع کیا (۳) کھینچا ۔ لیا (۴) جھیجوبا (۵) ادا کیا ۔ واپس دیا (۶) چاہا (۷) دھونڈا (۸) سیا (۹) پہنچایا ۔

بتوراک بقول سروری بحوالہ فرہنگ وبقول رشیدی (۱) بمعنی چاہی باشد کہ غلہ دران پنہان کنند ومدفون سازند ۔ صاحب جہانگیری ہمین لغت را بقلب بعض بتوارک نوشتہ ولیکن حوالہ سروری دلیل آنست کہ غلطی کتابت جہانگیری باشد کہ جہانگیری و فرہنگ ہر دو یکی است صاحب برہان صراحت کند کہ بفتح اوّل وثانی مضموم بوا و رسیدہ وراے بی نقطہ بالف کشیدہ وبکاف زدہ چاہی باشد کہ غلہ وامثال آں دراں کنند وخلاشہ وخاک بر بالای آں ریزند و (۲) بمعنی دف ودائرہ ہم آمدہ وفرماید کہ بمعنی آخر بتقدیم تای قرشت بر بای ابجد ہم صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ این را بفارسی گوری نیز گویند بکاف فارسی زیرا کہ بگور ماند کہ قبر باشد وذکر معنی دوم ہم فرمودہ صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت دوم فرماید کہ این خطاست وتصحیف در لفظ ومعنی وبتوراک بتقدیم فوقانی بمعنی طبلے کہ مردان دارند برای رمانیدن مرغان **مؤلف** عرض کند کہ وضع لغت ترکی نماست ولیکن محققین ترک ازیں ساکت وبعض محققین صراحت فارسی کردہ اند مرکب یافتہ می شود ولیکن اجزای ترکیبش

متحقق نمی شود چاره نیست جز این که اسم جامد گیریم و معنی دوم متحقق است به سند قول محققین اہل زبان ہمچون صاحبان جامع و ناصری قول خان آرزو نسبت تصحیف لفظ خطای اوست اگر تبوراک به موحده اوّل اصل گیریم تبوراک بفوقانی اوّل قلب بعض است و اگر ثانی الذکر را اصل گیریم اوّل الذکر را قلب بعض گیریم چنانکه باموت و مابوت و انباخون و ابناخون و اغلده و واغده و افزار و افراز و اسطخر و اسطرخ مخفی مباد که بوک بمعنی اوّل لغتی است که می آید –

(اردو) (۱) دکن میں کھو بالفتح اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں اناج اس غرض سے دفن کرتے ہیں کہ اس میں کھنگی پیدا ہو۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے کھو پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ غار۔ گڑھا۔ قصبات الہ آباد میں اسی کھو کو کھوں کہتے ہیں اور عموماً اردو میں کھتا۔ صاحب آصفیہ نے کھتا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر۔ وہ گڑھا جس میں غلہ بھر کر اوپر سے پاٹ دیتے ہیں تاکہ ایام قحط میں گراں ہو کر بکے زمین دوز کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے۔ کھتی۔ نہاں خانہ مطمورہ – (۲) دف – دائرہ – مذکر۔ دیکھو [illegible]

بتوک بقول [illegible] حسین وفائی بتای قرشت [illegible] قول طبقی چوبین پرشال وف که بقالان دارند [illegible] وران کنند۔ استاد ثہیک سہ [illegible] فراموش نکردستم وکی خواہم کرد آن بتوک جوز [illegible] نراز فرماید که تقدیم تا بہرا [illegible] نیز بنظر رسید [illegible] جامع ہم ذکرایں بفتح اوّل وثانی [illegible]

گوید که مرکب است از بت و واو نسبت و کاف زائد چنانکه زلو وزلوک و پرستو و پرستوک معنی لفظی این منسوب به مرغابی وبط و [illegible] [illegible] معنی مذکورہ بالا وانچه به فوقانی اوّل [illegible] بہمین معنی می آید قلب بعض چنانکه [illegible] وماہون و اسطخر و اسطرخ (اردو [illegible] مرتبان حسین بقال اجناس فروختنی [illegible]

بتوه بقول شمس لغت فارسی است بفتح واو فارسی سبزه ایست ترش هندش چوکه گویند و بحواله ابراهیمی بفتح یکم و ضمّ دوم (۲) انبوه و در سکندری (۳) بمعنی خرمن **مؤلّف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و در ترکی زبان و لغات عرب و سنسکرت هم یافته نمی شود نمیدانیم که لغت کدام زبان است و مقصود از واو فارسی چیست صاحب شمس دائما به بی تحقیقی کار گیرد اعتبار را نشاید۔ فارسیان این را بمعنی اوّل سرخ بای و بعضی ترشه و تروشه و ترشک خوانند (کذا فی النفائس) و تعریف این بجای خودش آید **(اردو)** (۱) دیکھو سرخ پاے (۲) انبوہ بقول آصفیّہ فارسی۔ اسم مذکر۔ ہنگامہ۔ ہجوم۔ جمگھٹ۔ بھیڑ (۳) خرمن۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کھلیان۔ انبار غلّہ۔ وہ غلّہ کا ڈھیر جس میں ابھی تک بھس نہ نکالا ہو۔

بتّه بقول سروری بر وزن پشّه سنگی باشد که بر روی آن چیزی صلایه کنند و آن را بتو نیز گویند صاحب جهانگیری گوید که با اوّل و ثانی مفتوح (۱) مرادف بتو بمعنی دوم و (۲) خشکه پلاو۔ و آن را بده نیز گویند صاحب رشیدی همزبانش و صاحب برهان بذکر هر دو معانی بالا فرماید که بمعنی اوّل با ثانی مشدّد نیز آمده و صاحب جامع بذکر هر دو معنی بالا فرماید که (۳) بتشدید ثانی بمعنی علامت و نشانه نیز آمده صاحب مؤیّد بمعنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج فرماید که این لفظ مشترک است در فارسی و هندی غایتش در هندی با را به تغیّر یا مخلوط به ها خوانند و آن تلفّظ مخصوص هند یا نیست و بتّه اسم [illegible] از خشکه چرا که خشکه همان برنج را گویند که بعد از پختن آب را دور کنند و بتّه مطلق آن خوان [illegible] آن را دور کنند خواه نکنند و بتّه غذای مردم هندوستان و کشمیر است بنا بر کثرت استعمال در بیرون [illegible] و اغلب که بهطه معرب بتّه هندی است و بمعنی سنگی که بدان دارو و غیره سایند و بدین معنی هم

مشترک است در فارسی و ہندی (الخ)، صاحب
سخندان می فرماید کہ بمعنی دوم در سنسکرت پہکت
باشد و برہان بہ ج بہات و بہتہ بمعنی خشکہ مؤلف
عرض کند کہ بمعنی اول بہ تخفیف مفرس دانیم کہ
فارسیان بہ تخفیف تشدید فوقانی آوردہ اند پس شد
لغت سنسکرت است کہ در فارسی مستعمل شد نسبت
معنی دوم عرض می شود کہ ترجمہ خشکہ در سنسکرت
بقول ساطع بہات است و بہاتا روپیہ کہ بہ
لشکریان و ہند و بہتہ مراد خش - فارسیان بہات را
مفرس کردہ بہ تخفیف بای دوم و الف سوم و بزیاد
ہای ہوز در آخر بہتہ و برای خشکہ پلاو استعمال کردند
کہ مقصودشان از برنج باگوشت و روغن پختہ و
مخلوط است نہ خشکہ خالص آنچہ خان آرزو در تعریف
خشکہ و بتہ فرق ظاہر کردہ ہر دو را برنج پختہ محض
قرار می دہد تسامح و کم غوری اوست بتہ و مبدل آن
بتا کہ بجایش گذشت پلاو باگوشت و روغن باشد
نہ خشکہ و بہات نسبت معنی سوم عرض می شود کہ
این ہم مفرس است کہ فارسیان لغت ہندی پتا را
کہ بقول ساطع بفتح اول و تخفیف دوم بمعنی سراغ
و نشان بود بہ تبدیل بای فارسی بعربی (چنانکہ
تپ و تب) و تبدیل الف با ہای ہوز (چنانکہ پاسا
و پاسہ) و تشدید فوقانی مفرس کردہ بہمان معنی
استعمال کردند (اردو) (۱) دیکھو بتود (۲) دیکھو بہات
(۳) پتا بقول آصفیہ - ہندی - اسم ذکر - نشان
سراغ - کھوج -

بتہ کار وا رسیدن | مصدر اصطلاحی - بقول کہ
دریافت حقیقت کار و ادراک نفس الامر مؤلف
عرض کند کہ این کنایہ باشد - محقق محترم معنی حاصل
بالمصدر بیان کرد مقصودش معنی مصدری است یعنی
دریافت حقیقت کار کردن و از حقائق کار واقف شدن
(اردو) ہر کام کی تہ کو پہنچنا - صاحب آصفیہ نے
(تہ کو پہنچنا) کا ذکر فرمایا ہے - کسی بات کے مغز کو پہنچنا
اصل مطلب دریافت کر لینا - حقیقت کو پہنچنا - منشاء
کو پہنچانا -

بتیا بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی و تحتانی بالف کشیده بمعنی سینه باشد و آنرا بعربی صدر گویند وبکسر اوّل هم آمده صاحب ناصری نقل نگارش وصاحب جامع وخان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که مفرّس است که بتیا بکسر اوّل و دوم بقول ساطع لغت سنسکرت است بمعنی مرد خورد اندام وآنکه قامتش بقدر یک وجب بود فارسیان بتصرّف خفیف در اعراب برای سینه استعمال کردند وجادارد که اسم جامد فارسی زبان گیریم ولیکن وضع لغت متقاضی آن نیست والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) سینه۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکّر چھاتی صدر۔ دیکھو اسینا

بتیار بقول سروری بتای قرشت بروزن اسرار (۱) بمعنی رنج ومشقّت باشد (ابوالفرج ۵) بوزن عدلش میز انهای ظلم سبک ؛ بعون رایش بتیار های دهر سلیم ؛ صاحب برہان گوید که بالکسر بمعنی اوّل ونیز (۲) بمعنی شیشه قاروره بیمار را نیز گویند وبفتح اوّل (۳) هر چیزکه در نظر زشت وقبیح نماید۔ صاحب ناصری نقل نگارش صاحب جامع این را مرادف بتیاره بزیادت های هوّز در آخر گوید وبذکر معنی اوّل ودوم وسوم فرماید که (۴) بمعنی غول بیابانی ودیو نیز **مؤلّف** عرض کند که بتها در سنسکرت بقول ساطع بکسر اوّل وفتح دوم بمعنی درد وغم آمده وهای هوّز در فارسی زبان به تحتانی بدل شود چنانکه شاهگان وشایگان ورای مهمله در آخر زائد هم آید چنانکه شنا وشنار پس جادارد که این را مفرّس گیریم بمعنی اوّل ودیگر همه معانی مجاز آن وجادارد که اسم جامد فارسی قدیم گیریم به همه معانی تصرّف در اعراب نتیجه لب ولهجه فارسیان است وبس (اردو) (۱) رنج بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دکھ۔ درد۔ غم۔ محنت۔ بیماری (۲) قاروره کا شیشه۔ مذکّر (۳) ہر ایک چیز جو نظر میں بری معلوم ہو۔ بری صورت۔ بدصورت۔ مؤنث (۴) غول بیابان بقول آصفیه

فارسی - اسم مذکر - چھلاوا - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان - آتش (ع) میری
وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے ۔ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیاباں بن گیا

بتیارہ بقول برہان بکسر اوّل و فتح خاص
(۱) رنج و محنت و (۲) بلا و آفت و بفتح اوّل (۳) ہر چیز
کہ مردمان آنرا دشمن دانند و (۴) ہر صورتی کہ در نظرہا
زشت و قبیح نماید و (۵) غول بیابانی و دیو را نیز
گویند صاحب جامع این را مرادف بتیار گوید کہ
گذشت صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی بتیارہ ہر
چیزی مہیب و مکروہ کہ دلیر و بی اختیار برکسی آید
خواہ حادثۂ زمانہ و خواہ بلیۂ فلک و حکم قدر و خواہ جانور
(انوری ع) چو لطفش آید بتیارۂ زمانہ ہبا ۔
چو قہرش آید اقبال آسمان ہدر است ۔ رسید و الفقار
(شروانی ع) ای خواجہ کہ صرصت ساقی عزم تو از
بتیارۂ تحرک باد بزاں وہ (ولہ ع) گردش
افلاک با بتیارۂ حکمش خجل ۔ صورت تقدیر در آئینہ
علمش عیان ۔ و فرماید کہ بمعنی زشت و مہیب آمدہ
(فردوسی ع) جہانی بران جنگ نظارہ بود ۔
کہ آں اژدہا جنگ بتیارہ بود ۔ باز فرماید کہ بہمہ
این معانی صحیح است و در پارسی متداول و این لغت
در اصل (بدیارہ) بود یعنی رفیق بد و زشت و مکروہ
دال و تا بیکدیگر تبدیل یابند (چنانکہ زردشت و زرتشت)
و گوید کہ بمعنی غول بیابانی در برہان آورد و این نیز
ازاں قبیل است و اینقدر افزاید کہ بتیرہ نیز بمعنی کرۂ
طبیعت است (کہ بجالیش می آید) بخیال مؤلف مخفف
و بدل این صاحب مؤید ذکر معنی اوّل و دوم بحوالہ
لسان الشعرا فرماید کہ بتقدیم تحتانی بر فوقانی ہم
آمدہ مؤلف عرض کند قلب بعض باشد چنانکہ
ماہون و ہامون ۔ بہ تحقیق مؤلف (۶) بمعنی فکر و تردد
ہم آمدہ کہ مجاز معنی اوّل است (فردوسی ع) نیاید
زما با قضا [illegible] پارہ ۔ نہ سودی کند ہیچ بتیارہ ۔ بخیال ما
اگر [illegible] گذشت صحیح دانیم ہای ہوز در آخر
این [illegible] است و اگر ماخذ این ربیان کردہ صاحب ناصری را

گیریم بتیار کہ گذشت بہ تخفیف ہا مخفف این باشد۔
والاوّل اقوی من الثانی بالجملہ۔ معنی اوّل اصل است
ودیگر ہمہ معانی مجازاس وآنکہ در بعض معانی این
وبتیار اختلاف است نتیجہ محاورہ باشد (اردو) (۱)
دیکھو بتیار کے پہلے معنی (۲) بلا وآفت۔ مونث (۳) ہر چیز
جس کو انسان اپنا دشمن خیال کرتی ہیں۔ مونث (۴)
دیکھو بتیار کے تیسرے معنے۔ بدصورت۔ مونث (۵) غول بیابان
دیکھو بتیار کے چوتھے معنے۔ فکر۔ مذکر و مونث۔ تردّد۔ مذکر۔

بتیرا بقول صاحب شمس بضم اوّل وفتح دوم لغت فارسی است بمعنی آفتاب **مؤلف** عرض کند
کہ تسامح اوست کہ لغت عرب را فارسی گفت واین بقول محیط المحیط لغت عرب است بہ ہمین معنی۔
(اردو) دیکھو آفتاب۔

بتیغ چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و
انند بمعنی بریدن است (ناظم ہروی) گر تیغ شدم
بخون کشیدند مرا ؏ ور شمع شدم بہ تیغ چیدند مرا ؏
سیلی خور زہد خشک دستم گوئی ؏ از خاک تیمم آفریدند مرا ؏
مؤلف گوید کہ بریدن بمقراض نہ محض بریدن و
چیدن تقاضای این معنی می کند واین کنایہ باشد
مرادف مقراض زدن وکردن کہ بقول نفائس ہمین معنی
آمدہ (اردو) کترنا۔

بتیغ در آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر کشتہ شدن
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد۔ معاصرین عجم بر
زبان دارند (اردو) مارا جانا۔

بتیغ وکفن بزیر علم رفتن مصدر اصطلاحی
بقول انند تن بمرگ دادن (امیر خسرو)
جان دیدہ چو خونریزی سلطان خیالش ؏ بستہ
کفن وتیغ بزیر علمش شد ؏ **مؤلف** عرض کند
کہ کنایہ باشد وسند پیش کردہ محقق ہند نثر ادمعنوی است
نہ لفظی اگر از ہمین سند مصدر لفظی ومعنوی پیدا کنیم (بتیغ وکفن
بستہ بزیر علم شدن) باشد (اردو) موت پر آمادہ ہونا۔

بتیلہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی فتیلہ وہم او بر فتیلہ گوید کہ لغت عرب است

ماخوذ از فتل بالفتح که بمعنی تافتن و تابیدن و بتقدیم لام خطاست و غنچه از تشبیهات اوست و بلفظ تافتن و سوختن و کردن و نهادن مستعمل مؤلف عرض کند که مبدل است که فا به موحده بدل شود چنانکه زفان و زبان صاحب برهان پلیته که به بای فارسی و لام تحتانی و فوقانی و های هوز مخ گوید که معرب آن فتیله (الخ) بخیال ما فتیله اصل است که ماخوذ است از فتل و بتیله مبدل و مفرس که زیر تعریف است و پلیته که می آید مبتدل و قلب بعض فتیله که فا به بای فارسی بدل شد چنانکه فیل و پیل و لام و تحتانی را مقدم کردند بر فوقانی - دیگر هیچ -

موحده با جیم عربی

بج بقول سروری بحواله تحفه بفتح بار ۱ اندرون دهان شمس فخری ۵ بی مدحت تو هر که زبان را بگشاید ۶ دندانش کند چرخ برون یک بیک از بج ۷ و بحواله فرهنگ گوید که بضم با و جیم فارسی هم بهمین معنی آمده - صاحبان رشیدی و موید و جامع و ناصری و برهان و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که بج بقول منتخب بفتح و تشدید جیم شگافتن ریش - و جا دارد که فارسیان به تخفیف برای گوشت گرد اگرد دندان استعمال کرده باشند که اندرون شگاف دهان است و همین را در فارسی جای دندان گویند و بلغت عرب لثه که بدندان چسپیده باشد و صاحب منتخب برلثه فرماید که گوشت گرد اگرد دندان است اندرینصورت بالفتح و مفرس باشد و جا دارد که مبدل بز گیریم که به زای هوز آخر بالفتح بمعنی زمین و پشته بلند می آید فارسیان زای هوز را به جیم عربی بدل کرده بمعنی لثه استعمال کردند که مانند پشته بلند است در دهن چنانکه سوز و سوج والله اعلم بحقیقة الحال ولیکن محققینی که به تعریف این اندرون دهان را آورده اند پی به حقیقت نبرده اند که سند شمس فخری هم

متقاضی معنی بیان کردۂ ماست (اردو) مسوڑا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ گوشت جس میں سے دانت نکلتے ہیں۔ دانتوں سے اوپر کا گوشت۔ لثہ۔ جائے ونداں۔ گوشت بن ونداں۔

(۲) بچ۔ بقول سروری بمعنی پیش سر دیگر کسی از محققین فارسی مزبان ذکر این نہ کرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اول است و باعتبار محقق صاحب زبان بدون سند ہم اینمعنی را تسلیم تواں کرد و مقصودش از پیش سر غیر از جبین نباشد کہ آنہم مثل پشتۂ بلند باشد و من وجہ متعلق از آنچہ کہ بمعنی اول گذشت (اردو) پیشانی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ ناصیہ۔ ماتھا۔ جبین۔

(۳) بچ۔ بقول سروری بحوالۂ سامی و بقول برہان و جامع گوشت روی باشد نزدیک بکنارۂ لب مولف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد طرز تعریف محققین بالا حقیقت معنی را در خفا دارد معلوم می شود کہ ہماں لثہ را کہ بمعنی اول گذشت بیان کردن می خواہند و قوت بیان ندارند اگر چنین نہ باشد پس گوشت روی نزدیک کنارۂ لب چہ باشد رخسار باشد یا گوشتی کہ ونداں در وقائم است یعنی ہماں لثہ۔ ہرچہ پیش ماست سند استعمال شمس فخری است کہ بمعنی اول نقل کردہ ایم واز اں معنی لثہ بخوبی پیدا می شود وای بر سروری و جامع کہ از آنہا کہ حقیقت معنی را باکمی بیان نہ کردند کہ خوانندہ خوش بفہمد بتحقیق ماہمیں قدر است کہ در بیان معنی اول سکندری خوردہ اند (اردو) دیکھو بچ کے پہلے معنے۔

(۴) بچ۔ بقول سروری بمعنی آب وزہاب وہم او بحوالۂ فرہنگ گوید کہ پالایش آب و شراب و امثال آں و صاحب برہان برزہاب فرماید کہ تراوش آب باشد از کنار رود و خانہ و چشمہ و تالاب و امثال آں و موضع چشمہ یعنی جائیکہ آب از انجا می جوشد خواہ زمین باشد خواہ سنگ

و آبی که قعرش پیدا نباشد و چشمه که هرگز نه ایستد و پیوسته روان باشد وهم او بر تج گوید که بمعنی زهاب و پالایش آب و شراب و امثال آں و ماخذ برهان فرهنگ جهانگیری است و صاحب ناصری نقل نگار برهان و صاحبان جامع و رشیدی و سراج بر پالایش آب و شراب قناعت کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی بلندی آب از کناره رودخانه و چشمه و تالاب و امثال آں یا بلندی شراب از شیشه و غیر ذالک باشد که از جوش آب و شراب پیدا شود. طرز بیان سروری درست نیست تراوش غیر از پالایش باشد که پالایش بلندی آب است از کنار رود و چشمه و تالاب و دیگر ظرف آں چنانکه می از قدح و شیشه و تراوش نتیجه آں یعنی چوں آب و شراب پالایش کند می چکد. پس در معنی پالایش تراوش را داخل کردن دور از نازک خیالی است و ماخذ این که بابتنه بلند تعلق دارد چنانکه بر معنی اول گذشت متقاضی پالایش است نه تراوش و آنچه صاحب سروری در معنی این مجرد آب را داخل کرده است هیچ تعلق از پالایش ندارد اگر باعتبار قولش که صاحب زبان است این معنی را معتبر دانیم جز ین نیست که مجاز معنی پالایش گیریم (اردو) ابال بقول آصفیه۔ هندی۔ اسم مذکر۔ جوش۔ ابهان (رائج) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ وہ ابال جو تالاب یا ندی یا چشمه وغیره سے پانی بوجه کثرت ابلتا ہے یا شراب قدح اور شیشه وغیره سے جوش کی وجه سے ابلتی ہے اور بلحاظ معنی آخر الذکر دیکھو۔ آب۔

(۵) بج۔ بقول جهانگیری با اول مضموم بزرا گویند که برادر گوسفند است و بعربی معز خوانند صاحبان برهان و رشیدی و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج فرماید که مبدل بز است که جیم بدل زای آید **مؤلف** عرض کند که با خیال خان آرزو اتفاق داریم که زای هوز

بدل می شود به جیم عربی چنانکه سوز و سوج (اردو) بکرا - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - بز - بوک
(۶) بج - بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج با اوّل مکسور برنج است
که بعربی ارز گویند مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است یا مخفف برنج که رای مهمله
و نون را حذف کردند (اردو) چاول - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - برنج - ایک سفید غلّہ کا نام

بجا بقول بهار - ترجمه بموقع چون حرف بجا و بوسهٔ بجا است (صائب ؎) کی ره بوسه
بآن کنج دهن خواهد برد با سرگرانی که ز من حرف بجا نشنید است (واله ؎) دیوان ما و خود را
مفگن بروز محشر در عذر خشم بیجا یک بوسهٔ بجا ده (ظهوری ؎) بیجا است التفات تو با غیر و بجا
نیاست با بر خیرگی مشور و ز طعن بجا بترس مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی بر جا و درست
است خلاف بیجا و مزید علیه همین است بجای که بزیادت تحتانی در آخر می آید و تکمیل این بهمانجا
کنیم (اردو) بجا - بقول آصفیہ - فارسی - جا سے - ٹھیک - درست - سچ - بے شک - راست - صحیح

بجا آمدن مصدر اصطلاحی - بجای خویش رسیدن و بر جای مناسب رسیدن و فعل درست کردن (صائب ؎) نکشی پای خود از کلبهٔ صاحب هرگز گر بدانی که چه مقدار بجا می آئی (اردو) موقع پر آنا - مناسب مقام پر آنا - درست کام کرنا - اچھا کام کرنا

بجا آوردن مصدر اصطلاحی - بقول سراج دانند و بجز (۱) شناختن و دانستن و (۲) بفعل آوردن چیزی چون تسلیمات و بندگی و جز آن (صاحب شمس ذکر (بجا آورد) بمعنی معلوم کرد - کرده - مؤلف گوید که ماضی مطلق همین مصدر است بمعنی اوّل و بمعنی دوم نیز مستعمل - صاحب هفت همین مصدر را بزیادت تحتانی زائد بعد الف سوم یعنی (بجای آوردن) به همین دو معنی آورده طالب سبتی بمعنی اوّل (ظهیر الدین ؎) طاعت پادشاه و تخت

ہر کہ در بندگی بجا آر۔ د۲ (اردو) (۱) پہچاننا۔ جاننا (۲) بجالانا۔ بجانا۔ بقول آصفیہ۔ فعل متعدی تعمیل حکم کرنا۔ انجام دینا۔ انصرام کرنا۔

(الف) بجا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) از ناتوانی از پا افتادن عموماً و (۲) بازگشت بیماری خصوصاً (وحشی ۹۷۱) در ہوای گلشن صدرہ چو مرغ بستہ بال (۱) کردہ ام آہنگ پرواز بجا افتادہ ام (۲) (شفائی ۹۳۷) خستۂ درد محبت را سر ببو ونیست (۱) بار ہا بگشتہ و دیگر بجا افتادہ است وله ۹۳۷ خستہ جانی کہ بتدبیر تغافل بہ شدہ باز پرہیز نکردست و بجا افتادہ است (۱) صاحب بحر بذکر معنے اول نسبت معنے دوم بازگشت بیماری گوید۔ بہار ہمیں سند آخر شفائی را بہ۔۔۔۔۔۔

(ب) بجا افتادن بیمار آوردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنے اول درست است و (ب) صاحب فراش شدن پس از (الف) معنی دوم پیدا کردن قابل نظر است و بجا داریم بجایش (۲) معنے بجای خود آمدن قائم کنیم کہ بر (د) بجا افتادن عضو می آید۔ و نیز معنی حاصل بالمصدر را بر مصدر آوردن شعار قانون دانان زبان نباشد و بہار را در معنے دوم (الف) شریک کردن صحیح نباشد قابل (اردو) (الف) (۱) گر پڑنا (۲) بہیں جگہ پر آ جانا (ب) صاحب فراش ہونا۔ یعنی بیمار کو ناتوانی سے اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ نے (صاحب فراش) پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر وہ بیمار جو بستر سے نہ اٹھ سکے وہ مریض جس کی بستر سے کمر لگ گئی ہو۔

بجا افتادن عضو از جا رفتہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و اننر۔ بجا آمدن عضو مذکور مؤلف عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ (از جا رفتہ) را در مصدر اصطلاحی داخل کنیم مجرد (بجا افتادن عضو) برای این معنے کفایت کند (اشرف ۹۰۰) رود از حب وطن آدم خاکی سو خاک (۱) عاقبت عضو ز جا رفتہ بجای افتد (۲) (اردو) کھسکے ہوئے عضو کا ٹھکانا

بجاخالی فلاں رفتن مصدر اصطلاحی

صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر این کرده فرماید که در ولایت ایران رسم است که هرگاه عزیزی بسفر می رود همان روز یارانش باهم اتّفاق کرده می گویند که بجا خالی فلاں رویم پس بمسکن او می روند و جای او را معمور میدارند (واقف بٹالوی ؎) گر نه پیکان یار فرماید ٭ که بجا خالی دلم آید ٭ وگوید که لفظ (فرماید) دریں بیت بمعنی (آید) باشد که در فرمودن می آید مؤلف عرض کند که کلام اتّفاقی محقّق بلگرامی است که (بجاخالی آمدن) را (رفتن) قائم کرده و برخلاف ادعای اوست وتسامح اوست که فرمودن را بمعنی آمدن گرفته آنانکه بسند اشعار این معنی را گرفته اند بر محاورهٔ زبان فرس غور نکرده اند که لفظ اراده محذوف است وبحث کامل ایں بر (فرمودن) کنیم که محل آنست مخفی مباد که دریں مصدر اصطلاحی یای اضافت حذف شده است وایں محاورهٔ فارسیان است یعنی اصل ایں (بجای خالی آمدن) بود (اردو) خالی شده جگہ پر آنا - فروکش ہونا -

بجاگذاشتن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ وبحر و انند بمعنی گذاشتن و رفتن (فغانی ؎) فرہاد رفت وکوه ملامت بجاگذاشت ٭ کار تمام ناشده در پیش ما گذاشت ٭ مؤلف عرض کند که معنی رفتن اصلا نیست بلکه بمعنی گذاشته رفتن وجانشین خود کردن است - تسامح وارستہ بود دیگراں پیروی او کردند - فتامّل (اردو) جانشین کرنا - اپنی جگہ پر چھوڑ جانا -

بجال بقول سروری بجیم تازی بروزن و معانی (۱) زگال آمده که انگشت باشد وبقول رشیدی وجہانگیری با اوّل مضموم (۲) اخگر صاحب برہان صراحت فرماید که انگار گشته یعنی زغال و زغال افروخته یعنی اخگر صاحب ناصری ہمزبانش صاحب جامع برا خگر گشته قانع خان آرزو سر

سراج معنی زگال را صحیح داند مؤلّف عرض کند کہ وضع لغت متقاضی آنست کہ سنسکرت باشد اما صاحب ساطع ذکر این نہ کرد و عجبی نیست کہ از ہمین مادّہ مصدر ہندی (بجھانا) متعلّق باشد اگر ماخذ این ہمین باشد تائید تحقیقِ ما می شود کہ بمعنی اخگر کشتہ و زگال نوشتہ اند و اگر سند معنی دوم ہم بدست آید توانیم کہ مجاز معنی اوّل گیریم و جا دارد کہ اسم جامد فارسی زبان گیریم واللہ اعلم۔ آنچہ صاحب برہان زغال افروختہ را اخگر گفتہ بحث آن برا اخگر گذشت کہ در ہر دو فرق است

(اردو) (۱) کوئلا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دیکھو اشتو (۲) دیکھو اخگر۔

بجاماندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر لازم بجا گذاشتن کہ گذشت (مخلص کاشی ؎) نخواہم کہ چیزی بجاماند از من٭ کہ دیگر رجوعی بدنیا ندارم٭ (محتشم کاشی ؎) بازما را جان باستقبال ہجران می رود٭ تن بجامی ماند و دل ہمرہ جان می رود٭ (صائب ؎) ز حیرانی بجاماند است دل در سینہ ام ورنہ٭ کجا با تابہ تفسیدہ ہرگز دانہ می سازد٭ مؤلّف عرض کند کہ ما بجایش تصفیہ معنیش کردہ ایم (اردو) اپنی جگہ پر قائم رہنا۔

بجام عدل دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر و ہفت و آنند کنایہ از بیش و کم ندادن و باعتدال دادن۔ صاحبان مؤید و شمس ذکر امر حاضر ہمین مصدر کردہ اند (حافظ شیراز ؎) ساقی بجام عدل بدہ بادہ تا گدا٭ غیرت نیاورد کہ جہاں پر بلا کند٭ مؤلّف عرض کند کہ باید کہ (بعدل دادن چیزی) بہمینی قائم کنیم کہ بجاکش می آید و سند حافظ متقاضی آنست۔ لفظ جام در مصرع اولش بضرورت بادہ باشد و اگر تخصیص بر تعمیم پسند کنیم باید کہ (بادہ بجام عدل دادن) قائم کنیم۔ بخیال ما تعمیم بہتر است از تخصیص۔

(اردو) اعتدال سے دینا۔ کم نہ زیادہ۔

بجان آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)

ناخوش و بیدماغ شدن **مؤلف** عرض کند که
مقصودش از بتنگ و بیزار شدن است (وحشی ؎)
از انم کس نمی پرسد اگر پرسد کسی حالم ٭ با و گویم غم خود
آن قدر کز من بجان آید ٭ (ظهوری ؎) قسم
بجان تو و جان هر که زنده تست ٭ که بے رخ تو ظهوری
زجان بجان آمد ٭ و (۲) بقول انند آمادهٔ مرگ
و قریب مرگ شدن (انوری ؎) جانان دلم از
غمت بجان آمد ٭ جانم ز تو بر سر جہان آمد ٭ و
سند دوم ہمین معنی بر بجان آمده می آید که اسم مفعول
ہمین مصدر است و به تحقیق ما (۳) کنایه از
مقبول جان شدن از قبیل بدل آمدن (ظهوری ؎)
در حشر بروں گر بدر آیند ز دلہا ٭ آنہا که بجانہا بنظر
نظر آیند ٭ حیف است از صاحب انند که (بجان
آمدن) را بمعنی کشتن و بقتل آوردن نوشته و این
فی الحقیقت معنی (بجان آوردن) است که آید
(اردو) (۱) ناخوش ہونا۔ بتنگ ہونا۔ بیزار ہونا
(۲) جان سے بیزار ہونا۔ آمادهٔ مرگ۔ قریب المرگ ہونا
(۳) جان کے برابر سمجھا جانا۔

بجان آمده | اصطلاح۔ بقول بحر و انند ناخوش
و بے دماغ **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول مصدر
گذشته شامل بر ہمه معانیش (نظامی ؎) چه پرسی
ز جان بجان آمده ٭ ز گلی در سموم خزان آمده ٭
(اردو) (۱) بیزار۔ ناخوش (۲) جان پر سے اٹھا ہوا
جان سے بیزار۔ قریب المرگ (۳) وہ شخص جس کو
جان کے برابر سمجھیں۔

بجان آوردن | مصدر اصطلاحی بقول
(سروری و جہانگیری و ضمیمه) و بقول رشیدی
و برہان و جامع و بحر (۱) کنایه از کشتن (امیر خسرو ؎)
گر صفی از خصم بجان آوری ٭ مرد نه گریزان آوری ٭
صاحب انند بذکر ہمین سند گوید که درین شعر بمعنی
زبون و مغلوب کردن است **مؤلف** عرض کند
که به اعتبار صاحبان سروری و جامع که از اہل زبان اند
معنی کشتن را بهتر دانیم و بقول انند متعلق می شود
بمعنی سوم و بلحاظ معنی مصرع دوم تعلق این

به معنی اول خوش می نماید که بعد از کشتن اظهار
مردی داخل خودستائی است ازینجاست که
حکم می دهد که بر زبان میارد (۲) بمعنی بتنگ آمدن
نیز- صاحب بحر گوید که ناخوش و بیدماغ گردن
(صائب ؎) گلعذار من برون از پرده بوی
خود میارد ز بی قراران را بجان از آرزوی خود
میارد ز **مؤلف** عرض کند که ذوق محاوره کما
واتفاق معاصرین اهل زبان برین است (۳)
بمعنی آماده مرگ و از جان بیزار و بتنگ کردن
متعدی معنی دوم بجان آمدن که گذشت (صائب ؎)
آورد بجان ما را هجران ستمگارش ز ای مرگ
مروتی آخر چه بلا داری ز (اردو) (۱) قتل کرنا
جان لینا (۲) بیزار کرنا - بتنگ کرنا (۳) جان سے
بیزار کرنا - مرنے پر آمادہ کرنا -

بجان تو مقوله - موحده اوّل برای قسم
است بمعنی قسم بجان تو (ظهوری ؎) باگفتگوی
غیر زبان مرا چه کار ز پروای جان خویش ندارم
بجان تو ز (اردو) تیری جان کی قسم -

بجان خواستن مصدر اصطلاحی - از قبیل بدل خواستن
و بجان و دل خواستن یعنی رغبت بجان کردن (انوری ؎)
بار الٰہا که بجان خدمت میمون تو خواهم ز وز لطف تو
دانم که مرا نیز تو خواهی (اردو) دل سے چاہنا

بجان رسانیدن مصدر اصطلاحی -
بقول بحر دانند مرادف بجان آوردن (صائب ؎)
برسانید بخاک قدم یار مرا ز که رسانید بجان این
دل بیمار مرا ز (اردو) دیکھو بجان آوردن -

بجان رستن مصدر اصطلاحی - بفتح رای
مهمله محفوظ داشتن جان و حفاظت جان کردن
و جان بر شدن (انوری ؎) از چنین صید بر
مکش دندان ز ز انتقامش بجان نخواهی رست ز
(دوله ؎) نان و آبش مخور که هر که خورد ز هرگز
از دست او بجان نرهد ز (اردو) جان بچانا
جان بر ہونا -

بجان رسیدن مصدر اصطلاحی - بقول

بحر مرادف بجاں آمدن مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل و دوم اوست و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال باشیم اگرچہ خلاف قیاس نیست (ظہوری ۱) بجاں رسیدہ ام از زاہدان افسوں ؎ سری بصحبت رندان بادہ نوش کشم ؎ یعنی بتنگ بیزار شدم (انوری ۱) در کوی غمت بجاں رسیدم ؎ گفتم تو بجا و درچہ کوئی ؎ یعنی بیدماغ شدم (ظہوری ۲) شکایتیم ز نامہربانی او نیست ؎ بجاں رسیدہ ام از دست مہربانی خویش ؎ (صائب ۲) اگرچہ ہر نفسم گرد کاروان غم است ؎ بجاں رسیدہ ام از وضع بیغانہ خویش ؎ (اردو) دیکھو بجان آمدن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بجان رنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بسیار رنجیدہ شدن و بدل رنجیدہ شدن و رنج مخفی داشتن (ظہوری ۱) بجان رنجیدہ و دل می کند اثبات نفی این ؎ نمی آید مرا ہم ہیچ باور تازگی او ؎ (اردو) بہت رنجیدہ ہونا۔ دل میں ناخوش ہونا۔

بجان زینہار یافتن مصدر اصطلاحی۔ پناہ جان یافتن و جان را بسلامت بردن (انوری ۱) با دام تو بجز زن و مل سعی کرد لیک ؎ از لطف پستہ تو بجان زینہار یافت (اردو) جان کو پناہ ملنا۔ جان بچانا۔ جان بچنا۔

بجان کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول سالک یزدی وابستہ و بحر و انند در صدد قتل او بودن (سالک یزدی ۱) خلق عالم خوش بجاں یکدگر افتادہ اند ؎ برخ خود می کشند از کینہ ہا شمشیرہا ؎ (اردو) جان کا لاگو ہونا۔ بقول آصفیہ۔ جان کا خواہاں ہونا۔ دشمن جان ہونا۔ قتل کے درپے ہونا۔

بجان کوشیدن استعمال۔ بدل و جان کوشش کردن و سعی بلیغ نمودن (ظہوری ۱) روز و شب در پاس دل ہا آنکہ می کوشم بجان ؎ شاہ وزد زلفش آخر شاہکاری می زند (اردو) دل و جان سے کوشش کرنا۔ سعی بلیغ کرنا۔

بجان لرزیدن مصدر اصطلاحی۔ بسیار ترسیدن

(۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶)

وخوف جان کردن (صائب ؎) چوں چراغ
صبحدم خورشید می لرزد بجان ؛ تا بیاض گردن
سیمین او شد آشکار (ولہ ؎) بر نہال تو صبا دوش
بجان می لرزید ؛ ایں زماں بار ور از میوهٔ ایمان شده
(اردو) بہت ڈرنا خوف جان کرنا۔ خوف سے کانپنا۔

بجان واحد | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ۔ تنہا و بنفسہ و منفرد آ مؤلف عرض کند کہ خلاف
قیاس نیست۔ مشتاق شد استعمال می باشیم (اردو) تنہا
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اکیلا۔ فرد۔ جدا۔ جریده
مجرّد۔ اکانت۔

بجای | (۱) ہماں بجا کہ بجایش گذشت۔ تحتانی
آخر زائد است ہمچوں با و پای (۲) بمعنی بجت (شیخ شیراز
؎) تو بجای پسر چہ کردی خیر ؛ تا ہماں چشم داری
از پسر و (۳) بمقام (ولہ ؎) عروس خاوری
از شرم رای روش او ؛ بجای خود بود از راه قیرواں
گیرد ؛ (۳) بعوض (کاتبی ؎) دل کہ تراست
جائگہ پاک ز غیر رفتہ اہم ؛ ہمہ تو بجا کہ ہیچکس نیست مرا
بجای تو (صائب ؎) سپرده جای تو ہر کس ز بزم بیروں
رفت ؛ توئی بجای ہمہ ہیچکس بجای تو نیست (اردو)
(۱) دیکھو بجا (۲) حق میں (۳) جگہ پر (۴) معاوضہ میں

بجای آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری
و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از کردن و بفعل آوردن
و (۲) بمعنی شناختن و دانستن (گلستان سعدی
حکایت دوم) سائر حکما از تاویل آں فرو ماندند
مگر درویشی کہ بجای آورد و گفت "۔ صاحبان برہان
و جامع ہم ذکر ایں کرده اند مؤلف عرض کند کہ
مزید علیہ ہماں (بجا آوردن) کہ بدون تحتانی
چارم بجایش گذشت (اردو) دیکھو بجا آوردن

(الف) بجای خود | اصطلاح۔ بقول بحر۔ مرادف
بجای خویشتن بمعنی لائق و در خور گویا ترجمہ وضع الشیٔ
فی محلہ است صاحب شمس ....

(ب) بجای خود است | را بمعنی وضع الشی فی محلہ
آورده و صاحب مؤید ذکر ....

(ج) بجای خود بود | کرده فرماید کہ بمعنی وضع الشی

فی محلہ باشد وصاحبان ہفت وانند گویند کہ یعنی
(بر وضع وآئین خود بود) وصاحبان ضمیمہ برہان و
بحر بذکر مصدرش ....

(ھ) بجای خود بودن | می فرمایند کہ یعنی وضع الشئ
فی محلہ مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم مصدر (ھ)
و(ب) امر وف و مخفف ماضی قریب (د) و(ج) مضارع
و ماضی مطلقش۔ پس تسامح محققین بالاست
کہ در معنی ہر یکی فرق نکردہ اند بالجملہ الف بمعنی (۱)
برجای خود و (۲) فی محلہ یعنی بر موقع و بر محل و(ب)
(۱) برجای خود است و (۲) فی محلہ است یعنی بر محل
و بر موقع است و (ج) (۱) برجای خود می باشد یا
برجای خود بود و (۲) بر موقع و بر محل باشد و بود و
(ھ) (۱) برجای خود بودن و (۲) وضع الشئ فی محلہ
یعنی بر موقع و بر محل و در خود مقام خود بودن است
نزاکت فرق ہر یکی کہ بیک چابک راندہ اند (اردو)
الف (۱) اپنی جگہ پر (۲) موقع اور محل پر (ب)
(۱) اپنی جگہ پر ہے (۲) بر محل اور موقع پر ہے (ج) (۱)
اپنی جگہ پر ہے اور اپنی جگہ پر تھا (۲) موقع اور محل پر ہے یا موقع
محل پر تھا (ھ) (۱) اپنی جگہ پر ہونا (۲) بر محل ہونا
موقع پر ہونا۔

(۲۳۳)

(الف) بجای خویش | (اصطلاح۔ (الف)
(ب) بجای خویش آمدن | بکسر اول و سکون
(۱) و معدولہ مرادف (بجای خود) کہ گذشت و
(ب) بمعنی حقیقی است یعنی بجای خود رسیدن
و بمقام خود آمدن (ظہوری ؎ کردیم سعی ہا و نیامد
بجای خویش ؛ سر را بہ ہمنشینی زانو گذاشتیم (اردو)
(الف۔ دیکھو بجای خود و (ب) اپنی جگہ پر آنا۔

بجای خویشتن | اصطلاح۔ بقول بحر مرادف
بجای خود مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (بجای
خویش) است کہ خویش و خویشتن ہر دو بیک
معنے می آید (اردو) دیکھو بجای خود۔

(۲۳۴)

بجای رساندن | استعمال بمعنی حقیقی است
یعنی رسانیدن بمقامی و بجائی رسانیدن (ظہوری
؎) بہشت نیفقند ہاموں نوردان را کہ آوارگی را

بجائی رسانم (اردو) جگہ پر پہنچانا - مقام پر پہنچانا

بجای رسیدن استعمال - صاحب انند ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بمقام و منزل رسیدن (نظیری ۵) آزادگان بجای رسیدند و ما ہنوز زاں رہرواں کہ گرد پس کارواں خورند (اردو) جگہ پر پہنچنا - مقام پر پہنچنا - منزل پر پہنچنا -

بجای کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی - خان آرزو در سراج گوید کہ در حق کسی کار کردن سندایں از کلام سعدی بر معنی دوم لفظ (بجای) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ لفظ (بجای) بمعنی (رحق) بجای خودش گذشت (اردو) کسی کے حق میں کچھ کرنا

بجای نگنجیدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر بکمال شادمانی نمودن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان گویند کہ او از شادمانی (در خود نمی گنجد) یا (در جامہ نمی گنجد) ونیز گویند کہ در خانہ نمی گنجد - پس مصادر خاص (در خود نگنجیدن) و (در جامہ نگنجیدن) را کہ بجای خودش می آید بہ تعمیم جای آوردن درست نباشد (اردو) جامہ میں پھولا نہ سمانا - دیکھو استخوان در پوست نہ گنجیدن -

بجز بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بغیر و بدون **مؤلف** عرض کند کہ جز بمعنی سوا و سوا و غیرہ - بجای خودش می آید و در بجای موحدہ اول زائد است و بس (اردو) بجز - بقول آصفیہ فارسی - حرف ربط - جز - سوائے - علاوہ - بن - بغیر -

بجس بقول برہان و جامع و مؤید بفتح اول و ثانی و سکون سین بی نقطہ (۱) نرمہ بینی کہ آن پردہ ہای بینی باشد و (۲) بمعنی نرمی و سستی ہم آمدہ - خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ صاحب رشیدی بہ جیم فارسی و شین معجمہ بہ ہمین معنی آوردہ و قوسی بہ سین مہملہ بمعنی سستی و پیری نوشتہ و در جہانگیری مشقت و رنج نیز گفتہ و ہیچ یک ازیں سند نیاوردہ و اغلب کہ در نرمہ بینی و نرمی و سستی تصحیف واقع شدہ لیکن تعین تصحیف ہیچ یکی ازیں ہر دو نتواں کرد - صاحب ناصری ذکر این

می کند و گوید کہ بجش بہ شین معجمہ مبدّل است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب جہانگیری معنی مشقت را برد (بچش) می آرد کہ بہ جیم فارسی و شین معجمہ می آید۔ مخفی مباد کہ بجس بقول محیط المحیط بہ فتح موحدہ و سکون جیم عربی لغت عرب است بمعنی رواں شوندہ و آب جاری درداں کنندہ لازم و متعدی ہر دو پس فارسیان بہ تصرف در اعراب و معنی پردہ بینی را کہ رواں کنندہ نزلہ و ماغ است بدیں اسم موسوم کردند و ایں مفرس باشد و معنی دوم را بر سبیل مجاز گیریم کہ نرمہ بینی ہم نرم است و خیال خود نسبت معنی مشقت بر بچش ظاہر کنیم کہ ازین جا تعلق ندارد قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست برای معنی دوم معتبر و اہم و بر خلاف محقق تصحیف پسند می گوئیم کہ ایں قسم تحقیق چنانکہ او می کند شان محققین نباشد (اردو) (۱) نتھنا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر سوراخ بینی۔ منخرہ۔ دکن میں نکپوڑی کہتے ہیں۔ (۲) نرمی سستی سورہ بینی۔

بجت | بقول سروری بحوالہ زفانگویا و بقول برہان بفتح با و جیم و سکون مہملہ (۱) آواز ہر چیز باشد و فرمایند کہ بجای معجمہ نیز باینمعنی آمدہ صاحب برہان گوید کہ (۲) بکسر اول ماضی جستن و تفحص کردن نیز صاحبان جامع و ناصری و موید و انند ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ایں را بمعنی اسم جامد فارسی زبان گفتہ اند و ما ہم اتفاق داریم و ایں قدر صراحت مزید کنیم کہ باجا بقول ساطع لغت سنسکرت بمعنی نا ہی کہ می نوازند و ہمیں است اسم مصدر باجنا و بجنا کہ مصادر سنسکرت است و معلوم می شود کہ اہل ہر دو زبان اسم جامد بجت و باجا را از مادہ واحد وضع کردہ اند و عجبی نیست کہ بجت بمعنی صدا لغت سنسکرت باشد و فارسیان ناواقف از ماخذ در کتابت ایں سین مہملہ زائد کردند و سوقیان استعمالش کردند و محاورۂ خاص عام شد

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ قیاس ما بیشتر ازیں راہ نمی یابد نسبت معنی دوم عرض می شود
کہ موحدہ اول زائد است وجست بالفتح و بالضم ماضی مطلق جستن باشد کہ بالفتح و بالضم می آید
بحث کامل معنی ایں بر مصدر رش کنیم (اردو) (۱) آواز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
شبد۔ الاپ۔ بانگ۔ ہانک۔ پکار۔ صدا۔ الخ (۲) مصدر جستن کا ماضی مطلق بای زائد

بجشاک بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اول و فتح دوم و شین معجمہ بالف کشیدہ و کاف
تازی لغت فارسی است بمعنی (۱) نعلبند و (۲) آہنگر و (۳) غلہ فروش۔ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر ایں نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ماخذ ایں
جز ایں نباشد کہ پزاخ لغت فارسی قدیم است بمعنی گداز معاصرین عجم تصدیق ایں کنند کہ
مادہ آں پز باشد و پجاش مبدل آں کہ زای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ چوزہ و چوچہ و
سوز و سوچ و شین معجمہ مبدل خای معجمہ چنانکہ فراختن و فراشتن و سارخک و سارشک
پس پجشا بہ بای فارسی و جیم عربی قلب بعض پجاش است و بجشا بہ بای عربی عوض بای
مبدلش چنانکہ تپ و تب کاف آخر برای نسبت بمعنی کسی کہ با گداز نسبت دارد۔ آہنگر است
و سن وجہ نعل بند ہم و غلہ فروش را بدیں اسم موسوم کردن بلحاظ ماخذ البتہ خلاف قیاس با
وجا دارد کہ ایں را مفرس گیریم از ہر دو لغات عرب کہ بج بقول منتخب بالتشدید بمعنی زدن آمد
دشاک بقول انند بمعنی مرد تیز و چالاک پس مرد تیز و چالاک و رزدن آہن۔ آہنگر است
و من وجہ نعلبند و غلہ فروش را ہم تواں گفت کہ غلہ را کوبیدہ صاف و پاک کند و ایں ہر سہ
معنی کنایہ باشد (فالآخر اولی من الاول) و عیبی ندارد کہ ایں را ہر سہ معنی اسم جامد گیریم

(اردو) (۱) نعلبند مذکر بقول آصفیہ - چوپایوں کے سُموں میں نعل لگانے والا (۲) لوہار بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - آہنگر - حدّاد - لوہے کی چیزیں بنانے والا (۳) غلہ فروش - بقول آصفیہ - اسم مذکر - بنیا - بقّال - اناج بیچنے والا -

بجشک بقول برہان وجامع بکسر اوّل بروزن سرشک (۱) بمعنی حکیم و دانشمند بود و (۲) مخفف بنجشک ہم کہ گنجشک باشد و بعربی عصفور خوانند - صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل گوید کہ بدینمعنی پزشک ہم آمدہ بہ بای فارسی و زای ہوّز - صاحب برہان پزشک را بہ کسر بای فارسی و کسر زای ہوّز بمعنی اوّل نوشتہ کہ می آید - خان آرزو در سراج بجشک بہ کسرہ موحّدہ و جیم فارسی بمعنی طبیب و گیاہ فروش آوردہ گوید کہ پزشک بہ بای فارسی و زای ہوّز مبدّل آنست و ہم او بر بزشک بہ موحّدہ و زای ہوز گوید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آں بہ جیم دلالت دار دبریں و صاحب برہان گنجشک را بہ کاف فارسی بضمّ اوّل و کسر ثالث آوردہ و صاحب غیاث بہ کاف عربی **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل پزشک اصل است و اسم جامد فارسی زبان بہ بای فارسی و زای ہوّز مکسور و بزشک کہ بہ بای موحّدہ و زای ہوّز بکسر ہر دو می آید مبدلش کہ بای فارسی بہ موحّدہ بدل شود چنانکہ تپ و تب و آنچہ خان آرزو بر (بزشک - بموحدہ) تحقیق خود بہ زای فارسی ظاہر کند مجرّد طبع آزمائی اوست کہ کسی از اہل لغت ذکر (بژشک یا پژشک) بہ زای فارسی نکرد و خود او ہم بجایش تجاہل کردہ و توجیہی کہ پیش کردہ مسئلہ تبدیل جیم عربی است نمی داند کہ جیم عربی بہ زای ہوّز و بالعکس آں ہم بدل شود چنانکہ ہمین در بحث ذکرش کردہ ایم - بالجملہ بجشک مبدل بزشک است کہ زای ہوّز بہ جیم بدل شد چنانکہ

پچوزه و چوچه و سوز و سوچ و بچشک که با بای موحده و جیم فارسی بکسرتین به همین معنی می آید مبدل پزشک گیریم که زای هوز به جیم فارسی هم بدل شود- صاحب قانون دستگیری ذکر این تبدل بوثیقه همین سند کرده و جا دارد که بچشک را که به جیم فارسی می آید مبدل همین بجشک گیریم که جیم عربی بفارسی بدل شود چنانکه کاج و کاچ این است حقیقت معنی اوّل- حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که اصل این گنجشک است به ضم کاف فارسی و کسرهٔ جیم عربی و مبدل آن بنجشک بکسر موحده و کسر جیم عربی که کاف فارسی بموحده بدل شود چنانکه گاله و باله اما بر کسر اوّل بنجشک اعتراض داریم که چرا بالضمّ اوّل نگیریم و مخفف همین بنجشک- بجشک است که بحذف نون آمده چنانکه ایشان و ایشا و این و ای و اگر گنجشک را به کاف عربی معتبر دانیم چنانکه بعض محققین خیال کرده اند (که تصفیهٔ آن بجایش کنیم) اندرین صورت هم تبدیل کاف عربی به موحده موافق قیاس است چنانکه گشتاسپ و بشتاسب خلاصه این است که تغیّر حرکات در تبدیل نتیجهٔ محاورهٔ سوقیان است که از حقیقت لفظ خبر ندارند و میزین اتّباع زبان شان کنند و دیگر هیچ- (اردو) (۱) حکیم بقول آصفیہ- عربی- اسم مذکر- دانا- عقلمند- ہوشیار- فیلسوف- طبیب- بید (۲) گنجشک بقول آصفیہ- فارسی- اسم مؤنث- چڑیا- گوریا-

بجق جق آمدن

مصدر اصطلاحی- بقول بحر شور و غوغا نمودن- مخفی مباد که (جق جق) بقول انند بکسر هر دو جیم عربی لغت عرب است مخفف (جیقة و جیقة) و جیقه بمعنی فریاد زدن (سالک یزدی) تا توانی هنر خویش نهان ساز چو عیب ؎ سالک از بی هنرانی که بجقجق آیند ؎ مؤلف عرض کند که ما بحدّیکه در لغات عرب جستیم (جق جق) و (جیقة جیقه) را نیافتیم- صاحب انند ذمه دار قول خود است

اما جخ بخ بہ خای معجمہ عوض قاف در عربی زبان بمعنی شور وغوغا کردن و بانگ زدن آمدہ (کذا فی محیط المحیط) پس جزین نیست کہ فارسیان خای معجمہ را بقاف بدل کردہ مفرس کردہ اند چنانکہ بہ چخماق و چقماق و برخ و برق (اردو) جھک جھک کرنا۔ ہندی۔ بکواس کرنا۔ یا وہ گوئی کرنا۔ ہرزہ سرائی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (جھک جھک) کا ذکر فرمایا ہے۔ ہندی اسم مؤنث بکبک۔ جک جک۔ بکواس۔ یادہ گوئی۔ ہرزہ سرائی " جیسے ہر روز کی جھک جھک سے میرا ناک میں دم تھا"

بجکم بقول سروری بجیم و کاف تازی بوزن شبنم خانہ تابستانی باشد (رودکی ۵) از تو خالی نگارخانہ جم ٭ فرش دیبا کشیدہ بر بجکم ٭ صاحب برہان این را بہ ہمین معنی بہ جیم فارسی آوردہ و خان آرزو در سراج بر (بچکم بہ جیم فارسی) گوید کہ بشکم بہ شین معجمہ عوض جیم فارسی ہم آمدہ و فرماید کہ صاحب رشیدی بکسر اول و بای فارسی (پچکم) آوردہ و صحیح ہمان است کہ بالا مذکور شد و قول قوسی ہم ہمان و باز فرماید کہ بعضی (پتکم۔ بہ بای فارسی و تای قرشت) خواندہ اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست (انتہی کلامہ) و پشکم بہ بای فارسی بالکسر و بالفتح و شین معجمہ بمعنی مطلق ایوان و بارگاہ آمدہ (کذا فی البرہان) **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بشکم است مرکب از بشک و میم تخصیص بشک بقول برہان بالفتح بمعنی شبنم است و بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی آمدہ (الخ) و میم تخصیص ہمچوں پنجم و چارم پس معنی لفظی این مخصوص بہ شبنم و کنایہ از شبنم خانہ و سرتابہ تابستانی و بجکم مبدل آن کہ شین معجمہ بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ کاش و کاج و (بچکم بہ جیم فارسی) ہم مبدلش کہ شین معجمہ بہ جیم فارسی بدل شود چنانکہ کاشی و کاچی و اگر سند استعمال پیش شود (پتکم بہ فوقانی دوم) ہم مبدل بشکم کہ شین معجمہ بہ فوقانی ہم تبدیل یابد چنانکہ رخش

ورخت و (بچکم بہ بای فارسی وجیم فارسی) مبدل بچکم باشد کہ موحدہ را بہ بای فارسی بدل کنند چنانکہ اسب واسپ وتب وتپ وبلحاظ ماخذ فتح اوّل صحیح باشد نہ کسرہ دفتاتل) (اردو) سرائچہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - دیکھو باختہ کے چوتھے معنے -

بجگر شیشہ شکستن مصدر اصطلاحی - مرادف (شیشہ درجگر شکستن) است کہ می آید کہ ساختن است وایں کنایہ باشد (ظہوری ۵) ہمدم بر دکہ تحفۂ مرہم نمی شود ؎ ساقی شکستہ ام بجگر شیشۂ غم بقول صاحب بحر (۱) مجروح کردن جگر و (۲) بی قرار (اردو) (۱) جگر کو زخمی کرنا (۲) بے قرار کرنا -

بجگلہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث ورابع لغت فارسی است بمعنی خم یا صراحی کہ دراں شراب نہند و فرماید کہ باجیم فارسی ہم آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است امّا وضع لغت متقاضی آنست کہ این را مرکب دانیم از لفظ بج وگل وہای نسبت - بج بالفتح بمعنی پالایش آب وتراوش آں بجایش گذشت و گل بالضم بمعنی مطلق سرخ می آید وایں مجاز باشد - پس معنی لفظی ایں منسوب بہ پالایش آب سرخ وکنایہ از خم یا صراحی شراب باشد دیگر ہیچ اندریں صورت باید کہ بضم کاف فارسی خوانیم (اردو) خُم بقول آصفیہ - فارسی اسم مذکر - شراب کا مٹکا - مذکر - شراب کی صراحی - مؤنث - صراحی کی تعریف بابوتہ پر گزری رہے -

بجل بقول برہان بضم اوّل وثانی بر وزن وہل استخواں شتالنگ است وآں درمیان بندگاہ ساق پای می باشد وبتازی کعب خوانند صاحب رشیدی بجل وبجول وبژل وبژول ہر چہار را بضمتین مرادف یکدیگر گفتہ فرماید کہ استخوان کعب کہ بداں بازی کنند صاحبان ناصری وہفت وانند

هم ذکر این کرده اند صاحب جامع هم زبان رشیدی خان آرزو در سراج فرماید که مخفف بجول واصل این بزول که زا به جیم بدل شد بمعنی با صاحب رشیدی متفق **مؤلف** عرض کند که بزول به موحده وزای هوز نیامده وپجول به بای فارسی وجیم عربی به همین معنی آمده واصل لغت فارسی پژول است به بای فارسی وزای فارسی صاحب کنز هم که محقق ترکی زبان است این را لغت فارسی گفته پس بژول به موحده وزای فارسی مبدلش که بای فارسی به موحده بدل شود چنانکه تپ وتب وبجول به موحده وجیم عربی مبدل بژول که زای فارسی بجیم عربی بدل شد چنانکه کژنک وکجک وبژل مخفف بژول که واو حذف شد چنانکه خاموش وخامش همچنین بجل مخفف بجول - این است حقیقت ماخذ این - اسم جامد فارسی زبان گوئیم محققین نازک خیال در تعریف این صاحب کافی نه کرده اند (۱) بمعنی حقیقی کعب است (۲) به سبیل مجاز استخوانی چهار گوشه و دراز که بدان بازی کنند وبعربی قرعه نامند (اردو) (۱) ٹخنے کی ہڈی مؤنث صاحب آصفیہ نے کعب پر فرمایا ہے کہ عربی اسم مذکر استخوان پا (۲) وہ چوپہل ہڈی جسے نردبازی میں پھینکتے ہیں اور ہار جیت کرتے ہیں - پاسہ - آپ ہی نے پاسا اور پانسا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر - قرعہ کعب - لیکن بقول صاحب ساطع یہ دونوں لغات سنسکرت کے ہیں -

بجلا آمدن مصدر اصطلاحی - جلا گرفتن وروشن شدن (صائب ۵) روی چون آئینه پنهان مکن از خستگان که ز خاکستر دلها بجلا می آئی (اردو) جلا پانا - مجلّی ہونا -

بجلا زدن مصدر اصطلاحی - بقول بهار وارسته وسجز بفتح جیم (۱) از حجاب بر آمدن وبیچ شدن (میرزا جلال اسیر ۵) زاهد از دست تو آخر بجلا خواهم زد دَر مستی کوچه وبازار سلامت باشد **مؤلف** عرض کند که جلا بقول منتخب لغت عرب است بالفتح وبالمد از خانه بیرون کردن چیزی روشن وآشکارا صاحب آنند بحواله منتهی الارب معنی اوّل را لازم هم گیرد - پس بجلا زدن (۲) بمعنی جلا وطن شدن وکردن باشد واز سند میرزا جلال اسیر هم معنی جلا وطن شدن پیدا است

پس معنی اوّل را اشتقاق سند دیگر باشیم و شک نیست که (بر جلا زدن) بمعنی برآمدن می آید ولیکن (بجلا زدن) را برای معنی اوّل سند دیگر باید (اردو) (۱) باہر آنا۔ بے پردہ ہونا (۲) جلاوطن ہونا۔ جلاوطن کرنا۔

بجلد آہوان در جلوہ می آیند ؎ اگر چشم تو صیّاد انہ در فکر شکار افتد ؎ (محسن تاثیر ب ۵) ہر جا حدیث طرّہ جانانہ می رود ؎ موج ہوا بجلد پریخانہ می رود ؎ (ولہ ب ۵) سحر بدین آئینہ یادگلشن کرد ؎ صبا بجلد پری رفت و از چمن برخاست ؎ مؤلف عرض کند کہ از قبیل (بلباس کسی رفتن) است و مقصود ہماں باشد کہ بالا مذکور شد (اردو) (الف) کسی کے لباس میں (ب) کسی کے لباس میں جانا کسی کی شکل اختیار کرنا۔

(الف) بجلد چیزی مصدر اصطلاحی۔

(ب) بجلد چیزی رفتن (الف) مرادف بلباس چیزی باشد و (ب) بقول وارستہ و بحر و انند بشکل او متشکل شدن (سالک یزدی الف) پریزادان

بجم بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و میم گز مازک است کہ میوۂ درخت گز باشد و بعربی ثمر الطرفا خوانند و بکسر اوّل ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ صاحب محیط بر بجم گوید کہ بفتحتین بدیار مصر اسم گز مازج است و گویند عصی الراعی و بر گز مازج فرماید کہ گز مازق و گز مازک و گز مازو ثمر اثل و طرفا را گویند و بر طرفا می فرماید کہ بفتح طا و سکون را و فتح فا و الف اسم عربی است۔ بیونانی اریقا یوشا و اقلا وطس و برومی موریقا و بسریانی عرا و بفارسی گز و بہندی جھاؤ گویند۔ دو نوع می باشد بزرگ آں را اثل نامند و بستانی است و ثمر آں مدوّر و عذبہ نام دارد و بہندی (چھوٹی مائیں) و کوچک آں صحرائی و مخصوص باسم طرفا و ثمر آں مثلّث و بعربی جوز الطرفا و ثمرۃ الطرفا و گز مازج و بفارسی گز مازو و بہندی (بڑی مائیں)

گویند و درخت آن مثل اثل است الا کوچکتر سرد و خشک در اول و گویند خشک در دوم و شیخ سرد و خشک در دوم گفتہ و دران جلا و تحلیل و قبض و تقطیع و تخفیف است و منافع بیشمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ این لغت دیار مصر است عربی باشد (اردو) مائیں۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث ایک درخت کے پھل کا نام جو مازو سے مشابہ ہے۔ مائین کی دو قسم ہیں (۱) بڑی مائین (۲) دوسری چھوٹی مائین۔

بجنگ بودن نگاہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر تیز دیدن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند۔ ولیکن خلاف قیاس نیست کہ تیز دیدن بسوی کسی جنگ نگاہ باشد۔ مشتاق سند استعمال باشم (اردو) تیز نگاہ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے لفظ تیز پر تیز نظر۔ تیز نگاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ ہی نے نگھورنا پر فرمایا ہے تیز نگاہ سے دیکھنا۔ خفگی کی نظر سے دیکھنا

بجنود صاحب ہفت بحوالہ قنیہ گوید کہ بضم اول و سکون جیم و ضم و نون بواو رسیدہ و دال مہملہ زدہ (۱) بمعنی تندر و پرندہ آمدہ۔ صاحب شمس ہمین لغت را بمعنی (۲) تندر و غرندہ گوید و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و بجنتور بہ موحدہ اول و خای معجمہ و تحتانی سوم و رای مہملہ در آخر بمعنی رعد و شیر غرندہ و بجنتوہ بہ ہای ہوز آخرہ ہم بہ ہمین معنی می آید و تحقیقش ہم را انجا کنیم در ینجا قیاس ہمین قدر می خواہد کہ صاحب ہفت نظر بر التباس لفظی بجنتور را بجنود نوشت و صاحب شمس پیروی او کرد مگر در معنی تصرفی زائد نکرد چنانکہ کاتب ہفت تندرو غرندہ را (تندر و پرندہ) نوشت حیف است کہ محققین از احتیاط کار نمی گیرند۔ اگر معنی بیان کردہ

صاحب ہفت راسندی پیش شود تو انیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم ہم این لغت را بدون سند تسلیم نہ کنیم کہ پایہ صاحب شمس کمتر است از ہمہ محققین (اردو) (۱) تذرو ایک جنگلی مرغ کا نام ہو - مذکر (۲) رعد - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - بجلی کی کڑک گرج - گڑگڑاہٹ -

بجو | بقول مؤید بالفتح وضمّ دوم خرمن باشد و صراحت کند کہ لغت فارسی است و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد باشد مخفی مباد کہ بتوہ بہ فوقانی دوم عوض موحدہ و ہای ہوز در آخر بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بتوہ -

بجوارحق پیوستن (مصدر اصطلاحی) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کنایہ از مردن است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق قیاس است (اردو) جوارحق میں جگہ پانا - مرنا - دکن میں مستعمل ہے -

بجوال رفتن مصدر اصطلاحی - بقول انند کنایہ از دغا و فریب خوردن ظہوری ؎ تا بکی ریش گاو باشد کس ٭ چند چون ابلہان بروم بجوال ٭ مؤلف عرض کند کہ فارسیان میدانند کہ در جوال باسگ بند کردن عقوبتی است از آئین سیاست ملک شان - پس کسی کہ بجوال رفت - دغا و فریب خورد - از ہمین رسم این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو) دھوکا کھانا - فریب میں آنا -

بجوج | بقول وارستہ و بہار بہر دو جیم تازی بروزن لجوج نام شخصی از مشاہیر قرمساقان (ناظم تبریزی ؎) در ہند اگر کساد شود جنس کون کشی ٭ رو ہمرہ بجوج و بملک عراق نہ ٭

مؤلف عرض کند کہ لغت زند پازندی نماید کہ فارسیان قدیم بجوجیا مادہ حیوان و فرج زنان را گویند وجادارد کہ ایں اسم از ہمین لغت وضع شدہ (اردو) بجوج قرساقون کے ایک نامی شخص کا نام تھا۔ مذکر۔

بجوجیا بقول برہان وناصری و(جہانگیری ضمیمہ) باجیم بروزن فلونیا بلغت ژند و پاژند (۱) مادہ ہر حیوانی و (۲) فرج زنان را گویند و در فرہنگ فدائی نوشتہ کہ ہر کہ نشان مادگی داشتہ باشد بتازی مؤنث **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین زردشتان گوید کہ بجوج بلغت قدیم فرج زنان رامی گفتند انتہیٰ کلامہ حیف است کہ کتب لغات ایں لغت را ترک کردہ اند۔ پس معلوم می شود کہ در فارسی قدیم کلمۂ یا در آخر کلمہ افادۂ معنی فاعلی و اتصاف و نسبت می کرد چنانکہ در سنسکرت۔ صاحب ساطع کہ محقق لغات سنسکرت است ذکرش کردہ چنانکہ کپڑیا بزاز را گویند پس معنی لفظی ایں فرج دارندہ و در محاورہ مخصوص بہ مادہ حیوان و معنی دوم بر سبیل مجاز از بی خبری ماخذ بمحاورہ شد واللہ اعلم (اردو) (۱) مادہ حیوان - مذکر (۲) فرج مؤنث۔ دیکھو اوک۔

بجور بقول برہان وناصری وجامع بکسر اوّل بروزن کشور نام ولایتی است مابین کابل وہندوستان۔ صاحب ہفت این قدر اضافہ کند کہ ایں ولایت نزدیک سواد تیراہ است وبکسر اوّل وسکون جیم وفتح واو ورای مہملہ زدہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ از جغرافیۂ زمانۂ حال ہیچ نشان ایں ولایت بدست نمی آید الا بجنور بزیادت نون بعد جیم مقامی است در شمال مشرق دہلی (اردو) بجور ایک ولایت کا نام تھا جو کابل اور ہندوستان کے درمیان واقع تھی جغرافیہ حال سے اس کا پتا نہیں چلتا البتہ بجنور ایک مقام ہے جو دہلی کے شمال مشرق میں واقع ہے

بجوش آمدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی زیادہ تر
گرم شدن مائعات وجوش زدن چنانکہ بجوش
آمدن آب وشیر و می وخون و دیگر امثال آن
از گرمی آتش یا حرارت وتمازت سند این از مصرع
اوّل صائب بر معنی دوم می آید۔ (اردو) جوش
میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ کھدبدانا۔ بلبلے اٹھنا۔ ابلنا۔
(۲) بالیدن وشگفتہ شدن چیزی وسوز پیدا کردن
چوں اضافت این بسوی غیر مائعات کنند چنانکہ بجوش
آمدن خاک و این مجاز معنی اوّل است (صائب ؎) خون ما
از روی آتشناک می آید بجوش ٭ از دم گرم بہاران خاک می آید
بجوش ٭ (اردو) بالیدہ ہونا۔ شگفتہ ہونا۔
(۳) وذوق یافتن وولولہ پیدا شدن چنانکہ
در بجوش آمدن دل (صائب ؎) زہر نوا دل
عشاق کی بجوش آید ٭ زعندلیب مگر نالہ گلو سوز آید ٭
(اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ ولولہ اٹھنا
ذوق پانا۔ ولولہ پیدا ہونا۔ متاثر ہونا کہہ سکتے ہیں۔
(۴) بخشم آمدن وبجذبہ آمدن چنانکہ بجوش آمدن کسی
(ظہوری ؎) گفتم کہ بجوش آمدہ ام از ہمہ برتر ٭
بگذشت دلم خام تر از من ہوسی چند ٭ و برای
غیر ذی روح ہم بر سبیل مجاز چنانکہ بجوش آمدن
لب (ظہوری ؎) لب از تلخی شہد آمد بجوش ٭
بشیرینی زہر خو کردہ ایم ٭ (اردو) جوش میں آنا
بقول آصفیہ۔ غصہ میں آنا۔ جذبہ میں آنا۔
مست ہونا کے معنوں میں مستعمل ہو سکتا ہے۔
اس لئے کہ آپ ہی نے لفظ جوش بر مستی کے معنے لکھے ہیں۔
(۵) مست وبیخود شدن چنانکہ بجوش آمدن کسی
ومجازاً برای چیزی ہم (صائب ؎) اگرچہ دیر
بجوش آمدم بایں شادم ٭ کہ ہر چہ دیر شود گرم دیر
گردد سرد ٭ (ظہوری ؎) بہار است از ہوای سرو قمری
در خروش آمد ٭ دو بیتی خواند در نوروز بلبل گل بجوش آمد ٭
(ولہ ؎) بجوش آمدہ مرگم ز شوق مرگ حلال ٭
ستادہ وشنہ بکف عشق گرم قصابیست ٭ (اردو)
جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ جذبہ میں آنا۔ واضح
ہو کہ اس کے معنے (مست ہونا) بھی ہو سکتے ہیں۔

اس لئے کہ صاحب آصفیہ نے لفظ جوش پرستی کے
معنے بھی لکھے ہیں۔

(۲۳۵۶) **بجوش آوردن** | مصدر اصطلاحی۔ متعدی
مصدر گذشتہ و شامل ہر پنج معانیش (ظہوری ل)
بجوش آورم باز دیگ ہوس را ٭ پس از پختگیہا دگر
خام گردم ٭ (صائب ۵) چناں ز سردی عالم
فسردہ دل شدہ ام ٭ کہ روی گرم نمی آورد بجوش مرا ٭
(اردو) (۱) جوش میں لانا۔ جیسے دیگ یا پانی کو جوش
میں لاو (۲) بالیدہ کرنا۔ شگفتہ کرنا (۳) ذوق دلانا
ولولہ پیدا کرنا (۴) جوش میں لانا۔ بقول آصفیہ۔
برانگیختہ کرنا۔ طیش میں لانا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔
(۵) مست کرنا۔

(۲۳۵۷) **بجوش افتادن** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بجوش
آمدن است و مبتلای جوش شدن در کاری یعنی
غلو کردن (ظہوری ۵) دلم بجوش ہوسہای خام
می افتد ٭ فشاندہ دانہ کہ عنقا بدام می افتد ٭
(ولہ ۵) کسی کہ در ہوس لعل بادہ نوش افتد ٭
ز تاب مستی حسرت چو من بجوش افتد ٭ (اردو)
مبتلای جوش ہونا۔

بجول | بقول برہان بضم اول بروزن اصول
استخواں شتالنگ۔ صاحبان رشیدی و جامع ہم
ذکر ایں کردہ اند و ما حقیقت ماخذ و صراحت معانی
ایں بر بجل کردہ ایم (اردو) دیکھو بجل۔

(۲۳۵۸) **(الف) بجولان آمدن** | مصادر اصطلاحی۔
(۲۳۵۹) **(ب) بجولان آوردن** | جولان۔ بقول منتخب
بفتحتین لغت عرب است بمعنی گردیدن و گردگشتن
در کارزار فارسیان بسکون واو استعمال کردند
بمعنی حاصل بالمصدر دویدن و مخصوص است
برای اسپ پس (الف) دویدن اسپ باشد و
(ب) متعدی آں یعنی دوانیدنش و مجازاً برای
غیر اسپ ہم مستعمل و بحث کامل جولان بجای خودش
کنیم۔ (انوری الف ۵) زادہ خورشید در تابست
از رخسار تو ٭ تا چرا زلفت بران گلگوں بجولان
آمدہ است ٭ (صائب ب ۵) دلفریبی چون بجولان

آورد آں ماہ را مردمی باید نگہدار دعنان آہ را	(اردو) (الف) دوڑنا (ب) دوڑانا۔

بجہ بقول سروری وسراج بوزن پشّہ نام مدینہ ایست میان فارس واصفہان وصاحب برہان گوید کہ نام جائی ومقامی صاحب رشیدی باتفاق سروری صراحت مزید کند کہ بفتح با وجیم تازی مشدّد باشد وصاحب جامع متفق با برہان صاحب انند ایں را لغت فارسی گفتہ **مؤلّف** عرض کند کہ بز بالفتح زمین وپشتہ بلند را گویند (کذا فی البرہان) پس بخیال ما بز اصل است بمعنی بالاو بج مبدّلش کہ زای ہوّز بہ جیم بدل شد چنانکہ چوزہ وچوجہ۔ فارسیان ہای نسبت در آخرش آوردہ نام مدینہ نہادند کہ بر پشتۂ بلند واقع باشد ومعنی لفظی ایں منسوب بہ پشتۂ بلند (اردو) بجّہ ایک شہر کا نام ہے جو فارس اور اصفہان کے درمیان واقع ہے مذکر۔

بجہت بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی بسبب وبعلت **مؤلّف** عرض کند کہ موحّدہ اوّل زائد است وبمعنی آں مستعمل (اردو) سبب سے وجہ سے۔

بجیحون نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان وبحر (۱) کنایہ از جیحون گذشتن بود (۲) کنایہ از کشتی جیحون نشستن و (۳) گریہ بسیار کردن صاحب مؤید ذکر ماضی مطلق ایں بحوالۂ قنیہ کردہ گوید کہ ای جیحون را عبور کرد وبحوالۂ ادات فرماید کہ در جیحون بکشتی سوار شد وقیل کنایہ از گریۂ بسیار **مؤلّف** عرض کند کہ معنی اوّل خلاف قیاس است ومخالف معنی لفظی۔ معاصرین عجم برزبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔ مجرّد قول محقّقین بالا کافی نیست ومعنی دوم موافق قیاس باشد۔ مقصود معنی سوم ہمین قدر است کہ از کثرت گریہ دریای اشک رواں می شود گویا باکی در جیحون می نشیند مبالغۂ شاعری است دیگر ہیچ مخفی مبادکہ دریجا از جیحون بر سبیل مجاز معنی عام

گیریم نہ رود خاص وحق آنست کہ این مصدر اصطلاحی را (بدریا نشستن) قائم کنیم کہ بجای خودش مذکور شود (اردو) (۱) ندی پار ہونا (۲) کشتی مین بیٹھنا (۳) بہت رونا۔ آنکھوں سے دریا بہانا۔

موحدہ با جیم فارسی

بچ بقول جہانگیری وجامع (۱) اندرون لبنوس و آنرا اکب وکب نیز گویند۔ رپور بہای جامی ۵) تا سیلیت زنیم پر از باد کن بچپت ژ کز بہ تپانچہ باز خوری تو زما بہ پک ژ ور (۲) موی پیش سر صاحب برہان صراحت کند کہ بضم اوّل وسکون ثانی است۔ صاحب رشیدی فرماید کہ در سروری بہ فتح جیم عربی است واین درست تر است چہ قافیہ شعر بر فتح جیم تازی است نیز فرماید کہ صاحب فرہنگ جہانگیری این بیت را از قطعہ پنداشتہ کہ قافیہ اش بر ضمّ وجیم فارسی است وقافیہ شعر پور بہا بر کاف تازیست نہ بر جیم چنانکہ صاحب فرہنگ گمان بردہ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بذکر قول برہان گوید کہ بدینمعنی بجیم تازی گذشت ونسبت معنی دوم فرماید کہ بالفتح باشد وبفارسی لبنوس ہم **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ بمعنی اوّل مبدل بچ بمعنی اوّلش کہ بجیم عربی گذشت وصراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم۔ جیم عربی بفارسی بدل شد چنانکہ کاج وکاچ وبمعنی دوم ہم مبدل معنی دوم بج است واختلاف درمعنی این نتیجہ محاورہ باشد کہ پیش سر را موی پیش سر کردند بر سبیل مجاز وحرکت اوّل این بلحاظ ماخذ کہ ذکرش بر بج۔ بجیم عربی) کردہ ایم فتح باشد۔ صاحب رشیدی بحثی کہ بر قافیہ شعر می کند بی حاصل محض (اردو) (۱) دیکھو بج کے پہلے معنے (۲) کاکل بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوے بلدار بال۔ زلف۔ گیسو۔ لٹ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہ تعریف درست نہین ہے فارسیون نے کاکل

کو غیر زلف کہا ہے کاکل وہ بال ہیں جو پیشانی سے اوپر ہوتے ہیں اور زلف سے بلند (عباس قلی خان

سه) زلف از کاکل پریشان خاطر است ؎ زیر دست چوں خودی بودن بلاست ؎۔

بچّاق بقول وارستہ بحوالہ نصاب ترکی بہ بای فارسی وجیم فارسی مشدد لغت ترکی است بمعنی کارد (فوقی یزدی سه) شب فراق خروس سحر نفس نکشید ؎ خوش آں زمان کہ سرش را بہ بُرّم از بچّاق ؎ صاحب غیاث بہ موحّدہ آوردہ گوید کہ بعضی بنون نوشتہ اند و فرماید کہ در مصطلحات بہ تشدید جیم فارسی آمدہ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز ایں را بہ موحّدہ وتخفیف آخر۔ لغت ترکی گفتہ وصاحب لغات ترکی ہم بکسر موحّدہ آوردہ۔ جز ایں نیست کہ فارسیان بہ تشدید جیم فارسی استعمال لغت ترکی کردہ اند۔ مفرّس باشد وبس۔ اگر عوض موحّدہ بای فارسی متحقق شود چنانکہ وارستہ ذکرش کردہ توانیم عرض کرد کہ مبدّلش باشد کہ موحّدہ بہ بای فارسی بدل شود ہمچوں تب وتپ۔ کلام فوقی یزدی برای تصفیہ حرف اوّل کافی نیست۔ مشتاق سند دیگر باشیم۔ (اردو) چُھری بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ کنز لک۔ لمبا چاقو جو بند نہ ہو سکے چھوٹا چھرا۔

بچاہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ بذلّت رسانیدن است دیگر محققین ازیں ساکت وسند استعمال پیش نہ شد۔ خلاف قیاس نیست کہ از قبیل بزیر آوردن باشد کہ می آید (اردو) نیچا دکھانا۔ بقول آصفیہ زک دینا خفیف کرنا۔ ذلیل کرنا۔

بچ بچ بقول سروری بضم وکسر ہر دو با وجیم اوّل نیز فارسی (۱) سخنی باشد کہ پوشیدہ از مردم گویند و (۲) لفظیست کہ شبانان بزرابدان خوانند (شمس فخری سه) در رستۂ انصاف جمال الحق والدین ہرگز سخن ظلم نہ گویند بہ بچ بچ ؎ آواز دہد گرگ شبان ہمچو شبانان ؎ خوانند شبانان گلہ را جملہ بچ بچ ؎ صاحب

بصراحت ہر دو جیم فارسی نسبت معنی اوّل فرماید کہ حرف زدن باشد در نہایت آہستگی - و سرگوشی را نیز گویند و لطیفہ ایست کہ شبانان بُزرا بداں نوازش کنند و پیش خود خوانند و آراستہ بذکر معنی اوّل از طاہر نصیر آبادی سند آوردہ (ص) بفریاد و افغاں بزم شراب ٭ پچ پچ آہستہ در رخت خوابِ صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بر معنی دوم قانع و فرماید کہ پچ مبدّل بز یا بر عکس آں **مؤلّف** عرض کند کہ سرگوشی بہترین تعریف معنی اوّل است و این بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مبدّل بز بز چنانکہ خان آرزو اشارۂ آں کردہ (اردو) (۱) سرگوشی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنّث - کھسر پھسر - کانا پھوسی - کانا باتی - آپ ہی نے کُھس پُھس - بھی انہیں معنوں میں لکھا ہے - اسم مؤنث (۲) ایک خاص قسم کی آواز جس سے چرواہے اپنے بکروں کو بُلاتے ہیں (یہ ہر ملک میں جُدا جُدا ہے - دکن میں اوہ - اوہ)

بچراغ رسیدن مصدر اصطلاحی - بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از رسیدن بخدمت بزرگی و (۲) رسیدن بدولتی صاحبان برہان و بحر فرمایند کہ رسیدن بدولتی یا بخدمت دولتمندی صاحب مؤیّد نسبت معنی اوّل رسیدن بدانش گوید خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع صاحب سروری در ملحقات خود ہمین مصدر را بہ تحتانی ششم بہ ہمین دو معنی آوردہ و برای معنی اوّل از کلام نظامی استناد کردہ (ص) روزی از انجا کہ فراغی رسیدنا باد سلیمان بچراغی رسیدنا و صاحب رشیدی ہم زبانش و صاحب شمس ذکر این بماضی مطلق این ہر دو معنی کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ صاحبان جامع و ناصری کہ از اہل زبانند ازین ساکت خلاف قیاس نیست بلحاظ فروغ چراغ یعنی بہ روشنی واصل شدن کنایہ باشد از حضوری بخدمت دولتمندی یا بزرگی و حصول دولت ہم - سند نظامی بکار این معنی خورد

کہ متعلق بہ رسیدن با و بچراغ، است۔ طالب سند دیگر باشیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) دولتمند۔ تونگر یا کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہونا (۲) دولت مند ہونا۔

بچراغ گذشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و مؤید و ہفت رسیدن بخدمت کاملی و عارفی مؤلف عرض کند کہ گذشتن بمعنی رفتن آمدہ (کذا فی المواد) و چراغ درینجا بلحاظ فروغش استعارہ باشد از عارف کامل بوجہ روشندلیش و معنی این مصدر را بسبیل کنایہ گیریم۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) کسی عارف کامل کی خدمت میں حاضر ہونا۔

بچرگ بقول سروری بحوالہ شرف نامہ بجیم فارسی بوزن مرفق۔ سخرہ۔ و فریب خوردہ و بحوالہ ادات الفضلا بکسر با و جیم و سکون را ہم آمدہ صاحبان برہان و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق آنست کہ بمیم و فتح جیم و کاف فارسی است

مؤلف عرض کند کہ مجرگ بقول جہانگیری بہمین معنی می آید و صاحب برہان بمعنی بیکار نوشتہ و بجیم فارسی ہم آوردہ حیف است کہ خان آرزو حجت صحت بچرگ پیش نہ کرد و ما عرض کنیم کہ (بُزرگ) بہ ضم موحدہ و سکون زای ہوز و فتح رای مہملہ و سکون کاف فارسی اصل است معنی لفظی این رگ بزدارندہ و کنایہ از فریب خوردہ و سخرہ و بیکار۔ زای ہوز بدل شد بہ جیم فارسی چنانکہ پزشک و بجشک و کاف فارسی بدل شد بہ کاف عربی چنانکہ گند و کند۔ اختلاف اعراب نتیجہ بیخبری از ماخذ باشد کہ در محاورہ و استعمال واقع شد و آنچہ مجرگ و مچرگ بہ میم اول و جیم عربی و فارسی می آید آن ہم مبدل بزرگ است کہ موحدہ بہ میم ہم بدل شود چنانکہ عزب و عزم و زای ہوز بہ جیم عربی و فارسی چنانکہ بسوز و سوج و پزشک و بجشک پس صحت مجرگ و غیر صحت بچرگ کجا باقی ماند چنانکہ خیال خان آرزوست بلکہ خلاف خیالش بتحقیق ما کہ مبنی بر قیاس صحیح است بچرگ اصل است و مچرگ مبدلش و چون اہل زبان

یعنی صاحبان سروری و جامع بچرک را بہمین معنی لغت فارسی تسلیم کردہ اند خان آرزو را نمیرسد کہ با ہندنژادی حکم صحیح وغیر صحیح بدون حجت و برہان دہد چنانکہ عادت اوست (اردو) فریب کھایا ہوا۔ احمق۔

بچرم خام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند تعذیب کردن و آن نوعی از سیاست می باشد مؤلف عرض کند کہ مقصود محقق ہند نژاد جز این نباشد کہ مجرم را در پوست بز یا گاو وغیر ذلک تعذیب یا بند کنند استعمال این مصدر را از نظر یا نگذشت و محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ بدون سند استعمال تسلیم نتوان کرد (اردو) جانوروں کی کھال میں بند کرنا۔ یہ تعذیر کی ایک قسم ہے جو مجرم کو کھال میں داخل کرتے ہیں۔

بچرن بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی کمینہ مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی بان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند بخیال ما رای مہملہ در آخر باشد عوض زای ہوز زائد بنصورت این را ماخذ بچرک دانیم کہ بکاف گذشت و جا دارد کہ این را مخفف بچرگ گیریم والآخر اولی من الاول۔ باین حال بدون وجود سند استعمال مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) کمینہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اوچھا۔ کم ظرف۔ دون ہمت۔ سفلہ۔ فرومایہ۔ آپ ہی نے لچر پر فرمایا ہے (اردو) اناڑی۔ بیوقوف احمق

بچش بقول جہانگیری و رشیدی و برہان باول و ثانی مفتوح (۱) زرمہ بینی و (۲) سستی و (۳) رنج و مشقت مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ این را مبدل بجس دانیم کہ بجیم عربی و سین مہملہ بہر دو معنی اول الذکر گذشت۔ چنانکہ کاج و کاچ و کستی و کشتی صراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم و معنی سوم ہم مجاز و لیکن تعلق بہیچ از ماخذ یافتہ نمی شود چارۂ نیست جز این کہ این را بدین معنی اسم جامد گیریم طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) (۱) دیکھو بجس کے پہلے معنے (۲) سستی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث کاہلی۔ الکسی۔ چپتی کا نقیص (۳) مشقت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ محنت۔ تکلیف۔ دکھ۔

بچشک بقول جہانگیری ورشیدی بااوّل وثانی
مکسور (۱) طبیب را گویند وآں را پزشک نیز خوانند
(خاقانی ۵) ہمرنگ زرشک شد سر شکم زانکه نادر
مجز بچشکم نه صاحب برہان بذکر معنی اوّل فرماید که (۲)
گیاه فروش را ہم گویند صاحب جامع ہمزبانش صاحب
مؤید گوید که بضمتین وقیل بکسر دوم وایضاً بفتح
اوّل درادات بابای فارسی صحیح است بمعنی (۳)
رگ زن وطبیب کذا فی الشرفنامه وبحواله ادات
گوید که طبیب وفرماید که صحیح به بای عربی است که
درلسان الشعرا اہم که مرجع ادات افضلاست
درباب بای تازی آورده خان آرزو در سراج با
برہان بہردو معنی متفق وگوید که پزشک مبدّل
ایں مؤلف عرض کند که ما برد (بجشک) که بموحّده
وجیم عربی گذشت حقیقت ایں بیان کرده ایم
که اسم جامد فارسی زبان پزشک است به بای
فارسی وبرای ہنوز خان آرزو غور نکرد وبالجمله مرادف
است بمعنی اوّل (بجشک - به بای عربی وجیم عربی)
ومعنی دوم مجاز آں که گیاه فروشان ہم دم طبابت
میزنند وجہلا را گیاه مخصوص برای علاج امراض
می دہند که در دکن آں را (کچے گاندی) نامند ومعنی
سوم ہم مجاز باشد که جرّاح ورگ زن را بدیں اسم
موسوم کردند که معالجه زخم می کند ہمچوں طبیب مخفی مباد
که بلحاظ ماخذ ایں بکسر اوّل ودوم صحیح است (اردو)
(۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے (۲) کچے گندھی - دکن میں
اُس سبزی فروش کو کہتے ہیں جو کسی قدر خواص نباتات
سے واقف ہوتا ہے اور علاج الامراض میں خاص خاص
پتوں کا استعمال کرتا ہے جو نیم حکیم کا مصداق ہے
ممالک مغربی وشمالی اوده میں بوٹی فروش کہتے ہیں
(۳) رگ زن - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر
فصّاد - فصد کھولنے والا - جرّاح -

بچشم صاحب آنند به فتح اوّل فرماید که ایں
کلمه را در وقت قبول کردن امری بر زبان رانند
تعظیماً لامره (خواجه شیراز ۵) گفتم کیم دہاں ولبت
کامراں کنند نه گفتا بچشم ہرچه تو گوئی ہماں کنند نه

ونیز فرماید که ربط بین المصرعین درین بیت تاویلی
وتوجیهی می خواهد واغلب که معنی قوله کیهم بسبیل استفهام
انکاری باشد وسوال از زمان نباشد فقط **مؤلف**
عرض کند که از کلام خواجه شیراز مصدر (بچشم کردن)
پیدا است که بجای خودش می آید درینجا همین قدر
کافی است که فارسیان استعمال این بدون موحده
بیشتر می کنند باظهار امتثال امر یعنی زید گوید که "
زود برو و بیا " ومخاطب جواب می دهد که " بچشم "
یعنی بالراس والعین وبسر وچشم تعمیل حکم می کنم
پس درینجا (چشم) مخفف (بچشم) است و(بچشم)
مخفف (بسر وچشم تعمیل حکم می کنم) ومعنی لفظی این
بالای چشم وبا چشم وبوسیله چشم - ما بجد ذوق زبان
گوئیم که مجرد (چشم) داخل محاوره باشد نه (بچشم)
(اردو) بسر وچشم - بقول آصفیہ - فارسی -
سر آنکھوں سے - بطیب خاطر - خوشی سے **مؤلف**
عرض کرتا ہے کہ بہت خوب - جو حکم - جی اچھا یہ حاکم
کے حکم کا جواب ہے جو محکوم دیتا ہے اور اسی
موقع پر حاکم کی تعظیم کے لئے بسر وچشم کہتے ہیں

بچشم آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول
برہان (۱) چشم زخم را گویند یعنی آزاری بکسی رسیدن
وبقول بحر (۲) بزرگ نمودن در نظر کسی ہم صاحبان
مؤید وجامع بر معنی اول قانع وخان آرزو در سراج
بحوالہ برہان ذکر معنی اول ودر چراغ ہدایت
ذکر معنی دوم کند سلیم ۵۲ " ہرگز مرا بچشم نیاید
فلک سلیم // در حیرتم که از چه بود چشم من کبود "
مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این (۳) بنظر
آمدن چنانکه " مکتوب تو الی الآن بچشم من نیامد "
یعنی ندیدم او را ومعنی اول ودوم بر سبیل کنایه
باشد (اردو) (۱) دکن میں کہتے ہیں آنکھوں میں
پڑنا یعنی نظر لگنا جیسے " ناحق آنکھوں میں پڑ گیا "
یعنی اس کو نظر لگ گئی (۲) آنکھوں میں آنا - بقول
امیر نظروں میں سمانا - (امیر ۵) میری آنکھوں میں
آؤ تم اگر شمشاد قامت ہو // شجر رہتا ہے اکثر
سبز دریا کی ترائی سے // دکن میں کہتے ہیں "

آنکھوں میں بھرنا۔ آنکھوں میں چبھنا۔ امیر مینائی نے (آنکھوں میں سمانا) پر فرمایا ہے۔ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔ نہایت پسند آنا (برق ؎) تو نے حسن روز سے بے پردہ دکھائی صورت ؏ پھر مری آنکھوں میں ہرگز نہ سمایا کوئی ؏ (۳) نظر آنا۔ دکن میں کہتے ہیں "آنکھوں سے گزرنا"

بچشم آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول انند مرادف بچشم کردن بمعنی اعتنا بہ شان چیزی کردن و برگزیدن (افضلی جرباد خانی ؎) غم تو در دل من ہمچو دزد خانگی است ؏ کہ ہر چہ روز بچشم آورد بشب دزدد ؏ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی ایں دیدن است و در نگاہ داشتن و برگزیدن حاصل آں (اردو) دیکھنا۔ دیکھ رکھنا۔ منتخب کرنا۔

بچشم خریداری دیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بتوجہ تمام دیدن مؤلف عرض کند کہ مرادف (بچشم خریداری دیدن) کہ گذشت موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند و بلحاظ معنی حقیقی ظاہر است کہ خریدار متاع را برای خریداری بتوجہ تمام می بیند (اردو) خریداری کی نگاہ سے دیکھنا۔ کہہ سکتے ہیں۔ توجہ کامل سے دیکھنا۔

بچشم خود دیدن استعمال بمعنی حقیقی است و (بچشم خویش دیدن) مرادفش۔ بحث ایں باسند استعمال بر (بچشم دیدن) می آید (اردو) دیکھو بچشم دیدن۔

بچشم خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ بمعنی چشم زخم رسانیدن (صائب ؎) ترسم از دور بچشمش نخورند اہل نظر ؏ بسکہ چوں خواب بہاران لب او شیرین است ؏ صاحب بحر فرماید کہ بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن و بآفت عین الکمال خراب ساختن مؤلف عرض کند کہ مرادف (باچشم خوردن) است کہ بجای خودش گذشت و صراحت معنی ہمدرانجا کردہ ایم ضرورت ندارد کہ حسد را در معنے داخل کنیم (اردو) دیکھو باچشم خوردن۔

بچشم داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ وبحر دانند نظر بند کردن (حسن بیگ رفیع ع) چون کسی از چرخ بگریزد کہ مردم را بچشم ؛ ہمچو ابروی بتاں پیوستہ می دارد نگاہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردۂ محققین بالا مصدر (بچشم نگاہ داشتن) پیدا است طالب سند دیگر باشیم وگوئیم این مصدر ہم بر زبان معاصرین عجم است بمعنی (نظر داشتن) ونگراں بودن ۔ صاحب بحر بر (نظر بند) فرماید کہ بمعنی محبوس است ۔ پس نظر بند کردن بمعنی محبوس ومقید کردن باشد اندرینصورت درمعنی این استعمال (نظر بند) را داخل کردن خلاف مقصود است کہ نگرانی محض ورای قید وبند باشد ۔ (اردو) آنکھوں میں رکھنا بقول امیر نظر حفاظت سے رکھنا ۔ نگرانی کرنا (ہلال ع) رات دن آنکھوں ہی میں رکھتے ہیں عاشق ان کو ؛ بیک نظارہ نگھبان رہا کرتے ہیں ؛

بچشم درآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر دقع ووقار داشتن ؛ اعتبار پیدا نمودن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف معنی دوم وسوم (بچشم آمدن) باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد لیکن خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بچشم آمدن کے دوسرے اور تیسرے معنے ۔

بچشم دیدن استعمال صاحب انند گوید کہ خبر احتمال صدق وکذب ہر دو دارد اما وقتی کہ گفتہ شود ؛ بچشم خود دیدہ ام یا گوش خود شنیدہ ام ؛ اصلا کذب را دراں دخلی نباشد وبرینقیاس بپا ایستادن وبپا رفتن (امیر خسرو ع) رفتن جانرا بچشم خود ندید ؛ ہیچکس ؛ من بچشم خویش می بینم کہ جانم می رود ؛ (سعدی ع) بچشم خویش دیدم در بیابان ؛ کہ آہستہ سبق برد از شتابان ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از ہر دو سند بالا مصدر (بچشم خود یا بچشم خویش دیدن) پیدا است کہ بجای خود یا خویش گذشت وبچشم دیدن ہم ہمان مقصد پیدا کند کہ مخفف آں است یعنی لفظ خود وخویش درین محذوف است واین ترجمہ (رای العین) است (اردو) اپنی آنکھ سے دیکھنا ۔

بچشم روشنی کسی رفتن | مصدر اصطلاحی - خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ برای مبارکباد کسی رفتن
کہ چشم روشنی مبارکباد است (تاثیر ے) حرف
از فروغ روی تو ہر گاہ می رود ٭ خجلت بچشم روشنی
ماہ می رود ٭ (مرزا جلال اسیر ے) برق نگاہ گرم
تو آئینہ را گداخت ٭ آتش بچشم روشنی خارہ می رود ٭
(ابو طالب کلیم ے) بچشم روشنی داغہای کہنہ ام تو
تبسمش نمک تازہ در نمکداں کرد ٭ صاحبان بحر و
انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اصل
این (روشنی چشم) و نور نظر و قلب اضافتش (چشم
روشنی) واین مرکب وضع شد برای مژدہ میلاد
کہ مولود را نور دیدہ پدر گویند و مجازاً برای ہر یک
مژدہ مستعمل شد یعنی برای غیر مولود ہم پس (بچشم
روشنی کسی رفتن) مصدر اصطلاحی قرار یافت
برای مبارکباد یعنی رفتن برای تہنیت دارد و)
مبارکباد کے لئے جانا - تہنیت کے لئے جانا -

بچشم شنیدن | مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ
و بحر و انند و کنایہ از دیدن (وحید ے) روشن گہر
بود ز نسب نامہ بے نیاز ٭ بشنو بچشم دعوی ذریتیم را ٭
مؤلف عرض کند کہ صاحب سوار و شنیدن را
بمعنی دیدن باستناد ہمین شعر آوردہ و صراحت
ماخذش ہمدر انجا کنیم (اردو) دیکھنا -

بچشم کردن | مصدر اصطلاحی - بقول سروری
و جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از انتخاب کردن -
(خاقانی ے) ما را بچشم کرد کہ تا صید او شدیم ٭ زاں
پس بچشم رحمت بر ما نظر نداشت ٭ صاحب رشیدی
بذکر معنی اول گوید کہ (۲) چشم رسانیدن (کہ چشم
زخم رسانیدن است) صاحب برہان بذکر معنی اول
و دوم فرماید کہ (۳) تند و تیز نگریستن صاحب جامع
ہم ز بانش و وارستہ بذکر معنی اول گوید کہ (۴) وقع
و وقار گذاشتن (طغرا ے) جام جم خویش را بچشم کنند ٭
چوں در آید بچشم جانانہ ٭ صاحب بحر ذکر ہر چہار معنی
بالا کردہ و صاحب مؤید بر معنی دوم و سوم قانع و
خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم بہ نقل الفاظ

رشیدی کند و گوید کہ بعضی بمعنی تند و تیز نگریستن نوشتہ اند و این مصدر اصطلاحی را بذیل استعارات جا دادہ **مؤلف** عرض کند کہ تعریف استعارہ را فراموش کردہ تا کنایہ را استعارہ پنداشتہ بتحقیق ما (۵) عزیز داشتن و محبت و توقیر کردن (حافظ شیرازی ۵)
بچشم کردہ ام ابروی ماہ سیمارا ٭ خیال سبز خطی نقش بستہ ام جائی ٭ مخفی مباد کہ مقصود وارستہ از معنی چہارم جز این نباشد کہ چیزی را بی توقیر کند و سبک داند و این کنایہ ایست از معنی لفظی داخل چشم کردن یعنی پنہان و مخفی کردن چنانکہ از سند طغرای کشاید (اردو) (۱) منتخب کرنا نگاہ میں رکھنا (۲) نظر لگانا (۳) گھور کر دیکھنا (۴) ذلیل کرنا (۵) آنکھوں میں رکھنا - بقول امیر عزیز رکھنا (صبا ۵) ہوں عزیز دشت میں سودای چشم یار سے ٭ رکھتے ہیں آنکھوں میں مردم کی طرح آہو مجھے ٭

بچشم کسی شیرین کردن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر و انند خوش آئندہ کردن - (صائب ۵)
گوشہ گیران را بچشم خلق شیرین کردہ است ٭ خال مشکینی کہ در کنج دہان یار ماست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت از سند کلام صائب بچشم بینندگان مقبول کردن پیدا است (اردو) آنکھوں میں مقبول بنانا -

بچشم کم دیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر و انند و غیاث حقیر و بیقدر دانستن بہار گوید کہ بچشم حقارت دیدن است **مؤلف** عرض کند کہ باضافت توصیفی چشم باشد و کم درینجا بمعنی حقارت - حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) آنکھوں سے گرا دینا بقول امیر بیقدر اور حقیر کرنا - (آتش ۵) شمعوں کو تو نے دل سے پروانوں کی اتارا ٭ آنکھوں سے بلبلوں کی گلشن گرا دے ہیں تو ٭ (حقارت کی نگاہ سے دیکھنا) بھی کہہ سکتے ہیں -

بچشم کنندہ مردم | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ صراح آنکہ چشم زخم بمردم رساند -

مؤلف عرض کند کہ مصدر (بچشم کردن) بمعنی چشم زخم رسانیدن گذشت و این مشتق از ہمان است دیگر ہیچ (اردو) نظر لگانے والا چشم زخم پہنچانیوالا۔

بچشم گران شدن مصدر اصطلاحی۔ ناگوار و بار شدن در چشم۔ از قبیل بر دل گران شدن) صائب

۵) اوّل ز رشک محرمیم سرمہ داغ بود۔ چون خواب رفتہ رفتہ بچشمش گران شدم (اردو) آنکھوں میں کھٹکنا بقول امیر۔ آنکھ میں چبھنا۔ ناگوار ہونا۔

بچشم گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) قبول کردن **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت (بچشم) بجای خودش گذشت و این معنی در محاورۂ فارسیان از (چشم گفتن) پیدا می شود کہ چون حکم را قبول کنند گویند "چشم" حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و بتحقیق ما (۲) اشارہ چشم کردن ہم سند این از کلام حافظ شیراز برلفظ (بچشم گذشت (اردو) (۱) قبول کرنا بہت خوب کہنا تصرفِ چشم کہنا (۲) آنکھ سے اشارہ کرنا۔ امیر مینائی ز د آنکھوں میں باتیں کرنا ہے فرمایا ہے اشارہ میں باتیں کرنا (انشا ۵) غیر سے کرتی تھے آنکھوں میں ابھی باتیں تم تو ہم بھی آ پہونچے ہیں کیا عین اشارات کے وقت

بچشم نگاہ داشتن مصدر اصطلاحی بہجت این بر (بچشم داشتن) گذشت (اردو) دیکھو بچشم داشتن

بچک بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح نام یکی از اسلحہ صاحب برہان فرماید کہ اسلحہ کہ غیر معلوم و بقول جامع سلاح غیر معلوم۔ صاحب شمس فرماید کہ نام یکی از صلحا دوای بر نقل نویس مطبع کہ اسلحہ را صلحا نقل کرد) خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بچک بہ لون است وہم او بر بچک بہ نون اوّل و جیم عربی مفتوح گوید کہ نوعی از تیر مرادف تبرزین و تبر کی بنجق و اغلب کہ ہر دو یکی است چون قاف در فارسی نیست فارسیان بکاف خواندہ اند۔ صاحب برہان بر بنجک گوید کہ با جیم فارسی ہم آمدہ و ترکان بنجق خوانند و تبرزین بہ فوقانی اوّل مفتوح و موحدہ ثانی مفتوح بقول برہان نوعی از تبر کہ سپاہیان در پہلوی زین اسپ بندند صاحبان لغات ترکی گنز از بنجق بنون اوّل ساکت۔ صاحب لغات ترکی بچاق را بکسرۂ موحدہ و فتح جیم فارسی بمعنی کارد آورد

وخان آرزو در چراغ ہدایت بنجاق را بہ نون اوّل وجیم عربی دوم نام سلاحی نوشتہ وصاحب کنز بہ
بچقی بموحدۂ اوّل وجیم فارسی دوم وقاف وتحتانی آخر فرماید کہ بترکی سکّین را گویند وصاحب انند
برنجک بہ نون وجیم عربی مفتوح فرماید کہ مبدّل ومخفف ناجخ کہ تبرزین باشد و گوید کہ بترکی بنجق
بقاف باشد۔ صاحب برہان ہم ذکر ایں کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بنچق بہ نون اوّل وجیم فارسی
وقاف در لغات ترکی یافتہ نشد نمیدانیم کہ خان آرزو و دیگر بعض محققین چطور ایں را لغت
ترکی قرار دادہ اند وبچاق را بہ موحدۂ اوّل وجیم فارسی والف وقاف بمعنی کارد معتبر دانیم کہ صاحب
لغات ترکی تصدیق ایں کردہ۔ پس بچک مبدّل ومخفف ہمین باشد کہ فارسیان الف را تخفیف کردند
وقاف را بہ کاف بدل کردند چنانکہ باق و باک وقند وکند۔ پس بچک بمعنی کارد باشد واگر مبدل
نچک بمعنی تبرزین گیریم تبدیل نون بہ موحدہ یا بالعکس آں خلاف قیاس است واگر معنی بچاک
بمعنی تبرزین متحقق می بود ہمین تبدیل را خلاف قیاس وسند اوّل ایں قسم تبدیل قرار می دادیم اکنون
چارۂ جز ایں نیست کہ سلاح نامعلوم را کارد قرار دہیم وبچاق را ماخذ (اردو) چھری مؤنث دیکھو بچاق

بچکم | بقول برہان۔ بفتح اوّل وکاف بروزن شبنم (۱) خانۂ تابستانی و (۲) خانہ کہ اطراف آنرا
شبکہ کردہ باشند و (۳) ایوان وصفّہ وبارگاہ را ہم گویند و (۴) بمعنی گرگ ہم آمدہ کہ بعربی ذئب خوانند
وبکسر اوّل ہم درست است۔ صاحب جامع بذکر معنی سوم وچہارم معنی اوّل و دوم را واحد پندارد
وفرماید کہ خانۂ تابستانی کہ اطراف آں را شبکہ کنند۔ خان آرزو در سراج ایں را مرادف بشکم بشین معجمہ
دوم گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل ایں بر بجکم بہ جیم عربی دوم گذشت بمعنی اوّل ومعنی دوم
داخل معنی اوّل است چنانکہ صاحب جامع نوشتہ طرز بیان برہان در ہر دو فرق پیدا کند دیگر ہیچ ومعنی سوم

مجاز معنی اول که خانهٔ تابستانی را مطلقاً برای ایوان و صفه و بارگاه استعمال کردند نسبت معنی چهارم
عرض می شود که اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم آنرا گرگ گویند آن درنده ایست معروف
صاحب محیط برگرگ فرماید که بضم کاف فارسی وسکون رای مهمله وکاف فارسی لغت فارسی زبان است
بعربی نوئب وخطائف وذواله وسرحان وسلق وقسام وشندمان وقلوب وقلیب وعساره
وعسار وعساس وعسعس وعسعاس وبترکی خورد وبهندی بھیڑیا وبلغتی ناب نامند و آن حیوانی است
معروف خاکستری رنگ ـ جری النفس ـ ودندانش متخلل یعنی بعضی دربعضی می نشیند وبرگرسنگی صبر
می کند وباغذ هوا گاهی زندگانی می کند ودرشکم آن حرارتی است که بدان استخوان مصمت هضم می کند
مگر خستهٔ خرما ـ ومثل سگ جفتی کند بالتمام ولهذا گفته اند که درحالت جفتی کشتن آن با ماده سهل باشد
واز عجیب امر آنست که بیک چشم خواب کند وبچشم دیگر بیداری باشد وچون آنرا بچوب وشمشیر بزنند
وزخمی شود ازاں آواز نیاید تاآنکه بمیرد وحاسهٔ شم آن قوی می باشد حتی که مشموم را از یک فرسخ
ادراک می نماید وگویند تاگرگ دیوانه نشود گوشت آدمی نمی خورد وچون بوی خون بشمد ویا بوی
آدمی خون آلوده بشمد نگذارد واورا تاندرد هرچند آن آدمی قوی وزور آور وسلاح پوش باشد واکثر
آنرا وقت صبح خواب می آید مثل سگ وگویند چوں برگ عنصل خورد فی الحال بمیرد وگرگ گیاه
نخورد مگر وقتیکه رنجور گردد مانند سگ وگربه وقضیب جمیع حیوانات از عضله وعصب است بغیر
روباه وذکر گرگ که استخوان است بالای آن عروق ورباطات پیچیده درپوست کشیده ـ بالجمله
طبع آن گرم وخشک درسوم وگیلانی گوید که آن گرم مزاج است وسرگین آن شدید الحرارت
وقوی التحلیل وجهت همه امراض ظاهری وباطنی حادث ازسردی مفید وچوں تعلیق آن برسرنیزه کرده

در مزرع نہند کبوتران وغیرآنہا نیایند وکسی کہ تعلیق چشم راست آں برخود نماید از درندگان خوف نکند بلکہ
ہیچ درندہ براں ظفر نیابد وچون از جلد آں طبل سازند ومیان طبلہای دیگر بنوازند از آواز آں جملہ طبلہا شق
گردد وچوں بسرگین آں درجای بخور نمایند موشان از انجا بگریزند واگر چشم آں برطفل آویزند در خواب
نترسد ودندان آں وقطعہ جلد آں ہمین عمل دارد وچون دم آں در مسکن بزہا اندازند از خوف آں
ہلاک شوند وچون در چراگاہ گاو بیاویزند ہرچند کہ گاو گرسنہ باشد اصلا دراں داخل نہ شود۔ وچوں
آنرا در دروازہ قریہ دفن کنند گرگان قریب آں نیایند واگر تعویذ عداوت دو شخص باہم
چنانچہ رسم اہل تکسیر است برجلد بز کہ آنرا گرگ خوردہ باشد بنویسند میان آنہا اصلا محبت باقی نماند
وچوں آں جلد را صاحب خارش بپوشد صحت یابد ومنافع بیشمار دارد الخ) (اردو) ۱ و ۲۔ دیکھو
بجکم (۳) ایوان بقول امیر۔ فارسی۔ مذکر۔ محل۔ مکان (ظفرہ) رہا نہ آکے وہ ایوان جنہم میں میسر جا
مزہ سے میں نے عبث سائباں بنایا تھا۔ (۴) دیکھو اویس کے پہلے معنے۔

بچگان | بقول انند بالفتح بہ تخفیف وتشدید جیم فارسی کو دکان وطفلان وشیر خواران (خاقانی
ہ) ابراز ہوا برگل چکان مانند بزنگی دایگان ؎ در کام رومی بچگان پستان نوپرداختہ ؎ مؤلف
عرض کند کہ جمع بچہ بقاعدہ فارسی کہ بحذف ہای ہوز آخرہ کاف فارسی بعوض آں زیادہ کردند و
الف ونون جمع در آخرش باشد وبس (اردو) بچے مذکر۔ بچہ کی جمع بحالت اضافت بچوں جیسے "
بچوں کا کھیل۔ صاحب آصفیہ نے بچی پر لکھا ہے اسم مؤنث۔ چھوٹی لڑکی۔ دختر (الخ) اس کی
جمع بچیاں اور بحالت اضافت بچیوں جیسے " بچیوں کی آواز "

بچگان افگندہ	اصطلاح بقول مؤید بحوالہ مہید الفوائد (۱) مظلوم و (۲) خوار شدہ وخوار کردہ

(۳) بر زمین افگندہ صاحب ہفت ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ - دیگر معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ (افگندن بچگان یا وبچگان افگندن) مصادر اصطلاحی نیست کہ ایں را اسم مفعولش گیریم واگر سند استعمال ایں اصطلاح پیش شود توانیم گفت کہ چوں بر حاملہ ظلم شود حمل را می افگند یعنی سقوط حملش می شود پس ازیں نتیجہ ہر سہ معانی بالا را ہر سبیل کنایہ پیدا تواں کرد و از معنی سوم مقصود محققین غیر از خوار کردہ شدہ نباشد طرز بیان شان بغلط انداز و بالجملہ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید (اردو) (۱) مظلوم - ظلم کیا ہوا - گرفتار ظلم (۲) خوار - ذلیل کیا ہوا (۳) زمین پر گرایا ہوا -

(الف) بچگان چشم | **(ب) بچگان دیدہ** | اصطلاح - بقول بحر ہر دو مرادف یکدیگر (۱) قطرات اشک (۲) مردمک چشم مؤلف عرض کند کہ ہر دو معنی کنایہ باشد و موافق قیاس فارسیان طفل اشک ہم گفتہ اند و برای معنی دوم مشتاق سند باشیم - صاحبان مؤید و ضمیمہ برہان و ہفت و انند (ب) ذکر معنی اول کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو اشک (۲) مردمک دیکھو انگوک -

بچگان رز | اصطلاح - بقول بحر شاخہای تاک بہار گوید کہ کنایہ باشد (استاد فرخی ۵) ز زبان زر بچگان رزاں باز کرد پوست ز نامہربانی از چہ قبل کرد مہرگان مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) درخت انگور کی شاخیں مؤنث -

بچل | بقول برہان و جامع و ہفت و سراج و انند بروزن کچل شخصی را گویند کہ پیوستہ لباس خود را ضائع کند و چرکن و ملوث گرداند مؤلف عرض کند کہ بہ بای فارسی ہم می آید - اسم جامد فارسی زبان باشد بہ بای فارسی و ایں مبدل آں کہ بای فارسی بموحدہ بدل شود چنانکہ تپ و تب (اردو) وہ شخص جو ہمیشہ اپنے لباس کو ضائع کرے اور میلا کچیلا رکھے -

بچم | بقول سروری و برہان و جامع و سراج - بکسر با و فتح جیم فارسی (۱) کاری بنظام (شاکر بخاری ۵)

چرا نہ شکر کنم نعمت ترا شب و روز ۞ کہ از تو اختر من سعد گشت و کار بچم ۞ و فرماید کہ چم بمعنی نظام و رونق است و (۲) امر چمیدن از شیخ سعدی ؎ یکی سر برار از گریبان غم ۞ بآرام دل با جوانان بچم ۞ صاحب مؤید بمعنی دوم قانع مؤلف عرض کند کہ چم بہ جیم فارسی مفتوح بمعنی خرام و آراستہ می آید پس بچم بمعنی اوّل مزید علیہ چم باشد بہ موحدہ زائدہ و را دلش اندرینصورت باید کہ بفتح اوّل خوانیم وکسرہ اوّل را غیر از تصرف محاورہ ندانیم و بمعنی دوم امر حاضر چمیدن است بہ بای زائدہ مکسور واز سند اوّل مصدر مرکب (بچم گشتن کار) بمعنی آراستہ شدن و نظام پذیرفتن کار پیدا است پس معنی اوّل آراستگی و نظام باشد و معنی دوم خرامان شو و صراحت کامل چمیدن بجای خودش می آید صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (۳) بچم را بمعنی بچہ من نوشتہ و این بفتح اوّل مخفف بچہ من بحذف ہای ہوز و نون آخر باشد تصرف محاورۂ فارسیانست و بس (اردو) (۱) آراستگی - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - زیبایش - سجاوٹ - نظام - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر ترتیب انتظام - آراستگی (۲) دیکھو چمیدن کا امر حاضر (۳) میرا بچہ -

بچند بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بچقدر و بچہ قیمت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و موحدہ اوّل زیادہ کردہ اند بر لفظ چند کہ برای کیّت باشد و موحدہ بمعنی معاوضہ چنانکہ بر معنی یار دہ ہشت گنج پس معنی این (بمعاوضہ چقدر) و تخصیص با قیمت ندارد (اردو) کس قدر - بقول آصفیہ اردو - استفہام مقداری - کتنا - کس اندازے - کس وزن اور تعداد کی ہوا فوق

بچنگ افتادن مصدر اصطلاحی - کنایہ باشد از گرفتار بچنگ کسی شدن و بقبضہ در آمدن (ظہوری ؎) کنجشک دل فتادہ بچنگ عقاب شوق ۞ گلبانگ بلبلان ہمہ تحسین زاغ ہاست ۞ مخفی مباد کہ از سند ظہوری (بچنگ فتادن) پیدا است نہ افتادن

عیبی ندارد کہ فتادن مخفف افتادن است (اردو) گرفتار ہونا کسی کے قبضہ میں آنا کسی کے پنجہ میں گرفتار ہونا۔

بچنگ دادن مصدر اصطلاحی۔ بقبضہ کسی دادن است (صائب ۵) نسپردم بچنگ عشق آتش دست اگر دلرا ٭ من عاجز چہ با این بیضۂ فولاد می کردم ٭ (اردو) کسی کے قبضہ میں دینا کسی کے پنجہ میں گرفتار کرا دینا۔

بچنگ و دنداں راہ یافتن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندرنامہ بصعوبت راہ یافتن۔ مؤلف عرض کند کہ بچنگ و دنداں عقدہ کشائی کنند و از ہمین عمل بر سبیل کنایہ معنی صعوبت و دقّت حاصل می شود۔ موافق قیاس باشد۔ حیف است از صاحب انند کہ کلام نظامی را نقل نہ کرد (اردو) مشکل اور صعوبت اور دقّت کے ساتھ راہ پانا۔

(الف) بچواک (الف) بقول انند۔ بفتح اوّل و سکون دوم لغت فارسی است بمعنی کسیکہ زبانی

(ب) بچوہ بزبانی ترجمہ کند و فرماید کہ آں ترجمہ را (ب) بالفتح بچوہ گویند صاحب شمس برذکر (ب) قانع مؤلف عرض کند کہ ہمین دو لغت بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید و بقول معاصرین رزدشت (ب) اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند و پاژند بمعنی ترجمہ۔ و این بہ بدل آں کہ بای فارسی بعربی بدل شود چنانکہ اسپ و اسب پس ہای ہوز آخر (ب) را بالف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و کاف نسبت در آخرش زیادہ کردند چنانکہ سنگاک پس معنی لفظی (الف) منسوب بہ ترجمہ باشد و کنایہ از مترجم۔ خان آرزو بر (پچواک بہ بای فارسی و جیم فارسی) ذکر ہر دو معانی فرماید کہ در سروری لغت اوّل ہم بمعنی ترجمہ آمدہ ولیکن بدینمعنی بچواک صحیح باشد چہ میتواند کہ این لفظ ماخوذ از بچو باشد کہ مخفف آں بچ بمعنی آہستہ گفتن بود و کلمہ اک برای نسبت باشد پس

معنی ترکیبی آں چنیں بود کہ حرفی باشد کہ مثل سخن گفتن بہ دیگر بود و آں ترجمہ است و بریں تقدیر بضم اوّل خواہد بود نہ فتح (رالخ) ماگوئیم کہ مسید انیم کہ بچ و بچور ا بمعنی آہستہ گفتن از کجا پیدا کرد و قطع نظر از دیگر محققین خود خان آرزو ہم بچ و بچور ا بجای خودش نہ نوشت (بچ بچ) البتہ بمعنی سرگوشی آمدہ ولیکن ہیچ تعلق بلغت بچ اک ندارد محقق باخبر تصنیف لغات ہم می کند۔ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) (الف) مترجم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ترجمہ کرنے والا۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنے والا۔ ترجمان۔ دوبھاشیا (ب) ترجمہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا۔ انتہا۔

بچہ بقول بہار بتشدید و تخفیف (۱) طفل و بچہ سائر حیوانات (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر و آں مانند پیادہ بود (محمد قلی سلیم ۵۲) افگندہ بساط عشرتی دواریم ۂ ہر یک بچہ ببر چو شطرنج کبیر تو صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب انند نقش نگار وواز حقیقت معنی دوم خبر ندارد آفرین بر وکہ بحوالہ فرہنگ فرنگ معنی سوم ہم پیدا کرد یعنی (۳) بچہ بفتح اوّل وکسر جیم فارسی بمعنی چرا و برای چہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بر (بچہ کبیر) می آید۔ نسبت معنی سوم عرض میشود کہ بای معیت در اوّل کلمہ چہ باشد و بس (اردو) (۱) بچہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چھوٹی عمر کا۔ بالک۔ ننّا۔ طفل شیر خوار۔ دودھ پیتا۔ بال۔ کودک۔ چھوٹی عمر کا جانور۔ (۲) شطرنج کبیر کے مہروں کی ایک قسم جو پیادوں کے مانند ہوتی ہے (دیکھو بچہ کبیر) (۳) کس لئے۔ کس واسطے کیوں۔ کس وجہ سے۔

بچہ آوردن	مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر	مرادف بچہ کشیدن بمعنی بچہ زادن صاحب آصفی

ذکر این کرده (خسرو ؎) سگ آورد بچه گربه هفت
و هشت کس نخورد ؛ دو سه بچیله بود در دهی و
در کوئی ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
(اردو) بچہ جننا۔

بچهٔ امّی | اصطلاح - بقول شمس بالفتح (۱)
خون سرخ و (۲) آنچه منسوب باشد بشیر بحرین -
مؤلف عرض کند که امّی بقول منتخب بالضم و
تشدید میم و یا آنکه خواندن و نوشتن نتواند یا آنکه
بر خلقت امّی باشد که کتاب نخوانده باشد و بقول
غیاث واننذ منسوب به اُم یعنی مادر یعنی کسی که پدرش
در ایام طفلی او بمیرد و از تربیت پدر محروم بوده در
کنف مادر یا دایه پرورش یابد - پس خون سرخ را
بچه امّی گفتن کنایه باشد غیر لطیف و نمیدانیم که
از معنی دوم مقصود صاحب شمس چیست و خود
او هم تعریف شیر بحرین بجای خودش نکرد و معاصرین عجم
ازین اصطلاح ساکت و محققین فارسی زبان ذکر
این نکرده اند مجرد قول صاحب شمس بدون سند
استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) خون سرخ
مذکر (۲) بحرین کے شیر سے نسبت رکھنے والا (بمعنی)

بچهٔ انگور | اصطلاح - بقول بهار و بحر و انند
کنایه از شراب انگور (میر معزی ؎) آراسته بزم تو
پر از بچهٔ حور است ؛ از بچهٔ حور ابستان بچهٔ انگور ؛
مؤلف عرض کند که کنایه باشد از قبیل دختر رز
که شراب از انگور پیدا شود (اردو) انگوری شراب
مؤنث -

بچه باز | اصطلاح - بقول وارسته و بهار و بحر
امرد پرست (فوقی یزدی ؎) با بنگی و رند و بچه بازیم تو
دیوانه کون خوش تماشیم ؛ مؤلف عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی با بچه بازی کننده و کنایه
از لوطی و مغلم (اردو) لونڈے باز بقول آصفیه
(اردو) اسم مذکر - امرد پرست - شاهد باز - بچه باز -
کودک باز - لوطی - مغلم -

بچه بر آوردن | مصدر اصطلاحی - بقول بهار
و انند بمعنی بچه زادن و بسند این کلام خسرو را پیش کنند

کہ بر (بچہ آوردن) گذشت مؤلف عرض کند کہ آن مخصوص باشد برای جانوران کہ از بیضہ خود بچہ برآرند و (بچہ آوردن) عام باشد کہ گذشت اگرچہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بچے نکالنا (انڈوں سے)

بچہ پیر اصطلاح - بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بہ تشدید و تخفیف (۱) معروف و (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر مثل پیادہ - صاحب بحر نقلش بر داشت (سلیم ؎) انگندہ بساط عشرتی دو واریم ؎ ہریک بچہ پیر چو فرزند کبیر ؎ زلہ بردار ش ٹیک چند بہار بر (بچہ) می فرماید کہ مجرد (بچہ) بہ تشدید و تخفیف قسمی از مہرہای شطرنج کبیر و آن مانند پیادہ بود و در شطرنج متعارف و بند قول خود ہمان شعر سلیم را بہ الفاظ حقیقی حسب ذیل نقل کند (؎) انگندہ بساط عشرتی دو داریم ؎ ہریک بچہ بیر چو شطرنج کبیر مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است بہ ترکیب اضافی و معنی دوم پیدا کردہ خان آرزوست کہ (بچہ بیر) را کہ بہ ہر دو موحدہ بود بہ بای فارسی اول و تحتانی دوم عوض بای دوم (بچہ پیر) کرد حالا ضرورت معنی شعر پیش آمد برای آنکہ معنی اصطلاحی (بچہ پیر) قائم کند - پس در مصرع اول (دو واریم) را بہ تبدیل دال مہملہ بواو و واو دوم بہ دال (دو داریم) نوشت و خیال بحر شعر نکرد و روح سلیم را پریشان کرد - پس از آن (بچہ پیر) را بمعنی (قسمی از مہرہ ہای شطرنج کبیر مثل پیادہ) قائم کرد و غور نہ کرد کہ اندرین صورت بعد تصرفات مکروہہ بالا ہم معنی شعر درست نمی شود و تلمیذش (بہار) ہمین معنی دوم را از (لفظ) بچہ پیدا کرد یعنی باستناد ہمین شعر بہ لفظ (بچہ) نقل معنی دوم کرد و جرأت نکرد کہ چو استاد خود دست تصرف خود بر ہر دو مصرع بالا دراز کند و ہمین احتیاط او را مجبور کرد کہ معنی دوم پیدا کردۂ استاد خود را بر مجرد لفظ (بچہ) قائم کند زیرا کہ در سند او (بچہ بیر) نبود برای محققین مابعد کہ نظر بر اعتبار

خان آرزو و بہار نقلش برداشتند و با وراق تالیف خود ہا نگاشتند۔ حقیقت این است که (بچه پیر) نام مہرہ شطرنج کبیر نیست و در شطرنج کبیر شطرنجیان دیگر غیر از شطرنج متعارف نیامده و ہیچ محقق مصطلحات ذکرش نکرده تا آنکه خود خان آرزو و بہار ہم ذکر مستقل (شطرنج کبیر) بجای خودش نکرد مخفی مباد که فارسیان شطرنج کبیر مہرہ ہای صف اوّل شطرنج متعارف را گویند یعنی ہر دو فیل و شتر و اسپ و شاہ و وزیر که قد و قامت شان بزرگ از مہرہ ہای صف دوم است۔ مہرہ ہای صف دوم را شطرنج صغیر نامند که پیاده ہای کوچک قد در وست معاصرین عجم ہم تصدیق این می کنند۔ پس شاعر گوید که بساط عشرتی افگنده دوّار و سیّاره ی باشیم و ہر یکی را از ما بچه در بر است چنانکه شطرنج کبیر را پیادهٔ در بر اوست یعنی پیش ہر یک مہرۂ کلان صف اوّل پیاده کوچک قامت در صف دوم بچه را ماند در بر۔ این است حقیقت معنی شعر و تصرّفات خان آرزو در لفظ و معنی (بچه پیر) پیش محققین مابعد بدون غور و تعمق۔ حاصل اینست که معنی دوم (بچه پیر) بیان کرده خان آرزو و ایجاد بنده را ماند اگرچه گنده باشد و سندی ندارد۔ معاصرین عجم ازین معنی بی خبر اند و محققین زباندان ہمچوں سروری و ناصری و جامع و برہان ذکر این نکرده اند۔ جا دارد که بترکیب توصیفی (۳) بچه پیر را بمعنی پیر نابالغ گیریم که ہمچون بچگان حرف می زند و عقل ندارد و کار از تحقیق نگیرد۔ فتامّل (اردو) (۱) بوڑھے کا بچہ۔ مذکر۔ (۲) بقول خان آرزو جس کی ہمنے تردید کی ہے مہرہ ہای شطرنج کبیر کی ایک قسم جو پیدلوں کی مانند ہے (۳) پیر نابالغ۔ بقول آصفیہ۔ بوڑھا بیوقوف۔ بوبک۔ وہ بوڑھا جو ناسمجھ بچوں کی سی باتیں کرے۔ مذکّر۔

بچه تا نگرید مادر شیر ندہد | مثل صاحبان خزینة الامثال فارسی ذکر این کرده اند صاحب محبوب الامثال شین معجمه بر آخر (مادر) زیاده می کند و ہر سه محققین از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که

فارسیان این مثل را بضرورت سعی و تدبیری زنند۔ گویند کہ در ہر کار سعی و طلب شرط است گریہ بچہ ہم سعی راماند کہ بی آں مادر شیرنمی دہد (اردو) بن مانگے ماں بچہ کو دودھ نہیں دیتی" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بچہ حورا اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از ساقی محبوب کہ گویا از حور زادہ است۔ سند این بر (بچہ انگور) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ الف آخر در حورا زائد است وبس چنانکہ دآنی و دآنیا۔ مخفی مباد کہ حورا بالفتح لغت عرب است بقول منتخب زن سپید چشم وسپید و سیاہ چشم کہ سپیدی و سیاہیش بکمال باشد پس جا دارد کہ درین اصطلاح ہمین لغت عرب را مضاف الیہ دانیم کہ ضرورت الف زائد بقاعدۂ فارسی باقی نماند فالاخر اولی من الاول۔ (اردو) ساقی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شراب پلانے والا۔

بچہ خور اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ۔ مرادف بچہ خورشید۔ (۱) کنایہ از لعل و یاقوت و زر و نقرہ و دیگر جواہر و فلزات (حکیم خاقانی ع) سنگ را بچہ خور در شکم است ۔ صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ذکر این کردہ اند۔ صاحب جامع فرماید کہ (۲) علتی را نام است کہ در بچہ دان طفل را تلف کند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب اضافی است و حاصل معادن را بچہ خور ازاں نام کردند کہ جواہر و فلزات در معادن پیدا می شود از گرمی آفتاب و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بعض اطبای معاصر گویند کہ این مرض در رحم واقع می شود بسبب امراض خباثت صاحب نطفہ کہ جنین را نقصان رساند و بیش از وقت سقوط حمل شود (اردو) (۱) جواہر اور فلزات کو فارسیوں نے بچہ خور کہا ہے۔ مذکر (۲) ایک مرض کا نام فارسی میں بچہ خور ہے جو رحم میں بچے کو تلف کر دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا سبب جنین کے باپ کا مرض آتشک میں مبتلا رہنا ہے۔

بچۂ خورشید | اصطلاح - صاحب سروری
در ملحقات گوید کہ کنایہ از جواہر و فلزات است و
صاحب جہانگیری در ضمیمہ این را مرادف بچۂ خور گفتہ
صاحبان برہان و رشیدی و بحر و جامع و سراج ہم
ذکر این کردہ اند و ما صراحت کامل بر (بچۂ خور)
کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بچۂ خور۔

(الف) **بچہ خونی** | اصطلاح - بقول جامع
(ب) **بچہ خونین** | و جہانگیری در ضمیمہ (ب)
کنایہ از اشک باشد (حکیم خاقانی) ہر دم ہزار
بچۂ خونین کنم بخاک ٭ چوں لعبتان دیدہ بزادن
درا درم ٭ و بقول برہان و سراج کنایہ از اشک
گلگون - صاحبان مؤید و رشیدی و ہفت ذکر
(الف) ہم کردہ اند بمعنی اشک سرخ کہ عاشقان
و غمدیدگان را باشد مؤلف عرض کند کہ ہر دو
مرکب توصیفی است - بمعنی حقیقی اشک منسوب
بخون - یای نسبت در آخر اوّل است و یا و نون
در آخر دوم - معنی بیان کردۂ جامع و جہانگیری کہ
عام است از تخصیص خون درست نمی شود - پس
اتفاق داریم با محققین آخر الذکر (اردو) دیکھو
اشک خونین -

بچہ دار | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
(۱) زنی کہ بچہ دارد و (۲) زن حاملہ ہم - دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این اصطلاح نکرد و لیکن
خلاف قیاس نیست (اردو) (۱) بچے والی عورت
مؤنث (۲) حاملہ بقول آصفیہ - عربی پیٹ والی
زن باردار - وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو مؤنث

بچہ دان | اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی زہدان و رحم - دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست معاصرین عجم
برزبان دارند (اردو) بچہ دان بقول آصفیہ فارسی
اسم مذکر - رحم - کوکھ - وہ جگہ جہاں بچہ رہتا ہے

بچہ در شکم و نامش مظفر | مثل - صاحبان خزینہ
الامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان

چوں شہرت چیزی پیش از وقت بینند ایں مثل را زنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "پیٹ پڑی بوند اور نام رکھا محمود"

بچہ ریش اصطلاح - بقول بہار و بحر کنایہ از موہای زیر لب فرودین (ملا ابو البرکات منیر ع) بچہ بازی اگر نمیداند چرا بچہ ریش را نہادہ چراغ مؤلف عرض کند کہ ایں موی چند متصل باریش بر بلندی لب زیرین بچہ را ماند بمقابلہ ریش دیگر ہیچ مرکب اضافی است (اردو) بچی - بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث - ریش بچہ - داڑھی کا امام - وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتی ہیں

بچہ زادن استعمال - صاحب آصفی ذکر ایں بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت - مؤلف عرض کند کہ بمعنی (۱) زائیدن زن بچہ را و (۲) پیدا شدن بچہ - لازم معنی اول کہ زادن بقول سوار دلازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱) بچہ جننا (۲) بچہ پیدا ہونا -

بچہ طاؤس اصطلاح بقول رشیدی و شمس (۱) آتش (۲) آفتاب (۳) لعل و یاقوت - مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد ولیکن وجہ کنایہ پیدا نیست و معاصرین عجم ازیں ساکت و محققین اہل زبان ذکر ایں نکردہ اند - بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ خلاف قیاس است (اردو) (۱) دیکھو آتش (۲) دیکھو آفتاب (۳) دیکھو باکند -

بچہ طاؤس علوی اصطلاح - بقول (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از (۱) آفتاب و (۲) آتش و (۳) یاقوت و لعل باشد - صاحب برہان بذکر ہر سہ معنی بالا (۴) روز روشن ہم گفتہ - صاحبان بحر و بہار عجم و سراج (مؤید بہ حوالۂ قنیہ) و (ناصری در ملحقات) ذکر ہر چہار معنی بالا کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (طاؤس علوی) کنایہ از آفتاب گرفتہ اند و اضافت بچہ بسوی او کردہ اند پس قیاس متقاضی نیست کہ آتش و یاقوت و روز روشن را (بچہ طاؤس علوی) گوئیم کہ ایں ہر سہ از آفتاب

پیدا شدہ اند چنانکہ (بچۂ خورشید) و خود آفتاب را بدین نام موسوم کردن خلاف قیاس باشد مقابل طالب سند۔ استعمال باشیم۔ خصوصاً براے معنی اول۔ صاحب ناصری کہ از اہل زبانست۔ بر نقل برہان قناعت کرد و حق تحقیق زبان خود ادا نہ کرد۔ مخفی مباد کہ اگر (طاؤس علوی) کنایہ از فلک راگوئیم اندراں صورت معنی اول درست می شود کہ بچۂ فلک آفتاب راتواں گفت ولیکن فارسیان (طاؤس علوی) فلک را نہ گفتہ اند و تحقیق کاملش بجاے خودش کنیم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب (۲) دیکھو آتش (۳) دیکھو باکندہ (۴) دن۔ مذکر۔

بچۂ طاؤس علوی آشیان اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت و انند کنایہ از اخگر است کہ (طاؤس علوی آشیاں) آتش باشد چراکہ عنصر اعلیٰ است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است زیرا کہ اخگر بچۂ آتش است حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ صاحب جہانگیری بر (بچۂ طاؤس علوی) از حکیم خاقانی سندی آوردہ کہ بکار این می خورد (ع) دفع سرما را قفس کرد زاہن پس درو بچۂ طاؤس علوی آشیان افشاندہ اند (اردو) دیکھو اخگر۔

بچۂ طنازی اصطلاح۔ بقول صاحب روز بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی طفل عشوہ گر **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحتانی آخرش مجہول کہ براے وحدت است۔ مرکب اضافی بمعنی خودش (اردو) عشوہ گر لڑکا۔ مذکر۔

بچہ کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند بمعنی بچہ زادن (میر خسرو ع) خرسندی است دار و استر و فی حرص تا کاذ و بچہ ہی توامان کشد **مؤلف** عرض کند کہ زادن بمعنی لازم و متعدی ہر دو آمدہ و بخیال این مخصوص است براے متعدی (اردو) بچہ جنّا۔

بچہ کو اصطلاح بقول سروری (۱) حرامزادہ را گویند و آنرا خشوک و سند و سندرہ و فغاک نیز خوانند صاحب جہانگیری فرماید کہ (۲) کنایہ از شخصی کہ در طفولیت از کوچہ برداشتہ باشند و در عربی لقیط خوانند۔ صاحبان برہان و جامع و بحر بہ نقل عبارت جہانگیری کنایہ را ترک کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بچہ کہ از کوچہ برداشتہ پرورش دہند مؤلف عرض کند کہ فک اضافت (بچہ کو) باشد کہ معنی لفظی این بچہ کہ در کوچہ یافتہ شد و این معنی حقیقی است صاحب جہانگیری غلط کرد کہ معنی حقیقی را کنایہ نوشت اگر ازین معنی کنایہ پیدا کنیم معنی اول حاصل می شود کہ در بلاد عجم بچہ حرامزادہ را مادرش در کوچہ می اندازد و عمال سرکار او را برمیدارند و پرورش کنند۔ صاحب موید ہمین را بچہ کوی بزیادت تحتانی در آخر نوشتہ و صاحب شمس بزیادت موحدۂ ثانی برای نسبت بچہ کوئی آوردہ۔ این ہمہ تصرفات موافق قیاس و فضول است۔

(اردو) (۱) حرامزادہ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر ولد الزنا۔ زنازادہ (وہ بچہ جو بے نکاح پیدا ہوا ہو) (۲) گلی کوچہ میں پڑا ہوا بچہ جس کو اس کی ماں نے جن کو کوچہ میں پھینکدیا ہو۔ مذکر۔

بچہ مچہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار تابع مہمل باشد مؤلف عرض کند کہ استعمال معاصرین عجم است دیگر ہیچ (اردو) بچہ کچہ۔ بچہ۔ بچہ وچہ۔ دکن میں مستعمل ہے جیسے ''ان کو بچہ وچہ نہیں ہے''۔

بچۂ مینا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر میم و سکون تحتانی و نون بالف کشیدہ کنایہ باشد از شراب مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ شراب در شکم مینا باشد۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو ابن العنب۔

بچۂ نو اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و سراج بفتح نون و سکون واو (۱) حادثہ را

گویند کہ تازہ بہم رسیدہ باشد و (۲) نتیجۂ ہر چیز و (۳) شاخہای تازہ و شگوفہ ہای نو رسیدہ۔ بہار معنی دوم را ترک کرد۔ جا دارد کہ داخل معنی اوّل کردہ باشد۔ صاحبان مؤیّد و ہفت بر (بچۂ نو برآورد) می فرمایند کہ یعنی نتیجۂ نو پیدا کرد **مؤلّف** عرض کند کہ کنایہ باشد و بس (اردو) (۱) نیا حادثہ۔ مذکّر (۲) ہر کام کا نتیجہ۔ مذکّر (۳) نئی شاخیں۔ مؤنّث۔ نئے شگوفے مذکّر۔

بچہ ہای یک وجبی | اصطلاح بقول رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار۔ بچہ خرد باشد **مؤلّف** گوید کہ کہن سالان بچہ را استعمال این بجائی کنند کہ تحقیر مقصود باشد گویند کہ بچہ ہای یک وجبی۔ دعوی ہمسری دارند (اردو) ایک بالشت کے بچے۔ دکن میں کہتے ہیں "خدا کی شان ہے کل ہمارے سامنے کے ایک بالشت کے بچے آج ہم سے برابری کا دعوے (کرتے) ہیں" (بالشت بھر کے بچے) بھی کہتے ہیں۔

بچیچر | اصطلاح۔ بقول برہان و مؤیّد بکسر اوّل بر وزن ستیز کہین و کوچک شدن و کمینہ و لئیم شدن ہر چیز را گویند خان آرزو در سراج نقل این برداشت و تحقیق را بما گذاشت صاحب جامع فرماید کہ مخفف بی چیز است۔ صاحب ہفت بفتح اوّل آورد و گوید کہ بکسر ہم نی آید **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف ناچیز باشد کہ ناکارہ و نابکار و ناکس و بیقدر و ہیچ را گویند صاحب بحر ناچیز گوید کہ حقیر و فرومایہ باشد پس جز این نیست کہ محققان بالا در تعریف لغت الفاظ غیر مناسب استعمال کردہ و معنی حقیقی را از قیاس دور کردہ اند۔ سند استعمال پیش نشد نہ تشفیہ آخر می کنیم ولیکن معاصرین عجم با ما اتفاق دارند و حالا بر زبان شان بچیچر متروک است و ناچیز مستعمل۔ صاحب ہفت بر ماخذ غور نکرد کہ بالفتح نوشت (اردو) ناچیز بقول آصفیہ

فارسی۔ بے حقیقت۔ ناکارہ۔ نابکار۔ بیقدر۔ ناکس۔ ہیچکارہ۔ نکمّا۔ ہیچ پوچ۔ ذلیل و خوار۔

بچیزی برآوردن | مصدر اصطلاحی۔
صاحب آنند گوید کہ بآوردن آ، و مانند آن مضاف
کنند بمعنی (۱) بند کردن در و غیر آن و از ہمین
ماخوذ است (۲) بمعنی پوشیدن مؤلف عرض کند
کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین
برزبان ندارند و متقدمین و متاخرین ازین ساکت
(اردو) (۱) بند کرنا (۲) چھپانا۔

بچیزی بہا دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ و آنند قدر و مقدارش گذاشتن۔ صاحب بحر
ہمین مصدر را بزیادت یای زائد و وحدت
(بچیزی بہائی دادن) قائم کردہ معنی با وارستہ
متفق (مومن استرآبادی ؎) پیر بہائی ندہ
بمہر رقیب ؛ قیمت طاعت ریا معلوم ؛ مؤلف
عرض کند کہ ازین سند۔ مصدر (بہا بچیزی دادن)
پیدا است کہ بمعنی بہای چیزی دادن است
معنی بیان کردہ وارستہ و آنند اصلا پیدا نمی شود
فتامل (اردو) کسی چیز کی قیمت دینا۔

(۲۳۴۸)

بچیزی پرداختن | مصدر اصطلاحی۔
رجوع شدن و رغبت کردن بچیزی (ظہوری ؎)
خیرہ چشمی است حیا گر بنظر پردازد ؛ مدعائیست
کہ دعا چون باثر پردازد ؛ جمع گردید دل و سینہ براحت
افتاد ؛ وقت آنست کہ داغت بہ جگر پردازد ؛
زخمی تو ز دل اندیشۂ مرہم راند ؛ ہر کہ زہر تو خورد
کی بشکر پردازد ؛ چیست سامان کہ بدل زخت کشید
از رویش ؛ پا بسر بر سر آنکس کہ بسر پردازد ؛
ای خوشا حال خیال تو بخاطر پرداخت۔ زہی
چہ خوشتر کہ جہالت بنظر پردازد ؛ لب خود از بوسہ
تہی بر قدم قاصد شد ؛ حق دہد ہوش کہ گوشم
بخبر پردازد ؛ رفتہ بیرونقی کار ظہوری از حد
عیب شاید کہ باحوال ہنر پردازد ؛ (اردو)
کسی چیز کی جانب رجوع ہونا۔ رغبت کرنا۔

(۲۳۴۹)

بچیزی رسیدن | مصدر اصطلاحی (۱) آگاہ شدن

از چیزی ۳ واصل شدن بدان وراہ یافتن بآنچیز (انوری ۵) آخر چیں انسان بچیزی نرسد ۳ چیزی نبود ہر کہ نداند چیزی ۳ و (۲) برتبہ رسیدن (سعدی ۵) آنکہ ناگاہ کسی گشت بچیزی نرسید ۳ و بہ تمکین وبزرگی بگذشت از ہمہ چیز ۳ (اردو) (۱) آگاہ ہونا۔ کسی چیز تک پہنچنا (۲) مرتبہ کو پہنچنا

بچیزی زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند میل کردن بچیزی اگر گین بیک رزمی ۵) چشمت گراند کی بکبودی زند چہ باک ۳ در بوستان حسن تو با دام نورس است (حافظ شیراز ۵) فرصت نگر کہ فتنہ چو در عالم اوفتاد ۳ عارف بجام می زد واز غم کراں گرفت ۳ (اردو) کسی چیز کی جانب میل کرنا۔

بچیزی سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند چیز برا برابر شمردن (شاعر ۵) بارہا باتّا سنجیدیم خود را در وقار ۳ او رز تمکین بر زمین بنشست ۵ ما بر خاستیم ۳ (اردو) کسی چیز کے مساوی سمجھنا۔

بچیزی لرزیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) کنایہ از رحم آوردن بر چیزی و (۲) باک داشتن از چیزی (صائب ۵۲) دلم بہپائی دامان غنچہ می لرزد ۳ کہ بلبلان ہمہ مستند وباغبان تنہا ۳ مؤلف عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است حیف است کہ بہار ایں را داخل کنایہ کرد و معنی اوّل کنایہ باشد مگر طالب سند استعمال باشیم کہ غیر از بہار دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱) رحم کرنا (۲) ڈرنا۔

بچیزی نگرفتن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ در حساب وشمار نیاوردن چیزی را یعنی حقیر پنداشتن آنرا مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) حقیر سمجھنا۔ دکن میں کہتے ہیں گنتی شمار میں نہ لانا۔ یعنی حقیر سمجھنا۔

بچین گاوزادن مصدر اصطلاحی۔ بقول

انند و بهار کنایه از نعمت غیر مترقب یافتن ۔ (نظامی ے) بهندوستان پیری از خرفتاد ٭ پدر مردهٔ را ببین گا وزاد ٭ مؤلف عرض کند که سبحان الله محققین با نام ونشان چه خوش ۔ اصطلاحی ازین شعر پیدا کرده اند حیف است از ایشان که از مصرع اوّل بهرهٔ حاصل نکردند و چرا (بهندوستان از خرفتادن) را مصدری قرار نداده حقیقت اینست که (گا و زادن) اصطلاحی است بمعنی میراث ونفع کثیر یافتن که بجای خودش آئی واز (خرافتادن) مصدری است اصطلاحی بمعنی مُردن که بجایش گذشت ملک چین را داخل اصطلاح کردن خبری دهد از طرز تحقیق شان (اردو) دیکھو گا وزادن بمعنی میراث پانا نفع کثیر حاصل کرنا۔

موحده باهای حطی

بحاصل شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند و بهار بمعنی حاصل شدن مؤلف عرض کند که جز این نباشد که موحدهٔ اوّل زائد است (استاد فرخی ے) ای شگفت آنکه بی کینهٔ خوارزم کشتم ٭ تا بحاصل نشود شش تام بچنگ آید نیک ٭ (اردو) حاصل کرنا۔

بحاصل کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بمعنی حاصل کردن مؤلف عرض کند که جز این نباشد که موحدهٔ اوّل زائد است ۔ (استاد فرخی ے) چه کار بود که تو سوی آن نهادی روی ٭ که کام خویش بحاصل نکردی آخر کار ٭ (اردو) حاصل کرنا۔

بحال آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بحالت اصلی آمدن (اثر ے) صبحدم قرص تباشیر آورد از آفتاب ٭ تا بحال از حکمت آید مزاج روزگار ٭ مؤلف عرض کند که لفظ خود درینجا محذوف است مقابل بحال شدن صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار این را بمعنی صحت یافتن نوشته ۔ درست گوید

عود بر حالت خود صحت و اعتدال مزاج است (اردو) حالت اصلی پر عود کرنا۔ اصلی حالت پر آنا۔ صحت پانا۔

بحال خویشتن افتادن | استعمال بمعنی بحال خود بودن است۔ بدون مداخلت کسی لازم (بحال خویش گذاشتن) کہ می آید و سند اس بر (بحال کسی افتادن) می آید (اردو) اپنے حال پر پڑا رہنا۔

بحال خویش گذاشتن | استعمال۔ مداخلت نکردن۔ بمعنی حقیقی باشد (ظہوری ؎) صبر عزلتے دادم قرار کنج تنہائی ؛ بحال خویش اگر بگذاردم شوق تقاضائی ؛ (اردو) اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ کوئی مداخلت نکرنا۔

بحال کسی افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و انند متوجہ بحال او شدن (ربیع سمرقندی ؎) چون نمی افتد بحال من کسی آں بہ کہ من ؛ بعد ازین در گوشۂ افتم بحال خویشتن ؛

مؤلف عرض کند کہ مرادف (با حال کسی افتادن) است کہ گذشت و (افتادن بحال کسی) ہم پیش مذکور شد (اردو) دیکھو افتادن بحال کسی۔

بحال کسی نگریستن | مصدر اصطلاحی۔ توجہ کردن بحال کسی باشد (انوری ؎) بحق آنکہ دادہ بت جمالت ؛ بحال بندہ بنگر یکدم امروز تا (اردو) کسی کے حال پر توجہ کرنا۔ کسی پر متوجہ ہونا۔

(الف) بجھوبہ آبادی | اصطلاح۔ (الف)
(ب) بجھوجہ آبادی | بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کثرت آبادی صاحب رہنما (ب) را بہ حای حطی عوض موحدہ پنجم نوشتہ گوید کہ بمعنی ہیئت شہر است۔ صاحب بول چال لفظاً متفق با صاحب روزنامہ و فرماید کہ جسم آبادی و حلقۂ آبادی و ہیئت مجموعی شہر۔ **مؤلف** عرض کند کہ بقول منتہی الارب بحجوحہ بہ ضم اول و سکون حای حطی و ضم موحدہ و واو ساکن و فتح حای حطی با ہای ہوز ساکن لغت عربی

بمعنی اصل ومیان چیزی و وسط آں صاحب محیط المحیط بمعنی کشادگی ہم آوردہ پس تسامح صاحب روزنامہ باشد کہ بہ موحدۂ پنجم نوشت مرکب اضافی است و معنی لفظی این کشادگی و وسعت آبادی۔ پس کثرت آبادی را ہم تواں گفت اردو) آبادی کی کثرت وسعت (مؤنث)

بحث بقول بہار بالفتح واکاویدن سخن و مجازاً (۱) بمعنی جنگ و نزاع۔ بالفظ دراز کردن ورفتن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ باحای حطی ساکن وثای مثلثہ لغت عرب است بمعنی واکاویدن سخن وزمین (کذا فی المنتخب) فارسیان این را بمعنی نزاع لفظی با مقابل استعمال کنند و (۲) گفتگو ومذاکرہ و با مصادر فارسی مرکب می شود کہ در ملحقات می آید اردو (۱) بحث بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ لغوی معنی کھودنا مجازاً بات کی چھان بین۔ نزاع لفظی۔ تکرار۔ مباحثہ۔ جھگڑا (۲) گفتگو۔ مؤنث۔ تذکرہ۔ مذکر۔

بحثجات اصطلاح۔ بقول برہان۔ بفتح اول وسکون ثانی وثای مثلثہ مفتوح وجیم بالف کشیدہ وبفوقانی زدہ لغت یونانی است بفارسی مستعمل۔ سرخ مرد را گویند کہ بعربی عصا الراعی وآں رستنی باشد۔ سرخ بسیاہی مائل۔ تقطیر البول را نافع۔ صاحب محیط بر سرخ مرد فرماید کہ اسم فارسی است وبہندی لال ساگ وآں از بقول معروفہ۔ بالحم وسادہ پختہ می خورند۔ بہترین نانخورش بانان در بلاد ہند است۔ سرد خشک در دوم وگویند گرم خشک دراں وبہترین آں تازہ ودراں اندکی قبض۔ التیام جراحات تازہ کند وضماد آں نافع رعد است وچوں آب آں را کافور در بینی چکانند۔ رعاف را قطع کند وخوردن آں نزف الدم رحم ونفث الدم را بند سازد ومعدہ وامعا را پاک کند وادرار حیض نماید ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو)

لال ساگ - بقول آصفیہ - اسم مذکر - ایک قسم کا سرخ ساگ جسے لال چولائی بھی کہتے ہیں -

بحث رفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بحث شدن است لازم بحث کردن (صائب ؎) ز خار زار تعلق کشیده دامن دار که بحث بر سر یک سوزن مسیحا رفت ؛ (امیر شاہی سبزواری ؎) گفتمش جان وادشاہی بنیتو گفت بحث در خضر و مسیحا میرود ؛ (اردو) بحث ہونا -

بحث شدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی از معنی این ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی بحث واقع شدن باشد (عالی شیرازی ؎) از مقولات عشر شد بحث داماد عروس ؛ این زکم و کیف می گفت او متی می گفت این ؛ (اردو) دیکھو بحث رفتن -

بحث کردن استعمال - بقول بحر و خان آرزو در چراغ ہدایت) (۱) معروف و (۲) بمجاز نزاع و جنگ کردن (سلیم ؎۲) مستند اہل مدرسہ زاں می کنند بحث ؛ ورنہ چرا کنند کسی ہوشیار بحث ؛ ستاں کنند در سر مستی بہم نزاع ؛ من می کنم ہمیشہ بوقت خمار بحث ؛ (ظہوری ؎) آنکہ صد بحث در اثبات قبولم کرد ست ؛ باورم نیست کہ رد ساختہ یکبار مرا ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این مجرد گفتگوی باہمی و ہمین است معنی اوّل کہ خان آرزو معروفش گفت - چنانکہ (حافظ ؎) بحث بلبل بر حافظ مکن از خوش سخنی ؛ پیش طوطی نتوان نام ہزاران بردن ؛ (صائب ؎) بر سنگ خارہ زد گہر آبدار خویش ؛ ہر کاملی کہ کرد بناقص عیار بحث ؛ و معنی دوم نزاع لفظی است کہ سندش بالا گذشت (اردو) (۱) گفتگو کرنا - ذکر کرنا (۲) بحث کرنا - نزاع لفظی کرنا -

بحث یافتن استعمال - صاحب آصفی صراحت معنی این نکرد و سندی پیش کرد (جمال اصفہانی ؎) ہم کمر گرد میانت پیک گمرہ آمدہ ؛

ہم سخن راہ دہانت بحث شکل یافتہ ؎ مؤلف
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی خیال کردن بحث
(اردو) بحث خیال کرنا جیسے "ہم اس کو
وقت طلب بحث خیال کرتے ہیں یا پاتے ہیں"

بحجّت برنیامدن | مصدر اصطلاحی بقول
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی قاصر شدن بدلیل و حجت
واز عہدۂ آں برنیامدن - مؤلف عرض کند کہ بحجت
غالب نہ شدن است وبس سند استعمال پیش نہ شد
خلاف قیاس نیست معاصرین عجم بزبان دارند (اردو)
حجت میں غالب نہ ہونا -

بحدّی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمرتبہ و بغایتی مؤلف عرض کند کہ تحتانی آخر
یای وحدت است یا موصول و موحّدہ اوّل
بمعنی بست ودوم کہ گذشت (اردو) ایک
حد تک - جس حد تک -

(۲۳۶۱)

(الف) **بحدیث آمدن** | مصدر اصطلاحی -
تقریر کردن وسخن کردن باشد (انوری ؎)
تازبان زخمہ بود چوں بحدیث آید عود ؎ تا دہاں
نغمہ بود چوں بخروش آید نی ؎ مختفی مباد کہ...

(ب) **بحدیث آمدن عود** | کنایہ باشد از
آواز دادن ساز (اردو) (الف) بات کرنا (ب)
ساز کا آواز کرنا - بجنا -

(۲۳۶۲)

بحذر بودن | استعمال - خوف کردن وکنارہ
کشیدن واحتراز کردن (صائب ؎) از صحبت
افسردہ روانان بحذر باش ؎ جویای جگر سوختگان ہمچو
شرر باش ؎ (اردو) خوف کرنا - احتراز کرنا -

بحر | بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) بمعنی غور وفکر (مفید بلخی ؎) ہر چند قطرہ ایست
بط ہر دل کباب ؎ بحرش زدہ ببین کہ چہ عمّان آتش است ؎ (زکی ندیم ؎) دل بشوق طلب
گوہر ناپیدائی ؎ زورق افگن شدہ در بحر عجب دریائی ؎ می فرماید کہ در محاورہ گویند " در بحر کاری رسیم
یعنی بغور کار رفتیم " خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی دریا شہرت دارد و (۳) ظاہراً بمعنی کاردان

کشتی و جهاز که مصطلح اہل بنگالہ است نیز آمده (فرح الله شوستری سه) بنهیر سینهٔ دریا دلان گنجد عشق تو
برای بحر خدا آفرید دریا را ؛ و فرماید که اگر مراد از دریا رودهای کلان باشد بحر عبارت از محیط بود و الله اعلم
وهم او ذکر معنی دوم هم کرده - صاحب جامع فرماید که در عربی بمعنی دریای آب وغیره - بهار نسبت
معنی اوّل گوید که بالفتح دریا و جوی بزرگ - ابحر و بحار جمع آن و بی پایان - بیکران - پر آشوب -
تلخ رو - سبکروح - گران لنگر - گوهر بار - گوهر خیز - گوهر زای هر یک از صفات اوست و ذکر
معنی دوم و سوم هم کرده مؤلف عرض کند که بحر لغت عرب است بمعنی اوّل یعنی دریا و
وجوی بزرگ (کذا فی المنتخب) و محققین عربی زبان این را بمعنی دریای شور نوشته اند وجوی بزرگ
بمجاز باشد - قول صاحب محیط المحیط در تخصوص معتبر است که البحر خلاف البر نسبت معنی دوم
عرض می شود که از سند مفید بلخی (ده بحر زدن) بمعنی غوطه زدن پیداست که بجای خودش در ملحقات
ذکرش کنیم و از سند زکی ندیم هم بحر بمعنی عمق پیداست که مجاز معنی اوّل است و از همین معنی مجازی
در مرکبات این که می آید معنی غور و فکر حاصل می شود ولیکن در مجرد لفظ بحر معنی غور و فکر نیست
محققین بالا غور نکرده اند و همین معنی از سند فقرهٔ وارسته پیدا می شود که بذکر محاوره نقل کرد پس
متحقق شد که معنی دوم بر سبیل مجاز عمق است و بس حالا عرض می رود از معنی سوم که پیدا کردهٔ
خان آرزوست و ایجاد بنده را ماند اگرچه گنده باشد و استنادش از کلام فرح الله شوستری است
حیف است که بر نزاکت معنی غور نکرد و بخیال سطحی معنی کاروان کشتی و جهاز پیدا کرد و در آخر تحقیق
سفینهٔ طوفان زدهٔ خان آرزو اند کی بکنار می رسد که دریا را رودِ کلان گرفت و بحر را محیط - آری آری
همین است تحقیق و همین تحقیق معنی شعر لطیف گرداند یعنی شاعر گوید که عشق بحریست که در سینهٔ دریا دلان

می کنند و این عجوبہ ایست کہ در عالم عشق خداوند کریم بحر را برای دریا آفرید و حقیقت عکس این است
یعنی دریا برای بحر آفریدہ شدہ، یعنی ہمہ دریاہا در محیط داخل می شود نہ محیط در دریا۔ چنانکہ در عشق۔
پس متحقق شد کہ در کلام فرح اللہ شوستری بحر بمعنی اول است و معنی سوم را پیدا کردن خبری می دہد
از این کہ موجد این ذوق سخن ندارد۔ مخفی مباد کہ بعض محققین(۴) بحر را بمعنی بحر شعر ہم گرفتہ اند و ما صراحت
کامل این معنی بر بحر شعر کنیم (اردو) (۱) بحر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سمندر۔ بڑا دریا۔ دریای محیط
(۲) عمق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گہرائی۔ قعر۔ دریا کی تہاہ (۳) قافلہ بحری۔ مذکر۔
(۴) دیکھو بحر شعر۔

(۲۲۶۳) **بحر ابیض** | اصطلاح۔ از جغرافیہ انگلیسی پیدا است کہ بحر سفید در شمال روس واقع است
و آبش سفید است مقابل بحر اسود (اردو) بحر ابیض۔ مذکر۔ اس سفید سمندر کا نام ہے جو
از روی جغرافیۂ انگریزی شمال روس میں واقع ہے۔

(۲۲۶۴) **بحر احمر** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است
بمعنی دریای سرخ۔ و این محیطی است۔ میان افریقہ
و عربستان کہ از جغرافیۂ زمان حال وجود این پیدا است
و گویند کہ رنگ آبش مائل بسرخی است و بزبان
انگلیسی (ردسی) نام دارد (اردو) بحر احمر۔ مذکر۔
اس سمندر کا نام ہے جو افریقہ اور عربستان کے درمیان
واقع ہے جس کے پانی کا رنگ مائل بسرخی ہے۔
انگریزی زبان میں اس کو (ردسی) کہتے ہیں۔
جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے۔

بحر اخضر | اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان
و بحر و بہار (۱) کنایہ از آسمان (امیر معزی ؎)
ز جسم و طبع تو برو ند مایہ و مادہ ز چہ بر اثیر و چہ بر
بحر اخضر آتش و آب ز **مؤلف** عرض کند
کہ مرکب توصیفی است۔ اخضر بمعنی سبز رنگ آمدہ

ومعنی لفظی این ہر ترکیب توصیفی بحرے کہ سبز رنگ است
پس کنایۂ لطیف شد برای فلک - مرادف
(بحر خضرا) کہ می آید وبقول غیاث (۲) دریائی است
کہ بجانب شرقی آں چین وبغرب آں یمن وبہ
شمال آں ہند وبجنوب آں دریای محیط - طولش
دو ہزار فرسنگ وعرضش پانصد فرسنگ وجزائر
آباد بسیار دارد یکی ازاں سراندیب است وفرہنگ
کہ معنی لفظی این دریای سبز و سبز بودن دریا محض
فرضی است یا از کثرت عمق سبزی نمودہ باشد
(انتہی کلامہ) ما می گوییم کہ نہ چنین باشد بلکہ بحری
کہ بحر اخضر نام است رنگ او مائل بسبزی است چنانکہ
بحر اسود آبش مائل بسیاہی است (اردو) (۱)
دیکھو آسمان - امیر مینائی نے تشبیہات آسمان میں
بحر اخضر کا ذکر فرمایا ہے - مذکر - (۲) ایک خاص
سمندر کا نام بحر اخضر ہے جس کی شرق میں چین
واقع ہے - مذکر -

بحر اسود اصطلاح - بقول آنند - بحوالہ
فرہنگ فرنگ دریائی است معروف مؤلف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است واز جغرافیۂ
انگلیسی پیدا است کہ متصل قسطنطنیہ جانب جنوب
مغرب روس واقع - گویند کہ آبش سیاہ رنگ است
عجبی نیست کہ از کثرت عمق (اردو) بحر اسود - مذکر
ایک کالے رنگ کے سمندر کا نام ہے جو قسطنطنیہ سے
متصل روس کے جنوب و مغرب میں واقع ہے -

بحر اصفر اصطلاح - مرکب توصیفی -
بمعنی دریائی کہ زرد رنگ است - از جغرافیۂ انگلیسی
پیدا است کہ دریائی است در مشرق چین کہ در
انگلیسی زبان (یلوسی) نام دارد - وگویند کہ رنگ
آبش مائل بزردی است (اردو) بحر اصفر مذکر
ایک سمندر کا نام ہے جو چین کی مشرق میں واقع
ہے - جس کو انگریزی زبان میں (یلوسی) کہتے ہیں
جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے -

بحر اصول اصطلاح - بقول بحر - وزن نغمہ
کہ در ہند تال گویند چنانکہ بحر شعر وزن شعر باشد

بدار گوید کہ مرادف دبحر نغمہ بکار می آید مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وتحقیق لفظ اصول بجایش گذشت وحقیقت تال ایں در رسائل علم موسیقی مندرج (اردو) تال بقول آصفیہ - ہندی - اسم مؤنث - اصول نغمہ کے ضبط کرنے کے واسطے ہاتھ پر ہاتھ مارنا د اہل لکھنؤ - مذکر بولتے ہیں) آپ ہی نے شرح پر فرمایا ہے - ہندی - اسم مذکر - تال - تان علم موسیقی کا موضوع - بلندی و پستی کے اعتبار سے اس کے سات درجے ہیں جن کی تفصیل سات سروں میں لکھی گئی ہے -

بحر الماس اصطلاح - بقول ضمیمہ برہان و ہفت (۱) دریائی است کہ در جزائر آں کان الماس است - صاحب مؤید بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) تیغ و (۳) آبگینہ را ہم گویند صاحب شمس متفق با مؤید مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ بحرا بعض را بحر الماس گفتہ باشد وجا دارد کہ نظر بر معدن الماس باریں اسم موسوم شدہ اما محققین بالاصراحت نکردہ اند کہ در کدام مقام واقع است ومعنی دوم وسوم کنایہ باشد از آب شمشیر الماس را مانند در جدا ہمین باشد در آبگینہ (اردو) (۱) ایک خاص سمندر کا نام بحر الماس ہے جس کے جزائر میں الماس کی کان ہے افسوس ہے کہ اس کا مقام معلوم نہ ہو سکا (۲) تیغ - مؤنث (۳) دیکھو آبگینہ -

بحر اندلس استعمال - بقول برہان ومؤید و ہفت واند دریائی است کہ کشتی دراں کار نکند الا روز شنبہ بوقت غروب آفتاب کہ ساکن گردد تا دیگر بار طوفان شدن کشتی از مخاطرہ گذشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ ایں بحر در اندلس واقع وحقیقت اندلس بجایش گذشت واز جغرافیۂ زمان حال تعریف بالا متروک است واینقدر متحقق کہ جزر و مد بسیار دارد (اردو) بحر اندلس وہ سمندر جو اندلس میں واقع ہے - مذکر -

(الف) **بحر بی پایاں** (ب) **بحر بیکراں** اصطلاح - تحقیق با معنی لفظی ہر دو (۱) بحر عمیق

و بزرگ است (صائب الف ۵) گرچه طوفان
از جگر دار لیست برد ریا سوار تو دست و پا گم می کند
در بحر بی پایان نا تو صاحب جهانگیری در ملحقات خود
فرماید که (ب) (۲) کنایه باشد از عالم ملکوت و جبروت
(انوری ب ۵) حصار کرده برین آبگینه گون طارم تا
بگرداوزده از بحر بیکیان خندق تو صاحبان برهان و بحر
و جامع و ناصری در ملحقات) همین معنی را بر . . . . .

(ج) **بحر بیکران خندق** نقل کرده اند و استنادم

شان غیر از کلام انوری نباشد که بر (ب) گذشت
حیف است که بر معنی شعر غور نه کردند از کلام انوری
مجرد (بحر بیکران) بمعنی عالم ملکوت و جبروت پیداست
مولف عرض کند که بعض محققین (عالم جبروت)
را اصطلاح تصوف گفته اند بمعنی مرتبهٔ صفات او
تعالی شانه مخفی مباد که جبروت بمعنی عظمت و بزرگی
است ازینجا ست که عالم عظمت و جلال اسمای
صفات الهی و مرتبهٔ وحدت را عالم جبروت آنند
و (عالم ملکوت) عالم فرشتگان باشد مگر باصطلاح
صوفیان عالم معنی که عالم ارواح باشد و بقول بعض عالم غیب
(عبادت گاه فرشتگان) (اردو) (الف و ب)
(۱) بہت بڑا سمندر جس کی حد اور کنارہ نہ ہو (ب)
(۲) عالم جبروت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔
اصطلاح تصوف میں خدای تعالیٰ کا مرتبہ چونکہ
جبروت کے معنے عظمت و بزرگی کے ہیں۔ اس وجہ
سے عالم عظمت و جلال اسماے صفات آلہی و مرتبہ
وحدت کو جو حقیقت محمدی و متعلق بمرتبہ صفات ہے
عالم جبروت کہتے ہیں (عالم ملکوت) بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ عالم فرشتگان۔ مگر صوفیوں کی
اصطلاح میں عالم معنے جو عالم ارواح ہے بعض کے
نزدیک عالم غیب (فرشتوں کی عبادتگاہ)۔

بحر جگل اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ

نام دریائیست۔ صاحب برہان گوید که دریائی است
در ترکستان منسوب بہ شہری که آنرا جگل می گویند صاحب مؤید
این را دریای عظیم ترکستان گفته و بقول صاحب هفت
دریا چه و ... احب شمس بر دریای عظیم قانع مولف عرض کند

که مرکّب اضافی است که بحر را بسوی چگل مضاف
کرده اند و چگل بقول برہان بکسر اوّل و ثانی نام شہریست
از ترکستان که مردم آنجا بغایت خوش روی می باشند
و گل ولای و لجن را نیز گویند (اردو) بحر چگل - مذکر -
ایک خاص سمندر کا نام ہے جو شہر چگل میں واقع ہے -

بحر خضرا | اصطلاح - بقول بہار و بحر مرادف
معنی اوّل بحر اخضر که گذشت **مؤلف** عرض کند که
مرکّب توصیفی است و خضرا لغت عرب است
بالفتح بمعنی ہر چیز سبز (خواجه جمال الدین سلمان ۹)
یا غیبت فضای کبریایت ز ہیروی با ز ریاض سبز
طارم تو از ہر ورقش چو بحر خضرا آویخته صد ہزار انجم تو
(اردو) دیکھو بحر اخضر کے پہلے معنے -

بحر خوارزم | استعمال - بقول سروری دریائیست
که آب موی - انجا جمع شود - صاحب جہانگیری
در ملحقات بر (نام دریائی) قانع صاحب برہان
باتفاق قول سروری گوید که محیط آن صد فرسنگ
است و صاحب ہفت ہزار بانش و بقول مؤید
دریائی است کوچک بخطهٔ بلاد خوارزم **مؤلف**
عرض کند که آمو نام دریائی است که تعریفش بجای
خودش گذشت - پس معلوم می شود که بحر خوارزم محیطیست
در خوارزم که دریای آمو در رو داخل می شود دیگر ہیچ -
(اردو) بحر خوارزم - مذکر - خوارزم کا سمندر جس میں
دریای آمو داخل ہوتا ہے -

بحر دست | اصطلاح - بقول ضمیمهٔ برہان
و بحر و مؤید کنایه از سخی **مؤلف** عرض کند که
بدون اضافت اسم فاعل ترکیبی است که خلق
دائما از دست او سیراب شود و فیض یابد (اردو)
دریا دل - دیکھو ابر دل -

بحر دمان زیبق عمل | اصطلاح - بقول
برہان و بحر و جامع و مؤید کنایه از ابریست که
تقاطر کند - صاحب ناصری در ملحقات گوید که
کنایه از ابری که برف بارد (حکیم خاقانی ۹)
چون دُہن طلق است و طلی بحر دمان زیبق عمل تو
خورشید در تصعید و حل آتش در اعضاد انفته تو

مؤلف عرض کند که شارح کلام خاقانی یعنی محمد داؤد علوی شادیابادی در نقل مصرع اوّل واو عطف را از میان طلق وطل برسیداردو گوید که طلق سنگی است سپید مطلق درخشنده مشهور که طبق های آن از یکدیگر جدا می شود (ابرک) وازاں روغن بحکمت کشند وآں در کیمیاگری بکار آید ونیز دافع آتش است وسوخته نشود وطل باران خورد قطره (وبقول بعض شبنم) وبحر دمان دریا رومنده وزیبق عمل برنده وتصعید بلندی گرفتن و در اصطلاح کیمیاگراں سیماب وجزآں در دو کتوره یا در دو دیک مهر کرده در آتش نهند تا از کتوره یا دیک زیرین برآید وبکتوره یا دیک زیرین بچسپد واینجا از تصعید برآمدن ابراز دریا به هوا مراد است وحل گداخته شدن وآب گشتن چیزی بعمل واینجا از حل باران مراد است واز آتش گرمی آفتاب مراد است ودرین بیت همه اسباب کیمیاگری مذکورده وبمعنی ابهام است ومعنی شعر آنست که از قطرات باران بمنزل روغن طلق طلق است ودریا رومنده از باد صبا مانند سیماب درلرزه وبخارا و بالابرنده است وآفتاب در تصعید وحل است ای آنجا دریا را بحرارت تابش خود برشکند واز هوا برمی گرداند وحل می کند ای ازاں ابر باراں می بارد وبرای تصعید وحل آتش در تن خود موجود دارد حاصل بیت آنست که بسبب حرارت آفتاب از دریا بخاری خیزد وچون در هوا می رود ابرمی شود وازاں باراں بهاری بارد **مؤلف** عرض کند که اگر بقول محققین بالا ازیں اصطلاح کنایه از ابر تقاطر کننده گیریم معنی شعر درست نمی شود واگر بقول ناصری ابر برف بار گیریم درینصورت هم لطافت معنی پیدا نمی شود۔ خیال ما این است که از (بحر دمان) که زیبق عمل صفت اوست کوه های برف مراد است نه ابر برف بارنده کوه های برف را (بحر دمان) ازینوجه گفتند که آبش مثل دریا رواں می باشد و(زیبق عمل)

از بہو جہ گویند کہ از گرمی آفتاب آبش می برد۔ پس
شاعر گوید کہ (بحر دمان زبیتی حمل) یعنی کوہ ہای برف
ہمچو لارو غن طلق است در حل وہمچو طلق یعنی مثل
شبنم است در پرندگی واین نتیجہ خورشید است کہ
در حل وتصعید۔ آتش در اعضای خود دارد دیگر
ہیچ (اردو) قطرے برسانے والا ابر۔ مذکر۔ برف
برسانے والا ابر۔ مذکر۔ اور بلحاظ ہمارے معنوں کے
برف کا پہاڑ۔ مذکر۔

بحر روان اصطلاح۔ بقول بحر وانند
وغیاث۔ کشتی باشد مؤلف عرض کند کہ مشتاق
سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان ازین
اصطلاح ساکت اند۔ مرکب توصیفی است۔
وخلاف قیاس نیست (اردو) کشتی بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مؤنث صحیح (کشتی) ناؤ۔ بیڑی۔
سفینہ۔ زورق۔

بحر زدن مصدر اصطلاحی (۱) غوطہ زدن
کہ معنی حقیقی است و (۲) بتہ کاری رفتن۔ واین
کنایہ باشد۔ سند این از مفید بلخی بر لفظ بحر گذشت
مراد (بہ بحر چیزی رفتن) کہ بجای خودش گذشت
(اردو) (۱) غوطہ مارنا۔ ڈوبنا (۲) تہ کو پہنچنا
بقول آصفیہ کسی بات کے مغز کو پہنچنا حقیقت
کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت
کر لینا۔ منشا کو پہچاننا (دیکھو بہ بحر چیزی رفتن)

بحر زنگ استعمال۔ بقول ضمیمہ برہان
دریای زنگبار است گویند کہ ہر کہ از ان آب
بخورد جرب بہم رساند ومعرب آن بحر الزنج۔
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
بمعنی حقیقی (اردو) بحر زنگ۔ زنگبار کا دریا۔ مذکر۔

بحر سیہ استعمال۔ بقول انند وغیاث
دریای عمیق وخطرناک مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است
وسیاہی رنگ آب از عمق بسیار ظاہر میشود کہ خطرناک است و نظائر
ترجمہ بحر اسود (اردو) عمیق سمندر۔ خطرناک سمندر۔ مذکر۔

بحر شعر اصطلاح۔ بقول بہار وزن شعر
بر قیاس بحر اصول کہ گذشت (صائب ۵)

در بحر شعر خامشی از لاف بهتر است ۔ دست درم
حجت غیر شناور است ۔ صاحب انند بر بحر گوید
که مجازاً بمعنی وزن شعر است بمشابهت آنکه چنانچہ بحر
دریا مشتمل است بر انواع جواہر و نباتات و حیوانات
بحر عروض نیز مشتمل است بر انواع شعر و چنانکه
کسی در دریا افتد حیران و سرگردان می شود ہمچنین
کسی که در بحر اشعار افتد بجہت تغیراتی که در ارکان
واقع است متحیر می شود که این چه تغیر است و چه
وزن دارد و فرماید که عدد بحور شعر نوزده است
طویل۔ مدید۔ بسیط۔ وافر۔ کامل۔ ہزج۔ رجز
رمل۔ منسرح۔ مضارع۔ مقتضب۔ مجتث۔
سریع۔ جدید۔ قریب۔ خفیف۔ مشاکل۔
متقارب و متدارک مؤلف عرض کند که
معنی لفظی این دریای شعر است که ازو گوہر مضامین
پیدا می شود و کنایه از بحور مخصوص و معروف که
حقیقت آن در کتب عروض مذکور دارد)
بحر بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ وزن شعر مجازاً
نظم کی انیس وزنوں میں سے ہر ایک وزن کو بحر
کہتے ہیں۔

بحرِ عُمان اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان
(۱) دریای است عمیق که در آن لولوی باشد و (۲)
نام قصبه ایست بر کنار دریا که آنرا اسخار هم گویند
و (۳) کنایه از چشم هم۔ صاحب مؤید بر ذکر معنی اول و
دوم قانع و اسخار را صحار نوشته۔ صاحب انند
گوید که بضم عین مهمله و فتح هم دریای محیط و بحر اعظم را
گویند و نام شهری بر کنارهٔ دریا۔ صاحب ہفت
ذکر معنی اول و دوم کرده۔ صاحب غیاث بحوالہ
کشف بر عُمان گوید که بالضم نام شهریست در یمن
بر کناره بحر اعظم یعنی دریای محیط۔ لهذا دریای اعظم را
بدان نسبت کرده دریای عُمان گویند و صاحب
منتخب بر عُمان فرماید که بالضم نام شهری به یمن و
بالفتح و تشدید میم شهریست به شام۔ صاحب
منتهی الارب بر صحار گوید که شهریست بر لب عُمان و مقصود
از عُمان غیر از بحر عُمان نباشد یعنی عُمان را بمجاز بحر عُمان

گرفته مؤلف عرض کند مرکب اضافی است
و محیطی را نام است کہ برکنارۂ عُمّان واقع و معنی دوم
غلط است کہ عُمّان را بحرِ عمّان نوشت و برای معنی
سوم طالب سند استعمال باشیم و اگر بدست آید توانیم
عرض کرد کہ استعارۂ ایست نہ کنایہ۔ فتامّل تسامح
صاحب برہان است کہ صحار را اسحار نوشت
(اردو) (۱) بحرِ عُمّان۔ مذکّر۔ ایک بڑے سمندر کا
نام جو کنارۂ عُمّان پر واقع ہے اور عُمّان ایک شہر کا
نام ہے جس کو عربی میں صحار بھی کہتے ہیں جو یمن
میں واقع ہے (۲) عُمّان۔ مذکّر۔ ایک قصبہ کا
نام ہے جو یمن میں واقع ہے جس کے سمندر کو
بحرِ عُمّان کہتے ہیں (۳) آنکھ۔ مؤنّث۔ امیر مینائی
نے تشبیہات چشم عاشق میں دریا کا ذکر فرمایا ہے

بحرِ غمام | اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و ہفت
واند دریای کاشغر است گویند۔ اگر کسی سنگی
دراں اندازد طوفان شود بشابہ کہ ہیم ہلاک نزدیک
باشد **مؤلف** عرض کند کہ غمام بقول منتخب
بالفتح ابر سفید و نام شمشیر جعفر طیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و بالضم زکام پس مرکب اضافی است یعنی اضافت
بحر بسوی ابر یعنی بحری کہ مثل ابر سفید است۔
(اردو) بحرِ غمام۔ مذکّر۔ اُس سمندر کا نام ہے
جو کاشغر میں واقع ہے۔

بحرف آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر سخن گفتن **مؤلف** عرض کند کہ ما سندِ این
در کلام ظہوری یافتہ ایم (۵) حدیث خار خس کوے او بہار منت
زبان بحرف گل و نسترن نمی آید (اردو) بات کرنا۔

(الف) **بحرف او نمی باشد** | مقولہ۔ بقول وارستہ و بحر یعنی
سخن او نمی شنود۔ صاحب آنند بذکر این گوید کہ این محاورہ است و او ہیچ بحرف
من نمی باشد) ای حرف من نمی شنود۔ بہار ذکر (بحرف من
نمی باشد) کردہ گوید کہ ای حرف مرا نمی شنود۔
مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر ذکر مصدر...

(ب) **بحرف کسی بودن** | بمعنی سخن او شنیدن است
کردہ و (الف) مشتق ہمین مصدر اصطلاحی
و مقولہ خاص نیست (اردو) (الف) اوس کی بات

نہیں سننا۔ توجہ نہیں کرتا ہے (ب) کسی کی بات
سننا۔ ماننا۔ توجہ کرنا۔

بحرف گوش نہادن مصدر اصطلاحی
سخن کسی را بتوجہ شنیدن (ظہوری ع) چرا بحرف
ظہوری نہی گوشی بگفت گوی کہ خاموش کردہ
مارا (اردو) کان لگا کر سننا۔ بقول آصفیہ۔
متوجہ ہو کر سننا۔ غور و توجہ سے سننا۔ دھیان
دیکر سننا۔ (ظفر ع) نہ رد کو میرے غمخواروں کو
میرا حال سنتے سے لگا کر کان سن لو تم وہ کیا
کہتے ہیں کہنے دو

بحرفی بند است مقولہ۔ بقول بحر اے
بحرفی در بند است با مرسہل موقوف است
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد حیف است
کہ سند استعمال پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ
خلاف قیاس نیست۔ یعنی فارسیان می گفتند کہ
کار ما بحرف شما بند است (یا در بند است) پس
باشارہ شما کشایش کار ما می شود۔ معاصرین عجم بر
زبان ندارند۔ مشتاق سند باشیم (اردو) آپ کے
ایک اشارہ پر ہماری کار براری موقوف ہے۔

بحر قطاس اصطلاح۔ بقول مؤید نام دریای
قطاس دراں باشد و آں گاویست کہ دم آنرا بگردن
اسپان و بر سر علم بندند و فرماید کہ در فرہنگی نوشتہ کہ
گاویست کہ در کوہ ہای ختامی باشد مؤلف
عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت
و سند استعمال پیش نہ شد۔ صاحب غیاث فرماید
کہ قطاس بضم اول و سین مہملہ معرب۔ قوتاس
لفظ ترکی است بمعنی موی دم گاو کوہی کہ آں را
بجگاو گویند و صاحب برہان فرماید کہ قطاس
بلغت رومی گاویست بحری کہ دم او را بر گردن
اسپان و بر سرہای علم بندند و بقول بعض در
کوہ ہای خطامی باشد (انتہی) مؤلف عرض کند
کہ اگر ایں گاو را از حیوانات بحر تسلیم کنیم (بحر قطاس)
مرکب اضافی باشد یعنی بحری کہ دراں قطاس است
بحث کامل قطاس بجایش کنیم (اردو) بحر قطاس۔

مذکر - ایک خاص سمندر کا نام ہے جس میں
دریائی گائے ہوتی ہے -

بحر کمان اصطلاح - بقول وارستہ و بحر
وبہار فاصلہ کہ بعد کشیدن کمان میان زہ و
کمان بہم رسد (صائب ؎) نیست ممکن تیر
در بحر کماں لنگر کند ٭ چوں حضور دل بزہ بر آسماں
پیدا شود ٭ (ولہ ؎) با قامت خم حلقہ بگوش
در دل باش ٭ در بحر کمان روی مگرواں زنشانہ ٭
(ولہ ؎) عمر را قامت خم باز ندارد ز شتاب ٭
تیر را بال و پر از بحر کماں ترنہ شود (میرزا معز فطرت
؎) چرا ہر لحظہ طوفانی نسازد کشتی دل را ٭
کسی چوں پنجہ سیمین نہاں بحر کماں دارد ٭ (اشرف
مازندرانی ؎) ہمچو ماہی بدل خاک طپیدیم در دل
خصم ٭ ہر خدنگی کہ شد از بحر کمان تو جدا ٭ (مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است و فاصلۂ میان زہ
و کمان را بحر گفتن جز این نباشد کہ بلغت عرب بحر
بمعنی زہدان ہم آمدہ (کذا فی المنتخب) پس
فارسیان زہدان کمان فاصلہ را گفتند کہ میان زہ
و کمان بہم رسد (اردو) فارسیوں نے اُس
فاصلہ کو (بحر کمان) کہا ہے جو کمان کھینچنے پر زہ
اور کمان کے درمیان پیدا ہو - مذکر -

بحرگان اصطلاح - بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ ملاح و کشتی بان را گویند حیف است
از صاحب بحر کہ این اصطلاح را گذاشت -
خلاف قیاس نیست کہ گان بقول برہان چوں
در آخر کلمہ آید افادہ معنی لائق و سزاوار و پیوستگی
کند - پس کسی کہ با بحر پیوستگی دارد و لائق و سزاوار
بحر است - ملاح و کشتی بان باشد و این کنایہ ایست
لطیف - معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو)
ملاح - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - ناخدا -
ناو چلانے والا - کشتی بان - کھیوٹیا - مانجھی - ہانجی -

بحر گوہر خیز اصطلاح - بحری و ساحلی کہ
دراں صدف گوہر پیدا شود - مرکب توصیفی است
و (گوہر خیز) اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎)

خامشی دریا و کف و گو خس و خاشاک اوست ؎
پاک کن از خار و خس این بحر گوہر خیز را ؎ (اردو)
بحر گوہر خیز فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں وہ
سمندر جس میں موتی پیدا ہوں۔ مذکر۔

بحر محیط | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) نام دریائی
و (۲) کنایہ از آسمان صاحب انند بذکر معنی دوم
نسبت معنی اول گوید کہ دریائی است بے منتہا
در مغرب صاحب مؤید این ہر دو معنی را بذیل لغات
عرب آوردہ و صاحب شمس ہمزبانش (انوری
ؒ) مجد دین ابوالحسن عمرانی آنکہ بجود تو در دل او
بحر محیط است و کفش ابر بہار ؎ مؤلف عرض کند
کہ ہر دو معنی مرکب توصیفی است و وجہ کنایہ
معنی دوم ہمین است کہ آسمان عالم را احاطہ
کردہ است (اردو) (۱) بحر محیط۔ مذکر۔ ایک
دریائے بے کنار ہے جو مغرب میں واقع ہے۔
(۲) دیکھو آسمان۔

بحر معلق | اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث
آسمان را گویند۔ صاحب انند گوید کہ بہ تشدید لام
کنایہ از آسمان است مؤلف عرض کند کہ
آسمان را بی ستون گویند و معلق بودنش از نظر
ثابت پس کنایہ لطیف است بہ مرکب توصیفی
(اردو) دیکھو آسمان۔

بحر نغمہ | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند
مرادف بحر اصول کہ گذشت مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس بمعنی عجم
برزبان دارند (اردو) بحر نغمہ کہہ سکتے ہیں۔
دیکھو بحر اصول۔

بحر نہنگ | اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی
تیغ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت نہنگ بحر
باشد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد
کہ استعارہ ایست۔ خیال ما این است کہ
(بحر نہنگ آثار) کہ بہ ہمین معنی می آید بدست
درازی کاتب شمس (بحر نہنگ) شد (اردو)

تیغ مؤنث - دیکھو آئینہ دست -

(الف) **بحر نہنگ آثار** | اصطلاح - الف

(ب) **بحر نہنگ آسا** | بقول برہان و بحر وہفت و (جہانگیری ضمیمہ) کنایہ از شمشیر آبدار و (ب) بقول بحر و برہان وہفت مرادفش - صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو مرکب توصیفی است معنی لفظی این بحری کہ ہچو نہنگ می خورد - کنایہ لطیف است - نظر بر آبداری و خونخواریش (**اردو**) تیغ - مؤنث - دیکھو آئینہ دست - زباندانان اردو نے بھی تیغ کو بحر اور نہنگ سے تشبیہ دی ہے

بحر وسیع | اصطلاح - بقول (جہانگیری در ملحقات) و بقول برہان و جامع و مؤید و بحر ہفت (۱) کنایہ از فلک و (۲) کنایہ از دست سخی **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس و کنایہ لطیف (**اردو**) (۱) دیکھو آسمان (۲) سخی کا ہاتھ - مذکر -

بحری قطاس | اصطلاح - بقول برہان وہفت و اند - بضم قاف - گاوی است بحری کہ دُم او را بر گردن اسپان و بر سر علم بندند و بقول بعض گاوی کہ در کوہ ہای خطای باشد صاحب جامع ہمین را (بحری قطان) نوشتہ - **مؤلف** عرض کند کہ غلطی نقل نگار مطبع بیش نیست کہ سین مہملہ را نون نوشت و ما حقیقت قطاس را بر (بحر قطاس) بیان کردہ ایم و این قلب اضافت قطاس بحری است و بس آنانکہ گاو خطائی را گفتہ اند غور بر ماخذ نکردہ اند (**اردو**) وہ گائے جو بحر قطاس میں پیدا ہوتی ہے جس کے دُم کو گھوڑوں کی گردن اور علم پر لٹکاتے ہیں - مؤنث -

بحرین | وارستہ و بہار گوید کہ (۱) نام شہر یست و (۲) نام دو دریای روم و فارس کہ با ہم جمع شدہ اند (یحیی کاشی ؎) اشک فشانان آن گہر بی بہا ہا غیرت بحرین شدش دیدہ ہا تر

صاحب تحقیق الاصطلاحات نسبت معنی اوّل فرماید کہ نام بندری ست کہ مروارید در دریای محاذی آں پیدا می شود و در اقصای ممالک از انجا می برند (منہ ۵) از دو چشم تر من اشک بدر می آید ؛ بطریقی کہ ز بحرین گہر می آید ؛ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ بالا درست است۔ صاحب انند گوید کہ وعدہ گاہ ملاقات مہتر موسی و مہتر خضر و الیاس علیہم السلام ہمانجاست (اردو) (۱) بحرین ایک شہر کا نام ہے مذکر (۲) دریائے روم و فارس کو بھی بحرین کہتے ہیں۔ مذکر۔

بحساب گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) معتبر دانستن (تاثیر ۵) آں قدرہا کہ سپہر داست بخود خصم لعین ؛ غیر خود را عجبی نیست نگیرد بحساب ؛ صاحب بحر فرماید کہ معتبر داشتن و در شمار آوردن و (۲) مواخذہ کردن (ولہ ۵) تا ز تحویل کند آنکہ بعاشق شب و روز ؛ چہ حساب است کہ ہرگز نگرفتش بحساب ؛ (اردو) (۱) معتبر جاننا۔ صاحب آصفیہ نے دگنتی میں لانا) پر فرمایا ہے کہ شمار میں لانا۔ خاطر میں لانا (منہ ۵) مرتے ہیں دل ہزاروں کوئی پوچھتا نہیں ؛ اے میری زندگی تجھے گنتی میں لائے کون ؛ (۲) مواخذہ کرنا۔ دیکھو ابواب کردن۔

بحق پیوستن مصدر اصطلاحی۔ بقول فرہنگ بحر وفات یافتن صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ ذکر ایں کردہ۔ موافق قیاس است و بر زبان معاصرین عجم مستعمل (اردو) مرنا۔

بِحُقَد بقول برہان۔ بکسر اوّل وضم ثانی و فتح قاف و سکون دال یعنی فواق کند صاحبان ہفت و انند نقلش برداشتہ اند مؤلف عرض کند کہ فواق بقول منتخب بر آمدن باواز سینہ و برآمدن روح یا نزدیک شدن بہ بر آمدن صاحب غیاث صراحت مزید فرماید کہ بادی از سینہ بر آمدن باشد کہ از قعر معدہ صعود می کند

بطرف فوق وآں را بفارسی ہکہک گویند و در
ہندی ہچکی وہنگ بضم اول بروزن تفنگ
وبکسر اول ہم بقول برہان بمعنی ہکچہ کہ حبس گلو باشد
وترجمۂ آں در عربی فواق وہم آں ہکچہ را بمعنی
فواق آوردہ وہکہ بضم اول وفتح ثانی ہم بہمین
معنی می آید۔ پس فارسیان ہکہ را ہک کردند
بہ تخفیف ہای ہوز آخرہ وپس ازاں ہای ہوز
را بہ حای حطی بدل کردند چنانکہ (نہادند) و
(نوح آوند) صاحب قانون دستگیری فرمایند
کہ در عربی ہم ہمین قسم تبدیل راہ یابد چنانکہ
(دوہ آک) را (ضحاک) کردند۔ پس ازاں کاف عربی بقاف
بدل شد چنانکہ کند وقند واین تصرفات
از فیضان صحبت عربان است کہ در عجم اقامت
کردند۔ حق مبدل ہک است بمعنی فواق
واسم مصدر حقیدن بمعنی فواق کردن کہ
مصدر یست جعلی بقاعدۂ مقننین فارسی زبان
وحقد مضارع آں وبحقد مزید علیہ آں بزیادت
موحدہ در اولش بمعنی فواق کند۔ اعراب
بیان کردہ محققین بالا تائید خیال ما می کند۔
مصدر حقیدن متروک ومحققین مصادر
ازاں ساکت یعنی آں را ترک کردہ اند ولیکن
وجود مضارعش این مصدر را از صفحات
خیال محو نمی کند (اردو) ہچکیاں لینا۔ بقول
آصفیہ فواق گرفتن کا ترجمہ۔ کثرت گریہ
خواہ شدت زاری سے سانس روک روک کر
لینا۔ عالم نزع میں سانس اکھڑنے لگنا۔
یہ ترجمہ ہے (حقیدن) کا۔ اور اسی مصدر
کا مضارع (ہچکیاں لیوے) ترجمہ ہے اس
فارسی لفظ کا جو زیر بحث ہے۔

بحق واصل شدن

مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از وصل حق ومردن (صائب
۵) موش با جاروب در سوراخ نتوانست
رفت ؎ خواجہ با چندین علائق چوں بحق
واصل شود ؎ (اردو) حق سے واصل ہونا۔ مرنا۔

(۳۴۹)

بحکم بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بمقتضای (سعدی شیرازی ۵) که فردا به پیک اجل در رسد ؛ بحکم ضرورت زبان درکشی ؛ مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی یعنی ترجمۂ باذن و بفرمان یعنی موافق حکم و از حکم (اردو) (۱) بمقتضا۔ بتقاضا۔ بلحاظ۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے "بمقتضای ضرورت یا بلحاظ ضرورت یہ کام کرنا چاہئیے" (۲) حکم سرکار حکم کے مطابق۔

بحکم دولت استعمال۔ بقول صاحب روزنامۂ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بحکم سرکار مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی دوم (بحکم) است که گذشت و مقصود از سرکار حاکم وقت و ملک باشد (اردو) سرکار کے حکم سے۔

بحل بقول ضمیمۂ برہان بکسر اوّل و ثانی بمعنی بخشایش و عفو باشد۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرماید که بکسر اوّل و فتح دوم خطاست چرا که با دل و غافل قافیه کرده اند پس صحیح بکسر دوم است۔ بہار گوید که بکسر اوّل و فتح دوم بخشیدن خون است و بجز آن و با لفظ کردن مستعمل۔ صاحب مؤید بحوالۂ لسان الشعرا ذکر این کرده گوید که بکسرتین عفو گناه باشد و بس۔ صاحبان انند و غیاث گویند که چوں در فارسی حای حُطّی نیامده ظاہر الفظ عربی باشد و حالانکه در لغات معتبرۂ عربی مثل صراح و قاموس و منتخب وغیره مادۂ بحل بہیچ معنی نیامده ازین معلوم شد که در اصل بہل بوده باشد بفتح اوّل و کسر ہای ہوز صیغۂ صفت مشبّہ بمعنی ترک کرده شده و برا گذاشته شده و مجازاً بمعنی معاف مستعمل۔ ماخوذ از بہل بالفتح که مصدر عربست بمعنی ترک کردن و گذاشتن برادکذا فی الصراح والقاموس پس از غلطی کاتبان قدیم و از عدم التفات اہل تعلّم و تعلیم بجای حطّی شہرت گرفت تا آنکه در اصل بہل بکسرتین مشدّد بلی

صیغۂ امر از رہیدن بمعنی گذاشتن که در بعضی محل بمعنی اسم مفعول واقع می شود چنانکه گزین که
صیغۂ امر است بمعنی اسم مفعول مستعمل می شود۔ پس بهر تقدیر به های ہوز درست می باشد
مگر آنکه بودن حای حطی با بدال باشد چنانکه در حیز و حال که در اصل ہیز و ہال بوده لیکن
این قسم دعوی ابدال خالی از ضعف نمی نماید و می تواند که بحل به فتحتین و تشدید است بمعنی
بحلال شدن چه بای موحده مفتوحه برای ظرفیت یا معیت باشد بقاعدۂ فارسی و حل بالفتح
و تشدید لام مصدر عربی است بمعنی حلال شدن چنانکه در منتخب است و فرماید که سروری که
شارح گلستان است بعربی ہمین توجیه آخر اختیار کرده **مؤلف** عرض کند که تحقیق ما این
که اصل این حل است لغت عرب بمعنی حلال که حاصل بالمصدر باشد و تصرف فارسیان
است که به تخفیف خوانند و فتح اول را به کسره بدل کردند و موحدۂ زائد در اولش آورده
مفرس کردند و بمعنی حلال مستعمل شد و عفو مجاز آن و اگر این را ماخوذ از لغت عرب (بہل)
گرفته قاعده تبدیل های ہوز به حای حطی جاری کنیم هم درست می شود که این قسم تبدیل در فارسی
زبان راه یافته چنانکه صراحت آن بر لفظ حقد کرده ایم و لیکن توجیه اول بهتر است از آخر
و ہمین حل ۔ اسم مصدر (رہیدن) قرار می باید۔ بقاعدۂ تبدیل مذکور که بجای خودش می آید
آفرین بر خان آرزو که بر کسر و فتح حرف دوم تحقیق را ختم کرده از چراغ ہدایت رہنمای
تحقیق پسندان شد۔ وای بر صاحبان غیاث دانند که این را از امر حاضر مصدر رہیدن
گرفته می فرمایند که بمعنی اسم مفعول می آید چنانکه گزین و نمی دانند که معنی اسم فاعل و مفعول
از امر حاضر پیدا نمی شود اِلّا بترکیب آن بالفظی که ہمین مرکب ۔ اسم فاعل و مفعول ترکیبی

نام دارد و آنچه قیاس بر غلطی کتابت کرده اند خیال سطحی است دیگر ہیچ۔ آنچه بہار استعمال این را
با کردن مخصوص کند از ملحقات اوست که می آید۔ باقی نماند (اردو) معاف۔ درگزر۔ عفو۔
بخشایش۔ حلال۔

بحل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف گوید که حلال کردن و روا ساختن و ناقابل مواخذه قرار دادن است (حزین ہ) فقیری امن و آفت ہاست دولت دستگاہی را ٭ بحل سازد مبردم فلس ماہی بل خون ماہی را ٭ (اردو) حلال قرار دینا۔ ناقابل مواخذه قرار دینا۔

بحل کردن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بحل ساختن است که گذشت (شریف تبریزی ہ) خون دلم خوردی کردم حلال ٭ جان زتنم بردی و کردم بحل (ظہوری ہ) بیوفا یانہ ریخت خون مرا ٭ بحلش کردم ار پشیمان نیست (اردو) دیکھو بحل ساختن۔

بحیرا بقول برہان و جامع بر وزن نصیرا نام راہبی و زاہدی است نصرانی و قصۂ شناختن او پیغمبر آخر الزمان را در تاریخ ہست۔ صاحب انند این را لغت عربی گفته نمیدانیم که محققین بالا چرا این لغت را در لغات فارسی جا داده اند (اردو) بحیرا ایک راہب اور زاہد نصرانی کا نام ہے جس نے پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانا تھا۔ مذکر۔

موحده با خای شخذ

بخار بقول جہانگیری با اول مضموم (۱) علم و فضل باشد (فرخی ہ) فخر کند روزگار تو ہتو ریزاز ٭ کاصل بزرگی توئی و اصل بخاری ٭ صاحبان جامع و رشیدی و برہان و سراج و ناصری

ذکر این گروہ اند بہار گوید کہ (۲) بالضم معروف است و این عربی است و بمجاز (۳) برابر اطلاق کنند۔ صاحب غیاث فرماید کہ بخار بمعنی علم غیر از لطائف در کتب دیگر بنظر نیامدہ مؤلف عرض کند کہ اگر بہید بنظر نیاید و اگر بہیند۔ نظر کشاید بالجملہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی دوم لغت عرب است بقول منتخب بالضم تفی کہ از چیزی نمناک و گرم برآید نسبت معنی سوم طالب سند استعمال باشیم کہ غیر از بہار دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) (۱) علم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دانش۔ دانائی۔ واقفیت۔ گیان۔ خبر۔ آگاہی۔ کسی فن خاص کی ماہیت سے واقفیت ہونا۔ (۲) بخار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ حرارت جو کسی تر یا گرم چیز سے نکلے۔ (۳) دیکھو ابر۔

بخارا بقول برہان بضم اول بر وزن مدارا شہریست مشہور از ماوراءالنہر و مشتق از بخارات بمعنی بسیار علم و چون دران شہر علما و فضلا بسیار بودہ اند بنا برین بدین نام موسوم شدہ صاحب رشیدی فرماید کہ ماخوذ از بخار بمعنی الف زائدہ بسیار بود صاحب ناصری بذکر وجہ تسمیہ بالا فرماید کہ آنرا بخارای شریف ہم گویند یازدہ دروازہ و دو صد مدرسہ بزرگ و کوچک و ہفت مسجد جامع بزرگ و چہل گرمابہ و صد و پنجاہ سرای تجار دارد و دو ورہ ارک آن شہر یک فرسنگ و یک دروازہ روی بمغرب دارد و گرداگرد حصار شہر چہاردہ ہزار و سیصد و ہفتاد و دو قدم بہ تخمین آمدہ و فاصلہ سمرقند و بخارا بمسافت سی و ہشت فرسنگ و طول بخارا یک ماہ راہ و سمرقند قدری از انجا کوچک تر است۔ در توران بزرگ ترین شہری آن بلاد است۔ امّا در ترکستان شہر ازان بہتر بسیار است۔ صاحب مؤید گوید کہ در عالم خدائی از و نیکوتر جای کمتر بود و آنرا قبۃ الاسلام نیز گویند

چراکہ معادن وسکن کلام فقہ است (حافظ شیرازی
ے) اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
بخال ہندویش بخشم سمرقند و بخارا را (مولوی معنوی
ے) آں بخار اسعدن دانش بود پس بخارا است
ہرکہ آتش بود (ولہ ے) ای بخارا دانش افزا
بودۂ لیک ازمن عقل و دین بربودۂ (مؤلف
عرض کند کہ از بخار مشتق نیست - چنانکہ صاحب
برہان گفتہ واز بخار ماخوذ نیست چنانکہ صاحب
رشیدی آوردہ بلکہ مرکب است از بخار والف آخر
کہ بمعنی بسیار آمدہ (اردو) بخارا - اسم مذکر - ایک
مشہور شہر کا نام جو ماوراء النہر سے مشہور ہے
اور توران میں واقع -

بخارات معدنی اصطلاح - بقول رہنما
بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بخار باد وخان
کبریت راگویند وصاحب بول چال گوید کہ بخار
کبریت را نام است مؤلف عرض کند کہ
مرکب توصیفی است (اردو) گندھک کے

بخارات - مذکر -

بخار برآوردن (مصدر اصطلاحی) -
بیروں آوردن بخار باشد و بیرون آوردن
بخار دل (انوری ے) گرمی وتیزی آں شیر
ہمانا کہ مرا بر سر و مغز تو گوئی کہ برآورد بخار
(اردو) بخار نکالنا - بقول آصفیہ - دل کا
جوش نکالنا - کدورت نکالنا - غبار نکالنا -
غصہ اتارنا - بیر نکالنا - رنج نکالنا -

بخار دخانی اصطلاح - مرکب توصیفی -
بخارات معدنی راگویند کہ سبب زلزلۂ زمین
است (انوری ے) زبیم او ہمہ شب استخوان
دشمن ہست چو از بخار دخانی زمین گہ زلزال
(اردو) زمین کے وہ بخارات جو زلزلہ کے
باعث ہوتے ہیں - مذکر -

بخار گاز اصطلاح - بقول صاحب رہنما
بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار - گیاس
وگیاس - لغت انگلیسی است بخاری راگویند کہ

رقیق و سیال و مثل ہوا سبک ترین می باشد و بچون سرد شود آب گردد۔ مرکب اضافی است بترکیب لغت انگلیسی بعد تبدیل کہ گیاس را گاز کردند بحذف تحتانی و تبدیل سین مہملہ بزای ہوز۔ چنانکہ سمارورغ و زمارورغ پس این مفرس باشد۔ و گاز بدینمعنی در لغات فرس نیامدہ (اردو) گیاس۔ مذکر۔ ایک رقیق۔ سیال مادہ جو بشکل ہوا نہایت ہلکا ہوتا ہے۔ اور جو سرد ہونے کے بعد پانی بنجاتا ہے۔

بخاری اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار (۱) در بلاد سردسیر طاقی سرکشادہ در دیوار خانہ سازند و آتش دراں پر کنند تا خانہ گرم باشد (شفیع اثر ؎) لشکر دی را بکوی اہل دنیا بار نیست ؛ کز بخاری ہست نارین قلعہا در ہر مکان ؛ (باقر کاشی ؎) در بخاری مرغ و برکف جام می ؛ روزگار برف و یاراں یاد باد ؛ (سنجر کاشی ؎) با بخور بخاری تو بر شک ؛ ازگریبان صبح باغ ارم ؛ بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی علم و فضل و ازین مرکب است بخارا وہذا ہو الحق۔ صاحب انند نقلش نگارد و ذوق تحقیق ندارد مؤلف عرض کند کہ بخار بمعنی علم و فضل گذشت پس نسیدانیم کہ بہار این را با وجود یای نسبت در آخرش چطور۔ مرادفش گفت و بخارا را چسان متعلق باین کرد۔ وای بر صاحب انند کہ چرا کار بہ تحقیق نبرد وہو الباطل۔ حاصل اینست کہ اگر معنی دوم این منسوب بہ بخارا گیریم درست باشد و بخاری بمعنی علم و فضل اصلا نیست و (۳) بمعنی دیگدان وصراحت این بر بخار ہامی آید (اردو) (۱) چمنی۔ دکن میں اوس محراب دیواری کا نام ہے جس میں موسم سرما میں آگ رکھتے ہیں اور اسکے بخارات کا منفذ چھت میں ہوتا ہے۔ اور اسی محراب میں سے آہنی سنکیں تمام دیوار و نمیں

پھیلائی جاتی ہیں جن سے سارا مکان گرم رہتا ہے۔ امیر مینائی نے اس کو (آتشخانہ) فرمایا ہے مذکر۔ دیکھو آتشخانہ۔ جس کے اردو ترجمہ کے ذیل میں اس کا مفصّل بیان ہے (۲) بخاری بخاری کا رہنے والا (۳) چوطھا۔ بقول آصفیّہ ہندی۔ اسم مذکر۔ دیگدان۔ آتشدان۔

بخاری عمارت اصطلاح۔ قلب اضافت عمارت بخاری۔ مرادف بمعنی اوّل (بخاری)، است کہ گذشت صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ وصاحب بول چال ہم این را آوردہ۔ (اردو) دیکھو بخاری کے پہلے معنے۔

بخاریہا اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی دیگدان **مؤلّف** عرض کند کہ مؤلّف روزنامہ در عرضِ معنی بے التفاتیہا بکار بردہ و غور نکردہ ازین اصطلاح پیدا است کہ کلمۂ ہا برای جمع باشد پس معنی این چطور واحد باشد و معلوم می شود کہ معاصرین عجم دیگدان را ہم بخاری گفتہ اند و معنی لفظی این منسوب بہ بخارو کنایہ از دیگدان و بخاریہا جمع آن بمعنی دیگدانہا فتامّل (اردو) چوطھے۔ مذکر۔ چوطھا کی جمع۔ دیکھو بخاری کے تیسرے معنے۔

بخاطر آوردن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بیاد آوردن و بہ خیال آوردن و یاد کردن **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این بدل آوردن است و در محاورۂ فارسیان کہ تصدیقش معاصرین عجم ہم می کنند بمعنی متذکرۂ بالا (اردو) یاد کرنا۔

بخاطر داشتن استعمال۔ در خیال داشتن و یاد داشتن۔ صاحب رہنما ذکر ماضی مطلق این کردہ فرماید کہ (بخاطر داشت آن ایام را) یعنی آن زمانہ را در خیال داشت (اردو) خیال میں رکھنا۔ یاد رکھنا۔

بخاطر فلاں اصطلاح - بقول انند - ای برای خاطر فلاں مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ بلحاظ خاطر فلاں و بدلجوئی فلاں (علی خراسانی ے) از من کہ شہرہ ام بنظم افسانہ گوش کن ؛ یک حرف من بخاطر دیوانہ گوش کن ؛ (اردو) خاطر سے پاس و لحاظ سے جیسے "تمہاری خاطر - یا تمہاری خاطر سے یہ کام کروں گا" صاحب آصفیہ نے (خاطر) پر فرمایا ہے - مرضی - خوشی - پاس - لحاظ - جیسے تمہاری خاطر -

بخاطر گذار کردن مصدر اصطلاحی - گذشتن بخاطر باشد (ظہوری ے) زیاد من شود آلودہ خاطرش ترسم ؛ بخاطرش بکنم گر گذار منت ؛ (اردو) خاطر میں گذرنا - دل میں خیال آنا -

(الف) **بخاک افگندن** مصدر اصطلاحی بقول برہان و بحر و جامع و انند و ہفت (۱) کنایہ از مظلوم و خوار و تظلّم کردن و بخواری و زاری افگندن مؤلف عرض کند کہ (۲) معنی حقیقی این بر زمین افگندن است - صاحب جہانگیری در ملحقات ....

(ب) **بخاک افگندہ** را بمعنی مظلوم و خوار نوشتہ و صاحب رشیدی بر مظلوم قانع و خان آرزو در سراج ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول ہمین مصدر اصطلاحی است بہر دو معنی بالا - صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ (بخاک افگندہ داری) را اصطلاح قرار دادہ گوید کہ ای مظلومی داری و فریاد کہ اقول یعنی خوار و زبون داری و صاحب شمس ہمزبانش - وای بر محقّقین نازک خیال کہ (داری) را شریک اصطلاح کردند و مصدر اصطلاحی را گذاشتند (اردو) (الف) (۱) خوار کرنا - ذلیل کرنا - ظلم کرنا - (۲) زمین پر دے مارنا - گرانا - صاحب آصفیہ نے (دے مارنا) پر فرمایا ہے - پٹک دینا - پھینک دینا (ب) (۱) مظلوم - ذلیل - خوار - (۲) زمین پر گرایا ہوا -

(۳۴۹)

(۱۴۷۴) **بخاک انباشتن** اصطلاح ـ بمعنی سپرد خاک کردن و دفن کردن و خراب کردن (ظهوری ؎) حسن از غمزه چوں سناں بر داشت ؎ جگر عشق را بخاک انباشت ؎ (اردو) سپرد خاک کرنا ـ دفن کرنا ـ (خاک میں ملانا) بقول آصفیہ ـ برباد کرنا ـ اجاڑنا ـ خراب کرنا ـ

(۱۴۷۵) **بخاک برابر شدن** مصدر اصطلاحی ـ برباد شدن و ہمچوں خاک بی حقیقت شدن و معدوم شدن (صائب ؎) اگر سخن ز کسادی نشد بخاک برابر ؎ چرا بہم چو زنے گرد از کتاب بر آید ؎ (اردو) خاک میں ملنا ـ بقول آصفیہ برباد و بی نشان اور ناپید ہونا (میر ؎) ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر ؎ اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا ؎ ـ

بخاک برابر کردن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر و انند نیست و نابود کردن ـ خراب ساختن ـ خان آرزو در سراج ہم ذکر ایں کردہ (مولانا سحری ؎) چو سرو ناز تو مشکین لباس در بر کرد ؎ مرا چو سایہ بخاک سیہ برابر کرد ؎ صاحب انند این را مرادف (بخاک سیہ برابر کردن) گفتہ مولف عرض کند کہ (سیہ) را داخل اصطلاح کردن ـ از ذوق زبان بیرون و محقق را از پایۂ تحقیق می افگند ـ متعدی مصدر گذشتہ باشد (اردو) خاک میں ملانا ـ دیکھو بخاک انباشتن ـ

بخاک بردن مصدر اصطلاحی ـ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بگور بردن مولف عرض کند کہ داخل خاک کردن است (اردو) قبر میں لیجانا ـ

بخاک تیرہ برابر کردن مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج گوید کہ نیست و نابود کردن مرادف بخاک و بخاک سیہ برابر کردن ـ مولف عرض کند (بخاک برابر کردن) بجایش گذشت و تیرہ صفت خاک است و خارج از اصطلاح ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ ـ وای بر محققین با نام و نشان کہ موجد این قسم اصطلاحات باشند ـ

(اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک چسپانیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان وبحر وانند بمعنی خوار وزار و ذلیل ساختن مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بخاک انگندن۔

بخاک در کردن (۱۴۷۵) مصدر اصطلاحی۔ مرادف بخاک کردن وبخاک برابر کردن است کلمۂ در زائد باشد (انوری ۵) بخاک در کنش ہم زمانہ چون قارون ٭ بہا بر دہدش ہم زمانہ چون قارون ٭ (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر وانند دفن شدن (امیر آلہی ہمدانی ۵) روزی کہ در دیار محبت روم بخاک ٭ جبریل عشر خوان شود م بر سر مزار ٭ (اردو) دفن ہونا۔

بخاک ریختن (۱۴۷۶) استعمال (۱) بخاک انگندن باشد بمعنی حقیقی و (۲) ذلیل وخوار کردن مرادف بخاک انگندن (ظہوری ۵) بخاک ریختہ خونم کرشمہ رنگینی ٭ کہ عید از گل قربان گہش حنا بر داشت ٭ (صائب ۵) ز حطسۂ خون غزالان بخاک می ریزد ٭ اگر کمند خود از زلف مشکبار کنی ٭ (اردو) دیکھو بخاک انگندن۔

بخاک سیاہ برابر کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بحر وانند (وخان آرزو در سراج) این را مرادف (بخاک برابر کردن) نوشتہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمان است وہمان۔ لفظ سیاہ را در اصطلاح داخل کردن غلطی محققین با نام ونشان وسندی کہ بر (بخاک برابر کردن) گذشت سند این ہم (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک طپیدن (۱۴۷۷) مصدر اصطلاحی طپیدن بر زمین این معنی حقیقی است (صائب ۵) در عین وصل می طپد از تشنگی بخاک ٭ آنرا کہ شوق

تشنۂ دیدار کردہ است ؎ (اردو) تڑپنا۔ خاک پہ تڑپنا۔

(۲۲۸۶) **بخاک فشاندن** استعمال۔ ہماں بخاک افشاندن کہ گذشت (صائب ؎) پیش از خزاں بخاک فشاندم بہار خویش ؎ مرداں بہ گیری نگذاشتند کار خویش ؎ (اردو) دیکھو بخاک افشاندن۔

(۲۲۸۷) **بخاک کردن** مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) باصطلاح کشتی گیران حریف را بر زمین نواختن واز جا بر داشتہ بہر دو پا وبہر دو دست مثل چار وا استادن (میر نجات ؎) چہ عجب گر بزمین آری ودر خاک کنی ؎ یا فلاک کشتی خصمانہ خود پاک کنی ؎ و(۲) دفن کردن (سلیم ؎) سپہر را ز لباس عزا بروں آریم ؎ سر بریدۂ خورشید را بخاک کنیم ؎ صاحب بحر از زوائد معنی اول احتراز کند وبر (بر زمین انداختن) قانع وذکر معنی دوم ہم کند۔ مخفی مباد کہ از سند معنی اول (در خاک کردن) پیدا است۔ اگرچہ (بخاک کردن) و (در خاک کردن) معنی ہر دو یکی است ولیکن باعتبار لفظ سند پیش شدہ ازین تعلق ندارد (اردو) (۱) زمین پر دے مارنا (۲) دفن کرنا۔

(۲۲۸۸) **بخاک نشاندن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از ذلیل کردن (صائب ؎) افتادگی برآورد از خاک دانہ را ؎ گر دیکشی بخاک نشاند نشانہ را ؎ (اردو) ذلیل کرنا۔

(۲۲۸۹) **بخاک نشستن** مصدر اصطلاحی۔ انکسار کردن واین کنایہ باشد (ظہوری ؎) بہر است ہر کہ بنشیند بخاک از خاک برخیزد ؎ ز پا افتادہ ام دستی دہم کافلاک برخیزد ؎ (اردو) انکسار کرنا۔ منکسر ہونا۔ عاجزی کرنا۔

(۲۲۹۰) **بخاک وخون نشاندن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بحوالہ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف بخاک نشاندن کہ گذشت (صائب ؎) نشاندی

از فریب وعده صد بارم بخاک و خون ۔ نکردی شرم
یکبار از دل امیدوار من ۔ (اردو) دیکھو بخاک نشاندن ۔

بخاک یکسان کردن مصدر اصطلاحی ۔ خان آرزو و در سراج گوید که نیست و نابود کردن و خراب ساختن مؤلف عرض کند که مراد همان (بخاک برابر کردن) که گذشت (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن ۔

بخام کشیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته در پوست دباغت ناکرده کشیدن چه گنهگارا را در پوست خر و سگ و گاو می کشند (کلیم ۵)
شود ز لطف هوا بر تنش قبای حریر ۔ در این بهار گنهگار گر کشند بخام ۔
مؤلف عرض کند که فارسیان پوست دباغت ناکرده را خام گویند کذا فی البرهان ۔ که بجایش می آید و این مراد (بچرم خام کشیدن) است که گذشت (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن ۔

بخام گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند ۔ مراد (بخام کشیدن) که گذشت (باقر کاشی ۵)
نگه او جامه از تنش آزادگیم عریان ساخت ۔ یارب از پوست بر آرند و بخامش گیرند ۔
مؤلف عرض کند که خام بمعنی پوست خام است که می آید (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن ۔

بخ بخ اصطلاح ۔ بقول بحر و غیاث بهر دو بای مفتوح بمعنی خوش آمد و آفرین کلمه ایست که بوقت تحسین چیزی گویند مؤلف عرض کند که لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این به همین معنی کرده معاصرین عجم بر زبان دارند ۔ بخیال ما معنی خوش آمد متعلق باین نباشد و فارسیان در خیر مقدم استعمال این نکنند (اردو) دیکھو آفرین کے دوسرے معنے ۔

بخت بقول سروری و جهانگیری و جامع (۱) معروف که بعربی جدّ گویند ۔ صاحب برهان صراحت کند که مقصود از معروف طالع باشد ۔ صاحب رشیدی گوید که بمعنی بهره و حصه ۔ صاحب ناصری

فرماید که بمعنی آثار سعادت است عموماً و در خیر و شر استعمال می شود و بمعنی طالع مشهور و بمعنی حصّه و بهره نیز. صاحب فرہنگ فدائی گوید که آنچه را ہمون خوبی و نیکی و بلندی و فراخی و دستگاہ کنونۂ روزگار مردم است و نیز بمعنی بچم (طالع و نصیب و قسمت و سعادت) آمده و مردم آسوده‌ حال نیک بخت می نامند۔ صاحب سوار السبیل که محقق معربات است آورده که بخت لغت فارسی است بمعنی نصیبہ و سعادت۔ خان آرزو در سراج بحوالہ صراح فرماید که بمعنی بہره و حصّه معرّب است و بتحقیق خود گوید که بمعنی طالع که در فارسی مشهور است لغت عربی است نیز فرماید که شیخ بوعلی سینا را در شفا بحثی است در ابطال بخت و اتّفاق و از انجا معلوم می شود که معینش قریب بمعنی اتّفاق باشد که موجود شدن چیزے است بدون علّت تامّہ بہار گوید که بمعنی بہره و نصیب و بدینمعنی در عربی نیز آمده و در عرف بمعنی طالع مستعمل و۔ بد۔ برخوردار۔ برگردیده۔ برگشته۔ بزرگوار۔ بلند۔ بی اثر۔ بیدار۔ بی سرمایه۔ پریشان۔ پریشان روزگار۔ پریشان کار۔ پست۔ تباه۔ تلخ۔ توانا۔ تیره۔ جوان۔ چرب دست۔ خجسته فال۔ خفته۔ خواب آلوده۔ خواب رفته۔ خواب زده۔ خوابناک۔ خوابیده۔ دژم۔ دندان خای۔ رسا۔ زبون۔ زمین گیر۔ سخت گیر۔ سیاه۔ شکسته۔ شور۔ شوریده۔ ظلمت آفرین۔ عالی۔ عنان تافته۔ غنوده۔ فرخ۔ فرخنده۔ فرومایه۔ فیروز۔ قوی گردن۔ گرانخواب۔ مقبل۔ ملک گیر۔ ناتمام۔ ناشاد۔ نافرمان۔ نگون۔ واژگون۔ از صفات اوست۔ مؤلّف عرض کند که بمعنی بهره و نصیب لغت عرب است (کذا فی المنتخب) فارسیان استعمالش کرده اند و همین است جدّ لغت عربی بالفتح بمعنی بهره و بخت (کذا فی المنتخب)

که صاحب سروری بذیل بخت ذکرش کرده - وجا دارد که بقول غیاث بحوالهٔ جواهر الحروف مبدّل بخش باشد بمعنی بهره و نصیب وحصّه ـ بشین معجمه بدل شد به فوقانی چنانکه زخش و زخت اند رینصورت بخت را معرب بخش دانیم وعجبی نیست که فارسیان از بخت عربی به تفریس بخش کرده باشند والله اعلم بحقیقة الحال (سعدی ؎) یکی مشت زن بخت روزی نداشت ٭ نه اسباب شامش مهیّا نه چاشت ٭ (ناصری ؎) وید ار شد میسر و بوس وکنار هم ٭ از بخت شکر دارم واز روزگار هم ٭ (حافظ شیراز ؎) ما آزموده ایم درین شهر بخت خویش ٭ بیرون کشید باید ازین شهر رخت خویش ٭ (اردو) بخت بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - دیکھو اورند -

(۲) بخت - بقول سروری ورشیدی وسراج کابوس باشد وبقول برهان وجهانگیری سیاهی باشد که در خواب بر مردم افتد وآنرا فرنجک نیز گویند وبتازیش کابوس - صاحب جامع فرماید که سیاهی وواهمه که در خواب مردم را فروگیرد وآنرا فرنجک گویند - صاحب ناصری فرماید که دیوی را گویند که درخواب آدمی را فروگیرد ودر حقیقت آن مرضی است که مادّه اش بلغم است یا غلبهٔ سودا وعوام گمان دیوی کرده اند وانرا بختک و فرنجک گفته اند وکابوس بقول غیاث حالتی است که مرد خفته را فروگیرد وآنچنان باشد که آدمی شکل مهیب یا هنگامه آفتی درخواب دیده می ترسد - به نهجیکه بدن همه گران معلوم می شود وخروش کردن بآواز درست هم نتواند واکثر بودن این حالت را اطبّا مقدمهٔ صرع نوشته اند واین را ضاغوطه ویند لان نیز نامند وبفارسی سکاچه - بدینمعنی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) کابوس بقول آصفیہ عربی

اسم مذکّر۔ دیکھو استنبہ۔

(۳) بخت۔ بقول سروری جانوریست کہ ببلغ شبیہ باشد (شیخ آذری ؎) دابہ دیگرا ست بختش نام چون بپیرد شود سوام و ہمام ۔ و فرماید کہ این بیت شعر این است کہ نام یکی از دواب باشد چہ جانور شبیہ ببلغ را دابہ نگویند۔ صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج بر جانور شبیہ ببلغ اکتفا کردہ اند اشکال سروری نسبت اینمعنی معقول است واگر بر اعتبار صاحب جامع و ناصری کہ اہل زبانند نظر کنیم توانیم گفت کہ بخت بیان کردہ شیخ آذری ورای این باشد کہ در دواب ہم یافتہ می شود و جادارد کہ جانوری باشد شبیہ ببلغ کہ بر زمین سیر می کند خلاف بلغ کہ معنی حقیقی دابّہ ہر حیوانی کہ بر زمین راہ رود۔ بای حالِ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) ایک جانور ہے جو بلغ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جس کو فارسیوں نے بخت کہا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا۔ مذکّر۔

(۴) بخت۔ بقول برہان بضمّ اوّل نام پادشاہی بود۔ ظالم کہ بیت المقدّس را خراب کرد صاحب جامع گوید کہ او را بخت النصر ہم گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام مخرّب بیت المقدّس کہ آنرا بخت النرسی می خوانند و بخت النصر بصاد معرّب و مقلوب نرسی است و بایں نام دو تن بودہ اند اوّل بخت النرسی بزرگ از پادشاہاں کلدانیون بہ نینوی و آں مردی عادل بود و دوم خراب کنندہ بیت المقدّس کہ ظالم بود در میانۂ این دو نفر دویست و چہل و سہ سال فاصلہ بود ثانی را گویند مسخ شدہ است و در تواریخ مسطور۔ مؤلّف عرض کند کہ بخت بمعنی بندہ بر معنی ششم می آید و این مرکّب اضافی است و بس (اردو) بخت ایک بادشاہ کا

نام تھا جس نے بیت المقدس کو برباد کیا اسی کو بخت النصر بھی کہتے ہین اور کلدانیون کے ایک دوسرے بادشاہ کا بھی بخت نام تھا جو عادل تھا۔ مذکر۔

(۵) بخت۔ بالضم بقول صاحب ناصری بمعنی پسر و بقول بعض بندہ و این اصح است صاحب برہان بر بوخت گوید کہ بروزن سوخت بمعنی پسر و برادر دختر است و خان آرزو ہم در سراج بر بوخت فرماید کہ بمعنی پسر است و مخفف این بخت مؤلف عرض کند کہ فارسیان دختر را دخت و پسر را بخت گویند و بخت و دخت مخفف بختر و دختر باشد یکی از معاصرین زردشت می فرماید کہ بزبان ژند و پاژند پسر را بختر می گفتند و بنت را دختر ولیکن بختر بزبان معاصرین عجم باقی بماند (تمّ کلامہ) ما گوئیم کہ از اوراق کتب لغات ہم محو شد باالجملہ بخت مخفف ہمان بختر معدوم است کہ ما او را بر اوراق جا میدہیم۔ لغت فارسی زبان است آنچہ خان آرزو بخت را مخفف بوخت گوید سکندری می خورد بوخت و دوخت مزید علیہ بخت و دخت باشد بواو اظہار ضمہ کہ ترکیان در استعمال خود زیادہ کردہ اند و در فارسی ہم مستعمل شد و واو زائد در فارسی ہم می آید چنانکہ افتاد و اوفتاد (اردو) لڑکا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ابن۔ خلف۔ فرزند۔

(۶) بخت۔ بقول رشیدی بالضم بمعنی بندہ کہ بخت نصر بمعنی بندۂ بت کہ نصر نام داشت چہ او را پیش آن بت گذاشتہ بودند و بدان بت منسوب شد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ بختشوع کہ نصرانی بود بمعنی بندۂ ایشوع و ایشوع بزبان نصاری نام مبارک عیسی علیہ السلام و گوید کہ بدین معنی غیر فارسی است صاحب ناصری ہم ذکر

این کرده مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این همان پسر که بر معنی پنجم مذکور شد و مجاز بنده را گفته اند چنانکه غلام که بمعنی کودک است بر سبیل مجاز نوکر و بنده را گویند و این بلاشبهه لغت فارسی است چنانکه بر معنی پنجم مذکور شد نبیدانیم که خان آرزو چطور این را غیر فارسی گفته (اردو) بنده. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. غلام. نوکر. فرمان بردار دیکھو للیک

(الف) **بخت آزما** | اصطلاح. بقول بهار آزمودن بخت (خواجه نظامی ـه) که برخیز و بخت آزمائی بکن ٭ هلاک چنان اژدهائی بکن ٭ و فرماید که اگر یای معروف خوانند یای اژدهائی و آزمائی اول برای نسبت و ثانی مصدری خواهد بود. مؤلف عرض کند که (ع) کین ره که تو میروی به ترکستان است ٭ معنی حقیقی را میگذارد و معنی مصدری را بیان می کند. بخت آزما. (۱) بمعنی حقیقی امر حاضر است از (بخت آزمودن) و (۲) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آزماینده بخت و سند نظامی برای - - - - -

(ب) **بخت آزمائی کردن** | باشد بمعنی آزمودن بخت و (بخت آزمائی) حاصل بالمصدرش بمعنی آزمایش بخت. در کلام خواجه نظامی در آزمائی و اژدهائی هر دو یای معروف است ولیکن در آزمائی یای مصدری ست و در اژدهائی یای وحدت و شک نیست که یای وحدت را متقدمین فارسی مجهول گفته اند ولیکن در محاوره بر زبان فارسیان دائما معروف باشد. و بهار غلط می کند که یای اول آزمائی و اژدهائی را یای نسبت گوید حقیقت اینست که یای اول در هر دو زائد است که آزما را آزمای و اژدها را اژدهای کردند پس یای مصدری بر آزمای

زیادہ شدہ (آزمائی) شد و یای وحدت بر آژدہای زیادہ کردہ (اژدہائی) کردند حنیفا است از محققین با نام و نشان کہ حقیقت جویان محاورۂ ایران را بہ ترکستان می برند۔ قائل (اردو) (الف) (۱) بخت کی آزمایش کر (۲) بخت کو آزمانے والا (ب) بخت آزمائی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے بخت آزمائی پر فرمایا ہے نصیبہ کی آزمایش۔ مؤنث۔

بخت آور اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بختمند صاحب انند فرماید کہ آنکہ طالع خوب داشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آزمایندہ بخت و کنایہ از صاحب قسمت خلاف قیاس نیست و لیکن طالب سند باشیم (اردو) بختاور۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ صاحب نصیب۔ بھاگوان۔ خوش قسمت۔ نصیبہ ور ۔اقبالمند۔ طالعمند۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ بدنصیب کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے ''بڑا بختاور ریچہ ہے اسے عبد کو بھی چار پیسے نہین جُڑتے'' آپ فرماتے ہین کہ عورتین بُرے الفاظ کو زبان پر لانا بھی بُرا خیال کرتی ہین اس سبب سے وہ اکثر اچھے لفظون سے اس کا برعکس مراد لیا کرتی ہین (انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر بختاور اپنے حقیقی معنون مین ہے (بڑا) کے لفظ سے بر سبیل طنز اور قرینۂ مابعد بدنصیبی کے معنے پیدا ہوتے ہین لیکن محض لفظ بختاور مین بدبختی کے معنے نہین ہین۔

بخت اگر واری برو بر پشت خواب مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را برای طالع نیک استعمال کنند مقصود این است کہ بختوری را ضرورت سعی نیست اگر بغفلت خواب ہم کند بخت بیدار او را فائدہ رساند (اردو)

دکن میں کہتے ہیں ""تقدیر کو تدبیر کی ضرورت
نہیں "" سوتے کو جگا کر دیتا ہے ""

بخت باز آمدن | مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی بیدار شدن بخت و بلند شدن بخت
و این معنی کنایۃً پیدا می شود از معنی لفظی اینکہ
کہ واپس آمدن بخت است (سعدی ؏
بخت باز آید ازان در کہ یکی چون تو درآید
بر روی میمون تو دیدن در دولت بکشاید)
(اردو) تقدیر پھر جانا بقول آصفیہ۔ دن
پھرنا ۔ بھلے دن آنا ۔ تقدیر کا سامنے ہونا ۔
اقبال ہونا ۔

بخت بد با کسیکہ یار بود | مثل ۔ صاحبان
سگ گزد گر شتر سوار بود | خزینہ و امثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این
مثل را در مذمت بخت بد زنند مقصود اینست
کہ شتر سوار از بخت بد ایمن نباشد از گزیدن
موذی کہ سگ می جنبد و می گزد (اردو)
کبھی جب آئے تو اونٹ چڑھے کو کتا کاٹ
کھائے "" صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے

(۱) **بخت بد بین کز اجل ہم ناز می باید کشید** مثل
(۲) **بخت بد گردد اگر فالودہ دندان بشکند** بہار
بذکر ہر دو مثل گوید کہ ہرکدام مثل است مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این ہر دو مثل را در مذمت
بخت بد می زنند مقصود (۱) آنست کہ کسی کہ
بخت بد دارد ناز اجل می کشد یعنی بمیرد و
مقصود (۲) جزین نباشد کہ بخت کسی کہ
بد است اگر فالودہ خورد با وجود نرمی آن
دندان بشکند معاصرین عجم گویند کہ این مثل
از واقعۂ زبان زد عوام شد کہ کسی روزی فالودہ خورد
و سنگریزہ در و بود و آکل از و بیخبر چون بدندان
آمد ۔ دندانش بشکست و این اتفاقی بود کہ بروے
کار آمد و اگر ازین حکایت قطع نظر ہم کنیم مبالغہ
شاعری دانیم (اردو) برائی کا وقت آئے

(۳۶۱)

تو مصری سمجھکر سنکھیا کھائے ؎ یعنی دکن کی کہاوت
ہے دیکھو (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان شکن بد)

بخت برگشتہ | اصطلاح۔ بقول بہار (دل) بقلب
اضافت نگون بخت (سعدی ؎) الا تا نخواہی
بلا بر حسود ؎ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست
؎ مؤلف عرض کند کہ (برگشتن بخت) و
(بخت برگشتن) مرادف (برگشتن اختر) بمعنی
بدبخت شدن است و برگشتہ بخت و بخت
برگشتہ بدون اضافت بہ یائے مفعولی افادہ
معنی مفعولی کند یعنی کسیکہ بخت او برگشتہ ہست
یعنی بدبخت و (۲) اگر باضافت بخت خوانیم
مرکب توصیفی یعنی بختی کہ برگشتہ است (اردو)
(۱) برگشتہ بخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بدنصیب
بدقسمت۔ ابھاگی (۲) بری قسمت۔ مؤنث

بخت بلند | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
غیاث (۱) لقب امیرے زمیندار مؤلف
گوید کہ بدون اضافت بخت۔ اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی بخت ور و صاحب قسمت
و بلند طالع۔ اگر بدین اسم امیرے یا زمینداری
را مخاطب کنند جا دارد حیف است از
محققین بالا کہ بر تحقیق لفظ و معنی توجہی نکردند
و لقب امیرے را ذکر کردند و (۲) باضافت
۔ طالع بلند باشد کہ مرکب توصیفی است
(ظہوری ؎) بر لب چاہ ذقن دل ماندہ
از بخت بلند ؎ صدمہ بود آن دوستی و
لغزشی در کار داشت ؎ (انوری ؎)
گردون غبار پایۂ بخت بلند تو ؎ خورشید
عکس گوہر طرف کلاہ تست ؎ (اردو)
(۱) بلند قسمت یا بلند طالع بقاعدۂ فارسی
اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو صاحب قسمت
ہو۔ (۲) بلندی قسمت۔ قسمت کی بلندی
۔ مؤنث ۔

بخت بلند پایہ | استعمال۔ بمعنی بخت بلند
و طالع بلند۔ مرکب توصیفی است (ظہوری)

ع) بخت بلند پایهٔ ظهوری موافق است که ٭ خود را مگر بپاس کسی سرفراز کن ٭ (اردو) دیکھو بخت بلند ۔

(۳۴۹۳) **بخت بهاری** | اصطلاح ۔ کنایه از بخت خوش و بخت بلند مرکب توصیفی باشد (ظهوری ع) خار و خس کوئی شدم از بخت بهاری ٭ در خاطرم افتاد که گلزار برایم ٭ (اردو) دیکھو بخت بلند ۔

(۳۴۹۴) **بخت بی برگ** | اصطلاح ۔ کنایه از بخت بد مرکب توصیفی است (ظهوری ع) غبار دل یقین دانم نخواهم داد بار ٭ زد نهال بخت بی برگ من و بر بار زد ٭ (اردو) بُری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت بیدار | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی بختاور مقابل خوابیده بخت مؤلف عرض کند که این معنی بدون اضافت باشد ۔ اسم فاعل ترکیبی و اگر باضافت خوانیم (۲) بختی که بیدار است یعنی طالع بلند و خوش (ظهوری ع) چه احتیاج به تلقین بخت بیداران ٭ بس است مایهٔ خواب پسین فسانهٔ تو ٭ (واله ع) سر غرور من و پای بخت بیداران ٭ بصد فسانه رگ گردنم بخواب شده ٭ (انوری ع) بخت بیدار تو حق لاینام ٭ ملک تائید تو ملک لایزال ٭ (ظهوری ع) بخت بیدار ز چشم تو فسونی آموخت ٭ که کند خواب ترا عاشق افسانهٔ ما ٭ (اردو) (۱) بیدار بخت بقول آصفیه ۔ اقبالمند ۔ خوش نصیب (۲) طالع بیدار ۔ مذکر ۔ جاگتی ہوئی قسمت ۔ اچھی قسمت

(۳۴۹۵) **بخت پست** | اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد مقابل بخت بلند (ظهوری ع) گر مدعی رود بفلک زیر دست ماست ٭ بالا دویش اینهمه از بخت پست ماست ٭ (اردو) طالع بلند کا نقیض ۔ بُری قسمت مؤنث ۔

بخت تر اصطلاح - بقول اننذ و بہار مرادف بخت سبز کہ می آید سند استعمال پیش نشد - مرکب توصیفی است و موافق قیاس معاصرین عجم بر زبان ندارند - بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) اچھی قسمت - مؤنث -

بخت تلخ اصطلاح - مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظہوری ؎) فرو میریزم از رخ گریۂ شوری مگر روزی ؛ بہ بخت تلخ من قندی بدرخند دنمکدانش ؛ (اردو) بری قسمت - مؤنث -

بخت تیرہ گردیدن مصدر اصطلاحی - سیاہ شدن بخت و کنایہ از بد شدن طالع باشد (استاد عجم ؎) ہر کرا بخت تیرہ تر گردد ؛ اسپ او در طویلہ خر گردد ؛ (اردو) بخت تیرہ ہونا - قسمت بری ہونا -

بخت جوان اصطلاح - بقول بہار (۱) آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و بدین معنی جوان بخت ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ بدون اضافت است و (۲) باضافت مرکب توصیفی کنایہ از بخت نیک و طالع بلند (انوری ؎) بخت است جوان اہل جہان را بحقیقت ؛ یارب تو نگہدار مر این بخت جوان را ؛ (ولہ ؎) آنجا کہ ظل دامن بخت جوان تست ؛ از چاہ جیب پیرہن چرخ پیر باد ؛ (اردو) (۱) جوان بخت - بقول آصفیہ - جوان نصیبے والا اقبالمند - بختاور - خوش نصیب (ذوق ؎) اے جوان بخت مبارک تجھے سر پر سہرا ؛ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا ؛ (۲) طالع بلند - مذکر - اچھی قسمت - مؤنث -

بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکند مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجی بخت بلند

استعمال کنند و اصطلاح بخت خندان بمعنی بخت خوش و طالع بلند ازین مثل ۔ بن وجہ حاصل می شود ۔ مبالغۂ شاعری است کہ سندان را بدندان شکستن گفتہ اند (اردو) دکن مین کہتے ہین ؏ قسمت لو ہا چبائے بدقسمت سے کھوا نہ کھایا جائے ۔

بخت خام کار اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است کنایہ از بخت بد (ظہوری ؎) توشۂ آوارگی بخت است بخت خامکار ٭ می کنم صد سعی در نا رفتن اما می روم ٭ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت خفتہ اصطلاح (۱) مقابل بخت بیدار کہ کنایہ از بخت بد ۔ مرکب توصیفی است معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ؎) غالباً مردہ بخت خفتۂ من ٭ ورنہ خواب اینقدر ملنی باشد ٭ و (۲) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی کسی کہ بخت او خوابیدہ است ۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) طالع خوابیدہ بقول آصفیہ بخت خفتہ ۔ سویا ہوا نصیبا ۔ (آزردہ ؎) یہ طالع خوابیدہ جاگے ہین نہ جاگین گے ٭ لگ جائیگی آنکھ اپنی جب وقت دعا ہوگا ٭ (۲) وہ شخص جو بدقسمت ہو ۔

بخت خندان اصطلاح ۔ مرکب توصیفی بمعنی بخت بلند و بخت خوش باشد سند این من وجہ از مثل (بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکند) پیدا است کہ بجای خوش گذشت (اردو) اچھی قسمت ہونا ۔

بخت خواب آلود اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است مرادف بخت خفتہ (ظہوری ؎) بروی بخت خواب آلود اشک غصہ زد آبی ٭ برای پاس دولت دیدۂ بیدار بیدار شد ٭ (اردو) دیکھو بخت خفتہ ۔

بخت خواب آلود را فالودہ دندان شکن مثل

(۳۴۹۸)

(۳۴۹۹)

صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بحق بدبخت استعمال کنند واین مبالغۂ شاعری است که دندان از فالوده می شکند واین مرادف (بخت بد گردد اگر فالوده دندان بشکند) باشد که بجایش گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ بدقسمت اگر فالوده کھاے تو دانتون سے چبایا نہ جاے ؎

بخت داری برو بہ پشت بخواب | مثل صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را برای طالع نیک می نہند مقصود انیست که چون صاحب بخت ہستی برو وخواب کن ضرورت تدبیر و دوادوی ندارد این ہمانست که بزیادت لفظ اگر گذشت (اردو) قسمت والے کو خدا چھت پھاڑ کر دیتا ہے ؎ یہ کہاوت دکن مین مستعمل ہے مقصد یہ ہے که صاحب قسمت کو کسی فکر و تردد اور کوشش کی ضرورت نہین ہوتی۔

(۳۲۰۰) **بخت داشتن** | مصدر اصطلاحی صاحب قسمت بودن است (سعدی ؎) یکے مشت زن بخت روزی نداشت ؎ نہ اسباب شامش مہیا نه چاشت ؎ (اردو) صاحب قسمت ہونا۔ صاحب تقدیر ہونا۔ طالعمند ہونا

(۳۲۰۱) **بخت دژم** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد که دژم بقول برہان بمعنی افسرده وغمگین می آید (انوری ؎) یک ناله که کلک تو کند در مدد ملک ؎ آنجا که عدو عشوه دہد بخت دژم را ؎ (اردو) بُری قسمت ہونا

بخت دندان خای | اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و بحر و سراج و (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از طالع ناموافق و بخت ناسازگار (حکیم خاقانی ؎) چون کنار شمع بلبنی ساق من دندانه دار ؎ ساق من خائیده گوئی

بخت دندان خای بین ہا مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و (دندان خای) اسم فاعل ترکیبی که بصفت بخت آمده مخفی مباد که (دندان خائیدن) بمعنی جاویدن دندان است که در عالم غصہ رو نماید پس معنی لفظی این بخت غصہ ور باشد و کنایه از بخت ناموافق (اردو) بری قسمت ۔ مونث ۔

بخت دو ماه اصطلاح ۔ بقول ہفت قلزم باضافت ۔ بختی که اقبال او را ثبات دوامی نباشد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ۔ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم (بخت چند روزہ) گویند مشتاق سند باشیم (اردو) چند روزہ خوش قسمتی ۔ مونث ۔

بخت دون اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد و طالع زبون (ظہوری ؏) ریاضت ہاے عشقم دادہ استعداد وصل اما ہا ہنوز م رہ بہ بزم یار بخت دون نیند از د ہا (اردو) بری قسمت ۔ مونث ۔

بختر بقول صاحب فرہنگ فدائی که از معانی عجم بود (۱) نام بختتین شہر بلخ مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی پسر که صراحتش بر معنی پنجم بخت گذشت بخیال ما بختر بمعنی اول مرکب است از بخت و راے مہملہ که افادۂ معنی نسبت کند بمعنی منسوب بہ بخت چنانکه انگشت و انگشتر و بخت بہ معنی اول بمعنی چہارم اوست که نام دو پادشاہ است جادارد که واقعۂ تاریخی این شہر خصوصیتی داشتہ باشد بایکی از ان ہر دو شاہ (اردو) (۱) بلخ ۔ مذکر ۔ ایک قدیم اور مشہور شہر ہے خراسان مین واقع (۲) دیکھو بخت کے پانچوین معنے ۔

بخت روز افزون اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بلند و مساعد و معنی لفظی این بختے که روز بروز بلند شود (انوری ؏)

(۳۷۰)

بخت روز افزون و فرخ روز و شب ٭ جاودان دولت فزا و خصم کاه ٭ (اردو) اچھی قسمت۔ روز افزون قسمت۔ مؤنث

بخت زبون اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظهوری ؎) شاه باز من که عنقا را بد اندیشئه ٭ در شکارش باشد بخت زبون سر داده ایم ٭ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

(...)

بخت سازوار اصطلاح۔ مرکب توصیفی است۔ بمعنی بخت مساعد (انوری ؎) تا مخالف گشت بخت سازوارم کار من ٭ راست چون زلف نگارستان پریشان آمد است ٭ (اردو) اچھی قسمت۔ مؤنث

(...)

بخت سبز اصطلاح۔ بقول بحر طالع خوب بهار گوید که کنایه باشد مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است مخفی مباد که سبز بقول (خان آرزو در سراج) بمعنی نیک هم آمده پس معنی این بخت نیک درست است۔ (صائب ؎) درین بستان سر اسبز است از ان بخت حنا دائم ٭ که مشت خون خود در دست و پای یارمی ریزد ٭ (وله ؎) بخت سبزی ز خدا همچو حنامی خواهم ٭ که بعالم رخ پر خون بکف پای کسی ٭ (وله ؎) سبز داری از وجود خاکی من مانده است ٭ بخت سبزی کو که منظور نظر گردم ترا ٭ (وله ؎) حسن فیض آب خضر از عشق صائب می برد ٭ بخت سبز شمع از چشم تر پروانه است (اردو) اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت سپید / **بخت سفید** اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث بمعنی بخت نیک مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و سفید مبدل سپید که بای فارسی به فا بدل شود چنانکه گوسفند و گوسپند (ظهوری ؎) بخت سپید ساخته شام و سحر مرا ٭ روزم

سیاہ کردۂ زلف چو تیر تست ۞ (اردو) اچھی
قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سیہ | اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است
بمعنی بخت بد کہ فارسیان سفید را برائے نیکو
استعمال کنند و سیاہ را برائے بد (ظہوری ؎)
بخت سیہ است اگر ظہوری ۞ در سند ہماے
رشک زاغ است ۞ (ولہ ؎) پریشانم
از طرّہ او بگویم ۞ کہ طرفی ز بخت سیہ بر نہ بستم
۞ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سیہ کار | اصطلاح ۔ کنایہ از بخت بد
(صائب ؎) صائب وداع بخت سیہ کار
خویش کن ۞ این سرمہ را بخاک صفاہان چہ می بری
۞ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت شور | اصطلاح ۔ بقول بحر طالع نحس
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از طالع بد
(ظہوری ؎) بخت شورم چہ تمنای خوشی
بختہ کجاست ۞ خوان وصلی کہ بران بوسہ
نمک چش باشد (اردو) بری قسمت مؤنث

بختک | اصطلاح ۔ این ہمان است کہ بر
معنی دوم بخت بقول صاحب ناصری مذکور
شد ولیکن محققین فارسی زبان ازین ساکت ۔ با غلبا
ناصری جا دادہ ایم کہ از اہل زبانست و خود آ
لغت مستقل بدین اسم قائم نکرد (اردو)
دیکھو بخت کے دوسرے معنے ۔

بخنکار | اصطلاح ۔ بقول ناصری بر وزن گفت یار نطول را گویند و آن دوائی چند است
کہ باہم جوشانند و بدن بیمار را بدان شویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد مخفی مباد کہ بخنگاو بہ واو آخر عوض رائے مہملہ بہمین معنی می آید ضرور
نباشد کہ صاحب ناصری تسامح کرد یا نقل نویسش واو را رائے مہملہ نوشت و اگر سند استعمال
این پیش شود توانیم عرض کرد کہ کاف فارسی بعربی بدل شد چنانکہ گند و گند و واو بدل شد

بہ راے مہملہ چنانکہ کلاو و کلار۔ صراحت ماخذ این بر بخبتگاو می آید (اردو) دیکھو بخبتگاو۔

بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد ۔ مثل
صاحبان محبوب الامثال و خزینہ و امثال فارسی
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت۔ مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت
می زنند و ما شنیدہ ایم کہ بر زبان معاصرین عجم
درین مثل کاف بیان و لفظ تازی نیست میگویند
"بخت برگردد اسپ خر گردد" یکی از معاصرین
عجم با ما گفت کہ این مثل متعلق است با حکایتی
گویند کہ گدائی را سلطانی اسپی عطا کرد او
بخانہ برد و ذریعۂ حفاظت نداشت شب
عیاران اسپ را دزدیدند و خری را بجایش
گذاشتند۔ بامداد گداے بیچارہ فغان برداشت
و بر زبان سوقیان عجم این مثل آمد (اردو)
"کم بختی آئے گھوڑا گدہا بنجاے" دکن میں
مستعمل ہے۔

بخت گاو اصطلاح۔ صاحب سروری
بحوالۂ ساجی فرماید کہ بضم با و سکون خاے
معجمہ و تاے قرشت با کاف فارسی اخلاطیکہ
با یکدیگر بجوشانند و بدن بیماران را بآن
شویند و آن را بعربی نطول گویند بنون
و طاے مہملہ و گوید کہ بخاطر میرسد کہ بباے
فارسی باید صاحبان برہان و انند و ہفت
ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (بختہ
گاو) بباے فارسی و کاف عربی بہمین معنی آمدہ
و این ہمانست کہ بر اسپرم آب مذکور شد۔
خان آرزو در سراج بر بخبتگاو بہ باے فارسی
و کاف عربی گوید کہ مرادف بخبتکاب است
و فرماید کہ بخبتگاو مبدل بخبتکاب و تحقیق آنست
کہ اصل این (بختہ اوک) بود کہ کاف نسبت
درین داخل است۔ قلب نمودہ بخبتگاو
ساختہ اند چنانکہ آبشخور کہ در اصل آبخورش
بود نیز فرماید کہ رشیدی کہ معنی ترکیبی آن

آب پختہ گفتہ غافل (انتہی) بخیال مؤلف اصل
ہمہ پختاپک بود مرکب از پخت و آب و کاف
نسبت و جا دارد کہ کاف آخر را زائد گیریم
معنی لفظی این چیزیکہ پختہ شد با آب مخفی مباد
کہ پخت اسم مصدر و حاصل بالمصدر پختن
است و مراد از جوشانیدہ کہ تعریفش بالا مذکور
شد و آب بہ تبدیل موحدہ با واو آو شد و این
بجای خودش گذشت و کاف آخر را لقاعدہ
قلب بعض بعد لفظ پخت آوردند (پختاو)
شد و در اصطلاح زیر بحث موحدہ عوض بای
فارسی و کاف فارسی بعوض کاف عربی بر سبیل
تبدیل است چنانچہ تپ و تب و گند و کند
(اردو) دیکھو اسپرم آب۔

بخت گر برگردد از پالودہ دندان بشکند

بخت گر یاری دہد دندان سندان بشکند
مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر
این کردہ اند و ما حقیقت این را بر بہر دو
مثل گذشتہ ذکر کردہ ایم کہ در ملحقات (بخت)
پیش ازین گذشت (اردو) دیکھو (بخت
چون خندان بود سندان بدندان بشکند)
و (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان بشکند)

بخت مراد | اصطلاح۔ کنایہ باشد از
از بخت خوش (ظہوری ع) کا لای
دوستداری تا کسی کساد باشد ٭ خوش آنکہ
رخت ما را بخت مراد باشد ٭ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت مساعد | اصطلاح۔ بخت موافق
و بخت خوش باشد (انوری ع) حبذا
بخت مساعد کہ سوی حضرت شاہ ٭ مرد
کرد و رہم داد پس از چندین گاہ ٭ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت مند | اصطلاح۔ بقول بہار و انند
آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و فرماید کہ بدین
معنی جوان بخت نیز آمدہ (ابوطالب کلیم)

کلیم تشنہ کہ لب را بگریہ تر سیکرد ؎ ز بخت مندی میراب آب حیوان بود ؎ مؤلف عرض کند کہ سند بقول برہان بمعنی صاحب وخداوند است چنانکہ دردمند وحاجتمند پس معنی لفظی این صاحب قسمت وکنایہ از خوش قسمت باشد (اردو) قسمت والا۔ بقول آصفیہ خوش نصیب۔ صاحب اقبال۔ بھاگوان نیک طالع۔

(۶۰۹) **بخت ناساز** اصطلاح۔ کنایہ از بخت بد و بخت ناساعد باشد مرکب توصیفی است (صائب ۵) نیم سنگ فلاخن لیک دارم بخت ناسازی ؎ کہ برگرد سر ہر کس کہ گردم دورم اندازد ؎ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث۔

(۶۱۰) (الف) **بخت نافرمان** اصطلاح۔ ہر دو
(۶۱۱) (ب) **بخت ناساعد** بمعنی بخت بد است و مرکب توصیفی است (ظہوری الف ۵) گشت حاصل رتبۂ فرماندہی از فقر عشق ؎ بخت نافرمان بفرمان گر نباشد گو مباش ؎ (انوری ب ۵) لے بخت ناساعد باری تو خود چہ چیزی ؎ وے یار ناموافق آخر تو با کہ مانی ؎ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث۔

(۶۱۲) **بخت ناہموار** اصطلاح۔ مرکب توصیفی است کنایہ از بخت بد و ناساعد مقابل بخت موافق و بخت مساعد (ظہوری ۵) دلم گردیدہ نازک شیشہ دارم یاز میل رم ؎ کہ رہ بر سنگ لاخ بخت ناہموارم اندازد ؎ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث۔

(۶۱۳) **بخت نر و مادہ** اصطلاح۔ بقول مؤید بختی کہ اقبال اور ادوامی نباشد مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ سند استعمال ہم پیش نشد معاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) وہ قسمت جو کبھی اچھی رہتی ہے اور کبھی بُری۔ مؤنث۔

(۶۱۴) **بخت نگون** اصطلاح۔ مرکب توصیفی است

کنایہ از بخت بد (ظہوری ے) کار دل از	رفت و در چاہ زنخدان کہنہ شد ہ (اردو)
یاری بخت نگون گردید پست ہ پایش از جا	بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بختو بقول سروری ۔ بخائے معجمہ و تائے قرشت بوزن بدخو (۱) رعد باشد (شمس فخری ے) ز رشک کلک تو نالہ کند ابر ہ کہ خلقش نام کردستند بختو ہ و فرماید کہ در یکی از نسخ (بخنو) بہ نون بنظر رسیدہ بوزن شبرو ۔ نیز فرماید کہ در فرہنگ بضم با و تا آوردہ بمعنی (۲) ہرچہ غرندہ باشد عموماً و رعد خصوصاً ۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بختو و بختور و بختوہ ہرسہ با اول مضموم و ثانی زدہ و تای فوقانی مضموم ہرچیز غرندہ را گویند عموماً و رعد را خصوصاً صاحبان برہان و جامع ہم بانش صاحب ناصری بذکر معنی جہانگیری فرماید کہ این را بفارسی تندر ہم گویند و فرماید کہ در فرہنگ بجاے تا نون آوردہ و بختوہ و بختور بہ اضافہ ہا و را ہم ذکر کردہ ہمہ بہ تصحیف خواندہ اند اما در نسخۂ معتبرہ مثل تفسیر ابوالفتح رازی و در سامی فی الاسامی بمعنی (۳) برق گفتہ اند و اعتماد بر قول ایشان بیشتر است فظاہرا مشترک است در معنی رعد و برق خان آرزو در سراج گوید کہ معلوم میشود کہ بختو بجاے مہملہ و تاے قرشت رعد است و چون حاے مہملہ در فارسی نیامدہ پس بختو بدین معنی بخاے معجمہ و تاے قرشت خواہد بود و بنون بمعنی برق و از شعر رودگی چنان معلوم میشود کہ بختو بمعنی رعد بتاے قرشت است بفتح تا (ے) چون ببانگ آمد از ہوا بختو ہ می خورو بانگ چنگ و رود شنو ہ مؤلف عرض کند کہ صاحب سروری ہمین شعر رودگی را بلند بخنو آوردہ کہ بنون عوض فوقانی می آید و قافیہ مصرع دوم کہ روی آن نون است

تائیدش می کند اگرچه دریجا اختلاف آن هم جائز است وخیال خان آرزو در اعراب نون که بفتح گیرد درست است وآن مخصوص باشد بالخنو که بنون سوم می آید صاحب سروری آنرا بکسر اوّل نوشته ولغت زیر بحث بالضّم است آنچه خان آرزو بخیال خود اصل این لغت را به حاے حطّی بمعنی رعد خیال کرده بے دلیل محض نمی گوید که لغت کدام زبان بود که فارسیان به تبدیل حاے حطّی به خاے معجمه بخنو کردند زیرا که بحنو به حاے حطّی بدین معنی در کلام عرب نیامده و محقّقین ترکی هم سکوت کرده اند وتبدیل حاے حطّی با خاے معجمه بالعکس آن هم در قواعد فارسی نیست واے بر تحقیقش که ادعای بی دلیل وخلاف قیاس کند ما بحدیکه جستیم وغور کردیم ماخذ این غیر این نباشد که بخنو اصل است بالضّم و فوقانی مضموم اسم جامد فارسی زبان و بخنور و بخنوره که می آید مزید علیه آن بزیادت راے مهمله وهای هوز چنانکه شنا وشنار وخونخوار وخونخواره وآنچه بخنو به نون عوض فوقانی می آید آن هم اسم جامد است۔ جا دارد که آن را مبدّل گیریم وهمین یک لغت را سند تبدیل فوقانی به نون قرار دهیم که بخنوه به نون وهاے هوّز هم به همین معنی می آید۔ اختلاف اعراب نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است دیگر هیچ آنچه صاحب ناصری غیر (بخنو۔ به فوقانی) دیگر لغات را تصحیف گوید حقیقت رائی جدید جائی که تبدیل وزیادت موافق قیاس باشد آن را تصحیف نام نهادن خطاست۔ حالا عرض می شود نسبت معنی که از سند شمس فخری وروودگی معنی رعد متحقّق است آنانکه بمعنی برق هم گرفته باشند آنرا مجاز گوئیم وآنچه خان آرزو (بخنو۔ به نون سوم) را مخصوص به برق کند هم بے دلیل است

چون از ماخذ بخنو خبر ندارد واین تخصیص را از کجا می آرد (خان آرزو بحواله قوسی) وصاحب سروری بحواله نسخه وفائی بخنو به فوقانی) را بمعنی (۴) شوے مادر آورده وصاحب برهان همین معنی بر (بخنو - به نون سوم) نوشته گوید که پدر اندر را گویند که شوهر مادر باشد مؤلف عرض کند که مقصود شان جز این نباشد که پدر ربیب و بدین معنی هم اسم جامد فارسی زبان گیریم وجا دارد که استعارهٔ باشد از معنی اول که پدر - یا ربیب خود بانگ زند همچون رعد ومحبت وشفقت پدری ندارد چنانکه با پسر خود اگرچه این بد اخلاقی با جهلا مخصوص است ولیکن اعتبار بکثرت عمل است - که سوقیان عجم پدر اندر را بختو نام نهادند (اردو) (۱) رعد - مذکر - دیکھو بخنو (۲) ہر گرجنے والا (۳) برق - مؤنث - دیکھو اورخش (۴) سوتیلا باپ بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - وہ باپ جسکے نطفہ سے آپ نہو - سگے باپ کا نقیض - دوسرا باپ -

بخت واتفاق اصطلاح - بقول انند وغیاث منفعت کثیر حاصل شدن کسی بلا وجه وبے سعی وتلاش چنانچه مال یافتن کسی در زمین یا در راستے چاه کندیدن وفرق درمیان (بخت واتفاق) آنکه بخت خاص است واتفاق عام اگر یافتن منفعت کثیر است بخت گویند واگر یافتن چیز بمقدار است چنانچه پارهٔ شیشه یا پارهٔ ظروف چینی درین چاه نو کندیده یافتن یا پیش آمدن مکروهی که در آنجا وجودش متصور نباشد اتفاق گویند - مؤلف عرض کند که حیف است که محققین بالا تطویل بخت را پسندیدند معاصرین عجم با ما اتفاق کنند که (بخت واتفاق) بجائی مستعمل می شود که چیز

خلاف توقع بدست وبظہور آید دیگر ہیچ (اردو) بخت واتفاق۔ اردو مین بھی مستعمل ہے۔ (فارسی ترکیب) جیسے ”بخت واتفاق کی بات ہے کہ انکو نوکری ملگئی یا خزانہ ہاتھہ آگیا“

بخت ودولت بکاردانی نیست | مثل صاحب گلدستہ ذکر این کردہ۔ مال سعدی شیرازی است کہ صورت مثل گرفت ومصرع ثانی این ”جز بتائید آسمانی نیست“ مقصود اینست کہ بسے از ناواقفان کار خوش بخت وصاحب دولت می شوند۔ فارسیان این مثل را برای طالع مندان می زنند۔ مرادف (اگر روزی بدانش برفزودی) (اردو) دیکھو۔ اگر روزی بدانش برفزودی۔

بختور | اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اول مضموم ثانی زدہ وتای فوقانی مضموم (۱) مرادف معنی اول ودوم بختو کہ گذشت (استاد رودگی ۵) عاجز شود زرشک دو چشم وغزو من ہا ابر بہار کاہی وبختور در مطیرہ وبقول برہان بفتح اول ہم آمدہ صاحبان رشیدی وسراج ہم ذکر این کردہ اند وما بذیل بختو بحث این ہم کردہ ایم وصاحب برہان فرماید کہ (۲) بفتح اول ورابع بمعنی صاحب بخت باشد وباین معنی بروزن فغفور ہم درست است صاحبان جامع وہفت ہم زبان نیز مؤلف عرض کند کہ ور بقول برہان بالفتح بمعنی صاحب وخداوند ودارندہ وقتی کہ با کلمہ ترکیب شود ہمچو دانشور وتاجور وبارور موافق قیاس است ومعاصرین عجم بر زبان دارند وآنچہ صاحب برہان این را بہمین معنی بروزن فغفور گرفتہ است مشتاق سند استعمالش باشیم اگرچہ قول جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را کافی است (اردو) (۱) دیکھو بختو (۲) صاحب قسمت۔

بختوہ | اصطلاح۔ بحث این بر بختو گذشت

و خبر نیست کہ این مزید علیہ بختو باشد	(اردو) دیکھو بختو۔

بختہ بقول سروری بروزن تختہ (۱) گوسپند سہ سالہ باشد یا چہار سالہ (سوزنی ؎) چو گرگ گرسنہ اندر رفتہ میان رمہ ٭ چہ میش و چہ برہ دندانش را چہ بختہ چہ شاک ٭ و بحوالۂ نسخۂ میرزا فرماید کہ گوسپند نر سہ سالہ صاحبان جہانگیری و جامع ذکر معنی آخر الذکر کردہ اند (حکیم نزاری ؎) بدین شکرانہ داد آن ہزرہ اندیش ٭ دو پانصد بختہ فربہ بدرویش ٭ صاحب رشیدی بر گوسپند سہ سالہ قانع و بقول برہان و ناصری گوسفند نر سہ سالہ یا چہار سالہ و خان آرزو در سراج ذکر بعضے اقوال بالا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بخت بالضم بمعنی پسر بمعنی بخت گذشت فارسیان ہاے نسبت در آخرش زیادہ کردہ گوسپند نر جوان را نام نہادند کہ سہ سالہ یا چہار سالہ باشد و راے این ماخذی متحقق نمی شود (اردو) تین یا چار سالہ عمر کا نر بکرا۔ مذکر۔

(۲) بختہ۔ بقول برہان و جامع و ناصری و سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی ہر چیز پوست کندہ صاحبان رشیدی و جہانگیری می فرمایند کہ چیزے کہ پوست آن را باز کردہ باشند (اثیر الدین اخسیکتی ؎) باز نزا کہ شاہ طیور است چون عقاب ٭ از گوسفند بختۂ افلاک گشتہ باد ٭ (حکیم سنائی ؎) صحن حلوا و مرغ و نادہ نان ٭ پختہ بختہ برۂ بریان ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است مخصوص براے گوسپند پوست کندہ و مجاز مجاز براے ہر چیز پوست کندہ (اردو) چمڑا اچھیلا ہوا بکرا اور ہر چیز جس کا پوست نکالے ہوں۔ مذکر۔

(۳) بختہ۔ بقول سروری و برہان و جامع بحوالہ نسخۂ میرزا بمعنی دنبۂ فربہ۔ صاحب مؤید فرماید کہ دنبۂ فربہ و پرورده۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده گوید کہ ہمان معنی اوّل است مؤلّف را با خان آرزو اتفاق است و اگر بہ صفت فربہی مخصوص کنیم مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) موٹا اور تیار۔ دنبہ۔ مذکّر۔ صاحب آصفیہ نے دُنبہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکّر بمینڈھا۔ دکن میں دُنبہ اُس خاص قسم کے مینڈھے کو کہتے ہین جنکی دُم چوڑی اور زبردست ہو کہا جاتا ہے کہ اسکی نسل عرب سے ہند مین لائی گئی۔

(۴) بختہ۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ گوسپندی خایہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد بخیال ما مجاز معنی اوّل است وبس و بلحاظ معنی خاص قول صاحب سروری بمشابہ سند است کہ از اہل زبانست (اردو) خصّی کیا ہوا بکرا۔ مذکّر۔

(۵) بختہ۔ بالفتح بقول رشیدی محصّلے کہ شب در خانۂ رعایا نزول کند و فرماید کہ بیشتر در گیلان مستعمل و بقول برہان و جامع محصّل و تحصیلدار۔ صاحب ناصری بنقل قول رشیدی گوید کہ اصل این بختہ بضمّ خا بوده یعنی شب بخفتہ چہ بلفظ دری تبرستان خُتہ مخفّف خُفتہ و گُتہ مخفّف گفتہ متداولست خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کرده مؤلّف عرض کند کہ ما نسبت ماخذ این با صاحب ناصری اتفاق داریم کہ از اہل زبانست۔ (اردو) وہ محصول دار جو رعایا کے گھر مین شب باش ہو یعنی رعایا کا مہمان۔ مذکّر۔

بختیار	اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف بخت جوان کہ گذشت مؤلّف عرض کند	کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بخت معین و یار اوست کنایہ از خوش نصیب

(اردو) دیکھو بختاور۔

بختیاری اصطلاح۔ یاے مصدری بر لفظ بختیار افزودہ اند۔ بمعنی خوش قسمتی است (ظہوری ے) ہر کسے در ماندۂ آوردہ از روز نخست ؛ بختیاری از ظہوری اختیاری بر نداشت ؛ (اردو) بختاوری۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ خوش قسمتی۔

بخجد بقول برہان وسروری وجامع وناصری وسراج بروزن بخشد ریم آہن را گویند (شمس فخری ے) گر آہنگران شکر جود تو گویند ؛ بکورہ درون زر شود جملہ بخجد ؛ مؤلف عرض کند کہ ریم آہن کثافت آہن است کہ در آتش جدا شود (کذا فی البرہان) ترجمۂ آن بعربی خبث الحدید است اسم جامد فارسی قدیم (اردو) لوہے کا میل جو گلانے سے جدا ہوتا ہے۔ مذکر۔

بخجیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی دراز وطویل کردن و (۲) حصار و احاطہ کردن و (۳) گرد گردیدن و (۴) خود را آزار دادن وفرماید کہ بجیم فارسی ہم می آید صاحب بحر پخچیدن بباے فارسی اول وخاے دوم وجیم فارسی سوم گوید کہ بمعنی فرسودن وکوفتہ شدن وپہن گردیدن است صاحب موارد فرماید کہ پہن کردن وپہن شدن ہر دو آمدہ وبقول برہان کوفتہ شدن وپہن گردیدن مؤلف عرض کند کہ مصدریکہ بباے فارسی وجیم فارسی می آید اصل است وپخچ کہ بباے فارسی وخاے معجمہ وجیم فارسی بمعنی پہن می آید اسم مصدر این وماخذ پخچ۔ پک باشد کہ بمعنی تنک وسطرقہ ومطراق می آید۔ جیم فارسی زائد رابر پک زیادہ کردہ پکچ ساختند چنانکہ نم را

پنج کردند و بعد ازان کاف فارسی بجای معجمه بدل شده پخچ شد چنانکه فرسنگ و فرسخ بالجمله پخچیدن
بمعنی پهن شدن و کوفته شدن و فرسودن از همین اسم مصدر پخچ قرار یافت که بخچیدن با مصدر
اصلی است زیرا که اسم مصدرش لغت فارسی زبان است و بقول محققین فارسی مصدر جعلی
که تحتانی مکسور داخل مصدر است و بخچیدن بموحده و جیم عربی که زیر بحث است مبدل آن
که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه تپ و تب و جیم فارسی بعربی تبدیل یابد چنانکه کاچ و
و کاج و آنچه صاحب انند معنی دوم و سوم و چهارم ورای معنی اصل مصدر زیاده کرده است
بدون سند است و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی اول باشد و بس
(اردو) (۱) دراز کرنا (۲) احاطه کرنا (۳) گهومنا۔ طواف کرنا (۴) اپنے آپکو تکلیف دینا

بخچیدن بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ
مرادف بخجیدن که بجیم عربی گذشت و ما اشاره
این همه مصدر انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بخجیدن

بخچیزیدن بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ
بالفتح و کسر جیم فارسی (۱) بمعنی غلطانیدن و
(۲) غلطیدن بر زمین و (۳) گردش کردن
و گردیدن صاحبان بحر و موارد و نوادر
که محققین مصادر اند ازین مصدر ساکت
مؤلف عرض کند که یکی از معاصرین زردشت
سلمه الله تعالی می فرماید که بخچیز بلغت ژند و پاژند
بمعنی میدان می آید و ماخذ این پخچ که بمعنی
پهن می آید فارسیان قدیم تحتانی و زای
هوز زائد کرده اسم جامد ساخته اند هم تقریر
خفیف است که این اسم جامد از صفحات لغات
متروک است اگر این را معتبر دانیم ماخذ
این مصدر بر سبیل مجاز بدست می آید و الا
فلا. باقی حال مجرد بیان صاحب انند برای
این مصدر کافی نیست طالب سند باشیم

(اردو) (۱) زمین پر لٹانا (۲) زمین پر لوٹنا (۳) گردش کرنا پھرنا صاحب آصفیہ نے لوٹ پوٹ ہونا کا ذکر کیا ہے بہ معنی غلطان و پیچان ہونا۔

بخدا بقول انند بفتح (۱) قسم خداو (۲) برای خدای تعالی (منہ ؎) بخدا ہر کہ آفرید ترا ٭ رفت از خویشتن چو دید ترا ٭ مؤلف عرض کند کہ بای قسم است در اوّل کہ بہ معنی دوازدہم (ب) مذکور شد و معنی برلے باشد در دوم کہ بہ معنی پنجم (ب) گذشت (اردو) (۱) خدا کی قسم (۲) برای خدا۔ بقول آصفیہ فارسی۔ تابع فعل۔ از بہر خدا۔ خدا کے واسطے۔ خدا کو مان کر۔

بخدمت رسیدن استعمال۔ حاضر شدن بحضور (الوری ؎) بندہ ہر چند بخدمت نرسد ٭ متہم نیست بہ تقصیر و کسل ٭ (اردو) خدمت میں حاضر ہونا۔

(۲۸۹) (۵۱۵)

بخرد بقول سروری و برہان و جامع بالکسر و فتح رای مہملہ (۱) یعنی صاحب عقل (حکیم سنائی ؎) دوست دانی نہ بندہ مرخود را ٭ این بود پیشہ مرد بخرد را ٭ صاحب ناصری بذکر معنی بالا فرماید کہ اصل این باخرد بودہ ضدّ بےخرد چہ واضح است کہ خرد بمعنی عقل آمدہ صاحب مؤید بحوالہ لسان الشعرا گوید کہ بالفتح (۲) بمعنی آرزو مندہم خان آرزو در سراج فرماید کہ قیاس می خواہد کہ مفتوح الاوّل باشد یعنی کسی کہ باخرد و عقل باشد و لیکن شہرت بکسر اوّل دارد و میتوان کہ آن بای مکسور نیز بمعنی بای مفتوح بود چنانکہ از بعضے عراقیان صاحب روز مرہ شنیدیم کہ (بخانہ رفیتم) را بکسر اوّل می خوانند چنانکہ در ترکان کہ در اصل بفتح دوم بود مؤلف عرض کند کہ بای معیّت در اوّل خرد زیادہ کردہ اند و بس و آنچہ بالکسر می خوانند

محاورۂ زبان است معنی دوم غیر از مجاز نباشد ولیکن ہیچ تعلق با معنی حقیقی ندارد ۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) عقلمند (۲) آرزومند ۔

بخردی بقول مؤید و ہفت وغیاث و انند مصدری بر بخرد زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ مؤلف عرض کند کہ یای دانائی و ہوشیاری (اردو) عقلمندی ۔ مؤنث ۔

بخرک بقول سروری بخا و رای مہملہ بر وزن مردک بادام کوہی باشد و فرماید کہ در نسخۂ میرزا الضم با نیز آوردہ صاحبان برہان و ناصری و جامع و مؤید و سراج و ہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط فرماید کہ لغت شیرازی است با دام کوہی و صحرائی را و این ہر دو درخت از درخت بادام بستانی کوچک تر و برگ آن ریزہ و گل آن مائل بسرخی و با خوشبو و ثمر آن کوچک تر و با تلخی و قبض بسیار و غیر حلوز است گرم و خشک در سوم و جہت تقویت معدہ و رفع رطوبات و امراض باردۂ آن و قی و اسہال نافع و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است ۔ چادانم کہ از لغت عربی بخر مرکب کردہ اند کہ بقول منتخب بفتحتین بمعنی ہر چیزی کہ رائحہ او تند باشد کاف تحقیر یا تصغیر در آخرش زیادہ کردند و اختلاف اعراب تصرف زبان فارسی است و نظر بر تلخی ثمر این عجبی نیست کہ ہمین ماخذ صحیح باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ اندرینصورت مفرس گوئیم ۔ (اردو) جنگلی بادام ۔ مذکر ۔

بخر من کسی افتادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و بحر و انند در صدد خرابی و پامالی او بودن (صائب ؎) مردم چراغ انجمن من او فتادہ اند ہرگز نبسہو خاطر موری نجستہ ام

مؤلف عرض کند کہ افتادن بقصد غارت
و تاراج رفتن بمعنی چہل و دوش گذشت
چنانکہ (دزد بخانہ افتادن) و این متعلق است
بہ ہمان (اردو) کسی کی خرابی کے درپے ہونا

بخروش آمدن | مصدر اصطلاحی - ہای
وہوے کردن و آواز ہا برآوردن و شور و
غوغا کردن (انوری ع) تا زبان زخمہ بود
چون بحدیث آید عود ٭ تا دہان نغمہ بود چون
بخروش آید نے ٭ (اردو) شور و غوغا کرنا

بخرنج | بقول شمس نام دریائیست عظیم
کہ ہر کہ از ان آب خورد چرب باشد و فرماید
کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ
محقق بے تحقیق سند استعمال پیش نکرد و نمی فہمیم
کہ کجا واقع است - محققین فارسی زبان
ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند
قیاس می خواہد کہ اگر بحری مخصوص را بدین اسم
موسوم می کردند لفظ بحر بہ ہاے حطی داخل
این می بود نمی دانیم کہ بہ خاے معجمہ چہ لفظ است
کہ این معنی پیدا کرد جزین نیست کہ غلط نگاری
کاتبین باشد یا غفلت مؤلف - باری حال
ما از تحقیق مزید این قاصریم و مجرد بیان
بے معنی صاحب شمس را کافی ندانیم (اردو)
ایک بڑا دریا - مذکر -

بخرید آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر
و انند خریدہ شدن - معاصرین عجم بر زبان
دارند - موافق قیاس است (اردو) خریدا جانا

بخریدن | بقول انند بحوالہ فرہنگ بالضم
(۱) در نزع جان بودن و (۲) از پہلو بہ
پہلو غلطیدن و (۳) نفس تنگ زدن و
(۴) نالہ کردن مانند بیماران و (۵) پرستش
کردن و (۶) خدمت کسے نمودن و (۷)
پری زدہ بودن و فرماید کہ بالفتح (۸) ترقیدن
لب کودک - دیگر محققین مصادر ازین مصدر
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف

عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
عرض کرد کہ ماخذ این بخر است لغت عرب
کہ بقول منتخب بالفتح بمعنی بخار بر آوردن دیگ
است یا بخار کہ بقولش بالضم تفی کہ از چیزی
نمناک بر آید فارسیان بقاعدۂ مصادر جعلی
بزیادت تحتانی مکسور و بحذف الف مصدرے
قائم کردند بمعنی سوم و معانی اول و دوم
و چہارم مجاز آن ولیکن معانی پنجم و ششم و
ہفتم و ہشتم را از ماخذ تعلقی نمی نماید الا
اینکہ در پرستش ہم نفس ہا می زنند و کار از
نفس می گیرند و معنی ہفتم مجاز آن و پیری زدہ
ہم ہمچو بیماران نالہ می کند و نفس تنگ می کشد
و ترقیدن لب کودک تعلق دارد بحرارت
معدہ۔ اختلاف اعراب نتیجۂ لب ولہجہ و
محاورۂ عجم است باقی حال طالب سند
استعمال باشیم (اردو) (۱) سکرات میں ہونا
نزع میں ہونا (۲) کروٹیں بدلنا۔ (۳)
تنگی سے دم لینا (۴) کراہنا (۵) پرستش
کرنا (۶) کسی کی خدمت کرنا (۷) آسیب زدہ
ہونا (۸) لڑکوں کے ہونٹ تڑکنا۔

بخریسہ بقول شمس بر وزن درکیسہ بمعنی پیشانی صراحت کند کہ لغت فارسی زبانست
و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت۔ لغت فارسی نمی نماید و در لغات
عربی و ترکی ہم نیافتیم محرر بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیشانی۔ مؤنث۔

بخس بقول سروری و برہان و جامع بفتح با و سکون خاے معجمہ (۱) پژمردہ شدہ
و فراہم شدہ را گویند از زحمتی یا سببی (شمس فخری ؎) چون جان ندید دشمن این
شاہ بہ بدروز ٭ زینسان کہ دلش گشت ز آسیب فنا بخس ٭ صاحب جہانگیری بذکر
معنی بالا گوید کہ مانند پوستی کہ تف آتش بدان رسیدہ باشد و صاحب رشیدی نقلش بسو داشتہ

خان آرزو در سراج گوید که نیز برین قیاس بخستن وبخسنده وبخسیدن وبخسانیدن
صاحب منتخب در لغات عرب ذکر بخس بدین معنی نکرد وصاحب انند بحواله منتهی الارب
فرماید که لغت عرب است بمعنی کم واندک وزمینی که بے آب دادن رویاند وبخسی بمعنی
آب ناداده وکشت بے نیاز از آب دادن منسوب است بآن وبخوس جمع ومحصولی
که از مردم باز ارستانند وآنچه عشاران بعد گرفتن صدقه بحیله مزد گیرند ونیز کاستن
حق کسی را وبیدا کردن بروے وکور کردن چشم وبرکندن آن مؤلف عرض کند
که از ہمه معانی بالا که در عربی است ہیچ تعلق از معنی اوّل الذکر یافته نمی شود۔ آنچه
خان آرزو بر قیاس مصادر واسم فاعل گوید صحیح نباشد بلکه اسم جامد فارسی زبان
است واسم مصدر بخسیدن وبخسانیدن وبخستن که می آید (اردو) پژمرده۔ بقول
آصفیه۔ فارسی۔ کمہلایا ہوا۔ مرجھایا ہوا۔ افسرده۔

(۲) بخس۔ بقول سروری بحواله تحفه بمعنی عشوه وبقول برہان وجامع وناصری غنوه
وخرام مؤلف عرض کند که فارسیان از معنی چہارم عربی که بمعنی اوّل ذکرش کرده ایم
مجازاً معنی عشوه پیدا کرده اند۔ مفرّس باشد (اردو) عشوه۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم
مذکر۔ ناز۔ فریب۔ حرکت دل فریب۔ غمزه۔ ناز وادا۔ ادائے معشوق۔ کرشمه۔ نخره۔

(۳) بخس۔ بقول سروری بحواله تحفه بمعنی گداز ورنج صاحب برہان گوید که برہم آمدن
دل بسبب غمی یا طیشی وگداز ورنج وتابش دل وبقول رشیدی وناصری بمعنی گدازش
وکاہش ونقصان وبقول جامع مالش دل خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی لغت

عرب است مؤلف عرض کند کہ مجاز است از معنی چارم و پنجم عربی کہ بر معنی اول ذکرش گذشت پس مفرس باشد نہ لغت عربی (اردو) رنج مذکر۔ نقصان مذکر۔

(۴) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی مزرع بے آب و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج زمینی را گویند کہ بے آب دادن از آب باران زراعت شود و آن را للم نیز خوانند صاحب برہان گوید کہ بعربی ہم بدین معنی آمدہ صاحب ناصری فرماید کہ این را دیم نیز خوانند و فرماید کہ بخس بدین معنی عربی است و دیم فارسی مؤلف عرض کند کہ فارسیان لغت عرب را بمعنی خودش استعمال کردہ اند (اردو) وہ زمین جو صرف بارش کے پانی سے سیراب ہو جسکو دکن مین زمین خشکی اور زمین خریف کہتے ہین (مؤنث)

(۵) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ و برہان و جامع و ناصری بمعنی پوستی کہ تپش آتش بدو رسد و چین چین شود گویند بخسید مؤلف عرض کند کہ با معنی اول تعلق دارد کہ آن عام است و این خاص دیگر ہیچ (اردو) وہ چمڑا جو آگ کے اثر سے ٹھہر جاے۔ اینٹ جاے جس پر جھریان پڑ جائین۔ مذکر۔

(۶) بخس۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری با اول مکسور نرمہ بینی مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ این را مجاز معنی اول عربی دانیم (کہ بر معنی اول مذکور شد) بنظر کوچکی سوراخ نرمہ۔ اسم جامد فارسی زبان ہم توان گرفت (اردو) دیکھو بخس کے پہلے معنے۔

(۷) بخس۔ بقول جہانگیری و جامع و ناصری بکسر اول بمعنی سستی۔ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ بدین معنی و بمعنی ششم بخش گذشت مؤلف عرض کند کہ بخس بجیم عربی

وسین مهمله هم بدین معنی مذکور شد وجیم عربی به خای معجمه بدل می شود چنانکه اسفانج و اسفاناخ پس جا دارد که این را مبدل معنی دوم بخبس گیریم (اردو) دیکھو بخبس کے دوسرے معنی۔

بخسان بقول سروری بوزن مستان (۱) یعنی پژمرده و فراهم آمده و رنج دیده (رودکی ؎) از وی اندهی بگزین و شادی و تن آسانی ؎ به تیمار جهان دل را چرا باید که بخسانی ؎ و فرماید که (۲) بمعنی گداختن و گدازان هم آمده نیز فرماید که در نسخهٔ وفائی و شمس فخری همین بمعنی گدازان آورده اند (؎) مخالف ار چه که خود را چو سنگ می پنداشت ؎ ز تاب آتش قهرش چو موم شد بخسان ؎ صاحب برهان ذکر هر دو معانی بالا فرماید که (۳) بمعنی خراسان هم صاحب رشیدی بر بخس گوید که برین قیاس است بخسان و بخسنده و بخسیدن مؤلف عرض کند که وای بر محققین با نام و نشان که هیچ اعتنا بر قواعد فارسی نمی کنند و نمی دانند که بخسان اسم حال است از مصدر (بخسیدن) و امر حاضر است از مصدر بخسانیدن (که می آید) پس شامل است بر همه معانی بخسیدن و بخسانیدن ـ ضرورت نداشت که ذکر مشتقات این کنند (اردو) دیکھو بخسانیدن جس کا یہ امر حاضر ہے اور بخسیدن جس کا یہ اسم حالیہ ہے

بخساند بقول سروری بخای معجمه وسین مهمله بر وزن ترساند یعنی گدازاند و در تپش آتش چین چین سازد (سراج الدین راجی ؎) کفر کو کبریت دوزخ اوست بس ؎ می که می بخساند او را آن نفس ؎ و فرماید که بمعنی پژمرده کند نیز ـ و بقول صاحب برهان بر وزن لرزاند یعنی بگدازد و در آزار و رنج دارد و پژمرده سازد و چین چین گرداند و بخراند صاحبان اننده و مؤید و هفت هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که تحقق

شد که محققین با نام و نشان فرق در اسم جامد و مشتق نمی کنند و هیچ یکی از محققین بالا نمی داند که این مضارع مصدر بخسانیدن است که هم ایشان ذکرش می کنند و شامل آمد بر همه معانی مصدری بطریق مضارع و سند پیش کردهٔ سروری برای حال است نه مضارع و این دلیل آنست که محقق اهل زبان برانگاهی زبان خود قواعد فارسی را ملاحظه نکرد (اردو) بخسانیدن کا مضارع

بخسانیدن بقول سروری بمعنی پژمرده ساختن و گدازانیدن و در رنج داشتن صاحب برهان بذکر هر سه معانی بالا گوید که خراسیدن صاحب بحر فرماید که متعدی بخسیدن است و بس (کامل التصریف) و مضارع این بخساند. صاحب نوادر با هم صاحب موارد گوید که بمعنی (۱) گدازانیدن و (۲) پژمرده ساختن و (۳) در رنج داشتن و (۴) بخرام آوردن مؤلف عرض کند که اسم مصدر این (بخس) که بجایش گذشت و بخستن که می آید بقول مفتنین فارسی مصدر سماعی و بخسیدن بزیادت تحتانی مکسوره با علامت مصدر قیاسی و جعلی و با صول ما هر دو مصادر بالا قیاسی که وضع کردند از اسم مصدر بخس و بخسانیدن متعدی هر دو. معانی بیان کردهٔ صاحب موارد موافق قیاس آنچه صاحب برهان معنی چهارم را خراسیدن نوشته غلط کرده که آن بمعنی بخسیدن است. غور بر مصدر متعدی نکرد که زیر بحث است. بخسان که گذشت امر حاضر این و اسناد این از رودکی بر بخسان و از سراج الدین راجی بر بخساند گذشت (اردو) (۱) گلوانا (۲) پژمرده کرنا (۳) رنج مین رکھنا (۴) خرامان کرنا۔

بخست بقول سروری بخای معجمه (۱) بمعنی آواز هر چیز باشد که بر بجست به جیم عربی عوض

خا گذشت اما در رسامی فی الاسامی بخّست بضم
با و تشدید خا (۲) مخصوص آواز دماغ خفتہ
را گفتہ و آنرا بعربی غطیط گویند بفتح عین معجمہ
وکسر طائے مہملہ اوّل وسکون یائے حطی۔
صاحب برہان بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ
بکسر اوّل (۳) شکست ومجروح گردانید
صاحب ناصری ہمزبانش خان آرزو در
سراج بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع مؤلف
عرض کند کہ جا دارد کہ این را مبدّل بجّبت
گیریم کہ بجیم عربی بمعنی اوّل گذشت کہ جیم عربی
بخائے معجمہ بدل شود چنانکہ اسفاناج واسفاناخ
وبہتر ازان است کہ بمعنی دوم اسم جامد
گیریم کہ اسم مصدر بخّستن است کہ می آید
اندرین صورت معنی اوّل را بہ تعمیم مجازش
گیریم وبجّست را کہ بجیم عربی عوض خای معجمہ
گذشت مبدّل این دانیم۔ نسبت معنی سوم
عرض می شود کہ ماضی مطلق مصدر بخّستن باشد

بمعنی آواز کردن دماغ خفتہ کہ می آید نمی فہم
کہ صاحب برہان معنی سوم را از کجا پیدا کرد
ہرگاہ معنی شکستن ومجروح ساختن در مصدر
بخّستن نمی آید پس چطور در ماضی مطلقش باشد
معلوم می شود کہ در خیالش مصدر خستن و
موحدۂ اوّل زائد باشد ودیگر ہیچ و دیگر کسی از
محقّقین فارسی زبان با او نیست بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو بجّبت
کے پہلے معنی (۲) خرّاٹا۔ بقول آصفیہ۔ اردو
اسم مذکّر۔ وہ آواز جو اکثر بلغمی مزاجوں کے حلق
سے سوتے وقت نکلتی ہے۔ نفیر خواب غطیط
خرخر (۳) مجروح کیا۔ زخمی کیا۔

بخّستن بقول سروری بضمّ با وفتح خائے
معجمۂ مشدّد و تا بمعنی صدا کردن دماغ خفتہ
صاحب برہان این را بہ تخفیف آوردہ یعنی بفتح
خائے معجمہ وبقول بحر بفتحتین صدا کردن دماغ
در خواب (سالم التّصریف) کہ غیر ماضی ومستقبل

و اسم مفعول نیاید صاحب موارد باتّفاق قول سروری فرماید کہ حاصل بالمصدر این بخّست بہ تشدید خاے معجمہ باشد وصاحب نوادر ہمزبانش ۔ صاحب جامع دراعراب باصاحب بحر متفق مؤلّف عرض کند کہ مرکّب است از اسم مصدر بخست کہ گذشت وہمین است حاصل بالمصدر ہم باتشدید راغیر صحیح ندانیم ولیکن استعمال فارسیان را بہ تخفیف تسلیم کنیم

و قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست معتبر دانیم اصل این بخستن بہ دو فوقانی بود یکی ازان حذف شدہ بخستن باقی ماند بقول محققین فارسی مصدر سماعی است و باصول ما مصدر قیاسی و اصلی کہ بخش بر اسم مصدر گذشت (اردو) خرّاٹے لینا بقول آصفیہ سوتے مین خرخر کرنا بے خبر ہو کر سونا (بحر ؎) سنے وہ نالۂ عاشق جو کوئی دم جاگے ؛؛ اسے تو شام سے خرّاٹے تا سحر لینا ؛؛

بخسلوس بقول سروری و برہان و جامع و ہفت بخا و سین مہملہ و لام بروزن انکبوس نام پادشاہی است کہ غدر را بالقہر برد (حکیم سنائی ؎) حال اصحاب کہف و دقیانوس ؛؛ قصۂ بخسلوس و شہر فسوس ؛؛ مؤلّف عرض کند کہ لقب می نماید از بخس مخفف بخست کہ بجایش گذشت و توس کہ بمعنی بازی دادن و کج دہان و دہان کج کہ می آید عجبی نیست کہ ہمین پادشاہ در خفتن غطیط می زد و دران حالت دہانش کج می شد یا بہ تصنع غطیط می زد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) بخسلوس نام ایک بادشاہ گذرا ہے جو غدر کو لے گیا تھا

بخسم بقول سروری بخاے معجمہ وسین مہملہ بوزن انجم شرابی باشد کہ از گندم سازند (مولوی معنوی ؎) بخور بی رطل و بی کوزہ مئی کو نشکند روزہ ؛؛ نہ از انگور و نہ از شیرہ نہ از بکنی نہ از بخسم ؛؛ و بقول رشیدی و ناصری و جامع و جہانگیری و برہان شرابی باشد مسکر کہ از گندم

سازند (حکیم سوزنی ع) بکنی و بخسم خورند و زان شوند مست و خراب ؛ ز آب تتماجی که باشد سرد بی تنگوز و سیر ؛ خان آرزو در سراج باتفاق محققین بالا گوید که این را بوزه نیز خوانند و اخسمه بدین معنی گذشت مؤلف عرض کند که میم تخصیص در آخر لغت بخس زیاده کرده اند و سین مهمله را متحرک کردند برای سهولت تلفظ معنی لفظی این چیزی که مخصوص است برای غطیط و کنایه از شرابی که بمجرد خوردنش بیخودی طاری میشود و غطیط می برآید در عالم مستی مصرع اول سند غیر موزون می نماید (اردو) دیکهو اخسمه۔

بخسودن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی (۱) گفتن و (۲) زدن و (۳) کوفتن و (۴) درد کردن و (۵) اره و کشیدن (۶) برکندن و (۷) ترسیدن و (۸) طپیدن و (۹) اندوهگین بودن و (۱۰) گداختن و (۱۱) تغیر دادن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که از اسم مصدر بخس وضع کرده اند و متعلق بمعنی اوّل او ست بمعنی دهم و دیگر همه معانی مجاز آن بجز معنی اوّل که هیچ تعلق از اسم مصدر ندارد و بخسودن مبدل بخیدن است که به تحتانی مکسور می آید و ضرری نیست که تحتانی بدل شد به واو چنانکه انجیر و انگور و انگیل و انگول ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکیم (اردو) (۱) کهنا (۲) مارنا (۳) کوٹنا (۴) کاٹنا ۔ درد کرنا (۵) اره چلانا (۶) اکهیڑنا (۷) ڈرنا (۸) تڑپنا (۹) غمگین هونا (۱۰) گلانا (۱۱) متغیّر کرنا

بخسی بقول سروری بفتح با و سکون خا و کسر سین مهمله (۱) پژمرده و بی آب حاصل آمده (ناصر خسرو ع) تو گشتمند جهانی ز داس مرگ بترس ؛ کنو نکه زرد شد ستی چو گندم بخسی ؛ و فرماید که (۲) بمعنی گداخته شوی نیز آمده (وله ع) اگر

زری نکند کار بر تو آتش تیز ہا وگرسی بفنا تا ابد ہمی بخسی ہا صاحب برہان بر پژمرده و بی آب و گداخته شده قانع که ہمه متعلق به معنی اوّل است **مؤلف** عرض کند که ولے بر محققین اہل زبان که ہر مشتق را اسم جامد مینند و نمی دانند که بخیدن مصدریست که می آید و بخس که گذشت اسم مصدر آنست و امر حاضرش و بخسی بمعنی اوّل حاصل بالمصدرش نیز بیادت یاے مصدری بمعنی پژمردگی وغیر ذلک و بخسی بمعنی دوم صیغهٔ واحد مخاطب مضارعش۔ اگر بر مصدر و قواعد فارسی غور می شد این لغت را بطور مستقل بیان نمی کردند و اگر می کردند از حقیقتش خبری دادند (اردو) (۱) پژمرده۔ بغیر پانی کے حاصل شده (۲) تو گلے۔

(الف) **بخسید** بقول سروری و برہان و ہفت بخاے معجمه وسین مہمله بر وزن برچید یعنے گداخت و پژمرد و فراہم آمد و از تپش آتش چین چین شد و بقول سروری ----

(ب) **بخسیدن** بوزن ترسیدن (۱) پژمردن (۲) گداختن (۳) در رنج بودن صاحب برہان نسبت معنی اوّل گوید که پژمرده ساختن و نسبت معنی دوم فرماید که گدازانیدن و با تفاق معنی سوم فرماید که (۴) خرامیدن ہم و صاحب بحر نسبت معنی اوّل با برہان متفق و بذکر معنی دوم یعنی گداختن نسبت معنی سوم فرماید که در رنج داشتن است و بذکر معنی چہارم فرماید که (۵) چین بر چین انداختن (کامل التصریف) و مضارع این بخسد۔ صاحب موارد در ہر سه معنی بالا با صاحب سروری و نسبت معنی چہارم با برہان متفق و نسبت معنی پنجم فرماید که درہم کشیدن و چین چین گردیدن است و بخس حاصل بالمصدرش۔ صاحب نوادر بر معنی اوّل و دوم قانع صاحب

جامع باتّفاق برهان در معنی سوم اینقدر تصرف
کند که (در رنج بودن) را (رنجانیدن) نوشته
و از معنی پنجم ساکت خان آرزو در سراج
بر معنی اوّل و چهارم اکتفا کرد مؤلّف عرض
کند که محقّقین با نام و نشان از لازم و متعدّی
این مصدر بے خبر اند بخجانیدن که گذشت
متعدّی این است و بخجیدن که زیر بحث
است لازمش ـ صاحب سروری ازین خبر
دارد و هر سه معانی بیان کرده اش درست
است و معنی چهارم بیان کردهٔ برهان هم
بلحاظ ماخذ درست باشد که بخجس بمعنی عشوه
و خرام هم آمده پس معنی خرامیدن در مصدرش
چرا نباشد و معنی پنجم بیان کردهٔ صاحب بحر
متعلّق است بمعنی اوّل که چین بجبین انداختن
هم پژمردن است و صاحب موارد معنی
پنجم را درست نوشته که (درهم کشیدن و
چین چین گردیدن) است ـ صاحب برهان
غلط کرد که پژمردن را پژمرده ساختن نوشت
و گداختن را گدازانیدن و صاحب جامع
باتّفاق برهان سکندری خورد که در رنج
بودن را رنجانیدن کرد این است حقیقت
تحقیق محقّقین زبان دان که غور بر قواعد زبان
نمی کنند بالجمله این مصدریست که مرکّب شد از
اسم مصدر بخجس و یاے مکسور و علامت مصدر
(دن) و بقول مقنّنین فارسی زبان مصدر
جعلی و قیاسی است و باصول ما مصدر
اصلی و قیاسی ـ ازینکه اسم این مصدر
از لغات فرس است ـ آنچه صاحب موارد
بخجس را حاصل بالمصدر گوید تسلیم نمی کنیم
که حاصل بالمصدرش بخجسی است نه بخجس
و (الف) ماضی مطلق این (اردو) (الف)
گلا پژمرده هوا سکڑا (ب) (۱) پژمرده هونا سکڑنا
(۲) گلنا (۳) رنجیده هونا (۴) خرامان هونا ـ
(۵) چین بجبین هونا ـ

بخیدہ بقول سروری بخاے معجمہ وسین مہملہ بوزن برچیدہ یعنی گداختہ وتابیدہ وپژمردہ وفراہم آمدہ (مولوی معنوی ؎) ہیچ گرمابہ کہ تفسیدہ بود ؛ تنک آبی جانت بخیدہ بود ؛ وفرماید کہ بباے فارسی نیز آمدہ صاحب برہان بذکر معانی بالا گوید کہ خرامان ہم وصاحب ہفت نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ می پرسیم از ایشان کہ چرا نمی گویند کہ بر ماضی مطلق بخیدن ہاے مفعولی زیادہ کردہ اند وچرا بر ہر پنج معنی مصدری بصورت مفعول شامل نباشد یعنی پژمردہ وگداختہ ومبتلای رنج وخرامان وچین بجبین (اردو) (۱) پژمردہ (۲) گلا ہوا ـ (۳) رنجیدہ (۴) خرامان (۵) چین بجبین ـ

بخش بقول سروری بوزن رخش (۱) معروف و (۲) ماہی و (۳) برج (رودکی ؎) آفتاب آید بہ بخشش زی بره ؛ روی گیتی سبز گردد یکسرہ ؛ (فردوسی ؎) چو پیدا شد آن چادر عاج گون ؛ خور از بخش دو پیکر آمد برون ؛ صاحب برہان نسبت معنی اول صراحت کند کہ حصہ وبہرہ باشد. و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ خواہ برج کبوتر باشد خواہ برج قلعہ خواہ برج فلک غالب در قاطع برہان گوید کہ معنی دوم راسند باید ومعنی سوم زنہار نیست مؤلف عرض می کند کہ قول سروری براے لغت فارسی بمثابہ سند است وبس ومعنی سوم را مجاز معنی اول توان گرفت واز اسناد رودکی وفردوسی استعمال این معنی سوم ثابت وغالب ہندنژاد را نمی رسد کہ بمقابلہ سروری دم زند کہ من حیث اللسان مغلوب آنست از آنکہ سروری صاحب زبانست وصاحب جامع کہ ہم از اہل زبان است تصدیق ہرسہ معانی بالا کردہ صاحب مؤید بذکر معنی اول بحوالہ زفانگویا گوید کہ (بہ) بفتحتین

بمعنی ترمه بینی و (۵) سستی آمده صاحب ناصری بذکر هر سه معنی بالا فرماید که در برهان معنی دوم
وسوم نوشته و مؤیدے ندارد و در فرهنگ ها یافته نشد مؤلف عرض کند که خود او از ناصر
خسرو سندے آورده که برای معنی سوم است و بخیال خود سند معنی اوّل گرفته است (۵)
که کرد این گنبد فیروزه پیکر ٭ چنین بی روزن و بی بام و بی در ٭ که زد بر کار این گنبد
که پرداخت ٭ بهفت و دو و ده بخش مدوّر ٭ صاحب فرهنگ فدائی بر معنی اوّل قانع
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که در اصل بمعنی انعام و بخشیدن بود که بدین معنی
شهرت گرفت و بحوالهٔ برهان ذکر معنی دوم و سوم کرده گوید که سندی خواهد که در کتب
معتبره نیست مؤلف عرض کند که فرهنگ سروری راندیدیپس خطاے کیست حالا عرض
می شود نسبت ماخذ که بکس لغت سنسکرت است به باے فارسی و کاف و سین مهمله چنانکه صاحب
سخندان ذکرش کرده پس عجبی نیست که فارسیان بای فارسی را بموحده بدل کردند چنانکه
تپ و تب و کاف بدل شد به خاے معجمه چنانکه شاماکچه و شاماخچه و سین مهمله تبدیل یافت
به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و جا دارد که این را مبدّل بخت گیریم که بمعنی اوّلش گذشت
که فوقانی بشین معجمه بدل شد چنانکه رخت و رخش و معنی سوم مجاز این که برج هم مدارج
و حصص دارد و نسبت معنی دوم عرض می شود که اسم جامد فارسی زبان گیریم و نسبت معنی
چهارم و پنجم مجرد بیان صاحب مؤید را کافی ندانیم که بخس بجیم عربی و سین مهمله به همین دو معنی
گذشت و بعض محققین هم در انجا اشاره کرده اند که بخش به جیم فارسی و شین معجمه درست باشد
باقی حال در ینجا همین قدر کافی است که کاتب مؤید تصرفی کرده است در کتابت لغت و سکوت

دیگر محققین برای معنی چہارم و پنجم دلیل آنست و بتحقیق ما (۶) اسم مصدر بخشیدن است بمعنی عطا و این مجاز معنی اوّل باشد و مصدر بخشیدن از ہمین اسم مصدر مرکّب شد کہ می آید۔ (اردو) (۱) حصّہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ ٹکڑا۔ بخرہ۔ جزو (۲) مچھلی۔ مؤنث۔ (۳) برج۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ گنبد۔ راس منازل ستارہ (۴ و ۵) دیکھو بخس (۶) بخشش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ انعام۔ عطیّہ۔

بخشا بقول سروری (۱) بمعنی بخشندہ (ادیب صابر ؎) نبت فضل از دل بخشای او گیرد فروغ ہا نسخہ جود از کف بخشاے او گیرد سحاب ہا و فرماید کہ (۲) امر بہ بخشیدن نیز (شیخ سعدی ؎) خور و نوش و بخشای و راحت رسان ہا نگہ می چہ داری ز بہر کسان ہا صاحبان رشیدی و انند ذکر ہر دو معنی کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ محققین با نام و نشان بتحقیق پے نبردہ اند و بر قواعد فارسی زبان غور نکردہ بخش امر حاضر بخشیدن است والف آخر مفید معنی اسم فاعل چنانکہ بر (الف فاعل) مذکور شد ہچون دانا و بینا والف زائد است در معنی دوم چنانکہ در آنی و دانیا و جادار دکہ بمعنی دوم امر حاضر بخشایندگی گیریم کہ بمعنی بخشیدن می آید (اردو) (۱) بخشنے والا (۲) بخش۔ بخشنا کا امر حاضر۔

بخشاد بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دعا مستعمل۔ بمعنی خدا بخشد مؤلّف عرض کند کہ تحقیقت الف دعا بر معنی چہار دہم باد بیان کردہ ایم و ہمان قاعدہ در ینجا ہم (اردو) بخشے۔ جیسے (داغ ع) خدا بخشے بہت سی خوبیان تھین مرنے والے مین ہ

بخشانیدن بقول بحر بالفتح متعدّی بخشیدن کہ می آید۔ کامل التصریف باشد و مضارع این

بخشاند۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند مؤلف عرض کند کہ چنین نباشد کہ اسم این مصدر ہمان بخش کہ بمعنی ششمش گذشت (اردو) بخشوانا۔ بقول آصفیہ۔ متعدی معاف کرانا۔ عفو کرانا۔

بخشاے بقول ضمیمہ برہان (۱) امر بہ بخشودن و (۲) بمعنی بخشندہ۔ صاحبان ہفت و مؤید نسبت معنی اول گویند کہ امر بخشانیدن و بخشودن و صاحب انند امر بخشائیدن گفتہ و صاحب ناصری بذیل بخشایش سند این از صابر آوردہ (ع) نسخۂ جود از کف بخشاے او گیرد سحاب ہا مؤلف عرض کند کہ محققین اول الذکر بہ بے تحقیقی کار گرفتہ اند حقیقت این است کہ بخشائیدن کہ می آید بزیادت الف و تحتانی اول مرادف بخشیدن است و این امر حاضر ش نہ امر بخشودن (کریما ۵) کریما بہ بخشاے بر حال ما ہا کہ ہستیم اسیر کمند ہوا ہا و معنی دوم غیر از ترکیب حاصل نمی شود چنانکہ (اخطا بخشاے) کہ اسم فاعل ترکیبی است و جا دارد کہ این را بمعنی دوم مزید علیہ بخشا گیریم بزیادت تحتانی در آخر چنانکہ بینا و بینائے و جا و جائے۔ صاحبان ہفت و مؤید ہم غلط کردہ اند کہ امر بخشائیدن۔ بخشان باشد نہ بخشاے و امر بخشودن بخشو کہ واو بالف بدل شدہ بخشا شد (اردو) (۱) بخش۔ بخشش کر (۲) بخشنے والا بخشش کرنے والا

بخشایش بقول برہان بروزن افزایش (۱) بمعنی از جرم گناہ و تقصیر و از کشتن کسی گذشتن (الملک شمس الدین کرت ۵) بگرفت و مر انگشت شہ در صف کین ہا با آنکہ بدم کشتنی از روی یقین ہا اکنون بطبق می و بدم در [illegible] بخشایش و بخشش چنان است و چنین ہا و بہ تحقیق ہا (۲) بمعنی بذل و عطا ہم (سعدی شیراز ۵) زہی بحر بخشایش و کان جود ہا کہ مستظہر اند از وجودت

وجود ؎ صاحبان انند و ہفت و ناصری ہم ذکر این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر
بخشائیدن است کہ می آید دیگر ہیچ (اردو)
بخشش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث (۱)
معافی (۲) عفو (۳) انعام عطیہ۔

بخشایش آوردن | مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت (خسرو
ع) چو بخشایش آرد جہانی زجود ؎ چو لشکر
کشد خصم گوئی نبود ؎ (کمال اصفہانی ع)
بر جان عاشقانت بخشایش ار نیارد ؎
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخشش و عفو کردن
است ؎ (اردو) بخشش کرنا۔ عفو کرنا۔

بخشایش کردن | استعمال۔ صاحب
آصفی بذکر این از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بذل و عطا و عفو کردن باشد
مرادف بخشایش آوردن کہ گذشت معاصرین
عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بخشایش آوردن

بخشایشگر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بمعنی بخشایش کنندہ و مرادف
الرحیم و بخشایندہ صاحب ناصری ہم بذیل
بخشایش ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ گر بقول برہان افادۂ معنی فاعلیت کند
وقتی کہ با کلمۂ دیگر ترکیب شود پس از قبیل
دادگر است (اردو) بخشنے والا۔ عطا
کرنے والا۔ معاف کرنے والا۔

(الف) بخشایندگی | صاحب انند بحوالہ
(ب) بخشایندہ | فرہنگ فرنگ بذکر
(ج) بخشاییدن | ہر سہ گوید کہ (الف)
بمعنی جود و عطا و عفو چنانکہ شیخ شیراز گوید
(ع) متاب اے پارسا روا زگنہ گار ؎
بہ بخشایندگی در وے نظر کن ؎ و بہ (ب) فرماید
کہ بخشش کنندہ و مرادف الرحمن است و
نسبت (ج) می نویسد کہ در محل ترحم و عفو و
جود مستعمل۔ صاحب غیاث نسبت (ج) گوید کہ

استعمال این بمعنی جود و کرم بندرت آمدہ مؤلف عرض کند کہ (ج) مصدر است مرکب از اسم مصدر بخش کہ گذشت فارسیان الف و یای زائد در آخرش زیادہ کردہ بخشای کردند و بقاعدۂ مصادر جعلی بزیادت تحتانی مکسورہ و علامت مصدر (دن) مصدری ساختند کہ باصول ما مصدر اصلی است کہ اسم مصدرش مال فارسی زبان است مضارع این بخشاید و (الف) حاصل بالمصدرش و نیز بخشایش کہ گذشت حاصل بالمصدر ہمین مصدر باشد و (ب) اسم فاعل این و (ج) شامل است بر معنی (۱) عطا کردن و (۲) عفو کردن (اردو) (الف) بخشایش حاصل بالمصدر (ب) بخشش کرنے والا۔ عفو کرنے والا۔ (ج) (۱) بخشش کرنا۔ عطا کرنا۔ (۲) عفو کرنا۔ بخشنا۔

بخش بخش اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث بمعنی پارہ پارہ مؤلف عرض کند کہ استعمال این از نظر ما نگذشت خلاف قیاس نیست کہ معنی لفظی حصہ حصہ باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) پارہ پارہ۔ ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ صاحب آصفیہ نے پارہ پارہ کرنا کا ذکر فرمایا ہے بمعنی ریزہ ریزہ کرنا۔ دھجی دھجی کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

بخشش بقول ضمیمۂ برہان بمعنی داد و دہش و عطا صاحب انند فرماید کہ بالفتح و کسر شین معجمہ (۱) بمعنی عطا و بفتح شین (۲) بخشش اور صاحب ہفت ہم زبانش مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر بخشیدن است کہ می آید و شامل بر ہمہ معانیش (انوری ؎) بخشش بے منت و احسان بیلافت کندہ ابر و دریا از خجلت خشک چون دود و سراب ہ (اردو) (۱) بخشش۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ انعام عطیہ۔ دان۔

(۳) اسکو عطا کر۔

بخشش نامہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی ہبہ نامہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ہبہ نامہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ وہ کاغذ یا دستاویز جس مین عطا کرنے یا مرحمت فرمانے کا اقرار لکھا جاے۔ عطانامہ۔

بخش کردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی عطا کردن است (ظہوری ۵) صبا زکوی تو کحل غبار بخش کند ؎ زچین موی تو مشک تتار بخش کند ؎ (اردو) عطا کرنا۔

بخشک ریش گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مبتلا گردانیدن بخشک ریش و آن خشکی است کہ بر روی جراحت بستہ شود (انوری ۵) گیرد فلک از بخشک ریشم ؎ من در ندہم بخویشتن نم ؎ مؤلف عرض کند کہ خشک درینجا بمعنی خشکی است و خشکی بخوِ زخم باعث بسیار تکلیف و رنج است یعنی چون زخم بیش از اندمال خشکی گیرد مجروح بیشتر تکلیف می کشد ازینجاست کہ معالجین دائما بادویہ لزجہ آنرا تر می دارند کہ باعث اندمال است صاحب انند درصراحت کامل معنی این غور نکرد بالجملہ معنی این مصدر اصطلاحی مبتلای خشکی زخم کردن است و تکلیف رسانیدن دیگر ہیچ (اردو) زخم کی خشکی مین مبتلا کرنا۔ تکلیف پہنچانا۔

بخشک و تر ساختن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند توکل کردن (انتخابی ۵) با قناعت ہر کہ می سازد توانگر می شود ؎ چون بخشک و تر بسازد قطرہ گوہر می شود ؎ مؤلف عرض کند کہ باگرم و سرد زمانہ ساختن باشد و بس (اردو) گرم و سرد سہنا۔ بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا۔

بخشش گرداندن مصدر اصطلاحی - عطا قرار دادن (ظهوری ے) بر خلائق فضل ہا گرداند بخشش ۂ موسم نوروز ز دیوا ہست ۂ (اردو) عطا قرار دینا بخشش قرار دینا -

(الف) **بخشم آمدن** مصدر اصطلاحی -
(ب) **بخشم رفتن** بقول انند (الف وب)
(ج) **بخشم شدن** خشمگین شدن مؤلف عرض کند که ہر سہ بمعنی خشم گرفتن و مبتلای خشم شدن است (انوری ج ے) عدلش ار بازمین بخشم شود ۂ امن بیرون آسمان باشد ۂ (اردو) غصہ کرنا۔ غصے ہونا۔ بقول آصفیہ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔

بخشم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس تیز نگریستن و نظر زده ساختن مؤلف عرض کند که چنین از زبان صاحب شمس بر آید کمتر اعتبار را شاید حیف است که او بمعنی حقیقی لفظ غور نمی کند و معنی بیان کرده او برای مصدر (بچشم کردن) باشد که بجیم فارسی دوم گذشت و معنی مصدر زیر بحث بغصہ آوردن است و بس۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) غضبناک کرنا۔ بقول آصفیہ بھڑکانا۔ غصہ دلانا۔ برہم کرنا۔ برافروختہ کرنا۔

(الف) **بخشندگی** بقول انند مرادف بخشایندگی بمعنی (۱) جود و عطا و (۲) عفو (شیخ شیراز ے) بزرگی بایدت بخشندگی کن ۂ که دانه تا نیفشانی نروید ۂ (ظهوری ے) با وجود تنگ خواہش حال سائل بہتر است ۂ اہل ہمت را چہ خجلتہا که در بخشندگی است ۂ مؤلف عرض کند که حاصل بالمصدر بخشیدن که می آید اصل این بخشیدگی بوده تحتانی بدل شد به نون چنانکه اویج و اونج و از مثال شیخ شیراز مصدر مرکب ----

(ب) **بخشندگی کردن** بمعنی جود و عطا و عفو کردن پیدا است (اردو) (الف) (۱) جود۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کرم بخشش

سخاوت (۲) عفو بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر
معافی۔ آمرزش۔ بخشش (ب) جود و عطا کرنا۔
بخشش کرنا۔ عفو کرنا۔

بخشنده بقول صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ
ناصر الدین شاه قاچار بمعنی معاف کننده مؤلف
عرض کند که اسم فاعل مصدر بخشیدن و شامل
بر معانیش است که می آید (اردو) بخشنے والا

بخشنده آب است که هرچه بیابد ترکند مثل۔ صاحبان خزینه و امثال
فارسی ذکر این کرده از محل استعمال ساکت
اند مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل
را بحق باذل و سخی می زنند مقصود آنست
که بخشنده بمثابهٔ آب است که هرکه پیش آب
رود تر شود همچنان سائل از بخشنده بهره
حاصل کند (اردو) دکن مین کهتے هین
"سخی کا دریا بهتا هے"

بخشودن بقول جهانگیری با اول مفتوح
بمعنی بخشیدن و رحم کردن (انوری سه) قضا
بادست او هر ساعتی گفتی همی گفتی که در بخشش
نه دینی مطلبی دارم نه دنیائی ولیکن بر کرم
واجب بود درویش بخشودن چو کان درویش
گشت از تو چرا بروے نه بخشائی (استاد رودکی
سه) نگاری درکفم دادی که چون آواش
بشنودم ز بر آنکس کین نگار از کف او گم
شد ببخشودم صاحبان رشیدی و برهان
و جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب
بحر گوید که ترحم و شفقت کردن و بخشیدن
۔ کامل التصریف و مضارع این بخشد۔
صاحب نوادر گوید که بمعنی دادن و از
گناه درگذشتن لیکن اکثر استعمال این
بمعنی ثانی و بمجاز بمعنی رحم کردن هم آمده
صاحب موارد بذکر بخشیدن و بخشودن گوید
که بمعنی دادن و از گناه درگذشتن و رحم
کردن و حاصل بالمصدر این بخشش و بخشایش

ومضارع این بخشد و بخشاید و فرماید که اکثر استعمال
لفظ ثانی بمعنی ثانی آمده و لفظ اوّل مشترک است
در هر دو معنی امّا ازین مادّه اسم مصدر بخشش
بدو شین و اسم فاعل و امر بخش بیک شین آید
چون خطا بخش و زربخش و از مادّه دوم اسم
مصدر بخشایش و اسم فاعل و امر بخشاے آید
و اوّل را مفعولی ناچار است لفظاً یا معنیً و
ثانی را مفعول نباشد مؤلف عرض کند که
حقیقت را نه فهمیده و بمغز سخن نرسیده خامه
فرسائی می کند۔ اسم مصدر بخشودن و بخشیدن
همان بخش است که بجایش گذشت نه بخشش
چنانکه خیال صاحب موارد است فارسیان تحتانی
مکسور و علامت مصدر دن بروز یاده کرده
مصدر بخشیدن را وضع کردند که باصول امصادر
اصلی و قیاسی است و باصول مقننین فارسی زبان
جعلی و بخشودن مبتدل آن که تحتانی به واو بدل
شد چنانکه انگیر و انگور و انگیل و انگول و برای
دو معنی استعمال کردند (۱) دادن و عطا کردن
و (۲) عفو کردن پس رحم کردن داخل معنی دوم
است مضارع این بنیاده و مضارع بخشیدن
که بخشد است برای این مصدر هم مستعمل شد
و بخشاید مضارع بخشائیدن خطاے صاحب
موارد که این را متعلق به بخشودن و بخشیدن
کرده و حاصل بالمصدر این بخشش باشد و همین
حاصل بالمصدر برای بخشیدن هم صاحب
موارد غلط کرده که بخشایش را هم حاصل بالمصدر
این قرار داد و حقیقةً بخشایش حاصل بالمصدر
بخشائیدن است که می آید و امر بخشیدن و
بخشودن بخش است و اسم فاعل این هر دو
بخشنده صاحب موارد سکندری خورد که
بخش را اسم فاعل نوشت و مثالی که پیش کرد
برای اسم فاعل ترکیبی است که معنی فاعلی
بدون ترکیب امر حاضر با اسمی پیدا نمی شود و
آنچه از مادّهٔ دوم بخشایش را اسم مصدر گفته

این ہم غلط است زیرا کہ بخشایش حاصل بالمصدر بخشائیدن است کہ می آید و اسم مصدر رش ہم ہمان بخش کہ بالا گذشت و بخشاے امر حاضر بخشائیدن باشد چنانکہ گذشت نہ امر حاضر بخشیدن و بخشودن چنانکہ ادعاے صاحب سوار داست قبلے محل می گوید کہ بخشیدن را مفعولی ناچار است و بخشودن را مفعول نباشد ما گوئیم کہ ہر دو مصدر بمعنی متعدی است و بخشیدہ بمعنی عطا کردہ شدہ و عفو کردہ شدہ مفعول بخشیدن است و برای بخشودن ہم مستعمل - این است حقیقت محقق با نام و نشان و مایۂ معلوماتش کہ بیانش قیاس و قواعد ہر دو را برطاق دارد و ہرچہ در دل آید بقلم می سپارد (اردو) (۱) دینا۔ عطا کرنا۔ (۲) معاف کرنا۔ عفو کرنا۔ رحم کرنا۔

بخشہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی حصہ و بہرہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ ولیکن خلاف قیاس نیست۔ ہای زائد بر لغت بخش زیادہ کردہ اند چنانکہ ستمگار و ستمگارہ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو بخش کے پہلے معنے۔

بخشی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر شین بمعنی (۱) نصیب و حصہ و (۲) دہندہ و مشاہرہ دہندہ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی دوم محاورۂ ہند است مؤلف عرض کند کہ در معنی اول ہم یاے وحدت داخل است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) دیکھو بخش کے پہلے معنے (۲) بخشی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب و کتاب رکھنے والا تنخواہ بانٹنے والا۔ اب چوکیداروں کی تنخواہ بانٹنے والے کو کہتے ہیں۔

بخشی الممالک اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ

فرہنگ فرنگ سپہ سالار را گویند مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند
مرکب اضافی است (اردو) فوج کا سپہ سالار

بخشیدن | ماذکر این بر بخشودن کردہ ایم
و ذکر ماخذ ہم ہمدرانجاست (اردو)
دیکھو بخشودن ۔

بخشی گری | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
عہدہ و خدمت سپہ سالاری است مؤلف
عرض کند کہ خدمت قاسم مشاہرۂ فوج
و بدین معنی ہم محاورۂ ہند است نہ سپہ
سالاری ۔ معاصرین عجم با ما اتفاق کنند
و گویند کہ در بعض مقامات فارس ہم
بہ ہمین معنی مستعمل است (اردو) بخشیگری
فوج کے تنخواہ تقسیم کرنے والے عہدہ دار
کی خدمت کا نام ۔ صاحب آصفیہ نے
لکھا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ عہدۂ مصاحب فوج

بخطاق | صاحب سروری بر بغلطاق گوید
کہ بخطاق و بغطاق ہم بدین معنی آمدہ مؤلف
عرض کند کہ بغلطاق بمعنی (۱) قبا و (۲) کلاہ
درویشان بجاے خودش می آید و تحقیق معنی
و ماخذ ہمدرانجا کنیم دریں جا ہمین قدر کافی
است کہ بغطاق بغین معجمہ و طاے حطی و
قاف مخفف بغلطاق است و بخطاق بہ خای
معجمہ مبدلش کہ غین معجمہ بہ خاے منقوطہ بدل
شود چنانکہ چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغلطاق

بخط بلا سر دادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
انند بحوالۂ ملحقات کنایہ از بلا و محنت کشیدن
و بدان راضی بودن مؤلف عرض کند کہ
خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم
کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین
ازین ساکت (اردو) رنج و بلا پر صابر رہنا

بخط بلا سر در آرم | اصطلاح ۔ بقول مؤید
اے بلاکشی کنم و راضی ببلا باشم مؤلف
عرض کند کہ (بخط بلا سر در آوردن) چرا قائم

نگرد که مرادف مصدر گذشته باشد حیف است
از محققین که مصادر رامی گذارند و مشتقاتش
رامی نگارند. خلاف قیاس نیست. مشتاق
سند استعمال باشیم. معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) دیکھو بخط بلا سر دادن۔

بخطهٔ بلا سر برآوردن مصدر اصطلاحی
بقول ضمیمهٔ برهان و بحر کنایه از بلاکشی کردن
و راضی ببلا بودن مؤلف عرض کند که در مصدر
گذشته خط بلا است و در اینجا بجایش خطهٔ بلا
را استعمال کرده اند بخیال ما مصدر گذشته
موافق قیاس است و برای این طالب سند
باشیم که محققین اهل زبان ازین ساکت
و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
دیکھو بخط بلا سر دادن۔

بخفد بقول سروری و برهان بخا و فا بوزن برسد (۱) یعنی عطسه کند و خفیدن بمعنی
عطسه کردن باشد و (۲) بوزن بخورد بمعنی سرفه کند (منجیک سله) چون بخفد صبح
سعادت اثر؛ غالیه ساگردد باد سحر؛ مؤلف عرض کند که خفیدن بفتح اول (۱) خفه
شدن و گلو فشردن و (۲) عطسه کردن و بضم اول (۳) سرفه کردن می آید (سالم انجمن تا
کذا فی البحر) پس موحده اول زائد است و خفد بفتح فا مضارع خفیدن. ضرورت
نداشت که یک مشتق را بطریق اسم جامد ذکر کنیم محققین بالا غلط کرده اند که مشتقات را
با موحدهٔ زائده در ردیف تا جا داده اند مخفی مباد که مصدر خفیدن مرکب است
از خفه که بقول برهان بفتح اول و ثانی فشردن گلو باشد و عطسه را نیز گویند و بضم اول
بمعنی سرفه هم که بعربی سعال خوانند و همین است اسم مصدر. فارسیان بحذف های
هوز آخره به زیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر (دن) مصدری ساختند قیاسی

کہ بقول محققین فارسی زبان مصدر جعلی است با صول ما اصلی کہ اسم مصدر ش لغت فارسی
زبان است ـ مضارع ع این خفد و حاصل بالمصدر این ہمان اسم مصدر ، و شامل است
بہر سہ معنی فوق الذکر صاحبان موارد و نوادر ہم ذکر این کردہ اند ولیکن صاحب موارد
معنی دوم راخفہ کردن نوشتہ و صاحب نوادر بہر یانش مؤلف گوید کہ تصفیہ این از سند
استعمال شود کہ لازم است یا متعدی بظاہر قول سروری را معتبر دانیم کہ از اہل زبانست
(مؤید الدین ۵ھ) دماغ صبح را در ہر خفیدن ، ز فیض بوی او خورشید ، باید ، اردو
(۱) چھینکے (۲) کھانسے (۳) گلا گھوٹے ۔ گلا گھٹے ۔
بخک بقول شمس با اول و ثانی مفتوح نوعی از تبرزین (حکیم سوزنی ع) ترکی مکن بکشتن
من بر کش بخک ، مؤلف عرض کند کہ تعریف بچک بموحدہ اول وجیم فارسی و کاف
بابیان ماخذش گذشتہ کہ بمعنی کارد باشد و صاحب شمس ہم ذکرش کردہ خبر نیست
کہ بغلطی کتابت دریجا ہم قائم کرد یا نقل نویسش دست تصرف دراز نمود و باعتبار معنی
بیان کردہ اش این را نجک بہ نون اول وجیم عربی دوم صحیح دانیم کہ بمعنی تبرزین بجاے
خودش می آید و اشارۂ آن ہم بر بچک کردہ ایم باقی حال وجود این دریجا غلط محض
است و در کلام حکیم سوزنی ہم تصرف کاتب راہ یافتہ کہ نون اول وجیم دوم را
بہ موحدہ اول و خاے معجمہ بدل کردہ است و بدین وجہ کہ تصرف در حلیہ لغت و سندش
راہ یافتہ قیاس غالب این است کہ تصرف نقل نگار نباشد بلکہ تسامح محقق است (اردو)
تبرزین ۔ ایک ہتیار کا نام ہے جو زین اسپ کے پہلو مین رکھا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

بخل | بقول بہار بالضم نقیض سخا و ناب از صفات اوست و با لفظ کردن مستعمل (صائب
ے) می شود فریاد رس فریاد چون گردد تمام ٭ بخل در فریاد با فریاد رس کردن چرا ٭
مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بالضم والفتح و بفتحتین و بضمتین زفت
شدن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب
سازند انحصار بہار با مصدر کردن از لحقات باقی نماند قلت تلاش اوست (اردو)
بخل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لالچ۔ طمع۔ حرص۔ کنجوسی۔ تنگ چشمی۔ تنگ دلی۔ خسّت

بخلچہ | بقول شمس بکسر با و کسر لام مرادف
بخنچو (کہ بہردو باے فارسی می آید) بمعنی کسی
کہ دست در زیر بغل کند تا او بخندہ افتد
و آن را غلغلیچ نیز گویند و بخلوچہ ہم بدین معنی
می آید۔ فرماید کہ لغت فارسی است صاحب
برہان بہ بخلوچہ بہ باے فارسی و جیم فارسی فرماید
کہ انگشتان را در زیر بغل کسے بحرکت در آوردن
باشد بعنوانی کہ آنکس را خندہ گیرد مؤلف
عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض
کرد کہ اصل این بغلوچہ بود مرکب از بغل و
واو نسبت و کلمہ چہ کہ افادہ معنی تصغیر کند
و معنی لفظی این تحریکی نازک کہ منسوب است بہ بغل تا
متحرک بخندہ در آید غین معجمہ بدل شد بہ خای
معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و بخلوچہ قرار یافت
و بخلچہ بحذف واو نسبت مخفف آنست و بس۔
و حقیقت دیگر مرادفات این بجایش عرض کنیم
اندرین صورت اعراب بیان کردہ صاحب شمس
صحیح نباشد (اردو) گدگدی۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ اسم مؤنث۔ بغل یا تلوے یا کوکھ
کی کھجلی۔ سلسلاہٹ۔ وہ میٹھی میٹھی کھجلی جو
انگلیوں کے مس ہونے یا چھانوین کے رگڑ سے
جانے سے پیدا ہوتی اور ہنسی دلاتی ہے۔

دغدغہ۔ غلفچ۔ غلفچہ۔

بخل کردن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ندادن وعطا نکردن وتنگ چشمی ودریغ کردن مقابل عطا وبخشش کردن باشد۔ سند این بر لفظ بخل از کلام صائب گذشت (اردو) بخل کرنا۔

بخلوت بردن استعمال۔ تخلیہ کردن است (ظہوری ۵) وحشتم برد بخلوت ہمہ جا انجمن است ؛ ہمزبانش توئی آنکس کہ بخود در سخن است ؛ (اردو) خلوت مین لیجانا تخلیہ کرنا۔

بخلوچہ بقول شمس بکسر با وضم لام مرادف بخلچہ کہ گذشت وماہمدرانجا حقیقت این بیان کردہ ایم کہ مبدل ومخفف بغلوچہ باشد (اردو) دیکھو بخلچہ۔

بخل ورزیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخل کردن است (عرفی شیرازی ۵) باجوال زرمدارش غم بود قوت وہنوز ؛ بسکہ باخود بخل ورزد غم زغم خوردن خورد ؛ (اردو) دیکھو بخل کردن۔

بخلہ بقول سروری ورشیدی وجہانگیری وجامع وناصری بخا ولام بوزن ومعنی نخرفہ باشد کہ آن را پرپہن نیز گویند (عسجدی ۵) در آویزم حمائل وار یکسر خویش را بر وے ؛ وبگردگردن وسینہ اش کنم آغوش چون بخلہ ؛ صاحب برہان گوید کہ بعربی بقلۃ الحمقا گویند خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر ادر اصل بوخیلہ بود کہ بخیلہ بہ تحتانی بعد خا وبوخلہ بواو بعد با نیز آمدہ واین از جہت تخفیف است صاحب محیط بر بخلہ وبخیلہ اشارہ بقلۃ الحمقا کند وبر نخرفہ فرماید کہ بفارسی تورک وبعربی بقلۃ الحمقا وبیونانی بوندخی فافیس وبعبرانی ارغیلم وبفرنگی برقال سالی وبہندی قلفہ وخلفہ گویند وآن دو نوع است بہتر ین

آن نوع بزرگ برگ وسرخ ساق. سرد درسوم وتر درآخر دوم وگویند تر درسوم وبقول شیخ
ازان قبض. نافع نزف وسیلابات مزمنه ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که
بتحقیق ما فارسیان ازلغت عرب بقول بزیادت هاے نسبت درآخر بقوله کردند وخرفه را
نام نهادند و باز بتبدیل قاف به خاے معجمه بخوله شد چنانکه برق وبرخ و باز واو بخا
بدل شده بخیله شد چنانکه انگور وانگبر وبخله مخفف بخوله باشد وبوخله که می آید مزید علیه بخله
بزیادت واو چنانکه مغل ومغول و بوخل مخفف بوخله به تخفیف هاے هوز چنانکه گواه وگوا
وهمه مفرس ما آنچه خان آرزو ذکر بوخیله بزیادت تحتانی بعد خاے معجمه کرده وجودش
یافته نمی شود وخود او هم بجاے مستقلش نه نوشت طبع آزمائی اوست وبس اگر سند استعمالش
پیش شود یا ازبیان دیگر محققین تصدیقش می شد قیاس می کردیم که مزید علیه بوخله باشد
بزیادت تحتانی بعد خاے معجمه چنانکه بست وبیست (اردو) خرفه. بقول آصفیه
عربی اسم مذکر. ایک تخم کا نام جو اکثر ٹھنڈائی میں ڈالتے ہیں اور اس کا ساگ پکاتے ہیں

بخم بقول سروری بحوالهٔ مؤید (۱) بفتح با وسکون خا نام ولایتی است مشک خیز
وفرماید که بحرکت خا هم ظاهر می شود (اثیر اخسیکتی سه) ماه تو در مشک بخم لعل تو با
جزع دژم ✽ شهد بیت در آغوش سم نقعیست در کام ضرر ✽ وفرماید که در بیت
مذکور به کسر با نیز توان خواند که بالمعنی سع باشد یعنی با خم. صاحب جهانگیری ذکر این
باسند بالاکرده مقصودش خرین نباشد که بحرکت اوّل و دوم باشد صاحب برهان
گوید که بالفتح وبفتحتین هردو آمده صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب ناصری گوید

بر صاحب طبع ذوق سلیم معلوم می شود کہ (مشک بخم) کنایہ از زلف خمیدہ است و
بخم نام ہیچ ولایت و بشک نیست (ادیب صابر ترمذی ۵) قدمن شد چو دو زلف
بخم دوست بخم ٭ دل من شد چو دو چشم دژم دوست دژم ٭ و فرہاد کہ حکیم اسدی
و فردوسی (کمند بخم) بسیار آوردہ اند صاحب رشیدی بذکر قول محققین بالا سند دیگر
می خواہد مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب ناصری این سند را بحق لغت زیر تحقیق غیر
متعلق دارد درست است و در معنی شعر ہم با او اتفاق داریم ولیکن انکارش از
نام ولایت قابل تسلیم نیست خصوصاً تصدیق صاحب جامع کہ از محققین معتبر و صاحب
زبان است ما را کافی است حیف است کہ محققین بالا نسبت حالات این ولایت صراحت
کافی نکردہ اند و بجدیکہ بیان کردہ اند وجودش با عدم مساوات دارد و اگر نام ولایت
را تسلیم کنیم وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ چیست و (۲) بہ فتح اول و ضم خاے معجمہ بقول
صاحب محیط شرابی کہ از آرد گندم و امثال آن سازند معنی لفظی این چیزے کہ در خم
است و کنایہ از شراب مذکور (اردو) (۱) بخم بالفتح ایک ولایت کا نام مذکر (۲)
شراب کی ایک قسم جو آرد گندم وغیرہ سے بناتے ہین۔ مؤنث۔

(۱۸۸۷) **بخم آوردن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خم
دادن است (انوری ۵) ثرالہ پیر برف
بہ بردار کتف کوہ ٭ چون رستم نیسان بخم آورد
کمان را ٭ واز ہمین سند مصدر اصطلاحی

(کمان را بخم آوردن) بمعنی کمان کشیدن پیداست
کہ بجاے خودش می آید (اردو) خم دینا۔ خم
پیدا کرنا۔ جھکانا دکن مین خمانا کہتے ہین۔

بخم در شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

ضمیمۂ برہان و بحر بمراقبہ رفتن و مراقبہ کردن
صاحبان مؤید بہفت ذکر ماضی مطلق این
کردہ گویند کہ اے بمراقبہ شد مؤلف عرض
کند کہ کنایہ ایست و معنی اصلی این خمیدن
(اردو) مراقبہ کرنا۔ حضوری دل سے خدا
کا دھیان کرنا۔ سب چیزون کا خیال چھوڑ کے
خدا کا دھیان لگانا۔ صاحب آصفیہ نے مراقبہ
کا ذکر کیا ہے۔

بخمہ بقول شمس لغت فارسی است و نام
ولایتی مشک خیز۔ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بخم
بہ ہمین معنی گذشت اگر سند استعمال این پیش
شود توانیم عرض کرد کہ رای مہملہ آخر زائد است
چنانکہ شنا و شنار۔ بدون سند اعتبار را نشاید
معاصرین عجم بر زبان ندارند و از حقیقت این
ساکت (اردو) دیکھو بخم۔

بخمہ بقول برہان و ناصری و سراج و ہفت
بوزن دخمہ (۱) نوعی از حرشف کہ آنرا کنگر
ہم خوانند و بید گیاہ ہم گویند صاحب جامع
گوید کہ بخیل ہم ہمین است کہ می آید صاحب
محیط بر بخمہ حوالۂ کنگر دہد و بر کنگر فرماید کہ
اسم حرشف است و بر حرشف گوید کہ لغت
نبطی است و بیونانی سقولوس و بعربی عکرب
و سلبین و ضریع و بفارسی کنگر و منابت آن
زمین سنگریزہ و مواضع آبہا۔ بستانی و بری
بستانی آن گرم در دوم و خشک در اول
و بری آن گرم و خشک در دوم مختلف الطبایع
بحسب اقالیم و اماکن و دران رطوبت فضلیہ
با لطافت و تجفیف و تنقیہ قلیل است چون
عرق بدبو را خوشبو گرداند و بوی رطوبت
عفنہ ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) و بر بید گیاہ
فرماید کہ بخیل است و بر اغرسطس کہ گذشت
حوالۂ حرشف نوشتہ و بید گیاہ را ہم آوردہ
ما از پریشان بیانی اینہا خصوصاً در مفردات

طب خیلی پریشان می شویم و بہ اقتنا لوتی کہ
بجای خودش مذکور شد کنگر سفید را ذکر کردہ
وخیال ما این است کہ در بید گیاہ و کنگر
فرق است۔ جا دارد کہ کنگر سفید را بید گیاہ
نام باشد و نسبت لغت زیر بحث تحقیق ما
این است کہ لغت فارسی زبان و اسم جامد
است و صاحب شمس گوید کہ (۲) بانگ
کردن باشد با گرفتگی گلو مؤلف عرض کند
کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین
ساکت بدون سند استعمال اعتبار را نشاید
کہ صاحب شمس محقق بے تحقیق است (اردو)
(۱) دیکھو اغرسطس و اقتنا لوتی (۲) گلا بیٹھی
ہوئی آواز۔ مؤنث۔

بخند بقول شمس با اوّل و ثانی مفتوح
اندوہگین و افسردہ را گویند و آن را نژندہ
نیز خوانند۔ مؤلف عرض کند کہ محققین
فارسی زبان ازین ساکت و بہ لغت نژندہ
ہم ذکر این معنی نمی کنند البتہ نژند بہمین معنی آمدہ
بمجرد قول صاحب شمس بدون سند اعتبار
را نشاید و ماخذ این ہم تحقیق نمی شود بخیال ما
جز این نیست کہ بخسیدہ را کہ بمعنی مفعولی یعنی پژمردہ
از مصدر بخسیدن است بخند نوشت و این
نتیجہ بیخبری از ماخذ است و بس حیف است
کہ لغات فرس بہ بے تحقیقی و بے توجہی صاحبان
لغت در چہ شکل ہاست (اردو) دیکھو
بخسیدہ۔

بخنو بقول برہان بفتح اوّل و نون بروزن
پرتو (۱) رعد برادر برق را گویند و (۲) پدر اندر
را ہم کہ شوہر مادر باشد صاحبان جامع و
رشیدی و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و ما
حقیقت این را بر بخنو نوشتہ ایم کہ بہ فوقانی
سوم عوض نون گذشت (اردو) دیکھو بختو۔

بخنود بقول ضمیمہ برہان بروزن خوشنود
بمعنی بخنو باشد کہ رعد است صاحب مؤید

فرماید کہ بالضم تندر و غرندہ کذا فی القنیہ و در دستور بجاے خا جیم مرقوم است واللہ اعلم بالصواب مؤلف گوید کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ دال مہملہ در آخر این زائد است چنانکہ پیرہن و پیرہند اندرین صورت فرید علیہ بخنو باشد کہ بنون سوم گذشت (اردو) دیکھو بخنو کے پہلے معنے۔

بخنوہ صاحب برہان این را مخصوص کند با برق و فرماید کہ بفتح اوّل و ثانی و رابع ہم آمدہ و صاحب سروری بحوالہ ادات گوید کہ بضم با و نون و سکون خاے معجمہ و واو بمعنی برق و بحوالہ شرح السامی گوید کہ بفتح با و نون و واو ہم آمد و بحوالہ فرہنگ فرماید کہ بخنوہ بضم با و تا بمعنی ہر چیز غرندہ عموماً و رعد باشد خصوصاً مؤلف عرض کند کہ فرید علیہ بخنو است بزیادت ہاے ہوّز در آخر و ما ذکر این بصراحت معنی وا خفتن بر بخنو کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخنو۔

بخنویدن بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث و کسر واو بمعنی رعد کردن و تندر زدن۔ محققین مصادر فارسی زبان ازین مصدر ساکت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و اصول فارسیان است کہ از اسم مصدر بخنو وضع کردہ اند بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن۔ بقاعدۂ محققین فارسی مصدر جعلی و با صول ما مصدر اصلی کہ از اسم مصدر فارسی زبان مرکب شد و بخنود مضارع این و بخنو حاصل بالمصدر و امر حاضر ہم (اردو) گرجنا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ کڑکنا۔ بجلی کا آواز نکالنا۔ بادلون کا بولنا (ناسخ ؎) کیا مزا ہو اگر گرجنے سے تُو
تجھکو سننے نہ دے گجر بدلی ہو

بخواب آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (۱) مرئی شدن چیزے بخواب مؤلف عرض کند کہ (۲) خفتن ہم (ناصر علی ؎)

بخواب آمد خیال او کشیدم در بغل تنگش ٭ خزان می گشت دیدم صبحدم در گلشن رنگش ٭ (والہ ہروی ؎) بخواب بلبل و گل آمدی مگر که گرفت ٭ گریستن بخود آن وین بخویش خندیدن ٭ (صائب ؎) عالم غیب اگر نیست روان بخش چرا ٭ مردگان زنده بخواب همه کس می آیند ٭ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند (اردو) (۱) خواب میں آنا۔ (۲) سونا۔

(۱۸۸۸) **بخواب افتادن** مصدر اصطلاحی مرادف معنی دوم بخواب آمدن (ظہوری ؎) آرزوی عیش تا افتد بخواب ٭ در شب غم گوش بر افسانه باش ٭ (اردو) آرام کرنا۔ بقول امیر۔ سونا۔

بخواب دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول اننددرازکشیدن بقصد خواب (باقر کاشی ؎) مگر فهمیده آن بدخو که خواهم کرد دل خالی ٭ که می افتد بهر سو می دهد خود را بخواب شب ٭ مؤلف عرض کند که بمعنی خوابانیدن است متعدی خفتن (اردو) لٹینا۔ سلانا۔

(۱۸۸۹) **بخواب داشتن** مصدر اصطلاحی۔ در غفلت داشتن و بخواب آوردن و خوابانیدن۔ (ظہوری ؎) برایم بسته است افسانهٔ عشق ٭ که بختم را بخواب افسانه دارد ٭ (اردو) غافل رکھنا۔ سلانا۔

بخواب درآمدن استعمال۔ بمعنی خفتن است صاحبان مؤید و هفت ذکر معنی مطلق این کرده اند که بمعنی خوابیدن و خفتن است (اردو) سونا

(۱۸۹۰) **بخواب رفتن** مصدر اصطلاحی۔ خفتن (ظہوری ؎) آورده آنکه دولت بیدار را نخست ٭ رفتست از فسانهٔ زهرش بخواب تلخ (صائب ؎) برلب بام خطر نتوان بخواب امن رفت ٭ در بهشتم تا ز اوج اعتبار افتاده ام ٭ (اردو) سونا۔

بخواب رفتن پا | مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر خدریست کہ بسبب نشستن و زیر عضو بودن بہم رسد صاحب انند ہم ذکر این بہ یادت تحتانی در آخر کند (از بہار ؎) از کوشش تو می رود از پیش پاے ما ٭ پاے بخواب رفتہ ما در رکاب نست ٭ (صائب ؎) ہرگز بچشم شوخی ابرو نمی رسد ٭ پاے بخواب رفتہ با ہمو نمی رسد ٭ و فرماید کہ این را خفتن پاے نیز گویند مؤلف عرض کند کہ چون در یک نشست دیر گذرد و روانی خون در پاے کم شود حس باقی نماند از ہمین است این کنایہ (اردو) پاؤن جھنجھنانا ـ بقول آصفیہ پاؤن سُن ہونا ـ سردی یا کسی صدمہ کے باعث پاؤن کا بے حس و حرکت ہوجانا ـ پاؤن سونا ـ کن مین ''پاؤن مین چیونٹیان بھر جانا''

(۲۲۲۵) **بخواب شدن** | مصدر اصطلاحی ـ خفتن (ظہوری ؎) سر غرورسن و پاے بخت بیداران ٭ بصد فسانہ رگ گردنم بخواب شدہ ٭ (اردو) سونا ـ

بخواب کردن | مصدر اصطلاحی ـ بقول وارستہ در خواب کردن و بقول بحر بخواب متوجہ کردن مؤلف عرض کند کہ خوابانیدن و غافل کردن است و بس (باقر کاشی ؎) مگر فہمیدہ ان بدخو کہ خواہم کرد دل خالی ٭ کہ می افتد بہر سو می کند خود را بخواب اشب ٭ صاحب انند ہمین شعر را براے سند (بخواب دادن) آوردہ و در مصرع ثانی (می کند) را (می دہد) نوشتہ (ظہوری ؎) طاقت کوہ را بخواب کنم ٭ اگر افسانہ کمر گویم ٭ (صائب ؎) فغان کہ بادہ مرد افگنی نمی یابیم ٭ کہ چشم شوخ تو بیرحم را بخواب کند ٭ (اردو) سلانا ـ غافل کرنا ـ

(۲۲۲۶) **بخواب کسی بودن** | (مصدر اصطلاحی) بمعنی حقیقی است (ظہوری ؎) دوشینہ بخواب من

تو بودی ہا بازی گر وقت کار خواب است	(اردو) خواب میں نظر آنا

بخواری تن دادن مصدر اصطلاحی۔ خواری کشیدن و تحمل آن کردن۔ (ظہوری سہ) بخواری تن چرا در دادہ خاشاک سرکویش ہا بطرف باغ و بستان رفتہ خود را یاسمین کردہ است (اردو) ذلت و خواری سہنا۔

بخواری فتادن مصدر اصطلاحی۔ مبتلاے ذلت و خواری شدن (انوری سہ) اے بخواری فتادہ ہر خصمی ہا کاش خصمے تو خار گرفت ہا (اردو) ذلیل و خوار ہونا۔

بخواست بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی ارادہ و خواہش مؤلف عرض کند کہ موحدہ زائد است در اول خواست کہ بمعنی خواہش و ارادہ می آید دیگر ہیچ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد تا می دیدیم کہ مقصود صاحب سفرنامہ چہ بود (اردو) دیکھو ارادہ۔

بخوان بقول شمس با اول مفتوح و ثانی زدہ زعفران را گویند مؤلف عرض کند کہ مجرد بیان اوست دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و ماخذ این ہم غیر متحقق بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) زعفران۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث کیسر۔ دیکھو اندرست۔

بخوان سلیم نشناند اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ مؤید الفوائد (۱) بمعنی انقطاع از ماسوی اللہ دار دو (۲) بمعنی سلامت و بیغمی و خورسندی نیز ہست صاحب انند ہم ذکر این کردہ و صاحب شمس (بخوان سلیم نشناند) نوشتہ مؤلف عرض کند کہ ما در کلام خاقانی استعمال این یافتہ ایم

(ے) بخوان سلوتم بنشاند خود حاجت نبود آنجا
ۂ که اشکم خوش نمک بود و رُخ زرّین نمکدانش
ۂ پس ازین سند مصدر (بخوان سلوت نشاندن)
بمعنی بیغم و بآرام داشتن پیدا است معلوم میشود
که در کتابت مؤیّد غلطی کاتب راه یافت و کنایۂ ازاں
تعلقے با معنی حقیقی نیست۔ (اردو) (۱) ماسوی اللہ
سے بے تعلق ہے ۔ (۲) یعنی خوشی مؤنث۔

بخود آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بہ ہوش آمدن مؤلف عرض کند که مقابل بیخود شدن است
و موافق قیاس (اردو) ہوش میں آنا بقول آصفیہ آپے
میں آنا (آپ میں آنا) بقول امیر۔ ہوش میں آنا خودی میں آنا

بخود افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بحال خود
پرداختن است مؤلف عرض کند که کنایہ باشد و موافق
قیاس است ولیکن طالب سند استعمال باشیم (اردو) اپنے حال پر توجہ کرنا

بخود بالیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب انند
مرادف بخویش بالیدن (یوسف بیگ ے) چون شمع ہر کہ
سوختہ داغ نیاز بود ۂ بالیدہ جامہ جامہ بخود
ازگداز بود ۂ (ارادتخان واضح ے) شب
ہجوم اشک مہتاب کتان دیدہ بود ۂ این
شعاعی خط بخود صد پیرہن بالیدہ بود ۂ مؤلف
عرض کند که بجاے خود شگفتن و نازکردن
باشد و از اسناد بالا ہم ہمین معنی پیدا می شود
فتامل (صائب ے) بوتہ از بہر گداز خویش
سامان دادہ اند ۂ سادہ لوحانی کہ ہمچون بہ
بخود بالیدہ اند ۂ (اردو) اترانا شگفتہ
ہونا اپنے میں آپ پھولنا ۔

بخود برداشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود
دانستن و فرماید کہ بجاے خود (بخویش ہم
می آید (شفیع اثر ع) خط توگشتن اغبار
را بخود برداشت ۂ مؤلف عرض کند کہ
براے خود تجویز کردن چیزے و انتخاب آن
براے ذات خود باشد و بس وہم او فرماید
کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت بخود

ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر ہم
ذکر این کرده۔ **مؤلف** گوید که این درخور
آن نیست که در ینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی
بنظر آید که لفظ (بخود) دران نباشد باید که
آن را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے لیے
تجویز کرنا۔ منتخب کرنا۔

بخود بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارسته مرادف (بخود برداشتن) گذشت
و فرماید که بجائے (بخود) (بخویش) ہم آید سالک
یزدی ع) من درین دریا دلی بر خود
نه بستم چون حباب ٭ گر شکستی می خورم در بند
تاوان نیستم ٭ **مؤلف** عرض کند که چیزے را
بذمہ خود گرفتن است و بس و ہم او گوید که
آنچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندا
ل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر ہم ذکر این
کرده **مؤلف** گوید که این درخور آن نیست
که در ینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید که لفظ
(بخود) دران نباشد باید که آنرا بجایش ذکر کنیم
(اردو) اپنے ذمہ لے لینا۔

بخود پرداختن مصدر اصطلاحی۔ رجوع
شدن بخود و توجه کردن بسوی خود (انوری ع) وز
کشادت روز دیگر چون بخود پرداخته ٭ دیده
چون رخساره پر زخم پیکان یافته ٭ (اردو)
اپنی جانب رجوع ہونا۔ اپنی جانب توجہ کرنا۔

بخود پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
بمعنی برخود پیچیدن و ناخوش شدن و ہم او
بر (برخود پیچیدن) فرماید که پریشان و مضطر
بودن (تاثیر ع) کرده رگ پیدا زخط ہر چند
یاقوت لبش ٭ غنچه می پیچد بخود از لعل خندانش
ہنوز ٭ (ظہوری ع) چون دوال خم فتراک
بخود پیچیدن ٭ از ظہور لیست که نخچیر سر تیر شود
٭ (صائب ع) ہر که آمد در غم آباد جہان چون
گردباد ٭ روزگارے خاک خورد آخر بخود
پیچید و رفت ٭ **مؤلف** عرض کند که بدل پیچ
و تاب

(۵۴۲۴)

خوردن است ؎بس (اردو) دل میں پیچ وتاب کھانا۔ اپنے میں آپ پیچ کھانا۔

بخود تراشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر مرادف بخود برداشتن و فرماید کہ بجای (بخود) (بخویش) ہم می آید (زلالی ؎) بخود مسعود شاہی برتراشند٭ بخراش رشک بر محمود پاشند٭ مؤلف عرض کند کہ منسوب کردن چیزی بخود و ہم او گوید آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این درخور آن نیست کہ دراینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آنرا بجایش ذکر کنیم (اردو) کسی چیز کو اپنے سے منسوب کرنا۔ اور اپنے لئے قرار دینا۔

بخود جنبیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند حرکت کردن و خبردار شدن گویند "تا بخود جنبیدہ چنین می شود" مؤلف عرض کند کہ چون کسی با کسی غیر از توقع چار چشم شود یا واقعۂ غیر متوقعہ پیش آید از تعجب یا مسرت یا خوف حرکتے خاص سرزد شود ہمین است بخود جنبیدن (اردو) خود بخود اچھل پڑنا۔ جب کوئی شخص سامنے آجاتا ہے جسکے آنے کی امید نہ تھی یا کسی واقعہ کی اطلاع ہوتی ہے جو متوقع نہ تھا تو خود بخود دل کو ایک حرکت ہوجاتی ہے اور انسان اچھل پڑتا ہے خوشی سے یا تعجب یا ڈر سے۔

بخود چپیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بکسر جیم فارسی (۱) کنایہ از متکبر و مغرور بودن روحید در تعریف جوراب دوز ؎) ز رخ خود بپایش چو مالیدہ ام٭ از ان رو بخود اینقدر چپیدہ ام٭ و فرماید کہ (۲) نیز کنایہ از نذیرفتن (صائب ؎) خمش چو آب گہر می رویم تا دریا٭ نچپیدہ ایم بخود ہمچو سیل غوغائی٭ (میرزا بیدل ؎) بیدل لباط وہم بخود چپیدہ چو صبح٭ ورنہ ز جنبش ہستی

من ہر چہ ہست نیست ﴿ مؤلف عرض کند کہ (بخود چیدن چیزی) کنایہ باشد از (۳) حاصل کردن چیزی و بر ذمۂ خود گرفتن چیزے و بر سر خود گرفتن بارے از ہر سہ اسناد بالا ہمین معنی پیدا می شود و این من وجہٍ تعلق دارد با معنی دوم و معنی اول بلحاظ معنی حقیقی خلاف قیاس است و سندے بکارش نمی خورد طلب سند دیگر باشیم (اردو) (۱) متکبر اور مغرور ہونا۔ (۲) قبول کرنا (کسی چیز کو حاصل کرنا جیسے فیض حاصل کرنا۔ اپنے ذمہ لینا جیسے "ناحق ہم نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا"

بخود دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف (بخود بر داشتن) کہ گذشت و فرماید کہ بجاے (بخود) (بخویش) ہم آمدہ (شفیع اثر ۵) درین زمان کہ بزرگان پناہ کس نشوند ﴿ ندانم از چہ بخود داد کوہ رخنۂ غار ﴿ مؤلف عرض کند کہ بسر خود گرفتن است و بس و ہم او بگوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این در خور آن نیست کہ درینجا ذکرش رود اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آن را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے سر لینا۔

بخود رسیدن | مصدر اصطلاحی۔ خود را شناختن باشد (صائب ۵) بیک فرد لیتہ است صد دفتر اینجا ﴿ بخود تا رسیدم بعالم رسیدم ﴿ (اردو) اپنے آپکو پہچاننا۔

بخود سپردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) مرادف بخود بر داشتن و فرماید کہ بعوض (بخود) (بخویش) ہم می آید (طالب کلیم ۵) نیست نفس دون امانت دار یک جو اعتبار ﴿ حق بدست ماست گر چیزی بخود نسپردہ ایم ﴿ نیز فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر

(۳۴۰)

نیز آمدہ۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ (۲) مغرور بودن
و گمان بزرگی خود داشتن (شفیع اثر ؎) بگذری
از سر چیزی کہ سپردی بخودت ٭ مردم غافل
ازان ہیچ بخود نہ سپارند ٭ مؤلف عرض کند
کہ (۳) بسر خود و بذمہ خود گرفتن دیگر ہیچ
و ہر دو سند بالا بکار ما می خورد نہ بحق شان
نسبت قول آخر الذکر وارستہ عرض می شود کہ
این در خور آن نیست کہ دریجا ذکرش رود
اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد
باید کہ آن را بجایش ذکر کنیم و خان آرزو
کہ معنی دوم پیدا کرد برلے آن طالب سند
دیگر باشیم کہ از معنی لفظی این تعلقی ندارد۔
(اردو) (۱) دیکھو بخود برداشتن (۲)
مغرور ہونا (۳) کسی کام کو اپنے سر لینا
اپنے ذمہ لینا۔

بخود شکستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ و بحر تحمل ناملائم کردن و بر رو نیاوردن
(محسن تاثیر ؎) تعدی کہ ز موجت رسد بخود
بشکن ٭ بوصل بحر رسی تا حباب وار اینجا ٭
(مخلص کاشی ؎) ہر شکستی با تو کار مومیائی
می کند ٭ ہمچو زلف یار کیدم تو بر خود بشکنی ٭
مؤلف عرض کند کہ (بر خود شکستن) ہم ہمین
معنی می آید و آنچہ وارستہ نسبت معنی دوم
(بر خود شکستن) اشکال را دفع کردہ بجایش
ذکر کنیم و این کنایہ باشد (اردو) سخت
اور ناملائم باتون کا تحمل کرنا منہہ پر نہ لانا

بخود فتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن
مرادف (بخود برداشتن و بستن و تراشیدن
و دادن) مؤلف عرض کند کہ غور نکرد کہ این
لازم است و مصادر بالا متعدی۔ جز این نیست
کہ بمعنی افتادن بسر و افتادن بذمہ است
وقائل۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد

خلاف قیاس نیست (اردو) سر پہ پڑنا۔
بقول آصفیہ۔ ذمہ ہونا۔ ذمہ پڑنا۔

بخود فرو رفتن و مصادر اصطلاحی۔
بخود فرو شدن صاحب انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ ذکر ماضی مطلق این ہر دو مصادر کردہ
گوید کہ یعنی از غایت رنج و خجلت سر فرو کرد
حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و از دیگر
محققین فارسی زبان کسے باو نیست۔
مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دلالت
می کند کہ غور کردن و فکر و تامل نمودن باشد
طالب سند باشیم (اردو) رنج و خجلت سے
سر جھکانا۔ غور کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔

بخود گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و
فرماید کہ بجاے لفظ (بخود) (بخویش) ہم می آید
(اسمعیل ایما ے) ہمیشہ مشت زرے بخود
بکل بکف دارد٭ بدہر سر کہ گذارد بخویش
خوار می راہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ اختیار کردن و گوارا کردن است
وارستہ می فرماید کہ مرادف (بر خود و بر خویش
گذاشتن) و آنچہ از تتبع معلوم شد خصوصیت
(بر خود) ندارد بلی اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف
گوید کہ باید کہ بجاے خودش مذکور شود و در
مقام صراحت این لا حاصل است (اردو)
اختیار کرنا۔ گوارا کرنا۔

بخود گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و فرماید کہ بعوض
بخود۔ بر خود و بر خویش ہم می آید (الثانی ۵)
مردہ و عریان بخاک کوی او افتادہ ام ٭
واے اگر بر خود نگیرد خاک کوے او مرا ٭
(صائب ۵) نہاد سخت تو سوہان بخود نمی گیرد
٭ و گرنہ پست و بلند زمانہ سوہانست (ولہ
۵) دلی کہ نقش تعلق بخود نمی گیرد ٭ اگر بدست
فتد خاتم سلیمان است ٭ صاحب بحر ہم ذکر

این کردہ مؤلف عرض کند کہ قبول کردن آنچہ وی بست هم او فرماید کہ آنچہ بعد از تتبّع معلوم شد حضوریت برخود وند ارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف گوید کہ ذکر این در ینجا بے محل است باید کہ بجایش مذکور شود (اردو) قبول کرنا ۔

بخود گرم بودن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و بحر خود پسند و خود راے بودن (کمال خجندیؒ) آفتاب ار گویدت من با تو می نام مریخ ؎ چون بخود گرم است خود رامی ستاید آفتاب ؎ مؤلف عرض کند کہ ما (است) را مشتق مصدر (بودن) نمی دانیم پس سندے کہ پیش شد متعلق ازین مصدر نیست و لیکن این مصدر براے کنایۂ معنی متذکرہ بالا موافق قیاس است (اردو) خود پسند ہونا ۔ خود راے ہونا ۔

بخود نازیدن مصدر اصطلاحی ۔ بدل ناز کردن و بس (ظہوریؒ) گشتی شکار در ظہوری بخود بنازد ؎ شادم کہ دام من نفس نالہ گیر تست ؎ (اردو) دل مین ناز کرنا فخر کرنا ۔

بخود نبودن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ و انند از خود بیخبر بودن مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد بمعنی مدہوش بودن ۔ (شہیدی قمیؒ) چو گفتیم کہ بر و پشت آدم از شوق ؎ بخود نبودم و این فہم کردم از سخنت ؎ (اردو) آپے مین نہ رہنا ۔ آپ مین نہ رہنا ۔ ہوش و حواس مین نہ رہنا ۔ خودی سے گزر جانا ۔ (فقرہ) روٹیان لگی ہین اب تم آپے مین نہین رہے ہو ۔

بخود نوشتن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ مرادف بخود بر داشتن و فرماید کہ بجاے (بخود) برخود و بخویش ہم می آید ۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (مخلص کاشیؒ) بیاں حال دل پارہ پارہ کردم عرض ؎ نوشتہ است بخود نامہ ام دریدن را ؎ مؤلف عرض کند کہ

(۱۱۱۵)

از سند بالا نوشته شدن چیزے بخود پیداست
مقصود شاعر آنست که من در نامهٔ خود حال
دل پاره پارهٔ خود نوشته ام و خط من در دیدن
را در خود دارد از اینجاست که یار من خط مرا
پاره پاره میکند۔ ہم او گوید که آنچه بعد از تتبّع
معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد
بغیر نیز آمده مؤلف گوید که ذکر این درینجا
بے محل است بجاے خودش باید نوشت۔
(اردو) لکھا ہونا جیسے یہ خط میں لکھا ہوا ہے۔

بخود نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف بخود برداشتن که گذشت و گوید که
بجاے (بخود) برخود و بخویش ہم می آید۔ صاحب
بحر ہم ذکر این کرده (سعید اشرف ؎) در
خلوت اگر دست دہد وصل حرام است ✿ نامردی را
بخود نہادن مردیست ✿ (ملا وحشی ؎) اگر ما شد
ز خنجر خار آن راه ✿ نہیم برخویشتن آزار آن راه ✿
مؤلف عرض کند که منسوب بخود کردن و ہم او
گوید که آنچه بعد از تتبّع معلوم شد خصوصیت
برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده مؤلف گوید که
ذکر این درینجا بے محل است باید که بجایش ذکر کنیم
(اردو) اپنے سے منسوب کرنا۔

بخودی خود اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فخر
بنفسه و ذاته صاحب رہنما فرماید که معنی خود بخود و
به رغبت خود است صاحب بول چال ہم ذکر این کرده
گوید که از خود و صاحب فرہنگ فدائی فرماید که
بے یاری و انبازی دیگری که ترجمهٔ آن بتازی بنفسه
باشد مؤلف عرض کند که تعریف فدائی که از معاصرین
عجم بود خیلے خوش است (اردو) خود بخود بقول آصفیہ
از خود۔ آپ ہی آپ۔ بے کہے۔ بن چھیڑے بن بلائے مؤلف
عرض کرتا ہے کہ (بن بلائے) کا محل نہیں ہے۔

بخور بقول جہانگیری و برہان با اوّل و ثانی مضموم و واو معروف و راے موقوف (۱) عمل
لبنی باشد که آن را بتازی میعه سائله و بیونانی اصطفی و بہندی سلارس خوانند و از درخت

روم حاصل شود خوشبوی باشد بہار گوید کہ بوزن صور (۲) آنچہ بدان بوی دہند و بخورات جمع آن و فرماید کہ بالفظ بر آتش انداختن و دادن و سوختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ انحصار بمصادر بالا در ملحقات باقی نماند کہ قلت تلاش اوست ہم او فرماید کہ مجازاً (۳) بمعنی مجمر است (خواجۂ شیراز ؎) مرغول را بگردان یعنی بر غم سنبل ٭ گرد چمن بخوری ہمچو صبا بگردان ٭ صاحب محیط بر بخور حوالہ میعۂ سائلہ کردہ و بر میعۂ سائلہ گوید کہ بیونانی اسطرک و بہندی سلارس و در انگریزی اسٹورکس باسم نامند و آن صمغ یا شیرہ درختی است بسیار خوشبو و درخت آن را در بلاد شام عبہر گویند و گفتہ اند کہ آن صمغ درخت مر آن است۔ دو نوع است یکی سفید کہ آن را عطاران میعۂ عنبری نامند و دوم سرخ و آن را میعۂ مشکی نام است گرم در اوّل و خشک در دوم خشکی آن کمتر از گرمی و بقول شیخ قوّت منضجۂ ملیّنہ بغایت و مسخّنہ محلّلہ است و روغنی کہ از ان در مشام میگیرند ملیّن شدید باجملہ مقوّی و محلّل ریاح و منفّخ و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل مفرّس است از معنی دوم کہ نظر بر خوشبوئی آن فارسیان بدین نام موسوم کردند و بمعنی دوم لغت عربی کذا فی المنتخب (اردو) (۱) سلارس دیکھو اصطفی (۲) بخور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دھونی۔ خوشبودار چیزوں کی دھونی۔ خوشبودار چیزیں جیسے مشک و عنبر وغیرہ (۳) انگیٹھی۔ بقول امیر۔ ہندی۔ مؤنث آتشدان۔ مجمر۔

بخور آہ	استعمال۔ مرکّب اضافی بمعنی آہے کہ مثل بخور است (ظہوری ؎) بخور آہ ظہوری	بعود دل فرصت ٭ کہ شکوے کسی عنبرین کلاہ شود ٭ (اردو) بخور آہ۔ مذکّر۔ جیسے دود آہ

(۳۵۵۸)

اردو مین بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین

بخور انداختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بر آتش ریختن (باقر کاشی ے) نماے جلوہ و بر بزم عبیر افشان ٭ کشای دامن و بر آتشم بخور انداز ٭ (ظہوری ے) بخور از بال انداز د بر آتش ٭ کند پروانہ چون انداز آغوش ٭ (اردو) بخور ڈالنا آگ پر۔

بخور دادن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بہ ملبوس دادن (شانی مشہدی ے) پری بکلبہ ما می کند گذار امشب ٭ کشای طرہ کہ این کلبہ را بخور دہد ٭ (ظہوری ے) طرۂ شام ندادی بہ تف آہ بخور ٭ گریۂ آل ضرور است پے غازۂ صبح ٭ (ولہ ے) زگرد چہرۂ ما دامن عبیر زند ٭ بدود سنبل ما طرہ بخور دہد ٭ (اردو) خوشبودار چیزون کا دہوان دینا۔ بخور دینا۔

بخوردان اصطلاح۔ بقول اسند بمعنی مجمر باشد مؤلف گوید کہ از قبیل آتشدان است۔ موافق قیاس حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو بخور کے تیسرے معنے۔ دکن مین عوددان کہتے ہین۔

بخور زیر دامن اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بضم و خاے بواو رسیدہ ضابطۂ ولایت است کہ خوبان و رعنایان دامن را پہن کردہ بدو و عنبر و عود معطر سازند و دود مذکور را زیر دامن می گیرند و فرماید کہ این معنی از زبان دان بہ تحقیق پیوستہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ بہار این ضابطہ را بزنان مخصوص کند (محسن تاثیر ے) شمیم عطر آن فردوس مسکن ٭ فلک را شد بخور زیر دامن ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است

ومعاصرین عجم تخصیص زنان را پسند نمی کنند چنانکہ بہار (اردو) وہ بخور جو دامن کو دئیے جاوین۔ بخور زیر دامن ترکیب فارسی کہہ سکتے ہین اسم مذکر۔

بخورسوختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عود وغیر ذلک را بر آتش ریختن امظہر (۵) شمع افروختہ وریختہ ہر جانب گل * مجلسے ساختہ وسوختہ ہر سوی بخور * (اردو) بخور جلانا

بخورشمہ اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱) چند از عطریاتی کہ بآب یا بشربت ترکردہ در مجلس بر آتش نہند چون دود ازان بر آید ہمہ مجلس معطر شود مؤلف عرض کند کہ یای آخرین برای نسبت باشد یعنی چیزے کہ منسوب است بہ شم بخور مخفی مباد کہ شم بقول منتخب بفتحتین و تشدید میم بمعنی بوئیدن است فارسیان درین مرکب بہ تخفیف آوردہ اند۔ موافق قیاس است معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ (۲) بمعنی بخوردان است وطرز بیان صاحب شمس غیر آن کہ مرکب عطریات باشد (اردو) (۱) وہ پانی یا شربت کا مرکب جس مین عطریات ملا کر آتشدان پر ٹپکاتے ہین تاکہ خوشبو پھیلے۔ مذکر (۲) دیکھو بخوردان۔

بخورشیشہ اصطلاح۔ بقول سروری بہ حوالہ شرفنامہ مرادف معنی اول بخور شمہ کہ گذشت صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر شین منقوطہ وسکون تحتانی وشین دیگر مفتوح است صاحبان جامع وبحر وسراج ہم ذکر این کردہ اند بہار گوید کہ ہمین است نسخہ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت است بمعنی شیشۂ کہ آب بخور دران است (اردو) وہ شیشہ جس مین عطریات کا مرکب ہوتا ہے جس کو آگ پر چھڑکنے سے خوشبو پھیلتی ہے۔ مذکر۔

بخورکردن (مصدر اصطلاحی) صاحب

آصفی از معنی ساکت (نظیری نیشاپوری ۵) خش
زلابہ کہ طبعش مشوش است ہنوز٭ شکر بخور کن
شعلہ سرکش است ہنوز٭ مؤلف عرض کند
کہ بمعنی عام خوشبو دادن است ولیکن ازین
شعر (بر آتش انداختن بخور شیشہ) پیداست یعنی
مرکب عطریات بر آتش انداختن (اردو)
بخور دینا۔ عطریات کا دھوان دینا۔ مرکب
عطریات کو آگ پر چھڑکنا۔

بخور گرداندن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی از معنی ساکت سند این بر لفظ بخور گذشت
مؤلف عرض کند کہ آئین آتش پرستان است
کہ ہر شام عطریات را در مجمر انداختہ در ہر گوشہ
مکان می گردانند و بحضور جملہ مکینان ہم پیش
می کنند۔ تا کلاہ خود را بالاے آن کنند و دود
در کلاہ گیرند ہمین است بخور گرداندن۔
(اردو) عطریات کو آتشدان مین ڈالکر تمام
گھر مین دور دینا پھرانا تا کہ ہر گوشۂ مکان مین
خوشبو پھیل جاے۔

بخور مریم | اصطلاح۔ بقول سروری گیاہیست
کہ پنج انگشت را ماند و بحوالۂ شرفنامہ گوید کہ
گیاہی کہ مریم دران دست زدہ مانند پنجۂ
گشتہ و بوے خوش دارد و آن را پنجۂ مریم نیز
گویند صاحب برہان فرماید کہ آتش پرستان
بوقت ستایش و پرستش آتش بر دست گیرند
و آن را شجرۂ مریم ہم گویند صاحبان بحر و
جامع و سراج و بہار عجم ذکر این کردہ اند
صاحب محیط فرماید کہ بلغت افریقیہ بخور المشائخ
و بشامی کف مریم و بیونانی فعیلاسوس و
بسریانی طرماذوس و بعربی شجرۃ المریم و دخن المریم
و بفارسی پنجۂ مریم و بہندی ہاتھا جوڑی
گویند نباتیست مائل بہ سفیدی و دران
شبیہ بخطوط۔ گرم در سوم و خشک در دوم
و دران جلا و تقطیع و تفتیح و جذب و تحلیل
قوی و تلطیف است و منافع بسیار دارد (الخ)

مؤلف عرض کند کہ ذکر این بر ائلق ہم گذشت و بخور الحریم مرکب عربی زبان است و در فارسی ہم مستعمل خیال می کنیم کہ عربان نظر بر عطریت این بدین اسم موسوم کردند (اردو) دیکھو ائلق

بخورہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی نافۂ مشک مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نظر بہ خوشبوئی نافہ بزیادت ہای نسبت در آخر بخور۔ نافۂ مشک را نام نہادہ اند (اردو) نافہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مشک کی تھیلی جو ایک قسم کے ہرن کے پیٹ سے نکلتی ہے (زکی ؏) یہہ ضبط ہو ہے نافہ کہان تیرے عشق کا جو آہو چھپائے پھرتے ہین دشت ختن مین داغ ہو

(الف) **بخوریدن** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم (۱) سودہ و فرسودہ گردیدن ہم او فرماید کہ ــــــ

(ب) **بخوریدہ** بالضم (۱) دیو زدہ و پری و آسیب زدہ دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ وضع مصدر (الف) موافق قیاس است کہ از اسم مصدر بخور بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن وضع کردہ اند و باصول محققین فارسی مصدر جعلی است قیاس می خواہد کہ (۲) بمعنی حقیقی این بخور دادن و کردن باشد ولیکن محققین بالا بر کنایہ سودن و فرسودن قناعت کردہ اند کہ بر خلاف قیاس نیست زیراکہ فرسودگی و دودے را ماند اما طالب سند استعمال باشیم حاصل بالمصدر این ہمان بخور و مضارع این بخورد و (ب) ماضی مطلق (الف) کہ برآن ہاے مفعولی زیادہ کردہ اند و معنی مبینۂ بالا ہم کنایہ باشد کہ آسیب زدگان را بخور می دہند و (۲) بخور دادہ شدہ و از معنی اول این تائید خیال ما نسبت معنی دوم (الف)

ہم می شود (اردو) (الف) (۱) گھس جانا۔ دیکھو سودن و فرسودن (۲) بخور دینا (ب) (۱) آسیب زدہ یعنی جس پر آسیب کا اثر ہو (۲) بخور دیا ہوا۔

بخولی صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی ساق مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہیچ متحقق نشد نمی دانیم کہ معاصرین عجم از کدام زبان گرفتہ اند تازی نیست و ترکی نباشد۔ اسم جامد دانیم دیگر ہیچ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و صاحبان بول چال و روزنامہ کہ ماخذشان ہم سفرنامہ مذکور است ازین ساکت (اردو) پنڈلی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ساق۔ ٹانگ کا وہ حصہ جو ٹخنے اور زانو کے بیچ میں ہے

بخون صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی گوید کہ بخاے معجمہ بوزن زبون مریخ باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج درست گوید و مؤلف را با او اتفاق است کہ چون خونریزی و سفاکی اثر اوست بدین اسم موسوم شد (اردو) مریخ۔ دیکھو اختر پنجم۔

بخون آمیختن مصدر اصطلاحی۔ آلودۂ خون کردن است (ظہوری ؎) نشد جسم و جان تحفۂ خنجرت ؎ غمت را بخون تا نیامیختم ؎ (اردو) خون میں آلودہ کرنا۔

بخون افتادن نان مصدر اصطلاحی خون جگر خوردن و تکلیف کشیدن ہمانا این کنایہ باشد لطیف یعنی چون نان بخون افتد غذای خون بدہان رسد (صائب ؎) بخت ما چون بید مجنون سرنگون افتادہ است ؎ ہمچو داغ لالہ نان ما بخون افتادہ است ؎ (اردو) خون جگر پینا یا کھانا۔ بقول آصفیہ غصہ کھانا پیچ و تاب کھانا۔ رنج اٹھانا۔

بخون افگندن مصدر اصطلاحی۔ خون آلودہ کردن و مجروح ساختن (ظہوری ے) یا دمژہ بخونت افگند٭ در خاطر خود خلیدی آخر٭ (ولہ ے) زخم عشق خم فتراک بخونم افگند٭ خاطرم یافت قرارے بطپیدن رفتم٭ (اردو) آلودۂ خون کرنا۔ خون مین آلودہ کرنا۔

بخون خنجر آلودن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از قتل کردن و کشتن (ظہوری ے) عجب کہ غمزہ بخون تو خنجر آلاید٭ کہ تراکہ رگ بہ تمنّاے نیشتر نہ برد٭ (اردو) قتل کرنا۔

(الف) **بخون خود بازی کردن** مصادر
(ب) **بخون خویش بازی کردن** اصطلاحی
صاحب بحر و انند (ب) را ذکر کردہ گویند کہ خواہان قتل و ہلاک خود بودن مؤلف عرض کند کہ پرواے ہلاکت خود نکردن (ظہوری الف ے) بصد بے باکئی اوّل بخون خود کند بازی٭ چو فرداکشتۂ آن غمزۂ بی باک برخیزد٭ (شیخ شیراز ب ے) آنکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند٭ (سلمان ب ے) در رسن ہاے دو زلف کافرت پیچیدہ ام٭ غازیم غازی بخون خویش بازی می کند٭ (اردو) خواہان قتل ہونا۔ موت کی پروا نکرنا۔

بخون دامن کشیدن مصدر اصطلاحی۔ دامن را آلودہ بخون کردن یعنی کنایہ از کشتن باشد (صائب ے) نیست مانع حسن را مستور از خون ریختن٭ گل بخون بلبلان در غنچہ دامن می کشد٭ (اردو) خون مین دامن آلودہ کرنا۔ قتل کرنا۔

بخون درکشیدن مصدر اصطلاحی سراپا آلودۂ خون کردن (ظہوری ے) خنداں و تازہ روی بہ تمکین ہمی گذشت٭ از گریہ گاہ اشک بخون درکشیدہ٭ (اردو) خون مین ڈبونا۔

بخون دل اصطلاح۔ صاحب انند

(بخون دل کار کردن) را نوشتہ گوید کہ بمحنت
ومشقت کار کردن است و از حافظ شیراز
سند دہد (وہو ہذا ۵) دامن دوست
بصد خون دل افتادہ بدست ٭ بفسوسی کہ کند
خصم رہا نتوان کرد ٭ مؤلف عرض کند کہ
مصدر قائم کردہ آنند راسندش بکار
نمی خورد و از سند خواجہ شیراز مصدر
(دامن بصد خون دل بدست افتادن)
بدست می آید۔ ازینجاست کہ ما اصطلاح
(بخون دل) را قائم کردہ ایم کہ کنایہ از محنت
ومشقت است چنانکہ فارسیان گویند "
بخون دل این را حاصل کردیم" یعنی بمشقت
بسیار بدست آوردیم اسے بجگر کاوی (اردو)
جگر کاوی کے ساتھ۔ جان لڑا کر۔ جان مار کر
۔صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے (جان مار کر
کام کرنا) نہایت محنت اور مشقت سے
کوئی کام کرنا۔ یہہ لفظی ترجمہ ہے صاحب آنند راج
کے مصدر کا۔

بخون سعی کردن مصدر اصطلاحی۔ سعی در
قتل کردن مخفی مباد کہ درینجا خون بمعنی قتل است
وبس (انوری ۵) بادام تو بخون دلم سعی کرد
لیک ٭ از لطف پستۂ تو بجان زینہار یافت ٭
(اردو) قتل میں کوشش کرنا۔

بخون طپیدن مصدر اصطلاحی۔ آلودہ
خون شدن وفگار شدن (صائب ۵)
سپند خال لبت آتشین عذار انند ٭ بخون
طپیدۂ لعل تو تاجدار انند ٭ (اردو) خون
میں تڑپنا۔ زخمی ہونا۔ گھائل ہونا۔

بخون غلطیدن مصدر اصطلاحی مرادف
(بخون طپیدن) کہ گذشت (ظہوری ۵)
بتان قتل اسیران کام دارند ٭ بخون غلطیدۂ
ہر گام دارند ٭ (صائب ۵) ز قیامت
کشتۂ ناز تو می غلطد بخون ٭ بر نیاید زود خون
از زخم تیغ تیز را ٭ (اردو) دیکھو بخون طپیدن

(۱۸۸۸) **بخون کمر بستن** مصدر اصطلاحی۔ آمادۂ خون وقتل شدن (صائب ؎) ہر رگ سنگے کمر بندد بخون من چو مار ؛ گوشہ غاری اگر سازم وطن در کوہسار ؛ (اردو) خون پر کمر باندہنا۔ قتل پر کمر باندہنا۔

بخون گرفتن مصدر اصطلاحی بقول انند مزاحم شدن بعلت خون وقصاص خواستن مؤلف عرض کند کسی را بجرم خونریزی گرفتار کردن است طرز بیان انند خاطر مارا ناپسند (جمال الدین سلمان ؎) فردا کہ کشندہ را شہیدان ؛ گیرند بخون بدین بہانہ ؛ من دامن آن نگار گیرم ؛ وز ہر دو جہان کنار گیرم ؛ (اردو) خون اور قتل کے الزام مین گرفتار کرنا۔

بخون وخاک افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در سراج کشتن بخواری مؤلف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ فگار کردن ہم حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد کہ تصفیہ این می کردیم جز این نیست کہ کنایہ باشد کہ بخاک وخون افگندہ یا اینکہ مجروح باشد یا کشتہ۔ (اردو) خاک وخون مین گرانا۔ ذلت کے ساتھہ قتل کرنا۔ زخمی کرنا۔

(۱۸۸۹) **بخویش آمدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بہوش آمدن وخود را شناختن۔ مقابل بے خویش شدن وبے ہوش شدن (ظہوری ؎) ز دوری تو ستمدیدۂ کہ شد بے خویش ؛ ہزار مرگ فزون دید چون بخویش آمد ؛ (اردو) آپ مین آنا۔ بقول امیر ہوش مین آنا۔ خودی مین آنا (ناسخ ؎) آپ مین آئین جائین یار کے پاس ؛ کب سے ہمکو ہے انتظار اپنا ؛

بخویش بالیدن مصدر اصطلاحی بقول انند مرادف بخود بالیدن کہ گذشت (محمد ہاشم شہید ؎) تا بعاشق میرسد روز قیامت می شود ؛ بسکہ از شوق خرامش راہ می بالد

بخویش ﴿ (صائب ع) مہر تابان از گداز خویش می بالد بخویش ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ ما تحقیق این بر (بخود بالیدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود بالیدن۔

بخویش برداشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و انند مرادف بخود برداشتن **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمد رانجا بحث این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود برداشتن۔

بخویش بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و انند مرادف (بخود بستن) **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمد رانجا تعریف این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود بستن۔

بخویش تراشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و انند مرادف بخود تراشیدن **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمد رانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود تراشیدن۔

بخویشتن نازیدن مصدر اصطلاحی۔ ہمان بخود نازیدن کہ گذشت (ظہوری ۵) عشق و جنونش بود پدر بر پدر ﴿ ہمہ ﴿ نازم بخویشتن دل والانژادبین ﴿ (اردو) دیکھو بخود نازیدن

بخویش خندیدن مصدر اصطلاحی خندیدن برخود بنظر حقارت (والہ ہروی ۵) بجواب بلبل و گل آمدی مگر کہ گرفت ﴿ گریستن بخود آن و بین بخویش خندیدن ﴿ (اردو) اپنے آپ پر ہنسنا۔ حقیر سمجھنا۔

بخویش دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و انند مرادف بخود دادن **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمد رانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود دادن۔

بخویش سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و انند مرادف بخود سپردن **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمد رانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود سپردن۔

بخویش گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول

وارستہ و انند مرادف بخود گذاشتن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا اشارۂ این کردہ ایم وسند این ہمدرانجا گذشت (اردو) دیکھو بخود گذاشتن ۔

بخویش گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و انند مرادف بخود گرفتن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود گرفتن ۔

بخویش نوشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و انند مرادف بخود نوشتن مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود نوشتن ۔

بخویش نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و انند مرادف بخود نہادن مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود نہادن ۔

(الف) **بخیدن** صاحب انند بحوالۂ فرہنگ (ب) **بخیدہ** نسبت (الف) گوید کہ بالفتح پنبہ و ریشم زدن و نسبت (ب) فرماید کہ پنبہ ریشم زدہ را گویند (حکیم نزاری ع) ہمہ دشت فرش است درہم فکندہ ؛ ہمہ کوہ ریشم است برہم بخیدہ ؛ صاحبان سروری وجہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج ذکر (ب) کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (الف) وضع شد از اسم مصدر پک کہ بالضم بمعنی ہر چیز گندہ و ناہموار و بمعنی تپک و سطراق آہنگران ہم آمدہ باے فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ اسپ و اسب و کاف عربی بدل شد بخاے معجمہ چنانکہ شاماکچہ و شاماخچہ ۔ پس بخ را اسم مصدر قرار دادہ بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدرے ساختند برلے پنبہ و ریشم زدن مخفی مباد کہ معنی لفظی این تپک زدن یا ناہموار و پریشان کردن است

و بہ مجاز براے ریشم و پنبہ زدن مستعمل شد بقاعدۂ مقننین فارسی زبان مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی کہ اسم این مصدر رال فارسی زبان است و (ب) اسم مفعول این حیف است کہ محققین مصادر فارسی (الف) را ترک کردہ اند و محققین فارسی زبان (ب) را اسم جامد قرار دادہ آفرین بر صاحب فرہنگ فرنگ کہ این مصدر را بے نشان نکردہ تہ خاک نسپردپس باید کہ این را بالضم خوانیم (اردو) (الف) دُہنّا بقول آصفیہ روئی صاف کرنا۔ دُہنکنا۔ (ب) دُہنکا ہوا۔

بخیر بقول برہان (۱) بروزن حصیر گیاہے است کہ آنرا بید گیا نیز خوانند و آن نوعی از کنگر است صاحب جامع گوید کہ مرادف بخمہ کہ گذشت صاحب ناصری فرماید کہ بخیر وبخیل نوعی از حرشف کہ کنگر باشد و صاحب محیط ہم بر بخیر اشارۂ کنگر کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است براے بخمہ و (۲) بفتح موحدۂ زائدہ بر لغت عرب یعنی خیر کلمہ ایست کہ فارسیان استعمالش کنند بمعنی نیکو و نیکوئی و این را با مصادر فارسی مرکب کنند کہ در ملحقات می آید گویند "الحمد للہ بخیر است" و (۳) بمقام انکار محض ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) دیکھو بخمہ۔ (۲) بخیر۔ بقول آصفیہ خوش۔ اچھی طرح سے۔ سلامت۔ جیسے مزاج بخیر (۳) نہیں بالکل نہیں (شیفتہ ؎) دل دینگے مال دینگے مگر جان سو بخیر ٭ بیہودہ ہے وہ شخص جو سرگرم لاف ہے ٭

بخیر گذشتن استعمال۔ بخیر و عافیت گذشتن وہیچ نقصان راہ نیافتن بمعنی حقیقی است گویند (ع) رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت ٭ (ظہوری ؎) گزند تو بہ بگر بگذرد بخیر از من ٭

(۱۳۸۵)

بروی ساقی گلگشت بوستان ندراست (اردو) بخیر گزرنا۔ بخیر و عافیت گزرنا۔ کوئی واقعہ پیش نہ آنا۔ جیسے "الحمد للہ رات بخیر گزری"۔

بخیرگی افتادن چشم مصدر اصطلاحی۔ تحیر شدن چشم و خیرہ شدن نظر (ظہوری ۵) کجا بہ دیدن ذرہ دیدہ سیر گردد چشم * بخیرگی نفتد تا نگہ تماشائیست * (اردو) آنکھ کی خیرگی تعجب یا تحیر سے آنکھ کا خیرہ ہونا۔ چکا چوند۔

(الف) **بخیز** بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثانی و زای ہوز در آخر بمعنی کمین گاہ و محل خوف و فرماید کہ ------

(ب) **بخیزیدن** بمعنی دوتا گردیدن برای تعظیم امیرے **مؤلف** عرض کند کہ دیگرکسے از محققین لغات فارسی ذکر این نکرد مشتاق سند باشیم و اگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ (الف) اسم مصدر (ب) باشد و بکسر موحدہ

امر حاضرش۔ مخفی مباد کہ (خیزیدن) بدون موحدہ بروزن پیچیدن بمعنی آہستہ بجائی در شدن و لغزیدن می آید و خیز بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی بمعنی جست کہ در محل خوف واقع شود پس خیال ما انیست کہ در (الف و ب) ہر دو موحدہ زائد است و لی دانیم کہ محققین بالا بفتح اول چنان نوشتہ اند و اختلاف در معنی بیان کردہ انند و صاحب فرہنگ فرنگ خلاف قیاس نیست ولیکن محتاج سند است (اردو) (الف) کمین گاہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ گھات کی جگہ (ب) تعظیم کے لئے جھکنا

بخیل بقول برہان و جامع و ناصری بروزن وکیل نام نوعی از حرشف باشد کہ کنگر است و آن را بیدگیا خوانند و در عربی مردم ممسک را گویند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بخیر کہ گذشت رائے مہملہ بہ لام بدل شود چنانکہ چنار و چنال و دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخیر و بخمہ۔

بخیلہ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی

وجامع وہفت بمعنی بخله که مذکور شد مؤلف عرض کند که ما بر بخله اشارهٔ این کرده ایم (اردو) دیکھو بخله

بخیه بقول بہار نوعی از دوخت معروف و موج سہان و دندان از تشبیہات اوست وبالفظ خوردن ودویدن وزدن وکشودن وگرفتن وگسیختن مستعمل (ملا شفیع بلخی ۔ع ؎) زنو زیاده کند زخم دردمندان را ٭ بچاک سینهٔ من بخیه موج سہان است ٭ ظہوری ۔ع ؎) دندان بخیه گشت بخندیدن آشکار ٭ چون نوبت رفو بگریبان ما رسید ٭ صاحب فرہنگ فدائی گوید که یک گونه دوزندگی است وہر بار که در پارچه سوزنی با رشته فرو می رود و بر می آید آن را یک بخیه می گویند صاحب جامع ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب کنز که محقق ترکی زبانست صراحت کند که لغت فارسی است و در ترکی مستعمل نمیدانیم که صاحبان ناصری وبرہان وسراج وغیاث چرا این لغت را ترک کرده اند بالجمله نوع دوخت چنان باشد که چون سوزن رشته دار در پارچه یک مرتبه دوخت کند دو سوراخ واقع شود یکی داخلی و دیگرے خارجی که در رفتن وبرآمدنش جاے گیرد و بکرّهٔ ثانی باز سوزن را داخل می کنند در سوراخ خارجی چنانکه سلسلهٔ رشته بنظر مسلسل باقی می ماند وسوراخ بنظر نیاید وہمین سلسله باقی ماند تا انتہا۔ ہمین است بخیه که بہترین اقسام دوخت است (اردو) بخیه۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ ایک قسم کی مضبوط اور پاس پاس سیون۔ دوہرا ٹانکا۔ پکّا ٹانکا مؤلف عرض کرتا ہے که اسی کو دکن مین ٹیپ کہتے ہین۔ اور ٹیپ مارنا بمعنی بخیه کرنا مستعمل ہے۔

(۲۴۴۵) **بخیه از چشم کشودن** مصدر اصطلاحی آگاه وخبردار شدن وبصیرت پیدا شدن

و بیخودی و دور شدن صاحب آصفی بر بخیه گشودن سند طالب آملی پیش کرده که بکار ما می خورد (ہ) بخیه از چشم دلم بکشو تا آگه شوم ؎ همنشین را آب شمشیر از سر زانو گذشت ؎ .
(اردو) آنکھ کھلنا۔ بقول امیر بصیرت پیدا ہونا۔ بیخودی دور ہونا (وردہ) اسے درد جسکی آنکھ کھلی اس جہان مین ؎ شبنم کی طرح جان کو اپنے وہ رو گیا ؎ (ظفر ہ) غفلت سے آنکھ تیری جبدم کھلیگی غافل ؎ جتنے ہین یہ تماشے دنیا کے خواب ہونگے ؎ (قلق ہ) ہوگئی دور بیخودی اسکی ؎ یک بیک آنکھ کھلگئی اسکی ؎

بخیه از روی کار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) ظاهر شدن راز و (۲) رسوا شدن۔ صاحبان غیاث و هفت بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند که معنی لفظی این دوخت باقی نماندن یعنی چون بر دهن راز دار که دوخته بود۔ دوخت باقی نماند افشای راز شود و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) راز کا افشا ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بخیه بآب دوغ می زنند مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند که مرادف (آب بریسمان می بندد) است که گذشت فارسیان این مثل را بحق کسی زنند که تلاش امر محال کند (اردو) دیکھو آب بریسمان می بندد۔ صاحب محبوب الامثال نے فرمایا ہے کہ "دہول کی رسّی بٹتے ہو"

بخیه بر اندام بر آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که بر آمدن چیزی بر چیزی (خسرو ہ) زنہار که آن بند قبا چست مبندید ؎ کز نازکیش بخیه بر اندام بر آید ؎ مؤلف عرض کند که چون چیز سخت بر اندام نشیند نشان او بر پوست اندام گیرد پس معنی لفظی این گرفتن و پیدا شدن نشان بخیه لباس بر اندام باشد که انتهای نزاکت جسم است و تعمیم معنی آصفی دور از نازک خیالی است فتامل (اردو) بخیه لباس کا نشان جسم پر پڑنا۔ انتہای نزاکت کا اظہار

بخیہ برچشم زدن مصدر اصطلاحی بمعنی
دوختن و بند کردن چشم باشد صاحب آصفی
بر (بخیہ زدن) سندے کہ از صائب آوردہ
بکار این می خورد (ص) بخیہ از جوہر زخم بر
چشم شوخ آئینہ ۂ چہرۂ محبوب او گردیدیان
ساز دمرا ۂ (اردو) کسی کی آنکھ بند کرنا۔

بخیہ برچہرہ رفتن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار و چراغ (۱) ظاہر شدن چیز پنہان
و فاش گردیدن راز (شوکت بخاری ص)
شرمم برون نکردی بزم تو از حجاب ۂ بر چہرہ
رفت بخیہ ز رنگ پریدہ ام ۂ مؤلف عرض
کند کہ چون رنگ رو بپرد بد رونقی ظاہر و
شکن ہا پیدا شود مقصود شاعر اینست کہ بخیۂ
چہرہ یعنی شکنہاے روپریدگی رنگ را
ظاہر کرد پس معنی این مصدر اصطلاحی (۲)
شکن رو ظاہر شدن است نہ فاش گردیدن
راز فتأمل (اردو) (۱) راز فاش ہونا۔
چہرہ پر جھرّیان پڑنا۔

بخیہ برچہرہ کردن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار (۱) کنایہ از فاش و رسوا کردن
راز مؤلف عرض کند کہ غیر از نقل نگارش
(انند) کسے با او نیست۔ سند استعمال پیش
نشد معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند
اعتبار را نشاید و بلحاظ مصدر گذشتہ توانیم
کہ بمعنی (۲) بے رونق کردن چہرہ گیریم
(اردو) (۱) رسوا کرنا۔ راز فاش کرنا
(۲) چہرہ کو بے رونق کرنا۔

بخیہ برچیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱)
بمعنی حقیقی است یعنی از پیرہن بخیہ زدہ دوخت
بخیہ را کشادن و (۲) کنایہ از دیوانہ و پریشان
حال شدن کہ پریشان حالان و دیوانگان
این قسم حرکات می کنند (ظہوری ص) باندازہ
نثارش بخیہ شیخ از خرقہ برچیدی ۂ گر از دست
غمت چاکے بجیبش سر فرو کردی ۂ (اردو)

(۱) ادھیڑنا۔ بقول امیر سیون کھولنا۔ ٹانکے توڑنا
(۲) کپڑے پھاڑنا۔ (دیوانگی سے) (ذوق ؎)
ناخن نہ دے خدا تجھے اے بخیہ جنون ؛ دیگا تمام
عقل کے بخیے اُدھیڑ تو ؛

بخیہ بر چیزے افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ (۱) کنایہ از فاش و رسوا شدن
است صاحب بحر گوید کہ فاش گردیدن راز
و رسوا شدن مؤلف گوید کہ سند استعمال
پیش نشد و ما بحر د قول ہر دو محققین ہند نژاد
را برابرے بمعنے کہ خلاف قیاس است کافی
ندانیم۔ و اگر از معنی حقیقی کار گیریم معنی این
برعکس بیان شان است یعنی (۲) بند شدن
آن چیز کہ عمل بخیہ چیزے را می دوزد و بند
کند نہ فاش قائل (اردو) (۱) راز فاش
ہونا۔ رسوا ہونا (۲) بند ہونا۔

(الف) بخیہ بر رخ افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش و رسوا
شدن مرادف (بخیہ بر چیزے افتادن) کہ
گذشت (صائب ؎) بخیہ ز شبنم و گل بر رخ
کار افتاد است ؛ ورنہ حیران تو صاحب نظری
نیست کہ نیست ؛ مؤلف عرض کند کہ بہار مصدر
(ب) بخیہ بر رخ کار افتادن | را بہمین معنی
بوسیلہ ہمین سند صائب نوشتہ یعنی ہمین یک سند
باستناد دو مصدر اصطلاحی است و لیکن
از معنی شعر عقدہ در کار افتادن و بند شدن
کار پیدا است نہ افشاے راز و رسوائی
مخفی مباد کہ معنی لفظی ہم تائید خیال ما می کند
کہ بخیہ بر چیزے کردن و دوختن آن اشارہ
بند کردنست نہ افشا۔ فتامل حاصل اینست
کہ ما (الف) را مرادف (بخیہ بر چہرہ رفتن)
گیریم بمعنی بیان کردہ خود کہ گذشت و (ب)
را بمعنی بند شدن کار (اردو) (الف)
دیکھو بخیہ بر چہرہ رفتن (ب) کام بند ہونا۔

بخیہ بر رو افتادن | مصدر اصطلاحی

بقول وارسته وبحر کنایه از فاش گردیدن
راز و رسوا شدن سندے پیش نشد مؤلف
عرض کند که معنی بیان کردهٔ هر دو محققین را
بدون سند تسلیم نکنیم وخیال ما همان است
که بر (بخیه بر رخ افتادن) گذشت (اردو)
دیکھو (بخیه بر رخ افتادن)

بخیه بر رو فگندن | مصدر اصطلاحی -
بقول وارسته سعدی (بخیه بر رو افتادن)
(قاسم مشهدی ؎) نفس سرکش بخیه بیجرتی
بر رو فگند ؛ خصم اگر در پاے آتش شد
کفش خاشاک بود ؛ مؤلف عرض کند که
مقصودش خرین نیست که کنایه از فاش
کردن راز و رسوا کردن . ما می گوئیم که مراد
(بخیه بر چهره کردن) یعنی بے رونق کردن
چهره از شکن ها و همین است تشبیه بخیه
و همین معنی در سند قاسم مشهدی درست
می شود (اردو) دیکھو بخیه بر چهره کردن

بخیه بر روی کار | اصطلاح - بقول
سروری در ضمیمه کنایه از (۱) رسوا شدن
و (۲) آشکارا گشتن راز (سعدی شیراز
؎) برهمن شد از روے من شرمسار ؛ که
شنعت بود بخیه بر روے کار ؛ مؤلف
عرض کند که (۳) خرابی کار است و معنی اوّل
و دوم خلاف قیاس و غیر متعلق از معنی حقیقی
که وجه کنایه ندارد اصل این (بخیه بر رو)
است که بمعنی افسردگی و شکن هاے رخ باشد
همه محققین در اکثر ملحقات بخیه تسامح کرده اند
و غور نفرموده قائل (اردو) (۱) رسوائی
مؤنث (۲) افشاے راز - مذکر (۳) کام
کی خرابی - مؤنث -

بخیه بر روی کار افتادن | مصدر اصطلاحی
- بقول برهان (۱) کنایه از فاش گردیدن
سر و آشکارا شدن راز باشد - وارسته
بذکر معنی اوّل گوید که (۲) رسوا شدن هم

صاحب بحر عجم بانش و صاحبان رشیدی و جامع
بر معنی اول قانع ۔ خان آرزو در سراج
ذکر معنی اول کرده و در چراغ ہدایت گوید که
ظاہر شدن چیز پنہان است صاحب آصفی
فرماید که کنایہ از فاش شدن و فاش کردن
راز (صائب ؎) مخور بر دل مرا گر زخم
دندان پشیمانی ٭ باندک روزگاری بخیہ اش
بر روی کار افتد ٭ مؤلف عرض کند که
صاحب آصفی غلط کرد که این مصدر را
متعدی قرار داد و محققین بالا در معنی اول
و دوم این تسامح کرده اند یعنی (۳) بمعنی
بند شدن کار و روا نشدنش باشد و بس
و ہمین معنی در مصرع دوم صائب چنانکہ می گوید
که دلم را گزند مرسان که از زخم دندان پشیمانی
تو در مدت قلیل بر روی کار تو بخیہ بیفتد
یعنی گره در کار تو افتد و اضح باد که (بخیہ بر
روی کار افتادن) مرادف این است که
می آید و سند حکیم صوفی شیرازی واضح تر
است برای معنی بیان کرده ما (؎ ۱)
ز زخم تیغ تو آگہ شدند مدعیان ٭ فغان
که بخیہ ام آخر بروی کار فتاد ٭ یعنی کار
بر آری من نشد بوجہ آگہی مدعیان و سند
دیگر از ظہوری ہم در انجا می آید که واضح تر
ازین و مؤید خیال ما مخفی مباد که (بخیہ
بر رو افتادن) پر شکن شدن و بی رونق
گشتن روست و محققین بالا ہم در انجا ہم
ہمین قسم تسامح در عرض معنی کرده اند و ما
اختلاف خود ظاہر کرده ایم و در ہمہ ملحقات
و متعلقات بخیہ آنان بر تسامح خود راه رفتہ اند
و ما بر اختلاف خود ۔ معاصرین عجم باذوق
زبان تصفیہ این کنند فتامل (اردو) (۱)
راز فاش ہونا (۲) رسوا ہونا (۳) کام
بند ہونا ۔ بگڑنا ۔

بخیہ بر روی کار افگندن | مصدر اصطلاحی

بقول سراج (۱) فاش کردن راز و زآنه برداشتن بهار همزبانش و صاحب آصفی نقل نگارش (اثیرالدین آخسیکتی ؎) همچو سوزن اگرچه سرتیزی ٭ بخیه بر روی کار می فگنی ٭ مؤلف عرض کند که (۲) گره در کار زدن و بند کردن و مزاحم شدن شاعر گوید که اگرچه مانند سوزن سرتیز هستی ولیکن از تو کار برآری نمی شود بلکه از دست تو کار ما بندمی شود. ماتحریکه ذوق سخن داریم معنی اوّل راهیچ تعلق ازین شعر نمی بینیم محققین بالا در معنی (بخیه بر روی کار) تسامح کردند و باز در هریک استعمالش همان تسامح رابکار بردند وهیچ اعتنا بر معنی حقیقی نکردند که تعلق کنایه با او پیدا شود وقاتل مخفی مباد که این متعدی مصدر گذشته باشد وبس (اردو) (۱) راز فاش کرنا (۲) کام مین خلل پیدا کرنا۔ کاربرآری ہونے نہ دینا۔

(۴۲۵۰) **بخیه برلب خوردن** مصدر اصطلاحی۔ بند کرده شدن لب باشد (قاسم مشهدی ؎) خموشی می تند چون عنکبوتم بر در و دیوار ٭ خورم صد بخیه بر لب باز اگر سازم دهانم را ٭ صاحب آصفی به (بخیه خوردن) همین شعر راآورده (اردو) بخیه لب پر کیا جانا۔ لب بند کیا جانا۔

(۴۲۵۱) **بخیه برلب دویدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بخیه شدن است صاحب آصفی بر بخیه دویدن سندی که پیش کرده بکار این هم خورد (ظهوری ؎) برلب طعنه زنان بخیه دوید ٭ بارفو حال گریبان گفتم ٭ (اردو) بخیه ہونا

بخیه برلب زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی خاموش شدن و خاموش گردانیدن (ظهوری ؎) خراش سینه راگر از شگاف سینه بنمایم ٭ زدندان بخیه ها برلب زخم اهل ملامت را ٭ (وله ؎) برلب طعنه زن

بخیہ زدند ؛ با تو تا حال گریبان گفتیم ؛ (اردو) خاموش ہونا۔ خاموش کرنا۔

(۵۲۵۲) **بخیہ بروی فتادن** | مصدر اصطلاحی۔ شکن بر رو قائم شدن (ظہوری ؎) عجبی نیست گر از گریہ فتد بخیہ بروے ؛ بجگر داغ فرو رفتہ اگر گل نکند ؛ (اردو) دیکھو (بخیہ بر رخ فتادن)

بخیہ بروے کار افتادن | مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از فاش شدن سِر و آشکارا گشتن راز باشد و سندی کہ از اثیر الدین اخسیکتی آوردہ ہمان است کہ بر (بخیہ بروے کار افگندن) گذشت و آنرا تعلّق ندارد مؤلف گوید کہ سوال از آسمان است و جواب از ریسمان مابحث این بر (بخیہ بر روے کار افتادن) کردہ ایم کہ گذشت و (۲) بمعنی بند شدن کار است (ظہوری ؎) بروے کار من ہر بخیۂ افتاد برچیدم ؛ بکارم آید آخر بر لب انکار می چینم ؛ (اردو) دیکھو بخیہ بروی کار افتادن۔

(۵۲۵۳) **بخیہ بروی نہادن** | مصدر اصطلاحی) (۱) بند کردن دہن باشد صاحب آصفی بر بخیہ نہادن سندے آوردہ کہ بکار ما می خورد۔ و بہار این را بمعنی (۲) رسوا کردن و (۳) فاش کردن راز آوردہ سکندری خوردہ۔ (بدر چاچی ؎) سوزن عیسی مشو بخیہ بروی مِنہ ؛ پیراہن غم بدوز پردۂ عشاق بدر ؛ (اردو) (۱) مُنہ بند کرنا۔ (۲) رسوا کرنا۔ (۳) راز فاش کرنا۔

(۵۲۵۴) **بخیہ بستن دہان را** | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن زبان باشد (صائب ؎) بخیۂ انجم اگر بند دہان صبح را ؛ میتوان کردن رفو چاک گریبان مرا ؛ (اردو) زبان بند کرنا۔

بخیہ بلب زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بخیہ بر لب زدن کہ گذشت

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) دیکھو بخیہ برلب زدن۔

بخیہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر دوختہ شدن۔ صاحب آصفی سندے کہ از قاسم مشہدی آوردہ بر (بخیہ برلب خوردن) گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سیا جانا۔

بخیہ دار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ آنچہ بخیہ دارد مؤلف عرض کند کہ چنانکہ "ملبوس بخیہ دار" موافق قیاس است۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بخیہ کیا ہوا

(الف) **بخیہ دوز** استعمال (ب) بمعنی بخیہ

(ب) **بخیہ دوزیدن** زدن است صاحب آصفی بر بخیہ دوختن سندے کہ آوردہ بکار این می خورد (وحید قزوینی ے) چہ گویدکس از شوخی بخیہ دوز ہم گز و بخیہ جشنم بمن گشت روز ہا و (الف) اسم فاعل ترکیبی۔ ترجمۂ خیاط حیف است کہ محقق منہ نزاد در دوختن و دوزیدن فرق لفظی نکند اگرچہ معنی مرادف یکدیگر باشد (اردو) (الف) درزی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خیاط۔ سینے والا۔ (ب) بخیہ کرنا۔

بخیہ دویدن مصدر اصطلاحی بمعنی بخیہ شدن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت سندش از ظہوری است کہ بر (بخیہ برلب دویدن) مذکور شد مؤلف عرض کند کہ عیبی ندارد کہ بکار این ہم می خورد (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ را برو انداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بر (بخیہ برو انداختن) گوید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن راز (اسد اللہ قلی اصفہانی ے) بود پیوند زلف و دل پنہان ہا خطش این بخیہ را برو انداخت ہا مؤلف عرض کند کہ (برو انداختن) بمعنی

(۵۹۹)

ظاہر کردن است وبس و بخیہ داخل اصطلاح نیست شاعر گوید کہ پیوند دل بازلف پنہان بود چون خط بر عارض پیدا شد (بہ تشبیہ بخیہ) آن بخیہ را کہ وجہ پیوند بود ظاہر کرد محقق ہند نژاد بر معنی شعر غور نکرد و بہ پیروی تسامح محققین سلف کہ در ملحقات بخیہ گذشت این مصدر اصطلاحی را قائم ساخت (اردو) بخیہ کو ظاہر کرنا۔

بخیہ رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی این را قائم کردہ وسندے کہ از شوکت بخاری پیش کردہمان است کہ بر (بخیہ بر چہرہ رفتن) مذکور شد عیبی ندارد کہ مجرد بخیہ رفتن ہم بمعنی بخیہ شدن باشد (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ رفوکاران اصطلاح۔ مرکب اضافی است و درینجا از بخیہ مجرد دوخت مراد است (ظہوری ت) تا بکی بخیہ رفوکاران یار برشگاف دل و جگر خندد ؎ (اردو) رفوگرون کی دوخت سوئی ث۔

(الف) **بخیہ ریز** مصدر اصطلاحی۔ (ب) (ب) **بخیہ ریختن** بمعنی بخیہ کردن است (الف) بمعنی خیاط (ظہوری ت) گشتیم باتنگ گریہ مستانہ بخیہ ریز ؎ خوش عارفانہ خرقہ تقوا سگافتیم ؎ مؤلف عرض کند کہ از اسم فاعل ترکیبی (بخیہ ریز) مصدر (ب) ہم پیدا می شود صاحب آصفی بذیل بخیہ ریختن سند بالا را آوردہ (اردو) (الف) درزی۔ مذکر۔ (ب) بخیہ کرنا۔

(الف) **بخیہ زدن** مصدر اصطلاحی (الف) (ب) **بخیہ زن** بمعنی بخیہ کردن است (صائب ع) بموئی می توان زد بخیہ این زخم نمایان را ؎ (نظیری ع) بہر راحت نزنم بخیہ بہ زخم تن خویش ؎ (ظہوری ت) ترسم کہ بخیہ سوزن رسوائیم زند ؎ اے وائے بر تو

عشوۂ پنہان ندیدہ ؎ بخیال ما (الف) (۲)
کنایہ باشد از تکلیف مخفی دادن صاحب
اَنند ذکر (ب) کردہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ
گوید کہ بمعنی خیّاط و بخیہ کنندہ باشد مؤلف
گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
(الف) (۱) بخیہ کرنا (۲) مخفی تکلیف دینا (ب)
درزی۔ دیکھو بخیہ دوز۔

بخیہ شدن استعمال۔ بمعنی حقیقی است
یعنی بعمل آمدن بخیہ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت (اشرف مازندرانی
؎) این بخیہ کہ می شود ز سوزن ؎ نتوان
ز جوال دوز کردن ؎ (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ کاری اصطلاح۔ بمعنی دوخت باشد
مطلقاً و خصوصیتی کہ درین است ظاہر
(ظہوری ؎) سر انگشت رفو گو بخیہ کاری
جاے دیگر کن ؎ کہ با چاک دل ما رشتۂ
سوزن نمی گنجد ؎ (اردو) بخیہ کاری۔ مؤنث
لکھ سکتے ہین۔ دوخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
۔ اسم مؤنث۔ سلائی سیون۔

بخیہ کردن استعمال۔ بقول بحر و وارستہ
(۱) فاش و رسوا گردیدن ؎ بہار گوید کہ کنایہ
از فاش کردن راز (سالک یزدی ؎)
دمی کہ بخیہ کند راز من بلند شود ؎ صداے
خندۂ چاک از لب گریبان ہا ؎ مؤلف
عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است یعنے
بخیہ ساختن و نسبت معنی اوّل عرض می شود
کہ معنی بیان کردۂ وارستہ و بحر لازم است
و این مصدر متعدّی است تسامح ہر دو محققین
بلش نیست و آنچہ بہار بمعنی متعدّی را ذکر می کند
از معنی سند سالک یزدی بر عکس آن ظاہر
میشود کہ (بخیہ کردن راز) بمعنی (۳) در خفا
داشتن آنست شاعر گوید کہ وقتی کہ راز مرا
مخفی می کند۔ صداے خندہ از لب چاک گریبان
بلند می شود مقصود آنست کہ چون چاکہا موجود است

(۱۲۵۹)

در دل وگریبان عاشق ممکن نیست کہ راز مخفی شود۔ نمی دانیم کہ محققین نازک خیال چطور معنی اوّل را ازین شعر پیدا کردہ اند۔ جز این نیست کہ تسامح در ملحقات بخیہ راہ یافتہ کہ در پیروی آن سکندری می خورند۔ قائل (اردو) راز فاش ہونا۔(۲) بخیہ کرنا۔ سینا (۳) راز کو چھپانا

بخیہ کشودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از کلام طالب آملی استناد فرمودہ کہ بر (بخیہ از چشم کشودن) گذشت عیبی نیست کہ موافق قیاس است۔ یعنی کشودن دوخت بخیہ (اردو) بخیہ کھولنا۔ ادھیڑنا۔ دیکھو بخیہ برچیدن۔

بخیہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف گوید کہ بمعنی بخیہ قبول کردن و دوختہ شدن است (باقر کاشی ۵۰) چاک ہای جگرم بخیہ نگیرد چو گل ٭ باقر این سعی رفوی تو عبث بود عبث ٭۔ (اردو) سلنا۔ بقول آصفیہ۔ سیا جانا۔ دوخت ہونا

بخیہ گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ واشدن وشکستن بخیہ و دوخت باشد از تنگی لباس۔ (سروشی طہرانی ۵) بخیہ در ہر نفس از جامہ ہستی گسیخت ٭ در بر ما زندگی حکم قبای تنگ داشت (اردو) لباس کی تنگی کے وجہ سیون کھل جانا ٹوٹ جانا

بخیہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندے کہ از بدر چاچی پیش کردہ ہمان است کہ بر (بخیہ بر و نہادن) گذشت مؤلف عرض کند کہ عیبی نیست۔ موافق قیاس است بمعنی بخیہ کردن (اردو) سینا۔ بخیہ کرنا۔

بای موحدہ با دال مہملہ

بد بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری بالفتح (۱) ضد نیک۔ خان آرزو

در سراج بذکر این معنی گوید کہ بمعنی بدی نیز استعمال یابد چنانکہ گویند ؎ ما با نیک و بد کس کار نداریم

مؤلف عرض کند کہ بد بالفتح بقول ساطع در سنسکرت چغد و بوم را گویند عجبی نیست کہ فارسیان ہمین را مفرس کردہ برای ضد نیک استعمال کردہ باشند و بمعنی بیان کردۂ خان آرزو مخفف بدی و جا دارد کہ فارسیان این را از لغت عرب بدّ مفرس کردہ باشند کہ بقول استد بالفتح و تشدید بمعنی تعب و ماندگی و پریشانی است یا از لغت بدیٔ کہ بہ تخفیف دال مہملہ و ہمزہ در آخر بقولش بمعنی قہر نخستین و ہنباگر دیدن بہ آزار جدری و بیمار شدن (اردو) بد - بقول آصفیہ - فارسی - برا - خراب - زشت - (بدی - برائی - مؤنث)

(۲) بد - بقول سروری و برہان و جامع و ناصری و سراج بالضم مخفف بود (حکیم اسدی ؎) شبی بد ز زنگی سیہ تر ز زاغ ٭ نہ نوچہ در دست زنگی چراغ ٭ مؤلف عرض کند کہ واو حذف شود چنانکہ ہوشیار و ہشیار و خاموش و خامش (اردو) تھا - بقول آصفیہ ہندی - علامت ماضی بعید - فعل ناقص - بود کا ترجمہ -

(۳) بد - بقول برہان و ناصری و سراج بالفتح - لتہ و رکوی سوختہ را گویند کہ بجہت آتشگیرہ مہیا کردہ باشند مؤلف عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا این را با معنی چہارم موافق کند و فرقی در ہر دو ندارد زیرا کہ در ہر دو معنی آتشگیرہ را جا دادہ اند و انہ مقصود شان بذکر ہر دو معنی معلوم می شود کہ در یکجا خس و خاشاک یا لتہ مراد است کہ برای آتش افروختن مہیا دارند تا آتش بوسیلۂ آن زود گیرد در ہند ہم ہمین رسم است کہ لتہ ہای پارچہ یا ریزہ ہای برادۂ چوبین را در روغن تر کردہ می گذارند کہ بیک اخگر دران

آتش بلند شود باین حال این اسم جامد فارسی زبان است بایجملہ مجاز معنی چہارم باشد کہ می آید (اردو) وہ لتّہ یا لکڑی کا بُرادہ جس پر گیاس کا تیل چھڑک کر تیار رکھتے ہین تاکہ ایک چنگاری یا دیا سلائی سے اُس مین آگ روشن ہوجائے ۔ مذکر ۔

(۴) بد ۔ بقول برہان و ناصری بالضّم بمعنی آتشگیرہ و آن چوب بوسیدہ باشد یا گیاہ کہ چخماق آتش بران زنند صاحب جامع گوید کہ بالفتح بمعنی قاو چخماق مؤلف عرض کند کہ این پنبہ ایست کہ باروت دران داخل باشد چون چخماق زنند آن را با آہن چخماق متصل دارند کہ اخگر چخماق در وافتد و در وقت آتش گیر دجا دارد کہ فارسیان از بدّ مفرس کردہ باشند بر سبیل مجاز کہ بقول انند لغت عربست بالضّم و تشدید دال مہملہ بمعنی بداو ساختن برلے زین از کاہ و پنبہ و صوف و مانند آن تا پشت ستور ریش نگردد و جا دارد کہ این را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) چخماق کی روئی ۔ مؤنث ۔ جس مین باروت شریک ہوتی ہے اور چخماق کی ایک چنگاری سے فوراً سلگ جاتی ہے ۔

(۵) بد ۔ بالضّم بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی صاحب و خداوند ہم صاحب سراج بالفتح گفتہ و بقول رشیدی بالفتح بمعنی مصاحب چون موبد و سپہبد و ہیربد و کہبد ۔ مؤلف عرض کند کہ بدین معنی اسم جامد است و بدون ترکیب کلمۂ بد بالفظی حاصل نمی شود دارد صاحب ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ والا جیسے صاحب علم بمعنی علم والا ۔

(۶) بد ۔ بالضّم بقول برہان و رشیدی و جامع بمعنی خادم و خدمت گار ۔ خان آرزو در سراج مذکر این گوید کہ تحقیق این در موبد بیاید انشاء اللہ تعالیٰ مؤلف عرض کند کہ خان آرزو

بر متوبد ہمان معنی پنجم را ذکر کرد کہ گذشت و این معنی ہم مجاز آنست کہ خدمت گار ہم صحبت آقا دارد۔ دیگر ہیچ ولیکن استعمال مجرّد بد بدون ترکیب بمعنی خدمت گار از منظر ما نگذشت قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را شاید ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) خدمتی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نوکر۔ چاکر۔

(۷) بد۔ بالضم بقول رشیدی مرادف بت خان آرزو در سراج گوید کہ مبدّل بت مرادف نیست چنانکہ رشیدی گمان بردہ مؤلف گوید کہ تائے فوقانی بدال مہملہ بدل شود چنانکہ زرتشت و زردشت و تنبورہ و دنبورہ (اردو) دیکھو بُت ۔ ۴۴۔

بد آرام اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دغاباز و ریاکار مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی از بدی آرام دارندہ و کنایہ از دغاباز و ریاکار مشتاق سند باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دغاباز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دہوکا دینے والا مکار۔ دسباز۔ چھلیا فریبی ٹھگ (ریاکار) دیکھو باریا۔

(الف) **بد آغاز** اصطلاح۔ صاحبان سروری (ب) **بد آغاز** و مؤید (الف) را مرادف (ب) قرار دادہ اند و (ب) بقول جہانگیری کنایہ از بدسرشت و بقول بحر و جامع۔ بدسرشت و بدذات صاحب ناصری گوید کہ بداصل را گویند و بقول بہار بد رگ و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب ناصری بہتر از ہمہ کہ این کنایۂ لطیف و با معنی حقیقی تعلق دارد کہ ہر کہ اصل او بد است آن را بد آغاز توان گفت بہار بذکر (الف) از ابو شکور سندے آوردہ (ب) یکی زشت روئی بد آغار بود ٭ تو گوئی بمردم گزی

ماربود؛ مخفی مباد که آغار به راے مهمله اسم مصدر
آغاریدن است که گذشت حیف است که مابجائش
بالفاظ واضح ذکرش نکردیم و محققین نازک
خیال هم صراحتش نکرده اند حالانکه بعد از
جنگ است و بر (اغار۔ بالف مقصوره)
چیزے تلافی مافات کرده ایم صاحب برهان
(الف) را به مقصورهٔ سوم نوشته که می آید و
در نسخهٔ دیگرش بممدوده ولیکن ترتیب ردیف
الفاظ که او پابند آنست مقصوره را قائم
دارد باقی حالِ الف و ب هردو صحیح باشد
(اردو) الف و ب۔ بدطینت۔ بقول آصفیه
بدخصلت۔ بدذات۔ بدخو۔ آپ ہی نے بدذات
پر بھی بدطینت کا اشاره فرمایا ہے اور بد اصل
کو بھی بطور مستقل قائم کیا ہے۔

(الف) بدآمد اصطلاح۔ بقول وارسته و
بحر و بهار مقابل خوش آمد (میر الهی همدانی
؎) چون خوش آمد نکنم زانکه بدآمد کفر است
؛ خاصه جائیکه حقیقت بود آنجا گفتار مؤلف
عرض کند که این حاصل بالمصدر ----

(ب) بدآمدن است که بمعنی ناپسند شدن
مصدر مرکب اصطلاحی است و صاحب روزنامه
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار از همین
مصدر (بدم می آید) را ذکر کرده گوید که ناپسند
می باشد و صاحب رهنما هم ذکر این کرده حیف
است از صاحب بحر که محقق مصادر است
و این را ترک کرد (اردو) الف۔ ناپسند
ناگوار (بدگوئی) بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث
بدی۔ غیبت۔ عیب گوئی۔ جھوٹ چغلی (ب)
ناپسند ہونا۔ ناگوار ہونا۔ برا معلوم ہونا۔

(الف) بدآموختن استعمال۔ صاحب آصفی
(ب) بدآموز ذکر (الف) کرده از معنی
ساکت و بر (ب) گوید که آنکه تعلیم بد یافته باشد
(سلیم طهرانی ؎ بلبل گلزار ایرانم بدآموز
گلم ؛ بربنی تا بد دماغم سنبل و ریحان هند ؛

وبہار ہم ذکر (ب) بمعنی مذکور کرد مؤلف عرض کند کہ آموختن لازم ومتعدی ہر دو است کہ گذشت وآموزیدن را محققین فارسی زبان ذکر نکردہ اند کہ لازم باشد و آموزانیدن کہ بجایش مذکور شد متعدی آن پس آموز اسم مصدر آموزیدن است وجا دارد کہ بہ تبدیل زای ہوز بہ خای معجمہ (چنانکہ فراز و فراخ) آموز را اسم مصدر آموختن ہم گیریم۔ پس (الف) مصدر مرکب است بمعنی تعلیم بد حاصل کردن و دادن و (ب) را اسم فاعل و مفعول ترکیبی دانیم بمعنی (۱) تعلیم بد دہندہ و تعلیم بد یافتہ و در سند سلیم بد آموز اسم مفعول ترکیبی است۔ انوری ہم استعمال این کردہ کہ بمعنی (۲) بداندیش و دشمن است (ے) زرشک اشک بداندیش تو برنگ بقم ہا زرنج زردے بد آموز تو نظیر زریر ہا (اردو) (الف) بُری تعلیم پانا۔ بُری تعلیم دینا۔ (ب) (۱) بُری تعلیم پایا ہوا۔ بُری تعلیم دینے والا (۲) دشمن۔ مذکر۔

بدآئین اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بد وضع و بدراہ ماسند این از کلام انوری یافتہ ایم (ے) نکو خواہت نکو نام و نکوبخت ہا بداندیشت بدآئین و بد اختر ہا مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بس (اردو) بداطوار۔ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ برے ڈہنگون کا۔ آپ ہی نے بد وضع کا ذکر بھی فرمایا ہے بمعنی بدچلن۔

بدا بقول اننذ بحوالۂ جواہر الحروف (۱) بمعنی بسیار بد از عالم خوشا صاحب موارد در ملحقات ذکر این کند مؤلف عرض کند کہ الف آخر برای مبالغہ باشد چنانچہ بر (الف مبالغہ) ذکرش کردہ ایم واشارۂ این ہم ہمد رانجا (خاقانی ے) بدا سلطانیا

گو را بود رنج دل آشوبی ؛ خوشتا در رہ شیبا
گو را بود گنج تن آسانی ؛ (اردو) بہت بد

بداختر اصطلاح۔ بقول برہان بفتح ہمزہ وتای قرشت وسکون خای نقطہ دار و رای بی نقطہ بد طالع وبدبخت وشوم را گویند صاحبان بحر وجامع وناصری ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎) نسوزد دل بآہ گرم من چرخ بداختر را ؛ زدود تلخ پروا نیست چشم سخت مجمر را ؛ (انوری ؎) الا تا سال ومہ را در گذشتن ؛ بداختر در قیاس نیک فال است ؛ (اردو) بدبخت بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدقسمت۔ بداقبال

بداد بقول وارستہ وبحر وبہار (۱) کسی است کہ ادای خارج ازو سر زند وآن معروف است مقابل خوش ادا و (۲) نیز کسی کہ در ادای قرض حیلہ جو باشد یعنی بدمعاملہ (شفیع اثر ؎) چو زر بقرض دہی خواجگی مکن تنخواہ ؛ بقرض دار مسیا موز بدادائی را ؛ مؤلف عرض کند کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است ودر سند یالا (بدادائی) بزیادت یای مصدری است یعنی بدمعاملگی۔ نسبت معنی اول عرض می شود کہ ادا بمعنی چہارمش گذشت کہ خوبی حرکات معشوق را گفتہ اند "چنانکہ ناز و ادای معشوق" پس معنی اول متعلق بہمین است یعنی حرکات بطرزی باشد کہ دران عکس خوش ادائی رو نماید وادای غیر مناسب موقع سر زند از غیر معشوق چنانکہ "کسی در تقریر خود بدا داست" یعنی مقصود خود را بخوش اسلوبی ادا نمی کند ومعنی دوم متعلق بمعنی اول اداست کہ رسانیدن باشد بمقابلہ این بدادائی بمعنی بدمعاملگی است برای معنی اول طالب سند باشیم (اردو) (۱) وہ شخص جسکی ادا ناخوش ہو (۲) بدمعاملہ بقول آصفیہ

فارسی۔ بدعہد۔لین دین کا کھوٹا۔ ہاتھہ کا جھوٹا۔ بددیانت۔

بداد رسیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بداد خود رسیدن و (۲) انصاف کردن۔ (ظہوری ؒ) گر ظہوری رسد بداد کسے؛ از براہیم شاہ دادگر است؛ (صائب ؒ) بداد من برس اے عشق پیش ازین مپسند؛ کہ زندگانی من صرف خورد و خواب شود؛ (اردو) (۱) داد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ داد ملنا۔ انصاف ہونا۔ داد پانا۔ (۲) دوسرے کا انصاف کرنا۔ فریاد سننا۔ (سودا ؒ) عبث نالان ہے اس گلشن مین تو اے بلبل نالان؛ نہین یہہ رسم یان کوئی کسی کی داد کو پہنچے؛

بدار آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بدار بستن (کہ می آید) یعنی بردار کشیدن مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ کرد و بخیال ما بارادہ دار آوردن باشد و کیفیت قبل دار است (اردو) دار پر کھینچنا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔

بدار بر آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدار بستن۔ ہم او (بردار زدن) را مرادف این گرداند کہ مقصودش غیر از (بردار کشیدن) نباشد (والہ ہروی ؒ) زمزمہ بلبل از حقیقت گل بود؛ غیرت معشوقش بدار بر آورد؛ مؤلف عرض کند کہ بردار استادہ کردن است نہ بدار کشیدن و زدن قاتل (اردو) دار پر چڑہانا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔ دار پر کھڑا کرنا۔

بدار بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی بردار کشیدن و مرادف بدار آوردن کہ گذشت (مولانا لسانی ؒ) بے خطا شحنۂ ملک ستمم بستہ بدار؛ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز؛ مؤلف عرض کند کہ بستن بدار ارادہ را ظاہر کند و معنی

کشیدن بدار ازین پیدا نیست سند سولانا کسانی ہم تائید خیال ما می کند قاتل (اردو) دار یہ باندھنا۔ سولی کا ارادہ کرنا۔

بداز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح افزار پست مرکفشگران را مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ از نوعیت این بحثی نرفت وبخیال ما غیر از آدرم نباشد واصل این بدوز بود بکسر بائے موحدہ کہ واو بدل شد بالف چنانکہ توغ وتاغ وریب وآریب ومعنی لفظی این (بادوز) یعنی دوخت دارندہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبانست معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ (اردو) چمارون اور کفش دوزون کے ایک ہتیار کا نام بداز ہے جسکی نوعیت کی صراحت فارسیون نے نہین کی غالباً کھیہ ستاری ہے۔ دیکھو آدرم۔

بداسقان بقول برہان وہفت وانند بفتح اوّل وثانی بالف کشیدہ ونون زدہ بیونانی حشیشی است گرم وخشک وآن را بعربی کف الکلب خوانند صاحب محیط این را بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ آوردہ گوید کہ معرّب است از بدسگان فارسی و باشقان وبدرکشان وقاتل ابیہ وکف الکلب نیز گویند وبیونانی قاماریون وقوماروس گیا ہیست شبیہہ بہ بردی۔ بسیار گرم وخشک در اوّل ملطف ومحلّل و مدر بول وجہتہ امراض بلغمی ورطوبی نافع وہم او برکف الکلب گوید کہ بداشقان است وبعض عرب کف المریم را باین اسم نامند مؤلف عرض کند کہ بدسگان ہمدرین ردیف می آید وبدسغان ہم وچیزی نیست کہ این مبدّل بدسگان است کہ کاف فارسی بہ قاف بدل شد چنانکہ دہگان ودہقان والف زائد بسہولت تلفظ آوردند چنانکہ مہار ومار دیگر ہیچ (اردو)

دیکھو بدسگان جس پر کامل صراحت کی جائیگی ۔

بداسلوب استعمال - بقول اننداجوالہٗ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وضم ثالث بدوضع وبدکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداسلوب - بقول آصفیہ بے ڈھنگا - بے ڈول - بُری شکل کا - بدراہ - چال چلن کا خراب -

بداشتن بقول موارد - بمعنی برداشتن (گلستان) دست ازمن بدار مؤلف عرض کند کہ (دست ازکسی داشتن) بمعنی باز آمدن از دوست و سند گلستان متعلق بدوست - سبحان اللہ محقق با نام ونشان چہ خوش مصدرے پیدا کرد کہ بائے زائد بر مصدر داشتن است وبس (اردو) دیکھو داشتن

بداصل اصطلاح - بقول اننداجوالہٗ فرہنگ فرنگ بفتح ہمزہ وسکون صاد بمعنی بدنژاد وفرومایہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداصل - بقول آصفیہ کمینہ - بُری نسل کا - پاجی -

بداق بقول برہان وجامع وہفت وضمیمۂ موارد بروزن عراق پاچۂ تنبان وشلوار باشد مؤلف عرض کند کہ وضع لغت تقاضائے آن کند کہ این را ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز ولغات ترکی ازین ساکت معلوم می شود کہ فارسیان از بداغ کہ بقول لغات ترکی شاخ درخت را گویند بہ تبدیل غین معجمہ باقاف چنانکہ آروغ وآروق این را مفرّس کردہ بمعنی پاچۂ شلوار استعمال کردہ اند کہ ہمچو شاخیست از شلوار (اردو) پائینچہ - بقول آصفیہ - اردو - اسم مذکر پائچہ - ازار کا وہ حصّہ جس میں ایک ٹانگ رہتی ہے

بداک بقول جہانگیری بہای مختفی در آخر با اوّل مفتوح (۱) بداندیش و (۲) خشم آلود را

گویند صاحب رشیدی این را بدون ہاے مختفی نقل کردہ گوید کہ معنی لفظی این عیب بدارد صاحبان برہان و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ اک کلمۂ نسبت است پس معنی ترکیبی این کسے کہ بہ بد نسبت داشتہ خواہ بداندیش خواہ خشم آلود کہ خشم و غضب صفت بدی است مؤلف عرض کند کہ اتفاق محققین بر کتابت کاف عربی بدون ہاے مختفی است ولیکن آنچہ خان آرزو کلمہ اک را براے نسبت گوید ما این را در قواعد فارسی نیافتیم خیال ما این است کہ اک بمدودہ بمعنی عیب و عار و آسیب و آفت بجاے خود گذشت و اک بمقصورہ ہم آمدہ پس (بداک) را اسم فاعل ترکیبی بحرانگیریم کہ بمعنی عیب و آفت بد دارندہ و استعمال این براے بداندیش و خشمناک شد دیگر ہیچ (اردو) (۱) بداندیش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بدخواہ۔ برا چاہنے والا۔ بیری مخالف۔ (۲) غصیلا۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ بدمزاج۔ مغلوب الغضب۔ تند مزاج۔

بدام آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدام شدن (نظامی ؎) مرا خواندی و خود بدام آمدی ٭ نظر پختہ تر کن کہ خام آمدی مؤلف عرض کند کہ فرقی کہ میان آمدن و شدن است واضح و ہمین فرق در بین ہر دو مصدر (اردو) دام میں آنا۔ صاحب آصفیہ نے دام میں لانا کا ذکر کیا ہے جو اسی کا متعدی ہے۔

بدام آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) صید کردن و (۲) تسخیر نمودن مؤلف عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ (ظہوری ؎) دانہ اشک لالہ فام آوردہ ام ٭ تا تدر وغم بدام آوردہ ام ٭ (صائب ؎) می کند از طوق قمری دامہا در خاک سرو ٭ تا بدام آرد دگر آن سرو خوش رفتار را ٭ (اردو) دام میں

لانا۔ بقول آصفیہ (۱) جال مین پھنسانا پھندے مین لانا۔ آپ ہی نے صید کرنا بمعنی شکار کرنا لکھا ہے (نصیر ے) دل پر داغ کو میری نچھوڑا چشم گلرو نے ٭ تعجب ہے کہ چیتے کو کیا ہے صید آہو نے ٭ (۲) تسخیر کرنا مسخر کرنا۔

(۱۸۸۰) **بدام افتادن** مصدر اصطلاحی۔ گرفتار شدن ٭ شد (صائب ے) دلدار ماست محو خط مشکفام خویش ٭ صیاد را کہ دید کہ افتد بدام خویش ٭ (حافظ شیراز ے) ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال ٭ مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش ٭ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

(۱۸۸۱) **بدام اندرون افتادن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدام افتادن (انوری ے) عزم آن دارم کہ رونے چند بنویسم کہ نیست ٭ شعر او مرغیکہ آسان اندرون افتد بدام ٭ (اردو) دیکھو بدام افتادن۔

(۱۸۸۲) **بدام در آمدن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدام آمدن کہ گذشت (انوری ے) گر از جود تو گیتی دانہ سازد ٭ بدام او در آید نسر طائر ٭ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (بدام زدن مرغ) بمعنی اسیر کردن آن در دام است (حافظ شیراز ے) بے ماہ مہر افروز خود تا بگذرانم روز خود ٭ دامی براہی می نہم مرغی بدامی میزنم ٭ مؤلف عرض کند کہ ما نہ پسند بدیم کہ این را مخصوص با مرغ کنیم کہ بدام زدن صید مطلقاً یا بدام زدن آہو وغیر ذلک ہم درست باشد (اردو) دیکھو بدام آوردن کے پہلے معنے۔

(۱۸۸۳) **بدام شدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ عواصمن سخن مرادف بدام آمدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

(۱۸۸۴) **بدام کشیدن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف

بدام آوردن بہر دو معنی (ظہوری ۵۲) بر آہوان تو گر دیدہ ختم صیادی ٭ کرشمہ خاطر رم خوردہ را بدام کشید ٭ (صائب ۵۲) اگرچہ از رم آہو است بیش وحشت من ٭ مرا بگردش چشمی تواں بدام کشید ٭ (ولہ ۵۲) خط عذار تو خورشید را بدام کشید ٭ ز ہالہ حلقہ بگوش مہ تمام کشید ٭ (ولہ ۵۲) تواں بصبر سر سرکشاں بدام کشید ٭ کہ زہر نرم خط از حسن انتقام کشید ٭ (اردو) دیکھو بدام آوردن۔

بدامن دویدن اشک مصدر اصطلاحی۔ بر (اشک دویدن بدامن) مذکور شد و سندش ہم ہمدر انجا گذشت (اردو) دیکھو (اشک دویدن بدامن)

بدامن ریختن استعمال۔ بقول انند مرادف **بدامن فروریختن** بدامن کردن کہ می آید مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بدامن کردن۔

بدامن کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدامن ریختن مولف عرض کند کہ مقصودش جز ہمین نباشد کہ (۱) چیزی را در دامن کسی ریختن بمعنی حقیقی و (۲) کنایہ از ظاہر کردن (طالب آملی ۵۲) کو صبا کز دامن مژگان گل افشانش کنم ٭ آنچہ دل در آستین دارد بدامانش کنم ٭ (اردو) (۱) دامن میں ڈالنا (۲) ظاہر کرنا۔

بدامن کسی گرہ بستن استعمال۔ صاحب انند ذکر این کردہ از معنی ساکت (امیر خسرو ۵) غنچہ رفت از چمن گل چوں بدو پیوند داشت ٭ بست محکم دامن خود را گرہ بادامنش ٭ مولف عرض کند کہ از سند بالا (دامن را بادامن گرہ بستن) پیدا است نمی دانیم کہ محققین در چہ خیال خامہ فرسائی می کنند۔ بخیال ما مصدر اصطلاحی بالا بمعنی حقیقی است (اردو) دامن میں گرہ باندھنا۔

بدامن کسی نماز کردن مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از کمال عفت و پاکدامنی وے (سلیم ۵) ز پاکدامنی من لعشق می شاید ٭ کہ آہوی صبح بدامان من نماز کند ٭ مولف عرض کند کہ

کسی را پاکدامن تسلیم کردن است طرز بیان اننذ غیر دلپسند (اردو) کسی کی پاکدامنی کو تسلیم کرنا۔

بدان بقول اننذ بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) امر از دانستن و (۲) بمعنی بآں مؤلف عرض کند کہ اصل لغت بمعنی اوّل دآن است و بای مکسورۂ زائدہ در اوّلش و بمعنی دوم بای مفتوح است مقابل بدیں چنانکہ "بداں سبب" اصل ایں بآں بودہ موحدۂ والف ممدودہ و نون۔ پس از دو الف کہ در ممدودہ می باشد الف اوّل بدل شد بہ دال مہملہ۔ صاحب قانون دستگیری بسند ایں تبدیل آں و بداں و بایں و بدیں را آوردہ نہ (۳) جمع بدٓ بزیادت الف و نون جمع (سعدیؒ) شنیدم کہ در روز امید و بیم ٭ بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم ٭ (اردو) (۱) جان۔ جاننا کا امر حاضر (۲) اُس اور سے ان دونوں کے استعمال سے اس فارسی کلمہ کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے "اُس سبب سے" (۳) بدلوگ۔ بدون۔ بد کی جمع جیسے "بدوں کی صحبت بری ہے"

بداندیش اصطلاح بقول اننذ بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بدخواہ و کینہ خواہ و بدسگال (شیخ شیرازیؒ) چشم بداندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭ صاحب ناصری ایں را بمعنی بدخواہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اندیشہ و خیال بد دارندہ (انوریؒ) ز رشک دیدۂ بدخواہ تو سفید چو قار ٭ ز رشک روز بداندیش تو سیاہ چو قیر ٭ صاحب آصفی مصدر (بداندیشیدن) را ذکر کردہ ہمین سند شیخ شیرازؒ را آوردہ ہیچ نداردہ (اردو) بداندیش دیکھو بداک۔

بدانگونہ استعمال۔ صاحب اننذ بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی بآنگونہ و بآں طور مؤلف عرض کند کہ حقیقت بدٓاں بجای خودش بیان کردہ ایم کہ مبدل بآن است (اردو) اُس طرح پر۔ اُس طریقہ سے۔ اُس طور سے۔

بدباز اصطلاح۔ بقول اننذ بحوالہ فرہنگ فرنگ

بمعنی مسخرہ و بذلہ باز و نقل باز مؤلّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است ولیکن طالب سند استعمال باشیم که استعمال این از نظر ما نگذشت و جز این نباشد که بازیہار اہل قرار دادہ بدباز نام نہادہ اند (اردو) مسخرہ دیکھو ابو اط۔ بہروپیا۔ دیکھو ابو تلمون۔

بدباطن اصطلاح بقول انند منافق و دورو (صائب ۵) ز خاکساری بدباطنان فریب مخور ہا شود گزندہ چو زنبور گشت خاک آلود مؤلّف عرض کند که کسی که کینہ ور باشد که کینۂ باطنش ظاہر نمی شود (اردو) بدباطن بقول آصفیہ۔ کپٹی۔ کینہ ور۔

بدبج صاحب مؤید بذیل لغات فارسی این را آوردہ گوید که بمعنی ہلیلہ باشد (کذا فی لغات الطب) صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر ہلیلہ فرماید که لغت فارسی است و معرّب این اہلیلج و بہندی ہڑ وہرا و ابیہا و اچھو بچھی و در انگریزی مروبلن و چیبولک و آں ثمر درخت ہندی است و چہار نوع و کابلی آں بزرگ ترین۔ شیخ الرّئیس جمیع اقسام این را سرد در اوّل و خشک در دوم گفتہ و ہمہ مصفّی صفرا و نافع آں و شرب جمیع ہلیلہ جات نافع جذام و خفقان و توحّش و درد طحال و نافع معدہ و ہمہ آلات غذا و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند که چارہ جز این نیست که بدبج را اسم جامد گیریم باعتبار لغات الطّب و مؤید ولیکن صحّت املای آں بدست مطبع نولکشور است که محقّق فاضل حلیۂ لفظ کا بیان نکرد و ظاہرا معرّب معلوم می شود ولیکن کتب لغات ساکت (اردو) ہڑ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ہلیلہ ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام۔ بھیڑا۔

بدبخت اصطلاح۔ بہار ذکر این از معنی ساکت و نقل و نگارش انند پنبہ در دہن مؤلّف عرض کند

کہ مرادف بداختر باشد کہ گذشت (شیخ شیراز ؒ) بدبخت کسی کہ سرش تابد ز زین درکہ در دگر نیابد ز (انوری ؒ) بسان شاہی اندر گلستانم ز چہ بدبختم کہ خود خاری ندارم ز (اردو) بدبخت۔ دیکھو بداختر۔

بدبد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندرنامہ بفتح ہردو موحدہ وسکون ہردو دال ابجد لغت فارسی است بمعنی بسیار بد **مؤلف** عرض کند کہ تکرار لفظ افادۂ معنی مبالغہ کند وبس (اردو) بہت برا۔ نہایت بد اور خراب۔

بدبدک بقول جہانگیری باہردو بای مضموم و دال اوّل ساکن وثانی مفتوح ہُدہُد را گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بدک ہم بہمین معنی آمدہ صاحبان برہان وجامع وناصری گویند کہ مرغ سلیمان است کہ ہُدہُد باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ سند استعمال یافتہ نشد و گوید کہ احتمال دارد کہ تصحیف ہدہدک خواہد بود وآن تصغیر ہُدہُد بود **مؤلف** عرض کند کہ قول ناصری وجامع کہ ہردو از اہل زبانند سند را ماند۔ ہر لفظی را کہ ما خذش بفہم نیاید چشم خان آرزو بسوی تصحیف می کشاید چرا نہ گوئیم کہ بُدبُد۔ مبدّل ہدہد است کہ ہای ہوّز بہ موحدہ بدل شود چنانکہ ہیدخ وبیدخ وکاف آخر را برای تعظیم دانیم۔ چنانکہ بابک وہابک یا زائد۔ چنانکہ پرستو و پرستوک (ختم شد واللہ اعلم بالصّواب) نہ ضرورت خیال تصحیف است ونہ تحقیر بلکہ بہ تبدیل وزیادتی مفرس ہدہد عربی است (اردو) ہُدہُد بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ مرغ سلیمان۔ ایک مشہور پرند کا نام جس کے سر پر تاج یا چوٹی ہوتی ہے۔ یہ جانور اکثر درختوں کو کھود کر اپنا گھر بناتا اور اس میں رہتا ہے اس کی چونچ لمبی مصر والے اسے حضرت سلیمان کا بیٹا خیال کرتی ہیں انہیں کی روایت ہے کہ پہلے اس کا تاج سچ مچ سونے کا تھا لالچ سے لوگ اسے مارا کرتے تھے۔ جب

ظلم و فسق و لیل بدتجمی است (اردو) (۱) غلہ فروش دیکھو بجناک (۲) مفلس کساں (۳) ظالم اور فاسق لوگ

بدترجا اصطلاح بقول سروری (در ملحقات) و رشیدی کنایہ از دُبر باشد و بحذف دال ہم آید مؤلف عرض کند کہ (بترجا) گذشت و این اصل است و آں مخفف این کہ بتر مخفف بدتر است بحذف دال مہملہ۔ صاحبان بحر و بہار عجم بزیادت تحتانی در آخر (بدترجای) نوشتہ اند (اردو) دیکھو بترجا۔

بدجلو اصطلاح۔ بقول بحر اسپ سرکش بہار گوید کہ اسپی کہ مطاوعت سوار نکند (ظہوری ؎) پر بجولاں مباش تیز عناں تو توسن روزگار بدجلو است تو مخفی مباد کہ جلو بقول برہان بفتح اول و ثانی عنان اسپ را گویند۔ پس معنی لفظی این بدعنان و کنایہ از سرکش باشد (اردو) بدلگام بقول آصفیہ فارسی منہ زور گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔

بدجنس اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کمینہ و فرومایہ و بدنژاد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و مرادف بداصل باشد و بس (اردو) دیکھو بداصل۔

بدچشم اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) کسی کہ نظر او بد باشد و (۲) کسی کہ بمال دیگراں طمع کند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس و لیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) بدنظر کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جس کی نظر لگے (۲) بدنیت بقول آصفیہ بُرا ارادہ رکھنے والا بدنظر۔ طامع۔ لالچی۔ حریص۔

بدحال اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بدروز و بدبخت۔ مقابل خوشحال بہار بر معروف قانع۔ از بنکہ زحمت تعریف نپسندید مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس یعنی کسی کہ حال او خوش نیست و بد است۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) بدحال بقول آصفیہ خستہ حال۔ ردی حالت میں و بلحاظ تعریف صاحب انند راج دیکھو بدبخت۔

بدخان اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است بالکسر بمعنی ترہ مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی با او نیست۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند سند استعمال پیش نہ شد۔ حوالہ کتب نہ نوشت دانما خیلی بی احتیاط۔ نہ در لغات فارسی یافتم نہ عربی و ترکی و سنسکرت اعتبار را نشاید (اردو) ترکاری۔ مؤنث۔

بدخدمتی اصطلاح۔ خوش ادا نہ شدن خدمت کنایہ از گناہگاری (بدخدمت) ہم بمعنی ناکار گذار و گناہگار از اصطلاح پیداست (انوری ۵) بیک بدخدمتی عاصی ندانم زانکہ در اخلاص دارم حظ موفور یای تحتانی آخرہ بر (بدخدمت) مصدری است و بدخدمت۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) ناکارگزاری۔ مؤنث بری طرح خدمت بجا لانا۔ قصور داری۔ مؤنث

بدخش اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و دال مہملہ (۱) گوہر نفیس کانی کہ معدن آن کوہ ہای مشرق است و رنگ سرخ دارد (رکن الدین المؤمنین) (خاقانی ۵) صبح ستارہ نمای خنجر تست اندران بدگاہ در خش جہان گاہ بدخش مذاب او و فرماید کہ مذاب بمیم و ذال معجمہ بمعنی گداختہ باشد۔ صاحب جہانگیری گوید کہ (۲) نام ولایت بدخشان بود چون لعل از انجا حاصل شود لعل را نیز بدخش گویند۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بدخش لعل باشد و بدخشان ملک معروف الف و نون نسبت است صاحب برہان فرماید کہ مخفف بدخشان و چون لعل از انجا آرند لعل را ہم بدخش گویند و بدخشانی و بدخشی را ہم بدخش نامند۔ صاحب جامع باتفاق برہان گوید کہ بدخشان مابین خراسان و ہند است۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالامی نگارد کہ گویند کہ مردم بدخشان بخشونت مثل اند و مروی بود کہ آن ولایت بدو منسوب و آن از اقلیم چہارم و بدخشی نام شاعری از اہل انجا خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معانی نسبت معنی دوم فرماید کہ این ولایت در وسط ایران و توران و ہندوستان

واقع کہ لعل از انجا خیزد و بقول بعض فرماید کہ معدن لعل آنجا نیست بلکہ در انجا آوردہ می فروشند مؤلف عرض کند کہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بدخش بمعنی دوم اصل است و بزیادت الف و نون مزید علیہ و معنی اوّل بمجاز آں (اردو) (۱) یاقوت ۔ دیکھو بالکند (۲) بدخشاں مذکر ایک ولایت کا نام جو ایران اور توران اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے ۔ جہاں یاقوت کی کان ہے ۔

بدخشان بقول سروری نام ولایتی است میان خراسان و ہند کہ آنجا کان لعل بود و گوسفندان باشد دراں ناحیہ کہ بر وسوار شوند از غائت بزرگی و بحوالہ جواہر نامہ گوید کہ نسبت لعل بدخشاں نہ از انست کہ کانش در انجاست بلکہ بواسطہ آنست کہ از معاون بہ بدخشاں نقل کنند و آنجا فروشند و فرماید کہ اما ازیں بیت حکیم سنائی کان لعل در بدخشاں باشد (ے) سالہا باید کہ تا یک سنگریزہ ز آفتاب لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن ۔ صاحبان برہان و جامع و موید ہم ذکرش کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حقیقت ایں بر معنی دوم بدخش مذکور شد (اردو) دیکھو بدخش کے دوسرے معنے ۔

بدخش مذاب اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از می سرخ سندش ہماں کہ بر بدخش گذشت ۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) کنایہ از لعل بدخشاں ہم ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ معنی لفظی ایں لعل گداختہ و کنایہ از معنی اوّل و (۳) خون ۔ صاحب بحر با برہان متفق و صاحب جامع بر معنی اوّل قانع ۔ صاحب موید با رشیدی متفق ۔ خان آرزو بر برہان نسبت معنی دوم اعتراض کند مؤلف عرض کند کہ اعتراضش خیلی موجہ کہ بدخش خود لعل است و مذاب ۔ گداختہ را گویند ۔ اندرینصورت بدخش مذاب برای لعل بدخشان نباشد ۔ بالجملہ ایں مرکب توصیفی است (اردو) (۱) سرخ شراب مونث (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے (۳) خون ۔ مذکر ۔

بدخشی | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر شین معجمہ (۱) نام شاعری بود از اہل بدخشں - صاحب ناصری ذکر این بذیل بدخشں کردہ (بدخشی ـــہ) زہر وزیرا گرشود عالم ہای بدخشی چہ غم گر دور گذرا کاین جہان ہمچو شیشہ ساعت ہا ساعتی زیر وساعتے زبر است ہ) صاحب مؤید این رابمعنی (۲) لعل بدخشانی آوردہ وصاحب ہفت ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف گوید کہ یای نسبت در آخر بدخشں زیادہ کردہ اند بمعنی منسوب بہ بدخشں کہ شاعر ہم باشد ولعل ہم مخفی مباد کہ نام شاعر نیست بلکہ تخلص اوست (اردو) (۱) بدخشی ایک شاعر کا تخلص ہے جو بدخشاں میں گزرا ہے مذکر (۲) دیکھو بدخشں کے پہلے معنے -

بدخصال | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بد افعال وکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی ست (اردو) بدچلن - بقول آصفیہ - بدراہ - بدرویہ - بداطوار - بدوضع - مؤلف عرض کرتا ہے کہ بداطوار بھی کہ سکتے ہیں -

بدخط | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بدنویس مؤلف عرض کند کہ بفتح خای معجمہ اسم فاعل ترکیبی است کہ مقابل خوشخط وخوشنویس یعنی کسی خط او بد باشد (اردو) بدخط - بقول آصفیہ اسم مذکر - بدنویس - بُرے خط والا -

بدخُلق | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم ثالث بمعنی بدخو وشریر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی - کسی کہ اخلاق او بد باشد - مقابل خوش خلق (اردو) بدخلق - بقول آصفیہ بدمزاج - اکھڑ - اکھل کھرا -

بدخو | استعمال - بقول انند وبہار معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوی بد دارندہ (صائب ـــہ) می کند از مہربانی شیر مادر را زیاد ہ) طفل بدخو ہر قدر خون در دل مادر کند ہ) (انوری ـــہ) طعنہ بدگوی می باشد زبان فتنہ ہ) ہر کہ در او دلبری بدخوی نیست ہ) (اردو) بدخو - بقول آصفیہ - فارسی - بُری خصلت والا

بدسیرت۔ بداخلاق۔

(الف) بدخواب اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر کسی کہ چوں از خوابش بیدار کنند بدخوئی آغاز کند و اکثر ایں حال در اطفال مشاہدہ می شود (امیر خسرو) بساں طفل بدخو بخت خواب آلودہ دارم کہ گر بیدار سازم یکدمش بدخواب می گردد (ولہ) پس از عمری کہ شد بیدار از آمد شد جاناں نگر و دبخت با من رام بدخوابست پنداری خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ کسی کہ شب خواب او را نیاید و بی طاقت شود و وقت خواب بگذرد (اشرف) پس از عمری شبی در خلوتی او را اگر یابم شود بدخواب بختم جای نامانوس را ماند مؤلف عرض کند کہ بدخوابی حالتی است کہ مرض را ماند و اسبابش متفرق چوں خوابگاہ آرام بخش نباشد یا نو باشد یا فکر و خیال مستولی شود نتیجہ آں بدخوابی است و کسی کہ مبتلای ایں شود بدخواب است اسم فاعل ترکیبی از سند سوم استعمال ……….

(ب) بدخواب شدن کسی | و از سند اول استعمال ……

(ج) بدخواب گردیدن کسی | پیدا است بمعنی عارض شدن بدخوابی باو (اردو) (الف) بدخواب کہ سکتے ہیں (ب) و (ج) بدخواب ہونا۔ بقول آصفیہ۔ بُرا سپنا دیکھنا۔ نہانے کی حاجت ہونا۔ احتلام ہونا۔ لیکن فارسی مصادر کا ترجمہ (بدخوابی ہونا) یعنی نیند وقت پر نہ آنا یا درمیان شب آنکھ کھلجانا۔

(الف) بدخوان اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند خطی کہ خوب خواندہ نشود (محمد رفیع واعظ) جوہر از تیغ زباں شد ریخت تا دنداں مرا گفت و گو شد ہمچو سطر بی نقط بدخواں مرا مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ صاحب آصفی بوسیلہ ہمیں یک سند مصدر ……….

(ب) بدخواندن را قائم کردہ از معنی گریز کند مؤلف گوید کہ بمعنی لفظی خوب نہ خواندن باشد (اردو) الف۔ نہ پڑھا جانے والا خط۔ بدخط۔

زشت خط جو پڑھا نہ جاے مذکر (ب) اچھا نہ پڑھنا
صاف نہ پڑھنا رُک رُک نہ پڑھنا۔ دکن کی بول چال
امیر نے اٹکنا پر فرمایا ہے۔ "رُک رُک کے پڑھنا جیسے"
"صاف تو لکھا ہے تم پڑھنے میں اتنا اٹکتے کیوں ہو"
(الخ) اور لفظی ترجمہ برا پڑھنا۔

بدخواہ اصطلاح۔ بقول انند۔ بحوالہ فرہنگ فرنگ
بداندیش و کینہ ور۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از
معاصرین عجم بود نویسد کہ دوشمان نیک خواہ و
آنکہ دشمن باشد (انتہی) ما سند استعمال این یافتہ
ایم (انوری ؏) بدخواہ تو بر تختہ این سکۂ خاکی
صفر بیست کہ بیشی ندہد ہیچ رقم را (ظہوری ؏)
دل بدخواہ تو خون باد مپرس احوالم ٭ چون بگویم
کہ جدا از تو ظہوری چون است (اردو) بدخواہ
دیکھو بدپسند۔

بدخواہ کسان ہیچ مطلب نرسد مثل۔
بہار وانند ذکر این پنبہ در دہن مؤلف گوید کہ
فارسیان این مثل را بحق بدخواہ و بداندیش زنند
کہ او از بدنیتی خود کہ بحق دیگران کند بر مقصد خود فائز
نہ شود۔ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند۔ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی بجای (مطلب) (مقصد) را
ذکر کردہ اند و از محل استعمال ساکت (اردو)
دکن میں کہتے ہیں "بدنیت کا خانہ خراب" غیروں
کی بُرائی چاہے تو خود کیا کمائے"

(الف) **بدخور** اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
گوید کہ دوائی کہ بجہت کراہیت طعم یا بو خوردہ نہ شود
(وحید ؏) شہد صحبت در مذاقم چون دوای
بدخور است ٭ تا بیاد چشم بیمار تو دارم الفتی ٭ صاحبان
بحر و بہار عجم وانند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب
آصفی ہمین یک سند مصدر ....

(ب) **بدخوردن** را قائم کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی
است و اگر برای (ب) سند استعمال بدست آید
توانیم عرض کرد کہ مقابل خوش خوردن باشد و بس
(اردو) (الف) بدمزہ۔ بقول آصفیہ۔ وہ شئے

جس کا ذائقہ اچھا نہ ہو (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے
کہ بد ذائقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ مخصوص ہے مزہ سے
اور جس چیز میں اچھی بو نہ ہو وہ بدبو ہے (الف)
سے وہ دوا مراد ہے جو کراہیت کی وجہ سے کھائی نہ جائے
بدمزہ کی وجہ سے یا بدبو کی وجہ سے البتہ (بدطُعم)
کہہ سکتے ہیں (ب) بدوضعی سے کھانا۔

بدخیم | اصطلاح۔ بقول سروری بالفتح بمعنی
گرفتہ رو و بدطبیعت صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
گوید کہ بکسر خای معجمہ ترش رو و بدمزاج و بدخو صاحب
شمس فرماید کہ بروزن تفہیم۔ گرفتہ روی مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مخفی مباد کہ
خیم بقول منتخب لغت عرب است بالکسر بمعنی خو و
طبیعت (الخ) پس معنی این مرکب بدطبیعت و
بدمزاج باشد (اردو) بدمزاج۔ بقول آصفیہ۔
تندخو۔ غصہ ور۔ جھلا۔ ترش رو۔ چڑاندا۔

بددعا | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
(۱) دعای بد و (۲) نفرین و لعنت مؤلف عرض کند
کہ قلب اضافت مرکب توصیفی بمعنی دعای بد و برای
معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) بددعا بقول
آصفیہ۔ کوسنا۔ سراپ (۲) لعنت بقول آصفیہ۔
عربی۔ اسم مؤنث۔ دھرکار۔ پھٹکار۔ نفرین۔
ورسیس۔ ملامت۔

بددل | اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف بدنام
(۱) کنایہ از مرد ترسندہ۔ و بقول برہان و بحر ترسندہ
و ترسناک و بقول ناصری رمیدہ خاطر مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی (۲) بے
کہ دل او خوش نباشد۔ یعنی ناخوش و ناراض۔
و (۳) شکستہ خاطر و (۴) بدظن۔ محققین بالادر
تعریف لفظ احتیاط بکار نبردہ اند۔ معاصرین عجم
با ما اتفاق دارند حیف است کہ سند استعمال پیش
نہ شد کہ تصفیہ این می کرد (اردو) (۱) ڈرپوک
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا
(۲) بددل۔ بقول آصفیہ فارسی۔ ناخوش بیزار
(۳) شکستہ خاطر۔ بقول آصفیہ۔ رنجیدہ دل۔

دل آزردہ۔ خستہ خاطر (۴) بد دل۔ بقول آصفیہ بدظن۔ بدگمان۔

بددماغ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بدمزاج و (۲) ناقانع مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و برای معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) بددماغ۔ بقول آصفیہ۔ وہ شخص جو بات بات پر ناک چڑھائے۔ نازک دماغ۔ (۲) ہوسناک۔ بقول آصفیہ۔ پرہوس۔ لالچی۔ حرصی۔

بددین | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر دال ثانی بی دین و بدراہ و ملحد (فردوسی) کہ : دین و بدکیش خوانی مرا؛ منم شیر نر پیش خوانی مرا؛ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ملحد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ راہِ حق سے پھرنے والا۔ فاسق۔ بیدین۔ کافر۔ ہماری رائے میں بددین۔ بدمذہب۔ بدعقیدہ کہہ سکتے ہیں۔

بدذات | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ نفائس بداصل و بدنژاد و کسیکہ نیک طینت نباشد بعربی آنرا خبیث خوانند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدذات۔ بقول آصفیہ۔ خبیث۔ بدطینت۔

بدذہن | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر ثالث و سکون ہا و نون (۱) کند ذہن و (۲) بی وقوف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) بدذہن۔ بقول آصفیہ۔ کند ذہن کوڑمغز (۲) بے وقوف۔ بقول آصفیہ۔ احمق۔ نادان

بدر | استعمال۔ بقول آصفی بتحقیق بمعنی (۱) بیرون صاحب مؤید بذیل لغات فارسی گوید کہ (۲) بسکون دال بمعنی ماہ تمام و بقول ہفت (۳) بکسر موحدہ امر دریدن و ذکر معنی اول ہم کند مؤلف عرض کند کہ در معنی اول مرکب است از موحدہ و دَر کہ دروازہ باشد و معنی بیرون پیدا شد از ہمین ترکیب و بمعنی دوم لغت عرب است۔ تسامح صاحب مؤید بیش نیست کہ بدین معنی فارسی گفت و بمعنی سوم مزید علیہ دَر کہ امر حاضر دریدن است بزیادت موحدہ مکسور

(اردو) (۱) باہر (۲) بدر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چودھویں رات کا چاند (۳) پہاڑ۔ پھاڑنا کا امر حاضر۔

بدر آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن وظاہر شدن (ظہوری ۵) بدر آ از خرد بعشق درا ے ؎ ناقص و دعوی کمال بلاست ؎ (صائب ۵) سخنے کز دہن تنگ تو بر می آید ؎ راز غیب است کہ از پردہ بدر می آید ؎ (انوری ۵) دل خانہ فروش نام و ننگم زد ؎ دلبر ز تتق بدر نمی آید ؎ (اردو) باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔

بدر آمدن از خویش | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (از خویش بر آمدن) و (از خود بر آمدن) است کہ گذشت (صائب ۵) صائب اگر از خویش توانی بدر آمد ؎ این دائرہ با نقطۂ پرکار تو باشد ؎ (اردو) دیکھو از خویش بر آمدن و از خود بر آمدن۔

بدر آوردن | استعمال۔ بمعنی بیرون آوردن وظاہر کردن است (ظہوری ۵) خواہم کہ کشایم بہ تماشای تو چشمی ؎ از عقدۂ تنگی بدر آرم نظرم را ؎ (صائب ۵) عیب جو چند انکہ عیبم را بدر می آورد ؎ غیبتا زور بر کسب ہنر می آورد ؎ (اردو) باہر لانا۔ ظاہر کرنا۔

بدر افتادن | استعمال۔ مرادف بدر آمدن کہ بیرون افتادن وظاہر شدن است (ظہوری ۵) زنجیری می ساید دگر کاکل مشکفشان بر کمر ؎ از پردہ می افتد بدر در پردہ کش رخسار را ؎ (ولہ ۵) بر راز تو می طپد چنین دل ؎ از سینہ اگر بدر نیفتد ؎ (ولہ ۵) خود را مباد اگم کنم بر پی غلط تا کی روم ؎ از دست می افتم بدر در مغز جان کیسی ؎ مخفی مباد کہ (از پردہ بدر افتادن) و (از دست بدر افتادن) بجای خودش گذشت کہ متعلق از ہمین است بمعنی اصطلاحی (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔

بدرام | بقول سروری و برہان و جامع و ناصری بدال و رای مہملتین بوزن اندام (۱) خوش خرم صاحب جہانگیری این را بہ بای فارسی آوردہ

مؤلف عرض کند که معنی پنجم که می آید حقیقی است
یعنی جانوری را که رام نیست و بدمزاج و وحشی است
بدرام گفتند مقابل رام و معنی خوش و خرّم مجاز است و
که از فرط مسرت بیخودی بوقوع می آید و از بیخود
معنی خوش و خرّم گرفتن مجاز مجاز است - چنانکه
(حکیم فرخی ؎) گل بخندید و باغ شد بدرام ؏ ای خوشا
اینجهان بدین هنگام ؏ و ازین سند مصدر (بدرام
شدن) حاصل می شود بمعنی بیخود شدن از خوشی
و خرمی - وانچه به بای فارسی می آید بظاهر مبدّل است
که موحّده به بای فارسی بدل شد چنانکه آسب و آسپ
(اردو) جامے سے باہر - خوش - صاحب آصفیہ نے
(جامے سے باہر ہونا) کا ذکر فرمایا ہے - خوشی سے
خودی میں نہ رہنا -

(۲) بدرام - بقول سروری (الف) بمعنی آراسته و
(ب) آراستگی و زینت (حکیم انوری الف ؎)
ای ز طبع تو طبعها خرم ؏ وی ز عیش تو عیشها بدرام ؏
(فرخی الف ؎) مجلس ساز ای بهار بدرام ؏ و اندر
بفگن می بیک جام ؏ (فردوسی ب ؎) بسامان
یوسف به پیوست دل ؏ در آئین و بدرام او بست
دل ؏ و فرماید که در فرهنگ جهانگیری به بای فارسی
آمده صاحب برهان گوید که بمعنی آراسته و صاحب جامع
هم زبانش **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی پنجم که از
سرکشی و ناشایستگی معنی بیخودی پیدا شد بمجاز و
از بیخودی معنی مسرت و از مسرت معنی زینت و زیب
بر سبیل مجاز مجاز باشد و بس و در اینجا همین قدر
کافی است که مجاز معنی اول است (اردو) دیکھو
آراسته و آراستگی -

(۳) بدرام - بقول سروری بمعنی دلکشا و بقول
برهان و جامع مجلس دلکشا و جای آسایش و آرام
مؤلف عرض کند که مجاز معنی دوم (اردو)
دلکشا مجلس - مؤنث -

(۴) بدرام - بقول سروری و جهانگیری و رشیدی
بمعنی توسن خصوصاً (شمس فخری ؎) چرخ بدرام
تا که شد رامش ؏ از کواکب چو خلد شد بدرام ؏

مؤلف عرض کند که سندی که پیش شد متعلق بمعنی دوم ضمن (الف) ونیز بمعنی پنجم است واگر سند دیگر برای این معنی بدست آید توانیم عرض کرد که باظهار صفت ارادۂ موصوف کردند چنانکه مطلق مشکیں ـ زلف را گویند دیگر هیچ (اردو) توسن بقول آصفیه فارسی ـ اسم مذکر ـ بے سدھا گھوڑا ـ تند اور سرکش بچھیرا ـ گھوڑا ـ

(۵) بدرام بقول جهانگیری وبرهان وجامع وسراج جانوران وحشی را گویند عموماً واسپ واستر سرکش را خصوصاً (اشیر ادمعانی ۵) رائض رای ترا گشته مطیع ٭ توسن کرۂ چرخ بدرام ٭ (شرف شفروه ۵) زهی خواجۂ صدر چارم غلاست ٭ زهی ابلق دهر بدرام راست ٭ صاحب رشیدی بر مطلق سرکش قانع صاحب ناصری بر توسن سرکش اکتفا کرد ـ خان آرزو در سراج صراحت ماخذ فرماید که این مرکّب از بد ورام است ـ یعنی آنچه خوب رام و فرمان بردار نباشد مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این سرکش وغیر مطیع است وترکیب بیان کردۂ خان آرزو درست باشد ـ اسم فاعل ترکیبی است وتخصیص اسپ واستر هم داخل آنست وبمجاز برای غیر جانوران هم مستعمل (مولوی معنوی ۵) تا که نور شوق شمس الدین ٭ بمن راحت نمود ٭ نفس بدرام کنون در عشق او شد رام رام ٭ (اردو) عموماً سرکش جانور اور ناشائستہ گھوڑا اور خچّر اور نفس سرکش اور اس کا خالص ترجمہ (سرکش) بقول آصفیه ـ فارسی ـ مغرور ـ باغی ـ نافرمان ـ حکم عدول ـ

(۶) بدرام ـ بقول برهان وجامع وناصری بروزن اندام بمعنی همیشه ومدام (مختاری ۵) دران نکوئی کزیں عید صد هزار بیاب ٭ ز روزگار روفا دارو دولت بدرام ٭ فرماید که به بای فارسی هم آمد خان آرزو بذکر این گوید که تصحیف است و بد بمعنی به بای فارسی است واین از اعجب العجائب مؤلف عرض کند که از سندی که پیش شد معنی اوّل ظاهر است دبرای معنی همیشه ومدام طالب سند دیگر باشیم ـ

معلوم می شود کہ محققین اوّل الذکر از همین یک شعر معنی همیشہ و مدام پیدا کردہ اند و آنچہ بدین معنی بہ بای فارسی می آید تصفیہ ماخذش هم در انجا کنیم بمقابلہ اسنادش (اردو) همیشہ بقول آصفیہ فارسی۔ دائم۔ مدام۔ سدا۔ نت۔ آئے دن۔

(۷) بدرام۔ بقول برہان بروزن اندام بمعنی خرام مؤلف عرض کند کہ غیر از برہان دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ جا دارد کہ خرّم را خرام نوشتہ و اگر سند استعمال این معنی پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ خرام ناز هم نوعی از سرکشی است کہ در اختیار یار است و بمقابلۂ عاشق سرکشی را ماند (اردو) خرام۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ناز و انداز کی ملائم اور نرم چال۔ رفتار ناز۔ مٹک چال۔ البیلی رفتار (سنہ ۵) ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن ؎ نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا ؎

بدرام شدن　استعمال بمعنی (۱) خوش شدن و (۲) سرکش شدن اسنادش بر معنی اوّل و پنجم بدرام گذشت و جا دارد کہ برای همہ معانی بدرام استعمال این کنیم (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) سرکش ہونا۔

بدران　بقول سروری بحوالہ ادات (۱) یعنی براند و بد و (۲) سبزہ ایست مثل ترب بدبو باشد (لسحق ...) عیب بدران مکن و هرچہ بود بهکو بین ؎ کہ بصحرای جهان هیچ نروید بیکار ؎ صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع و سراج بر معنی دوم قانع صاحب برہان بذکر معنی دوم گوید کہ این را گندگیا هم خوانند و بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۳) ران بدهم و (۴) بکسر اوّل و تشدید ثالث یعنی این کار را تمام کن و پارہ گردان و صاحب ناصری بر ذکر معنی دوم و چہارم اکتفا کرد۔ صاحب محیط ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صراحت این بر اشتق گذشت۔ مخفی مباد کہ بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است مرکب از ران کہ امر حاضر راندن است چنانکہ گویند " اسپ را بدراند و خوش نمی راند " و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اصل این (بدرائحہ) بود۔ فارسیان از لفظ رائحہ عربی کلمہ ئحہ را گرفتند و نون

زائد در آخرش زیادہ کردہ (بدران) کردند بمعنی بدبو
چنانچہ گذارش وگذارش ومعنی سوم ہم اسم فاعل
ترکیبی است گویند کہ ''این سوار بدران است''
یعنی مہارت سواری ندارد وراندش بر اسپ خوش
نمی چسپد ومعنی چہارم بای موحدہ اول زائد گیریم
و(دران) امر حاضر مصدر (درانیدن) کہ متعدی
دریدن است ودریدن بمعنی چاک کردن وپارہ
نمودن می آید پس نمیدانیم کہ صاحب برہان تشدید
رای مہملہ راچطور نوشت کہ در مصدر رای مشدد
نیست ومعنی تمام کردن کار از کجا پیدا کرد فتامل ۔
(اردو) (۱) بُری طرح چلانے والا۔ جیسے یہ گاڑی کو
بُری طرح چلاتا ہے (۲) دیکھو اشق (۳) سواری کا
کچا۔ کم ماہر۔ دکن کی بول چال ہیں وہ شخص جس کی
ران نہیں جمی (۴) پھڑوا۔ پھڑوانا کا امر حاضر۔ اس
مصدر کو صاحب آصفیہ نے نہیں لکھا۔ درانیدن کا ترجمہ

بدرانداختن | استعمال بمعنی بیرون افگندن است
(ظہوری ؎) سہل باشد کہ برونم کنی از محفل خویش ؏
گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش ؏ (اردو) باہر پھینکنا

بدراہ | اصطلاح۔ بقول بہار وانند قریب
بمعنی بد آئین کہ گذشت (محمد سعید اشرف ؎)
ز قدرش جا براوج ماہ کردہ ؏ فلک کشمیر را بدراہ
کردہ ؏ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) بدراہ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ بدوضع۔ کھوٹا

بدرای | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی بدتدبیر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی حقیقی (اردو) بدرای۔ بدتدبیر کہہ سکتے
ہیں۔ یعنی وہ شخص جس کی رائے اور مشورہ اور تدبیر بری ہو

بدربردن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ بیرون کردن است
(کمال اصفہانی ؎) نور ہرگز نتواں کرد ز خورشید جدا
کرم از خاطر خسرو نتواں برد بدر ؏ (اردو) باہر کرنا
جدا کرنا۔ نکالنا۔

بدرتاختن | استعمال بمعنی بیرون رفتن ودویدن
وجدا شدن (ظہوری ؎) ذوق چابک نفسی نالہ

ربایاں وارند؛ هر کجا در دبدرتاخت عنان گیرشد یم؛ (وله ع) بمنزل میرساند کاروان صبر وطاقت را؛ چو دانستم بدرتازد نگاهی از کمین او؛ (اردو) باہر جانا۔ بھاگنا۔ جُدا ہونا۔

بدرجوشیدن استعمال۔ بمعنی از کنارہ بیرون شدن ولبریز شدن (ظهوری ع) بسم خشک است آن از سوز جگر بر چشم ترجوشم؛ بزور شوق از فوّارهٔ مژگان بدرجوشم؛ (اردو) اُبلنا۔ لبریز ہونا کنارہ سے باہر ہونا۔ (۲۶۷۱)

بدرچیدن استعمال۔ بمعنی بیرون کردن و دور کردن (ظهوری ع) رونق از دکان بدرچیں روز بازاری بجز؛ نیست گر از مشتری گیراں خریداری دگر؛ (وله ع) تف غم در جگر بگذاشت بیم آرزو وارم؛ بزور گریهٔ شادی ز دل حسرت بدرچیدن؛ (وله ع) بسم مهر ست و چشم تر خدا روزی کند روزی؛ که بنشینم نگه از چشم و حرف از لب بدرچینم؛ (اردو) باہر کرنا۔ نکالنا۔ دور کرنا۔ (۲۶۷۲)

بدرخته اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و فتح رای مهمله و سکون خای معجمه بمعنی محزون و اندوهگیں۔ صاحب شمس از گمنامی سند آورده که مال فردوسی است (ع) ز زادن چو مادرش پر درخته شد؛ روانش ازاں دیو بدرخته شد؛ مؤلف عرض کند که رخت بقول برهان بمعنی اسباب خانه وسامان می آید های مفعولی بر آخرش زیاده کرده با کلمهٔ بد مرکب کردند و معنی لفظی این کسی که بدساماں است۔ اسم مفعول ترکیبی و کنایه از محزون و اندوهگیں دیگر هیچ۔ صاحب برهان (پدرخته) را به بای فارسی مکسور به همین معنی آورده اگر آنرا اصل گیریم این مبدّل آن باشد و اگر این را اصل دانیم آن مبدّل این که بای فارسی بدل شود بعربی و بالعکس آں هم چنانکه اسپ و اسب وتب وتپ (اردو) غمگین بقول آصفیه فارسی۔ مغموم۔ رنجیده۔ دلگیر۔

بدرخندیدن مصدر اصطلاحی۔ فاش خندیدن بطوری که آوازش دور رسد مقابل فروگریستن۔ (۲۶۷۳)

(ظہوری ؎) صحبت حسن و عشق در گیرد؛ من فرد گریم او بدر خندد؛ (ولہ ؎) فرو میر بزم از رخ گریہ شوری مگر روز؛ بہ بخت تلخ من قندی بدر خند و نمک وانش؛ (اردو) کھلکھلا کر ہنسنا دیکھو آواز خندیدن۔

(الف) بدرد آمدن | مصادر اصطلاحی۔ صاحب

(ب) بدرد آوردن | انند بذکر این ہر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) بمبتلای درد شدن است و (ب) متعدی آن یعنی مبتلای درد کردن (سعدی شیرازی ؎) چو عضوی بدرد آورد روزگار؛ دگر عضوہا را نماند قرار؛ (اردو) (الف) درد میں مبتلا ہونا (ب) درد میں مبتلا کرنا۔

بدر دادن | مصدر اصطلاحی۔ بیرون افگندن است (ظہوری ؎) آرزو ہا در کنار از گریہ حسرت مباد؛ پارہا دل بدر دادم ببیں احوال چیست؛ (اردو) باہر پھینکنا۔

بدرد بید رماں گرفتار است | مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ چارہ کارش نباشد و بحق عاشق ہم بر سبیل کنایہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "اس درد کی دوا نہیں" لاعلاج مرض ہے"

(۲۴۷۴) بدرد دل دیگراں رسیدن | مصدر اصطلاحی با مخلوق ہمدرد شدن و ہمدردی شان کردن (صائب ؎) احوال من مپرس کہ با صد ہزار درد می بایدم بدرد دل دیگراں رسید؛ (اردو) اوروں کے ساتھ ہمدردی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (ہمدرد) پر لکھا ہے۔ شریک درد۔ درد دکھ کا ساتھی۔ غمخوار (غمخواری کرنا) بقول آصفیہ ہمدردی کرنا۔ شریک رنج و راحت ہونا۔ دلسوزی کرنا غمگساری کرنا۔

(۲۴۷۶) بدر در آمدن از در | مصدر اصطلاحی۔ بیرون در شدن و ظاہر شدن (ظہوری ؎) چوں بزم دوست نہند فرداؔ؛ خوشم از در بدر در آیدؔ؛

(۲۴۷۵)

(اردو) دروازے سے باہر ہو جانا (نکل پڑنا) بقول آصفیہ۔ ظاہر ہو جانا۔ باہر آ جانا۔

(۱۳۷۷) **بدرد ساختن** مصدر اصطلاحی۔ موافقت بادرد کردن و متحمل درد شدن (ظہوری ؎) بدرد ما قیمت ایدل بہ نیتوانی ساخت ٭ زنالہ تو بلای اثر نگردانم ٭ (اردو) درد کا متحمل ہونا۔

بدرد کسی نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند غمخواری کسی کردن (زلالی ؎) اگر خواہی بدرد او نشستہ ٭ فرو تر شو بدلہای شکستہ ٭ (اردو) کسی کا ہمدرد ہونا۔ غم خوار ہونا۔ کسی کی ہمدردی کرنا۔ غم خواری کرنا۔

(۱۳۷۹) (الف) **بدر رفتن جان** استعمال۔ بیرون رفتن جان است (ظہوری ؎) بدر کہ می رود دم جان ز مروت نیست ٭ غریب زیستنم در وطن مروت نیست ٭ (از خود بدر رفتن) و (از سر بدر رفتن) کہ بجای خودش گذشت از قبیل (د) باشد۔.........

(۱۳۸۰) (ب) **بدر رفتن ساعت** بمعنی گذشتن ساعت و (ج) **بدر رفتن عمر** بمعنی گذشتن عمر ہچنین است (ولہ ؎) یک ساعتش بدر نرود در ہزار سال ٭ عمری کہ در بلای فراقت بدر رود ٭.........

(۱۳۸۱) (د) **بدر رفتن کسی** بمعنی بیخود شدن ہم آمدہ (ولہ ؎) از سیر قطرہ چو ظہوری بدر روم ٭ خمخانہ بایدم کہ بساغر فرو کنم ٭ (اردو) (الف) جان نکلنا (ب) ساعت گزرنا۔ (ج) عمر گزرنا (د) بیخود ہونا آپے سے باہر ہونا۔

(۱۳۸۲) **بدررو** اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثانی و سکون رای اول و فتح رای دوم بمعنی موری و رہگذر آب را گویند **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی از خانہ یا از محاط بیرون روندہ و کنایہ از رہگذر آب (اردو) بدررو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ موری۔ پانی باہر جانے کا راستہ۔

بدر زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بیرون رفتن و (۲) گریختن

بہ قاف گیریم۔ بحث تعریب درینجا بے حاصل است کہ خود فارسیان بدرقہ را استعمال کردہ ونمیتواں گفت کہ استعمال معرب شد زیراکہ وجہی نبود کہ اصل لغت را ترک کردہ معرب را بجایش استعمال کنند پس این مبدل بدرہ باشد وبدرہ مستعمل نیست وبدرقہ بذال معجمہ معرب این کہ صاحب منتخب ذکرش کرد و (۲) فارسیان ہمین بدرقہ را برای چیزی استعمال کنند کہ بادارو وبہ ہمیار و ہند کہ مُصلح دوا باشد یامعین آں ودر فارسی ہند (۳) لشکری کہ باقافلہ بطور محافظ باشد ماخوذ از معنی اول بر سبیل مجاز (اردو) (۱) بدرقہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ رہبر۔ رہنما۔ ہمسفر (۲) اطبا کی اصطلاح میں وہ دوا جو کسی دوا کی معاون اور مددگار ہو۔ مدد۔ وسیلہ (۳) سپاہ محافظ۔

بدرکاب بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ اسپی کہ کسی را نمی گذارد کہ سوار شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی وموافق قیاس است معاصرین عجم برزبان وارند (اردو) بدرکاب بقول آصفیہ وہ گھوڑا جس پر چڑھنا دشوار ہو۔ وہ گھوڑا جو رکاب میں پاؤں نہ رکھنے دے۔ شریر۔

بدرکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بیروں کردن وراندن واخراج ساختن رصاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود براخراج قانع (ظہوری ؎) آں بلا ہا ہمہ دل بر سر من می آرد ٭ بدرش امی کنم از سینہ بجرأت سوگند ٭ (اردو) باہر کرنا۔ خارج کرنا۔ اخراج۔

بدرکردن حرف ازلب مصدر اصطلاحی۔ برآوردن سخن از زبان باشد (ظہوری ؎) ہرجا کہ حرف زہر زلب می کنم بدر ٭ لذت زباب شہد بہ شکّر فرو کنم (اردو) مُنہ سے بات نکالنا۔ بات کرنا۔

بدرکردن سراز دریچہ استعمال بسر از دریچہ برآوردن وبیرون کردن است (صائب ؎) نرفتہ است سررشتہ تازدست برون ٭ سراز دریچہ گو ہر چرا بدر نہ کنی ٭ (اردو) دریچہ سے سر باہر نکالنا۔

بدرکشیدن از پرده استعمال - بیرون آوردن از پرده باشد وظاہر کردن (ظہوری ؎) ہمگی عشوۂ رسوا کشد از پرده بدر، گر نگہ ہای نہاں حسرت تغافل نکند، (اردو) پردہ سے باہر لانا۔ ظاہر کرنا۔

بدرکشیدن از دل استعمال - بیروں آوردن از دل باشد (ظہوری ؎) ز دوست حسرت صحبت و مشرب زدن گمر، کاری مکن کہ از دل تنگت بدر کشم، (اردو) دل سے باہر لانا۔ نکالنا۔

بدرگ اصطلاح - بقول انند - مرادف بدسرشت بدطینت - بدگوہر - بدگہر (صائب ع) بجا موشی زند دشمن بدرگ مشو ایمن، (میر محمد باقر داماد و اشراق تخلص ؎) بودہ بندم چو ناکس بدرگی، حادثہ نگذاشت ازاں ہمدمی، (صائب ؎) کمن زچرخ شکایت کہ توسن بدرگ، کند کجروی از تازیانہ افزاید، (اردو) بدطینت - دیکھو بدگہر۔ بدرگ بھی لکھ سکتے ہیں۔

بدرماں رسیدن دست مصدر اصطلاحی - قدرت یافتن وقادر شدن برعلاج (انوری ؎) دردم فزود و دست بدرماں نمی رسد، صبرم رسید و ہجر بپایاں نمی رسد، (اردو) علاج پر قادر ہونا۔

بدری گویم ای دیوار بشنو مثل - خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ ماخوذ است ازیں مثل - (در بتو می گویم دیوار تو بشنو) یعنی چوں بشخصی چیزے گویند وخواہند کہ بگوش دیگری کشند این مثل می آرند (سلیم ؎) ندارم اختیار گریہ امشب، بدری گویم ای دیوار بشنو، مؤلف عرض کند مثل حقیقی کہ برزبان عجم است (ای در بتو می گویم دیوار توہم بشنو) وامن بجای خودش گذشت - سلیم از ہمین مثل باختصار قلیل استعمال کردہ است و خان آرزو نظر برسند۔ کلام سلیم این را مثل قرار داد و مثل حقیقی را ماخوذ ازیں کرد ۔ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو "ای در بتو می گویم دیوار توہم بشنو"

بدرنشستن استعمال - (۱) بیروں شدن و بیروں نشستن باشد (ظہوری ؎) شادم کہ کار عقل طریق

وگر نشست ز هر چیز غیر عشق ز خاطر بدر نشست ز پا
(قوله ۵) در گریه چون حباب بدر پر دهاز چشم ز زندان
خود مشو بهوایش بدر نشین ز و جا دار وکه (۲) بمعنی
بدر نشستن هم گیریم (اردو) (۱) باہر ہونا - باہر بیٹھنا
(۲) دروازہ پر بیٹھنا -

بدرنگ اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح رای مہملہ (۱) زشت رنگ مؤلف عرض کند
که اسم فاعل ترکیبی است و (۲) بمعنی چیزی که
رنگ حقیقی او متغیر شده و این مجاز معنی اول است
(اردو) بدرنگ - بقول آصفیہ (۱) وہ شی
جس کا رنگ خوشنما نہ ہو (۲) مدھم رنگ -

بدرنویسی اصطلاح - بقول انند بحوالۂ نفائس
بفتح اول و دوم و سکون رای مہملہ و فتح نون و
کسر واو در اصطلاح اہل دفتر ہند وجوہ مطالبہ
است که از روی آن بر عمال مواخذه کنند و بفارسی
آن را ابواب خوانند مؤلف عرض کند که اصطلاح
سیاق است و بدر لغت ہند بمعنی فاضلات

بر ذمه کسی - و شک نیست که بدر لغت فارسی است
بمعنی بیرون و ہندیان ہمین لغت را بر سبیل کنایہ
برای زری استعمال کرده اند که خارج از حساب است و
مواخذۂ آن از ذمه دار حساب کنند که باراده تغلب
آنرا از حساب خارج داشته و چون این زر خارجی
را بر ذمه اش قائم کنند آنرا بدر گویند و ترتیب فرام
بدر را بدر نویسی نام است - ما حقیقت ابواب را
بجایش ذکر کرده ایم - معاصرین عجم استعمال بدر نویسی
به معنی بیان کرده مامی کنند - نمی دانیم که در ایشان
از برای این چه باشد و از معاصرین عجم ہیچ متحقق
نمی شود هر یک از آنها لفظی دیگر بر زبان می آرد و حقیقت
این است که مقصود اصطلاح سیاق را نمی فهمند
و ترجمۂ این در فارسی مواخذه بر آوردن و فاضلات
بر آوردن است و بس (اردو) بدرنویسی -
بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - قابل سماعت
رقوم کا لکھنا - حساب کی ماہیت کا دریافت کرنا -
(انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے

غور نہیں فرمایا ہے۔ اُن افراد کے مرتب کرنے کو (بدر نویسی) کہتے ہیں جن کی رو سے ذمّہ دار حساب کے ذمّہ بدر قائم کریں۔ یعنی فاضلات نکالیں اور مواخذہ قائم کریں۔

بدر نہادن استعمال۔ بیرون کردن است (ظہوری ؎) در دل ما تنگ شود جای حسرتش ٭ ہر آرزو کہ داشت ظہوری بدر نہاد ٭ (اردو) باہر رکھنا۔ باہر کرنا۔ نکال دینا۔

بدر نیامدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان (۱) بمعنی درماندہ شدن و (۲) بیرون نیامدن صاحب بحر ذکر معنی اوّل کردہ۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر مضارع این (بدر نیاید) کردہ گوید کہ ای درماندہ نگردد و فرماید کہ معنی ترکیبی این بیرون نیاید مؤلف عرض کند کہ قول مؤید برعکس محققین بالاست۔ فارسیان گویند کہ "او از عہدۂ اینکار بدر نیامد" یعنی کامیاب نہ شد۔ پس بخیال مجرّد (بدر نیامدن) رابمعنی درماندن گرفتن قابل نظر است حیف است کہ محققین بالا سند استعمال پیش نکردند۔ و محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند باشیم۔ (اردو) (۱) عاجز ہونا (۲) باہر آنا۔

بدرَو اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح رای مہملہ بمعنی بدرفتار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن نمی کشاید کہ مقصود از بدی خصال است یا مشی۔ معاصرین عجم و محققین زبان دان ازین ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیۂ معنی می کرد (اردو) بدروش۔ بدچلن۔ دیکھو بدخصال۔ وہ شخص جس کی چال اچھی نہ ہو۔

بدرود اصطلاح۔ بقول سروری بکسر با و ضم رای مہملہ (۱) بمعنی وداع (حافظ شیراز ؎) ماہ کنعانی من مسند مصر آن تو شد ٭ وقت آنست کہ بدرود کنی زندان را ٭ صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی سلامت (نظامی ؎) اگر قطرہ شد چشمہ بدرود باد ٭ شکستہ سبو بر لب

رو دباد) صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۳) بمعنی ترک کہ واگذاشتن و دست برداشتن از
چیزی و نسبت معنی دوم فرماید کہ سالم وسلامت ہے صاحبان جامع و ناصری ہمزبانش خان آرزو
در سراج گوید کہ معنی سوم حقیقی است یعنی گذاشتہ شدہ و اطلاق کردہ می شود برمعنی اوّل و دوم
ومشہور بہای فارسی است۔ صاحب فدائی کہ از معاصرین عجم بود برمعنی دوم قانع وصاحب غیاث
بسحو الہ مدار و کشف گوید کہ بالکسر و بالضم ہر دو آمدہ **مولف** عرض کند کہ ہمین لغت بمعنی اوّل
و دوم بہ بای فارسی ہم می آید جز این نیست کہ (درو) بالکسر اسم مصدر و (درود) حاصل بالمصدر
(درودن است کہ بمعنی قطع کردن می آید) پس معنی (درود) قطع باشد۔ فارسیان در اوّلش
موحّدہ زائد آوردہ (بدرود) کردند و معنی اوّل وسوم بر سبیل مجاز باشد و معنی دوم مجاز مجاز
یعنی چیزی را کہ ترک کنند بسلامت باشد و ماخذ این معنی در ینجا ہماں شعر نظامی است
کہ بالا مذکور شد و خیال ما اینست کہ (بدرود باد) در سند بالا بمعنی اصطلاحی (بگذار او را بحال
خودش) باشد کہ متعلق بمعنی سوم (بدرود) است و معنی سلامت مرادی است و جا دارد کہ اینرا
بالغت سنسکرت بدا تعلقی باشد کہ بقول ساطع بالکسر بمعنی وداع آمدہ و لیکن ترکیب این با رود
درست نمی شود فالاوّل اقویٰ من الثانی۔ آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این باشد چنانکہ
اسپ و اسپ (اردو) (۱) وداع بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنّث۔ رخصت۔ روانگی
بِدا۔ (۲) سلامت بقول آصفیہ۔ عربی۔ محفوظ۔ ہر ایک بلا سے بچا ہوا۔ صحیح۔ تندرست
(۳) ترک۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ واگزاشت۔ درگزر۔ دست برداری۔

(۱۲۵۱) **بدرود کردن** استعمال بمعنی ترک کردن | است سند این از کلام خواجہ حافظ برمعنی اوّل

(بدررود) گذشت (اردو) ترک کرنا۔

بدروز اصطلاح۔ بقول انند وبہار بمعنی بدبخت (ملا وحشی ؎) می کند صد بار ہر ساعت من بدروز را ؎ من نمیدانم کہ روزی چند بارم می کشد ؎ (مثل) بدروز ہم روزی می خواہد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روز بد دارندہ (اردو) دیکھو بد اختر۔

بدروزگار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بدطالع و (۲) ظالم و جفاکار (سعدی شیرازی ؎) نماند ستمگار بدروزگار ؎ بماند بر و لعنت پایدار ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بدروز و بدبخت است اسم فاعل ترکیبی است معنی دوم کہ از کلام سعدی پیدا کردہ اند غلط (اردو) (۱) دیکھو بد اختر (۲) ظالم۔ ظلم کرنیوالا۔

بدروز ہم روزی می خورد مثل۔ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت وبہار بجای (می خورد) (می خواہد) نوشت و صاحب آنند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ تسامح بہار وانند است کہ تصرف کردہ اند یا کاتب مطبع غلط کرد۔ بالجملہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت می زنند مقصود ہمین قدر کہ بدبخت ہم بےروزی نباشد وفاقہ نمی کشد یعنی روزی رسان او را ہم روزی می رساند (اردو) دکن میں کہتے ہیں " خدا کسی کو بھوکا نہیں رکھتا "

بدرونہ اصطلاح۔ بقول شمس آنچہ بدان پنبہ وپشم ندف کنند وصراحت کند کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند در لغات عرب وترک وسنسکرت ہم یافتہ نمی شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان واسم آلہ کہ بوسیلۂ آن پنبہ می زنند مجرد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو)

روئیں دھنکنے کا دستہ جو ندّاف کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مذکر۔

بدرہ | بقول جہانگیری مرادف بدری و بدلہ با اوّل مفتوح و ثانی زدہ خریطہ باشد مربع کہ طول از عرض اندک بیشتر آنرا از چرم و گلیم و شال گندہ بدوزند و زر و پول دران پُر کردہ از جای بجای برند و بہندی بتوری گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بقول صاحب قاموس لغت عرب است صاحب برہان بذکر معنی اوّل بحوالۂ مؤید فرماید کہ (۲) بمعنی درختی کہ بار و میوہ ندارد و صاحب مؤید بذیل لغات فارسی بحوالۂ لسان الشعرا ذکر معنی دوم کردہ و بذیل لغات عرب گوید کہ پوست بُز و بزغالۂ شیرخوارہ و دہ ہزار درم و بقول بامع کیسہ پر از پول صاحب ناصری گوید کہ عربی خواہد بود۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدلہ مبدل بدرہ و بدرہ ظاہراً معرب است و نسبت معنی دوم فرماید کہ بدرہ را کہ بمعنی دوم می آید بہ تصحیف خواندہ اند صاحب منتخب گوید کہ بالفتح پوست بزغالہ کہ از وی مشک سازند برای شیر و روغن و غیر آں و ہمیان ہزار درم یا دہ ہزار درم یا ہفت ہزار دینار۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان ہمین لغت عرب را مفرس کردہ بمعنی عام خریطۂ زر استعمال کردہ اند و خصوصیت معنی لغت عرب را بہ تعمیم بدل کردہ اند و بدری مبدل این کہ ہای ہوز آخرہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ شاہگان و شایگان و بدلہ ہم مبدل است چنانکہ خان آرزو گفتہ یعنی رای مہملہ بدل شد بہ لام ہمچون چنار و چنال و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گیریم مجاز معنی اوّل باشد کہ کیسہ را کہ خالی می باشد درخت بی بار گفتند۔ و بدین توجہ کہ صاحب مؤید۔ بدہ و بدرہ ہر دو را ذکر کردہ خیال تصحیف باقی نماند۔ چنانکہ خان آرزو پیدا کردہ (انوری ۵) جلوۂ احسان خود در عمر کردستی تو نہ

گرہمہ صد بدرہ زر بوداست وصد رزمہ شتا(؟) (اردو) (۱) چرمی یا پشمی تھیلی جس کے ذریعے سے رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔ مؤنث (۲) بے بار درخت۔ مذکر۔

بدری بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان و جامع وسراج مرادف بدرہ (حکیم سنائی ۵) حبہ خواہم و دراعہ نخواہم زر وسیم ؛ زانکہ بہتر بود آں ہر دو زیا نصد بدری ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بحث ایں بر بدرہ گذشت (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدریا آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندرنامہ بمقام خطرناک رسیدن **مؤلف** عرض کند کہ طالب سند باشیم و ایں کنایہ باشد کہ دریا ہم مقام خطراست (اردو) خطرناک مقام میں پہنچنا۔

بدریا دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر (۱) کنایہ از شستن و (۲) دور کردن و (۳) قطع نظر کردن صاحب انند بر معنی اوّل و دوم قانع صاحبان مؤید وہفت بذکر ماضی مطلق ایں گویند کہ ای بشست و دور کرد **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است کہ شست وشو متعلق است از دریا و معنی دوم ہم من وجہ موافق قیاس۔ بر سبیل مجاز کہ دریا دوری باشد و برای معنی سوم طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود مجاز گیریم (اردو) (۱) دھونا (۲) دور کرنا (۳) قطع نظر کرنا۔ بقول آصفیہ کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا۔ کسی بات کو ترک کر دینا۔

بدریا ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار غرق شدن بدریا **مؤلف** عرض کند کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ پس بمعنی حقیقی باشد (اردو) غرق ہونا۔ ڈوبنا۔

بدریا نشستن مصدر اصطلاحی۔ ما اشارہ ایں بر (؟) ہمچون نشستن کردہ ایم کہ مرادف آن است

دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بیچون نشستن۔

(الف) بدریوزہ آمدن
(ب) بدریوزہ فرستادن
(ج) بدریوزہ کف گرفتن

استعمال بقول اننددالف) مرادف (ب) وبذکرج) بمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف وج) دریوزہ گری کردن است و(ب) متعدی آن کہ کسی را برای دریوزہ فرستادن باشد (انوری الف ۵) ہوا ماہ دیگر چناں گرم کرود ؎ کہ دوزخ بدنیا بدریوزہ آید؎ (شیخ شیراز ج ۵) چو صحرای محشر زمیں تف گرفت ؎ بدریوزہ آسماں کف گرفت ؎ (اردو) (الف وج) ہاتھ پھیلانا بقول آصفیہ دست سوال دراز کرنا (رند ۵) میرا جی چاہے تو پلوادے کوئی جام شراب ؎ ہاتھ پھیلانے کا بندہ نہیں عادی ساقی ؎ (ب) بھیک مانگنے کے لئے بھیجنا۔

بدریون بقول ناصری بروزن سرنگوں بمعنی مقل ازرق وگوید کہ لغت سریانی است صاحب محیط ذکر ایں نکردہ بر مقل گوید کہ بسریانی مقلہ وبرومی بذالیون وبیونانی ما دیقوین وافلاطن وفدیلیون وبترکی قاراہ وبعربی قفضر ومقل الیہود وبفارسی بوئے جہودان برای آنکہ یہود ان را بسیار بخوری نمایند وبہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ ما بر آلہ بحث ایں کردہ ایم مخفی مباد کہ بدریون در لغات سریانی یافتہ نمی شود خیال ما اینست کہ فارسیان بذالیون رومی را بدریون کردہ باشند کہ تبدیل ذال معجمہ بہ دال مہملہ می شود چنانکہ استاذ واستاد و لام بہ رای مہملہ بدل شود چنانکہ الوند وا روند والف سوم حذف شدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو المقل

بدزبان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح وضم زای معجمہ بدگو ومفتری وعیب گو وزبان دراز بہار بذکر ایں زبان رابند کرد تابدزبان نشود مؤلف عرض کند کہ افترا در معنی ایں داخل

کردن زبان درازیست - اسم فاعل ترکیبی است یعنی زبان بدوارنده (اردو) بدزبان بقول آصفیه - سخت زبان سخت کلام - گالی گلوچ بکنے والا - گستاخ -

بدزدن | مصدر اصطلاحی - بقول بهار و بحر و انند بمعنی بدکردن (میر خسرو ؎) بهر دو خویش یا چون فال بدزد همان فال بد او را حال بدزد ؏ **مؤلف** عرض کند که بهار و انند نقل نگار بهر دو از سند بالا خوب کار گرفته اند و نمیدانند که (فال زدن) و (حال زدن) راست - این است تلاش محققین و تا آنکه (بدزدن) را سندی بدست نیاید اعتبار معنی را نشاید (اردو) بدکرنا -

بدزندگانی | اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی شریر و ظالم و بدمعاش (شیخ شیراز ؏) اینچنین بدزندگانی مرده به ؏ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که به بدحالی و بدمعاشی می گذارد (اردو) بدزندگانی کهہ سکتے ہیں - صاحب آصفیه نے بدمعاش پر فرمایا ہے - اسم مذکر - وہ شخص جسکی روزی برے کاموں پر منحصر ہو - حرام خوار - بدچلن - شریر - بدذات - لچّہ - شہدا - حرامزادہ گُنڈا - لُنگارا -

بدزهره | اصطلاح - بقول سروری در ملحقات - بددل که بعربی جبان گویند (شیخ سعدی ؎) سرانداز در عاشقی صادق است ؏ که بدزهره بر خویشتن عاشق است ؏ صاحب جهانگیری صراحت مزید کند که مرد ترسنده را نامند و بقول برهان و جامع و ناصری بر وزن خنزهره کنایه از بددل و ترسنده و واهمه ناک و بقول بحر نامرد **مؤلف** عرض کند که (۱) ترجمهٔ جبان عربی بمعنی نامرد است سند بالا برای همین است و (۲) کسی که دل او صاف نباشد - بددل (میر خسرو ؎) خرد مبین و شمن بدزهره را ؏ آب ده از زهره او دهره را ؏ (اردو) (۱) ڈرپوک - بقول آصفیه

بُزدل ۔ کم ہمّت ۔ بودا (۲) بددل بقول آصفیہ ناخوش ۔ ناراض ۔ بدظن ۔ بدگمان ۔

بدزیب اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ بدنما و نازیب **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مقابل زیبا گویند کہ ؎ جامۂ تو بدزیب است ؎ یعنی زیبا نیست (اردو) بدزیب بقول آصفیہ بدنما ۔ ناموزوں ۔ نازیبا ۔ بیڈول ۔ بھونڈا ۔

(الف) **بدساختن** استعمال ۔ صاحب آصفی (ب) **بدساز** (الف) را قائم کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ (۱) بمعنی وضع کردن بہ غیر خوبی و (۲) مرادف بدکردن است و (ب) بقول بہار چیزی کہ ساخت خوب نداشتہ باشد صاحب بحر ہم ذکر این کردہ زہیر خسرو ؎ کوزہ کمی نگر از چرخ چہ خوش ساختہ اند ؎ شیشۂ چرخ چہ غم داری اگر بدساز است ؎ مخفی مباد (ب) اسم مفعول ترکیبی است (اردو) (الف) (۱) بدوضع بنانا (۲) دیکھو بدکردن (ب) بُری ساخت رکھنے والی چیز ۔ بدوضع بقول آصفیہ ناموزوں ۔

بدساعت استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح ساعت نحس و وقت شوم **مؤلّف** عرض کند کہ قلب اضافت ساعت بد است بمعنی حقیقی (اردو) منحوس وقت ۔ مذکر ۔ بُری گھڑی مؤنث ۔ بُرائی کا وقت ۔ بُرا وقت ۔ مذکر ۔

بدست بقول سروری و برہان و جامع بفتح با و دال و سکون سین ۔ وجب را گویند کہ بعربی شبر گویند و بکسر را و دال نیز بنظر رسیدہ (سعدی در ہزل ؎) بدستی را کہ در مشتی نگنجد ؎ چو انگشتی فرو بردہ بخاتم ؎ صاحب جہانگیری و رشیدی با اوّل و ثانی مکسور آوردہ (منوچہری در صنعت اسپ ؎) برطراز آختہ پویہ کند چون عنکبوت ؎ بر بدستی جای برجولان کند چون بابزن ؎

(حکیم سوزنی ؎) نبود از تصرف تو بردن ؏
یک بدست از زمین ملک و مَلَک ؏ صاحب ناصری
گوید که بفتح اول و ثانی نزدیک تر است از معنی
وبکسر اول و ثانی چرا مؤلف عرض کند که مؤخذ
اول تعلق دست پیدا کند آنانکه این را بکسر
موحّده و دال مهمله خوانند غور برماخذ نمی کنند
و محاورهٔ سوقیان جاہل است که غلط العوام شد
(اردو) بالشت دیکھو اوس ۔

بدست آمدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر و انند حاصل شدن (رباعی مولوی معنوی)
امروز ندانم بچه دست آمدهٔ ؏ کز اول بامداد
مست آمدهٔ ؏ گر خون دلم خوری ز دست
ندهم ؏ زیرا که بخون دل بدست آمدهٔ ؏
(ظهوری ؎) ظهوری پای خوردی توبه نشکستی
غلط باشد ؏ نهانستی غنیمت کاینچنیں ساقی
بدست آید ؏ (وله ؎) رہ شوریده حالان
می سپرم شاید بدست آید ؏ دل جمعی که از زلف
پریشان بر نگردانم ؏ مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی کنایه ایست و حاصل شدن چیزی ست
اگرچه در دست نیاید (اردو) ہاتھ آنا بقول
آصفیه حاصل ہونا ۔ ہاتھ لگنا ۔ ہاتھ میں آنا ۔
قابو میں آنا ۔ بہم پہنچنا ۔ دستیاب ہونا (سوز ؎)
بس غم تو نے بہت ستایا ؏ سچ کہ کہا تیرے
ہاتھ آیا ؏ (منظور ؎) پاؤں آنکھوں سے اسکے
سہلانا ؏ خوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے ؏ (آغا
؎) ہاتھ آیا زاہدوں کو نہ ابرو کمان مراد ؏ آخر کو
چلّے رہ گئے دو چار کھینچکر ؏

(الف) **بدست آوردن** | مصدر اصطلاحی
بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ حاصل کردن
مؤلف عرض کند که متعدی (بدست آمدن) است
و کنایه ایست بامعنی حقیقی یعنی حصول چیزی که
حقیقةً در دست آید یا بالمعنی حاصل شود (انوری
؎) از گریبان من نداری دست ؏ تا دگر دامنی
بدست آرم ؏ حاصل اینست که در بدست آوردن

بچیزے) حاصل کردن آں چیز است در دست چنانکہ در کلام انوری گذشت و............

(ب) **بدست آوردن دل کسی** راضی کردنش باخود (صائب ؎) صنوبر با چنیں دستی بدست آورد صد دل را ؛ تو بی پروا بروں از عہدہ یکدل نمی آئی ؛ و از ہمیں قبیل مصدر............

(ج) **بدست آوردن دنیا** کہ بمعنی مالدار و دولت مند شدن است (سعدی شیرازی ؎) بدست آوردن دنیا ہنر نیست ؛ یکی را گر توانی دل بدست آر ؛ (اردو) (الف) ہاتھ میں لانا بقول آصفیہ حاصل کرنا۔ ہمانا۔ قبضہ کرنا (ب) دل ہاتھ میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ خوش اور راضی رکھنا۔ اپنا مطیع و فرماں بردار بنانا (میر تقی ؎) دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں دلدہی کر ؛ آجاے ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ ؛ (ج) دنیا حاصل کرنا۔

بدست آوریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند دست دریجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار (نظامی ؎) چہ دستاں تواں آوریدن بدست ؛ کز آں زنگیاں را در آید شکست ؛ مؤلف عرض کند کہ آوریدن بجای خودش گذشت کہ مرادف آوردن است و مزید علیہ آں بزیادت تحتانی چنانکہ بست و بیست بالجملہ ایں مرادف بدست آوردن باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو بدست آوردن۔

بدست آہک تفتہ کردن خمیر ؛ بہ از دست بر سینہ پیش امیر مثل۔ صاحب گلدستہ ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ ایں بیت کہ مال سعدی شیراز است صورت مثل گرفت فارسیان ایں را بہ تعریف آزادی و بہ مذمت دنیا داری می زنند و بس (اردو) دکن میں کہتے ہیں "امیروں کی خوشامد سے کونا بھلا" امیروں کی چاکری سے فقیری بھلی"

بدستار بستن استعمال۔ بقول انند مرادف بدستار زدن و فرماید کہ معروف است (صائب ؎) ز شور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ؛ سر

شوریدهٔ منصور را بردار می‌بستم ؎ (۲) حضرت شیخ
که غیر از سعدی نباشد ؎ ازبس مرا بمشرب
پروانه الفت است ؎ آتش بجای لاله بدستار
بسته ام ؎ مؤلف عرض کند که از سند اول
مصدر (بردستار بستن) پیدا است علیحده ندارد
معنی حقیقی (بدستار بستن چیزی) و (بردستار بستن
چیزی) خبر می دهد از آئین و رسم فارسیان که لاله و
سرپیچ بر دستار می بندند (اردو) کسی چیز کو دستار
میں لگانا جیسے طرّہ کسی چیز کا دستار پر باندھنا جیسے
سرپیچ وغیرہ۔

بدستارچه دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند بهدیه وتحفه دادن (خاقانی ؎) جان بدستار
چه داهم آنرا ؎ کز غیب طوق در برانداز ؎ مؤلف
عرض کند که دستارچه بقول غیاث رومال را گویند
شاعر گوید کسی که از غیب خود طوق در گردن ما
می اندازد جان خود را نذرش کنیم۔ پس درینجا معنی
هدیه وتحفه دادن درست نمی شود بلکه نذر دادن است
که بهتر از هدیه دادن باشد نظر به بزرگی نذر دستی
که سکّه طلا و نقره را بر رومال کرده پیش کنند۔
(اردو) نذر دینا۔ بقول آصفیه کسی حاکم یا
رئیس یا بادشاہ کو بھینٹ دینا۔ پیشکش پیش کرنا

بدستار زدن استعمال۔ بقول انند مرادف
بدستار بستن که گذشت سندی پیش نه شد مؤلف
عرض کند که خلاف قیاس نیست و تعریف این
بر (بدستار بستن) گذشت (اردو) دیکھو بدستار بستن

بدست استبرق اصطلاح۔ بقول شمس
بیابانهای سبز رسته مؤلف عرض کند که استبرق
لغت عرب است بمعنی دیبای سُفت و گنده
مثل اطلس و استبره هم بدینمعنی آمده پس معنی
لفظی این استبرق را بدست دارنده قلب (استبرق
بدست) اسم فاعل ترکیبی و کنایه از سبزه زار۔
مجرد قول شمس بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت و
معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خلاف قیاس

نیست (اردو) سبزہ زار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مرغزار۔ چراگاہ۔ ہرا جنگل۔ گھانس کا تختہ دیکھو اولنگ۔

بدست افتادن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدست آمدن است (صائب ؎) بدین امید کہ سر رشتۂ بدست افتد ؛ شود چو سوزن اگر سیکپیت نزار مخسپ ؛ (ولہ ؎) گر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا ؛ خلق زانگشت اشارت تیر بارانم کنند ؛ (ظہوری ؎) کشیدم در گریبان سینہ صبحے ؛ بدست افتادہ دامان دل شب ؛ (ولہ ؎) سبوی بادہ عشقے بدست افتاد از جانان ؛ وگر سنگ جفای دور ساغر برنمی آید ؛ (اردو) ہاتھ لگنا۔ بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا۔ ہاتھ آنا (ظفر ؎) ہوس میں کشتہ مہوس ہوا نہ کچھ حاصل ؛ بجز نصیب کبھی ہاتھ کیمیا نہ لگے ؛ دیکھو بدست آمدن۔

بدست باش اصطلاح۔ بقول سروری وبحر یعنی (۱) آگاہ باش و تقصیر مکن (شیخ سعدی ؎) چو بر ولایت دل دست یافت لشکر دل ؛ بدست باش کہ ہر بامداد یغما نیست ؛ (خواجہ حافظ ؎) گرت ز دست برآید مراد خاطر ما ؛ بدست باش کہ خیری بجای خویشتن است ؛ صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر معنی بالا گوید کہ حاضر باش واز ہر دو اشعار بالا استناد کند وگوید کہ ہر دو مال حافظ شیراز است و در مصرع اوّل سند اوّل بجای (لشکر دل) (لشکر عشق) نوشتہ وبقول برہان آگاہ باش و باخبر باش وخود را از دست مدہ و تقصیر مکن۔ صاحب رشیدی در استعارات ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ حاضر باش و آگاہ باش **مؤلف** گوید کہ مصدر باشیدن بجای خودش گذشت و بودن می آید و باش امر حاضر باشیدن است و (بدست بودن) بقول برہان کنایہ از باخبر و آگاہ وہشیار بودن می آید و (بدست باشیدن) را ہم قیاس ہمین معنی

می خواہد و معنی ہر دو آمادہ بودن و باخبر وہشیار بودن کنایہ ایست از معنی حقیقی چیزی را بدست داشتن و این امر حاضر آن است بمعنی آمادہ باش وہشیار باش۔ طرز بیان محققین بالا معنی حقیقی را دور می برد۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) خوش باش۔ حیف است کہ نقل عبارت نکرد تا می دیدیم کہ استعمال این بر چہ معنی است مجرد بیانش تسکین نمی کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) آمادہ رہ۔ آگاہ رہ۔ نہ چوک (۲) خوش رہ۔

بدست بودن | مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی و جہانگیری (در ملحقات) کنایہ از حاضر و ہوشیار بودن است و بقول برہان باخبر و آگاہ وہوشیار بودن و بقول جامع باخبر و آگاہ شدن **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بر (بدست باش) گذشت و سند این ہم مصدر اینجا مذکور (اردو) آمادہ رہنا۔ باخبر رہنا۔ ہشیار رہنا۔

بدست چپ حساب کردن | مصدر اصطلاحی مرادف (بدست چپ شمردن) و صراحت ماخذ ہمدر اینجا خان آرزو در سراج بذیل (بدست چپ شمردن) می فرماید (ے) ز بسکہ چشم تو باشد کریم بر مژگانت بدست چپ نگہ آشنا حساب کند (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن۔

بدست چپ خفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و انند بآرام خواب کردن (طالب آملی ے) خلوتی دارم از ہوس رفتہ عشق در وی بدست چپ خفتہ **مؤلف** عرض کند کہ عادت است کہ بدست چپ خواب راحت می آید از ہمین است این مصدر اصطلاحی (اردو) بائیں کروٹ سونا۔

بدست چپ شمار کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بدست چپ شمردن **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل این بر (بدست چپ شمردن) می آید (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن۔

(۳۴۹/۲)

بدست چپ شمردن مصدر اصطلاحی بقول سروری در ملحقات و بقول جہانگیری در ضمیمہ کنایہ از بسیاری (خاقانی ؎) عاشق یکشی بہ تیغ غمزہ ٔ چندانکہ بدست چپ شماری ٔ صاحبان برہان و بحر و جامع ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی فرمائد کہ بسیاری حساب و بقول خان آرزو در سراج بسیاری معدود محققین فوق الذکر بالاتفاق صراحت کردہ اند کہ در حساب عقدا نامل احاد و عشرات با نامل دست راست مخصوص است و مآت و الوف با نامل دست چپ مؤلف عرض کند کہ ازینجاست کہ فارسیان این مصدر اصطلاحی را قائم کردہ اند معنی این بسیار شمار کردن است نہ مجرد بسیار ۔ (اردو) زیادہ تعداد میں گننا ۔ شمار کرنا ۔

بدست خوردن کف آب استعمال ۔ رسم است کہ چون بر لب جوے و امثال آن آب خورند ۔ عوام الناس کف دست را واسطہ و بجای آبخورہ می گیرند پس معنی حقیقی این آب خوردن بغیر آبخورہ باشد (صائب ؎) کف آبے بدست خویش تا ممکن بود خوردن ٔ غبار آلودہ ٔ منت مکن از کوزہ آب خود ٔ (اردو) اوک سے پانی پینا ۔ بدون آبخورہ

بدست دادن زمام و عنان مصدر اصطلاحی باختیار کسی سپردن است (انوری ؎) قضا بگفت بدستت وہم زمام جہان ٔ زمانہ گفت کہ او خود جہان مستوفاست (اردو) ہاتھ میں لگام دینا اختیار پر چھوڑ دینا ۔

بدست داشتن استعمال ۔ صاحب اند بنقل بہار عجم گوید کہ دست در ینجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است مؤلف عرض کند کہ (۱) بقبضہ داشتن است و (۲) بمعنی حقیقی کہ بکف دست داشتن باشد (اردو) ہاتھ میں رکھنا بقول آصفیہ (۱) قابو میں رکھنا ۔ بس میں رکھنا قبضہ میں رکھنا ۔ (۲) پاس رکھنا ۔ مٹھی میں رکھنا ۔

(الف) بدست دیگری مار گرفتن مصدر اصطلاحی بقول اند کنایہ از مباشر کار خطرناک شدن ز خسرو

(۳۴۹۶) (۳۴۹۵)

ف) گفتی که مگیر زلف او میخواهی ٭ تا مار بدست دگری گیرانی ٭ اے دل که ز سودای کسی ویرانی ٭ تا چند مرا زیاد او ویرانی ٭ (رع)، بدست دگری افسونگر من ماری گیرد ٭ بہار۔ این مصدر را آورده بجای مار ہاز بہ موحده و زای ہوز نوشت وہمین اسناد را بدل آن نقل کرد مؤلف عرض کند که غلطی کاتبش بیش نیست وسکوتش از معنی ظاہر می کند که غور بر اسناد نکرد از ینجاست که ور قائم کردن مصدر ہم سکندری خورد بالجملہ از سند اول مصدر (ب) **بدست دیگری مار گیرانیدن** پیداست که بمعنی دادن مار بدست دیگری است وسند دوم بکار (الف) می خورد ولیکن معنی او (از دست دیگری مار گرفتن) است۔ پس اگر ازین ہر دو مصادر اصطلاحی معنی مرادی پیدا کنیم ہمان باشد که صاحب انند ذکرش کرد (اردو) الف وب کسی خطرناک کام کا مرتکب ہونا۔

بدست شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری در ملحقاتش کنایه از (دست آوردن و حاصل کردن)، (اوحدی ف) در جہان دوستی بدست نه شد ٭ که از و در دلم شکست نه شد ٭ وبقول صاحب جہانگیری (در ملحقات) وصاحبان برہان ورشیدی وبحر وسراج بمعنی حاصل شدن وبدست آمدن مؤلف عرض کند که محقق زباندان غلط کرده که لازم را متعدی پنداشت ونظر بر سند نه گماشت مخفی مباد که شدن بمعنی بودن وحاصل شدن می آید ومعنی این مصدر مرکب تعلق به ہمین معنی دارد (اردو) دیکھو بدست آمدن۔

بدست کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند گوید که دست بمعنی قبض وتصرف واختیار واستیلا است مؤلف عرض کند که چرا نمی گوید که بمعنی حاصل کردن وقبضه کردن است (خواجه شیراز ف) طبیب راه نشین نبض عشق نشناسد ٭ برو بدست کن ای مرده دل مسیح دمی ٭ (انوری ف) دشمن گریزگاه فنا را بدست کرد ٭ کانجا ندیده بود

کہ با جانش دشمن است ؎ (اردو) حاصل کرنا۔ دکن میں ہاتھ کرنا کہتے ہیں۔

بدست کسی دادن استعمال۔ صاحب آنند گوید کہ درینجا دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار واقتدار است **مؤلف** عرض کند کہ چرا نگوید کہ بقبضۂ کسی دادن (صائب ؎) بہ بادوست کلید خزانہ را مسپار ؎ مدہ بدست صبا زلف عنبر افشا نرا ؎ (حافظ شیراز ؎) شکنج زلف پریشاں بدست باد مدہ ؎ مگو کہ خاطر عشاق گو پریشاں باش ؎ (اردو) کسی کے حوالے کرنا۔ کسی کے قبضے میں دینا۔ ہاتھ میں دینا۔ بقول آصفیہ۔ ہاتھ میں پکڑانا۔ سپرد کرنا۔ سونپنا۔

بدست کسی سپردن استعمال۔ صاحب آنند گوید کہ دست درینجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار واقتدار **مؤلف** عرض کند کہ چرا نگوید کہ مرادف بدست کسی دادن است (حافظ شیراز ؎) عشقت بدست طوفاں خواہد سپردن ایجاں ؎ چوں برق زیں کشاکش پندا شتی کہ رستی ؎ (اردو) دیکھو بدست کسی دادن۔

بدست کم برداشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ زبون و حقیر پنداشتن است (رکن الدین مسیح ؎) بر مدارای محتشم بادست کم درویش را ؎ گر تو نشناسی ورا او می شناسد خویش را ؎ صاحب بحر فرماید کہ حقیر و بی قدر دانستن صاحب آنند گوید کہ مرادف بچشم کم دیدن **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا مصدر (بادست کم برداشتن) پیداست عیبی ندارد (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست کم گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و تحقیق الاصطلاحات مرادف (بچشم کم دیدن) (صائب ؎) ما سبکروحان مشرب را بدست کم مگیر ؎ کز کف بی مغز باشد چہرۂ عمان سفید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمدرانجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست گرداں گرفتن مصدر اصطلاحی

بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (دست
گردان گرفتن) و فرماید که دوم معروف است
یعنی قرض گرفتن (سعید اشرف ۵) گرفتم از کف
ساقی پیالۂ زرّیں ز چو مفلسے که بگیرد بدستگردان زر ز
صاحب بحر ہم ذکر ایں کردہ **مؤلّف** عرض کند که
(دست گردان) بمعنی قرض و وام و چیزی که
بعاریت گیرند می آید و ایں مرکّب است از ہما
(اردو) قرض لینا۔

بدست گرفتن | استعمال۔ بقول انند از
قبیل بپا ایستادن و بپا رفتن باشد زیرا که
گرفتن و رفتن و ایستادن بلا دستیاری دست و
پای ممکن نیست و تکرار دست و پای محض برای
مزید تاکید و یقین است **مؤلّف** عرض کند که
بمعنی حقیقی است و گرفتن بدون دستیاری ہم
ممکن است مثلاً کسی پیشکشی آورد و پیش مخاطب
لذاشت و او قبولش کرد توانیم گفت که پیشکش
ما را گرفت اگرچه او بدست نگرفته باشد۔ پس
دریں مصدر مرکّب تخصیص دست ظاہر می شود
و بس حیف است از محقق بالا که در تعریف ایں
مقصود را از دست گذاشت (اردو) ہاتھ میں لینا

بدست نگاہ داشتن | استعمال۔ صاحب انند
گوید که دست بمعنی قبض و تصرّف و اختیار و
اقتدار است و بس **مؤلّف** عرض کند که چرا
نمی گوید که محفوظ داشتن بکف دست و تخصیص دست
بمقابلۂ قبضۂ مطلق که غیر از کف دست ہم ممکن
است (اردو) ہاتھ میں محفوظ کرنا مٹھی میں رکھنا

بدست و پای کسی افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول انند و بہار بمعنی در ہنگام غلبۂ شوق و
مستی در وصال صورت می گیرد اما تنہا بپای
افتادن در زمان عذرخواہی و شفاعت بود۔
(اشرف ۵) اگر روزی بدست وصلت ای
گلگوں قبا افتم ز بدست و پایت افتم آنقدر
کز دست و پا افتم ز **مؤلّف** عرض کند که
محققین بالا تخصیصے که پیدا کردہ اند از معنی ہمین

یک شعر اشرف است و معاصرین عجم این را عام خیال می کنند برای کسی که بحالت مجبوری برای عذر خواهی بدست و پا افتد یا در شوق و مستی و صورت حال همین است که عذر خواه دست مخاطب را بوسه دهد و نوبت بپای هم می رسد و این اظهار کمال عجز است و بس (اردو) ہاتھ پاؤں پڑنا بقول آصفیہ۔ نہایت منت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چومنا۔ قدموں پر گرنا۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔

بدست و پای کسی پیچیدن — مصدر اصطلاحی

صاحبان آنند و بہار عجم بینبہ در دہن مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این (۱) برای مار است کہ عادتاً بدست و پای می پیچد از خوف یا حیرانی یا حفاظت خود و (۲) کنایہ از کسی کہ باظہار عجز خود دست و پای کسی گیرد و نمی گذارد تا مخاطب اظہار عفو کند مرتبۂ این از (بدست و پای کسی افتادن) فائق تر است سکوت محققین از برای ہمین بود کہ از زحمت بیان مصوّن باشند و لیس از شان تحقیق دور است

(صائب ۵) آب می پیچد ز حیرانی بدست و پای سرو ہا از گلستانی کہ آن شمشاد بالا بگذرد (اردو) (۱) ہاتھ پاؤں میں لپٹ جانا جیسے سانپ (۲) عاجزی سے ہاتھ پاؤں پکڑ لینا اور نہ چھوڑنا۔ جب تک مقصد حاصل نہ ہو۔

بدست و دندان بر چیزی چسپیدن — مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ بجدّ تمام پاس و محافظت آن کردن مرادف (بدست و دندان نگاہداشتن) و (بہر دو دست چسپیدن) و (بہر دو دست و دہان نگاہداشتن) (شفیع اثر ۵) ہرکس اثر نوائی از شغل خویش ہیند ز چسپید بدست و دندان بر کار خود چونائی ز خان آرزو در چراغ ہدایت (بدست و دندان چسپیدن) را با استشہاد ہمین یک شعر اثر آوردہ گوید کہ کاری بجدّ و کدّ تمام کردن است ز صاحب بحر نقل نگار قول ہر دو مؤلف عرض کند کہ (۱) معنی حقیقی این برای جانورانی است کہ بعالم خوف یا حفاظت خود و اختیاری بدست و دندان خود بر مقابل می چسپند

و (۲) کنایہ باشد از معنی بیان کردۂ خان آرزو ۔ وارستہ معنی اوّل را بیان کردہ است و طرز بیانش خوب نیست ذکر ترك الاوّل للآخر و بحث مرادفات بجای خودش کنیم (اردو) (۱) کسی جانور کا لپٹ جانا (۲) کسی کام میں پوری کوشش کرنا ۔

بدست و دندان نگاہداری کردن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر بجد تمام پاس و محافظت کردن شفیع اثر نماید ہر کہ چوں مسواک جمعی را پرستاری ہا کنند اہل دعا با دست و دندانش نگہداری ها وارستہ این را مرادف (بدست و دندان برچیزی چسپیدن) گفتہ و نگہداری کردن) را نگاہداشتن نوشتہ و از ہمین بیت شفیع اثر استشہاد فرمودہ وای بر وکہ در لفظ و معنی احتیاط نکردہ مؤلّف عرض کند کہ (۱) معنی بالمخصوص برای جانوران مثل گربہ و شیر و امثال آن و (۲) کنایہ باشد از مطلق محافظت کلّی بر سبیل مجاز و سند شفیع اثر برای معنی دوم باشد و بس مخفی مباد کہ از سند شفیع اثر (نگہداری کردن) پیدا است و صاحب بحر درین مصدر نگاہ داری را جا دادہ است عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است کہ نگہ و نگاہ ہر دو درست باشد (اردو) (۱) جانوروں کا پنجوں اور دانتوں سے حفاظت کرنا (۲) کامل حفاظت کرنا ۔

بدست و دندان نگاہ داشتن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ مرادف (بدست و دندان برچیزی چسپیدن) و بقول بحر مرادف (بدست و دندان نگاہ داری کردن) مؤلّف عرض کند کہ ما با وارستہ اتّفاق نداریم ۔ خیال خود را بر مصدر ما فوق الذکر ظاہر کردہ ایم و این مرادف ہمان است و بس ۔ (اردو) دیکھو ۔ بدست و دندان نگاہداری کردن ۔

بدستور | اصطلاح

بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی حسب معمول و موافق عادت است مؤلّف عرض کند کہ موحّدہ بمعنی معیّت است و دستور بمعنی طرز و روش و قاعدہ و قانون پس معنی لفظی این با قاعدہ و کنایہ از حسب معمول و موافق عادت بر سبیل مجاز چنانکہ ہا او بدستور

این کار رامی کند" (اردو) بدستور۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ حسب قاعدہ۔ حسب دستور معمولی طور پر۔ اصطلاح

بدسرشت | اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بدطینت
کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی سرشت بد دارندہ (اردو) بدسرشت
کہہ سکتے ہیں۔ بدطینت کا ذکر (بداغان) پر گزرا ہے۔

بدسغان | اصطلاح بقول جہانگیری مرادف
(بدسگان) و (بدشغان) و (بدشگان) نام گیاہیست کہ آنرا
گشت گرشت گویند۔ صاحبان برہان گوید کہ بروزن دلستان
نام گیاہی است برہم پیچیدہ مانند ریسمان تافتہ و آن از پنج
ساق بیشتر نمی شود و بعربی عشقہ و لبلاب خوانند و گویند کہ
طفلی در گہوارہ گریہ بسیار کند قدری ازان در زیر سر او گذارند
خاموش گردد و آرام گیرد و خوردن آن قطع شہوت کند و عربان آنرا
قاتل ابنہ گویند۔ صاحبان رشیدی و جامع
و ناصری ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج
فرماید کہ مبدل بدسگان است **مؤلف** عرض کند
کہ ما بحث این بر بداسقان کردہ ایم و بدسگان کہ
می آید اصل این است کہ این گیاہ سگان را
مخالف است و سگان ازو احتراز کنند و مضر و سم
خویش دانند ہمین است وجہ تسمیہ این کاف فارسی
بدل شدہ بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو)
دیکھو بدسگان۔

بدسگال | اصطلاح۔ بقول سروری بمعنی بدگوی
(حکیم فردوسی سہ) یکی شربت آب از پی بدسگال
بہ از عمر ہفتاد و ہشتاد سال ؎ و بقول برہان دشمن
و بدگوی و بدخواہ و بداندیش چہ سگال بمعنی فکر
و اندیشہ و گفتگوی باشد۔ صاحبان بحر و ناصری
و مؤید و ہفت واند ذکر این کردہ اند (سعدی شیراز
سہ) تو نیکو روش باش تا بدسگال ؎ بہ بدگفتن تو
نیابد مجال ؎ (آذری سہ) بدسگالت در دو گیتی
در سفر باد و سقر ؎ نیک خواہت در دو عالم در
ثنا و در عذاب ؎ صاحب ناصری فرماید کہ سگالش
و سگالیدن مصدر آنست **مؤلف** عرض کند
کہ سکندری می خورد سگال اسم مصدر سگالیدن

وسگالش حاصل بالمصدرش و بدسگال مقابل
خوش سگال پس سگالیدن مصدر سگال است
نہ بدسگال و (بدسگالیدن) کہ می آید البتہ مصدر
این است۔ محققین زباندان کاربہ نزاکت لفظ و
معنی نمی گیرند (اردو) بداندیش۔ دیکھو بداندیش

بدسگالیدن باکسی | استعمال۔ بہار بذکر این
از تعریف ساکت و نقل نگارش آصفی رشلہ
مؤلف عرض کند کہ بدخواہی کسی کردن (معنی
۵) خویشتن را ہم بدست خویشتن کشت ای
عجب ؎ آنکہ باتو بدسگالید وز تو باز ایستاد ؎
(اردو) بدخواہی کرنا۔

بدسگان | اصطلاح۔ ہماں بدستان است کہ
گذشت و بحث این بر بدآستان ہم مذکور (اردو)
عشق پیچاں دیکھو ارغج۔

بدسوار | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
(۱) مقابل شہسوار و (۲) اسپ سرکش و نارام
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بر زبان
ندارند طالب سند باشیم خصوصاً برای معنی دوم
(اردو) (۱) دیکھو بدران کے تیسرے معنے (۲)
دیکھو بدرام کے پانچویں معنے۔

بدسودا | اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و انند
مرادف بدمعاملہ (طہماسپ قلی وحید ۵) چو
زلفت دل ربود از صبر ہم قطع نظر کردم ؎ بہ بدسودا
چو کار افتاد مرد از سود بر خیزد ؎ (مخلص کاشی ۵)
ہر پری روی کہ باشد خوش ادا در سادگی ؎ چوں
بروں آورد خط البتہ بدسودا شود ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمعاملہ
دیکھو بدادا۔

بدسیرت | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بدخو و زشت خصلت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است۔ انوری بدسیرتی را استعمال کردہ است
کہ بزیادت یای مصدری است بمعنی بدخوئی (۵)
باللہ ار با من تواں بستن بہ مسمار قضا ؎ جنس این

بدسیرتی یا مثل آں بدگوہری ہے (اردو) دیکھو بدخو۔

بدشت استبرق اصطلاح۔ بقول ہفت کنایہ از بیابانہای سبزرستہ **مؤلف** عرض کند کہ ہماں صاحب شمس بہ سین مہملہ سوم نوشت و بجایش گذشت معنی لفظی ایں اطلسے کہ در دشت است۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازیں ساکت اند (اردو) دیکھو بدست استبرق۔

بدشغان اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و جامع و ہفت مرادف بداسقان کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل (بدسگان) کہ بجایش مذکور شد۔ سین مہملہ بدل شد بہ معجمہ چنانکہ کستی و کشتی و کاف فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشقان اصطلاح۔ بقول شمس بہ قاف چہارم مرادف بدسگاں **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی محققین فارسی زبان باو نیست تبدیل کاف فارسی با قاف آمدہ چنانکہ دہگان و دہقان پس ایں را مبدل بدسگاں دانیم (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشکل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدہیئت و بدوضع **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدہیئت بقول آصفیہ۔ بدشکل۔ بدصورت۔ بھونڈا۔ ڈراونی شکل کا۔ مہیب صورت۔

بدشگان اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع مرادف بدسگان **مؤلف** عرض کند کہ مبدل اوست کہ سین مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی و کشتی (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشگون اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضم شین معجمہ و کاف فارسی۔ بدیمن (حکیم رکنای کاشی رباعی) روزی کہ مرا زیں دہ ویرانہ برند؏ تابوت مرا غافل و دیوانہ برند؏ ایں نقل حکایتست کہ بیماراں را؏ زیں خانہ بدشگون تا آں خانہ برند؎ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدشگون کہہ سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے

بدشگونی کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدفالی۔ نحوست

بدطرز با حرز اصطلاح۔ بقول شمس (۱) نام شہری و (۲) نام پردۂ سرود **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم ازین بی خبر وما از تحقیق ہر دو معنی قاصریم۔ مجرد و بدطرز بمعنی حقیقی خود بمعنی بد آئین است وبس۔ ہیچ نکشود که این شہر کجا واقع است مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) ایک شہر کا نام (۲) ایک راگنی کا نام۔ اور بدطرز کا ترجمہ دیکھو بد اسلوب۔

بدطریق اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بد اعتقاد و گمراہ و بدراہ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدراہ اور گمراہ بقول آصفیہ بددین بدمذہب۔ بی راہ۔

بدطینت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر طای مہملہ بمعنی بدسرشت و بدمزاج **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدطینت

دیکھو بد آغاز۔ بدمزاج۔ دیکھو بدخیم۔

بدظن اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدگمان **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدظن بقول آصفیہ فارسی۔ بدگمان۔ شکی۔ متشکی۔

بدعا آمدن استعمال۔ بفتح اوّل وضم ثانی بقول انند شروع کردن در دعا **مؤلف** عرض کند که مقصودش از آغاز کردن دعا باشد وبس (حافظ شیراز ۵) بدعا آمده ام ہم بدعا دست برآر۔ که وفا با تو قرین باد وخدا یار ترا (اردو) دعا کا آغاز کرنا۔ دعا دینا۔

(الف) **بدعای گربہ باران نمی بارد** مثل۔ صاحبان
(ب) **بدعای گرگان باران نمی بارد** خزینۃ الامثال

فارسی ذکر (الف) وصاحب احسن ذکر (ب) کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان چون کشش باران بینند این مثل را زنند مقصودشان این است که ضعیفی که باران بحق او خطرناک است دعا کردہ باشد تا باران نبارد

مخفی مباد که گربه و گرگ دائماً از باران می ترسند و باران را نمی پسندند و خود را بحالت باران محفوظ دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بڑھیا کے ڈر سے ابر بھاگا" یعنی بڑھیا نے اپنی جھوپڑی بچانے کیلئے دعا کی ہوگی کہ خدا کرے پانی نہ برسے

بدعت بقول بہار بکسر اوّل وفتح سوم چیزی نو آوردن و چیز نو در دین پیدا کردن و چیز نو که در دین پیدا شود بدع جمع آن و فرماید که فارسیان بمعنی دوم بالفظ نہادن استعمال کنند مولف عرض کند که لغت عرب است صاحب منتخب ذکر معنی اوّل و دوم کرده فارسیان استعمال حاصل بالمصدر بمعنی عام بدون خصوصیت بادین ترکیب فارسی کنند که در ملحقات می آید (اردو) بدعت بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - اختراع - احداث - نیا دستور - رخنہ - خرابی - دین میں نئی بات یا نئی رسم نکالنی -

بدعت سرا اصطلاح - بہار ذکر این با تحتانی زائد در آخر کرده گوید که کنایه از دنیاست (انوری ع) دست انصاف تو بر بدعت سرای روزگار دست محمود است بر بتخانہای سومنات مولف عرض کند که جائی که دراں بدعت راه یابد آنرا بدعت سرا خوانند و در کلام انوری نظر بر اضافت آں بسوی روزگار دنیا مراد است و مجرد بدعت سرا بر سبیل کنایه دنیا را تواں گفت ولیکن سند انوری برای آں نباشد (اردو) بدعت سرا کہہ سکتے ہیں یعنی بدعت کی جگہ - دنیا - مؤنث -

بدعت نہادن مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ گوید که عمل تازه در شریعت کردن است و بجرأت همز بانش (وحشی ع) گرچہ توانی چاره ام سہل است از دردم مکش ز نو آں نہادن بدعتی عاشق بدر ماں کے رسد ز بہار - ذکر این بدعت ذکر این کرده از ظہوری سند آرد (ع) شام ہجراں تو این بدعت نہاد ز روز ہا زلف پیش دیجوری نداشت مولف عرض کند که ممنوع است که

محققین بالا چطور در زمان عاشق و دیگری روز
بدعت شرعی قرار دادہ اند و نمی دانیم کہ چرا بمعنی
عام نمی گیرند یعنی پیدا کردن عمل تازہ مطلقاً۔
(اردو) نئی بات پیدا کرنا۔

بدعلف اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ نگ
بفتح عین و لام بمعنی بدخوراک و کسی کہ غذای
لطیف و کثیف تمیز نکند **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است مخفی مباد کہ علف لغت
عرب است بقول منتخب بفتحتین خورش ستور و
جز آں و بالکسر بسیار خوار (الخ) پس در محاورہ
فارسی بدعلف چارپائی باشد بسیار خوار کہ بسیار خواری
عیب جانوران است حیف است کہ سند استعمال
پیش نہ شد تا تصفیہ اختلاف ما می کرد معاصرین عجم
با ما اتفاق دارند (اردو) بدخوراک کہہ سکتے ہیں اور
بلحاظ ہماری رائے کے وہ چارپایہ جس کی خوراک زیادہ ہو

بدعمل اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ نگ
بدکار و خطاکار و گنہگار **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدکار بقول آصفیہ۔ حرامکار
فاجر۔ فاسق۔ خراب۔ بدباز۔

بدعہد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ بہار بفتح
عین مہملہ دروغ گو۔ پیماں شکن۔ مقابل نیک عہد
یعنی آنکہ عہد خود وفا نکند **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است (انوری ؎) بدعہد مخوان
نگارا ؎ ہرچند کہ عہد من شکستی ؎ (اردو) بدعہد بقول
آصفیہ۔ بے وفا۔ وعدہ خلاف۔ اپنے قول سے پھرنے والا۔

بدعہدی اصطلاح۔ بقول بہار (بذیل بدعہد)
بدظنی و بدگمانی صاحب انند نقل نگارش نظامی
؎) دل خود زبدعہدی آزاد کن ؎ از این خوب
ترشاہ را یاد کن ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بہار غور
نکرد کہ این بمعنی پیماں شکنی و دروغ گوئی است
بزیادت یای مصدری بر (بدعہد) منید۔ انیم کہ
بدظنی و بدگمانی را از کجا پیدا کرد (اردو) بدعہدی
بقول کہہ سکتے ہیں۔ اسم مؤنث۔ پیماں شکنی۔ وعدہ کا
وفا نہ کرنا۔ وعدہ کے خلاف کرنا۔

بدفرجام | اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ عاقبت
بخیر نداشتہ باشد (والہ ہروی ؎) یارسول اللہ
ازارباب عصیانم ہیچکس ہا ہمچو آلہ نیست
بدفرجام و رسوا بر زمین ہا مؤلف عرض کند کہ
فرجام بقول برہان بروزن و معنی انجام است
(الخ) پس بدفرجام اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی کسی کہ انجام کارش بد باشد و از عاقبت
بخیر بین وجہ تخصیص عقبیٰ پیدا می شود و مقصود
ما از تعمیم است کہ دنیا ہم درو داخل باشد
(اردو) بدانجام کہہ سکتے ہیں یعنے وہ شخص
جس کا انجام بخیر نہو۔

بدفوز | اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف
(بدپوز) کہ گذشت (مولوی معنوی ؎)
دایہ کو طفل بدآموز را ہا تا بہ نعمت خوش
کند بدفوز را ہا مؤلف عرض کند کہ مبدل
بتپوز است کہ گذشت و صراحت ماخذش
ہمدر انجا کردہ ایم تاے فوقانی بدل شد بدال
مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت و باے فارسی بدل شد بفا
چنانکہ سپید و سفید صاحبان برہان و رشیدی و جامع
و سراج ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بت پوز۔

بدق | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین لغت فارسی است و مرادف بیذق کہ بہ تحتانی
دوم و ذال معجمہ بمعنی پیادۂ شطرنج است بہار بر بیذق فرماید کہ لغت عرب است و ظاہرا
معرب پیادہ ہا و ہمین است خیال صاحب منتخب ہم ہا مؤلف عرض کند کہ بیذق معرب
پیدل می نماید و پیدل بقول آصفیہ ہندی و بقول ساطع سنسکرت عجمی نیست کہ فارسیان
از سنسکرت پیدل را پیادہ کردہ باشند و عربان تعریب پیدل۔ بہ تبدیل باے فارسی بعربی
و دال مہملہ بمعجمہ و تبدیل لام بہ قاف آبائی حال بحث مزید درین تعریب از موضوع ما خارج
درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال بدق بدین معنی پیش شود توانیم عرض کرد کہ

مخفف و مبدل بیذق است کہ ذال معجمہ بدال مہملہ بدل شد چنانکہ استاذ و استاد و تحتانی دوم حذف طالب سند استعمال می باشیم مجرد قول صاحب انند کافی نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند و پیادہ رابجاے این استعمال کنند (اردو) بیدل۔ بقول آصفیہ شطرنج کا وہ ادنی درجہ کا مہرہ جو ہمیشہ سیدھا چلتا اور آڑا مارتا ہے۔ مذکر۔

بدقّت بقول بول چال کہ ماخذش محاورۂ معاصرین عجم است بمعنی (بخوبی) مؤلف عرض کند کہ موحدہ را کہ افادۂ معنی معیت سید بر لفظ دقت زیادہ کردہ اند و دقّت لغت عرب است بقول منتخب بالکسر و تشدید قاف باریکی (الخ) پس معاصرین عجم این را بمعنی (بہ مشکل و بہ باریکی) استعمال می کنند و (بخوبی) ہم بر سبیل مجاز توان گرفت ولیکن فرق نازک دارد و تائید خیال ما بر مصدر آیندہ می شود و تائید صاحب بول چال از مصدر (بدقت گردش کردن) کہ می آید (اردو) غور سے۔ اچھی طرح سے۔ بخوبی اور بلحاظ ہمارے معنوں کے دقت سے۔ بدقّت اور بغور بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدقّت دیدن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار دیدن بغور و این موافق قیاس ماست کہ بر (بدقت) ظاہر کردہ ایم (اردو) غور سے دیکھنا۔

بدقّت کاشتن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کاشتن بدشواری مؤلف عرض کند کہ تصدیق خیال ما می شود کہ بر (بدقت) ظاہر کردہ ایم (اردو) دقت اور دشواری سے بونا۔

بدقّت گردش کردن استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بخوبی سیر کردن مؤلف عرض کند کہ

این مصدر مرکب سند معنی بیان کردہ صاحب
بول چال است کہ بہ (بدقت) گذشت اردو
اچھی طرح سے سیر کرنا۔

بدقدم | اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر شوم قدم
(شفیع اثر ے) بدقدم مانند طاؤس است
در کیشم ہما٭ بسکہ دیدم دولت ایام را بے
اعتبار٭ بہار گوید کہ یعنی آنکہ بقدم او مین
نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است کسے کہ شگون پیندان آمدنش را
نیک نداند (اردو) بدقدم کہہ سکتے ہیں
جس کے آنے کو شگون لینے والے برا سمجھیں
نیک قدم کا نقیض جیسے کہتے ہیں " فلان
شخص بڑا بدقدم ہے وہ جب میرے گھر آیا
تو میرے گھر میں ڈاکہ پڑا یا موت واقع ہوئی"

بدقمار | اصطلاح۔ بقول بہار بکسر قاف آنکہ
بنا راستی بازد (ملا اوجی نطیری ے) زدست
طالع بدمی رویم شہر بشہر٭ چو بدقمار کہ تغییر
می دہد جا را٭ (قاسم مشہدی ے) بطرف
نرد محبت خدا بساز د قاسم٭ کہ کار ما بہ
حریفان بدقمار نیفتد٭ مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدقمار
کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو قمار بازی یعنے
جوا کھیلنے میں بدمعاملگی کرے اور قواعد
کا پابند نہ ہے۔

بدک | بقول جہانگیری بمعنی بدبک است
کہ گذشت و بقول برہان و رشیدی بضم
اول و فتح دوم ہم و بقول جامع [illegible] (بدبدک)
خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی
گوید کہ مثال این یافتہ نشود مؤلف
عرض کند کہ قول صاحب جامع کہ از محققین
اہل زبان است سند است۔ پس (اردو)
دیکھو بدبدک۔

بدکار | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ [illegible] بدکار و فاجر [illegible] عرض کند

اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حرامکار۔ فاسق و فاجر

بدکان فال نہادن مصدر اصطلاحی
بقول خان آرزو در چراغ جنس را جدا
جدا بدکان چیدن تا ہر کہ خریدار باشد
دیدہ زود خرید نماید و این در کساد و
ارزانی جنس باشد (اشرف ے) شعر
این زمان اگر ہمہ دیوان حافظ است ؎ کز
بے رواجیش بدکان فال می نہند ؎ صاحب
منتخب گوید کہ فال بسکون ہمزہ شگون نیک
و گاہے در شگون بد نیز مستعمل مؤلف عرض
کند کہ فارسیان فال را بالفتح مطلق بمعنی شگون
استعمال کنند و معنی این ہمین قدر کہ متاع
دکان بہ قرینہ و انتظام قائم کردہ قسمت آزمائی
کردن است در فروش شاعر گوید کہ بی رواجی
شعر درین زمان (اگرچہ آن مثل کلام حافظ
خوب باشد) بدرجہ الیست کہ خریدارش
پیدا نمی شود۔ یعنی قدر کلام مفقود است پس
خیال قدر سخن کردن بمشابہ آرایش دکان
است کہ بامید خریداری می کنند (اردو)
دوکان کو سامان سے آراستہ کرنا۔ ہر چیز قرینہ
سے رکھنا تاکہ خریدارون کی توجہ مائل ہو۔

بدکردار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بدعمل
صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بدکار
و فاسق و بدآئین مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ دیکھو
بدکار۔ بداطوار۔ دیکھو بدآئین۔ بدمعاش
دیکھو بدزندگانی۔ بدکرداربھی کہہ سکتے ہین

بدکرداری را بدانجامی مثل۔ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدروشان
زنند کہ انجام بدروشی بداست و چون
بدکردارے را مبتلائے مصیبتی بینند استعمال
این می کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین

"بدمعاشی کا نتیجہ برا" "بدمعاشی کا منہ کالا"
جب کسی بدمعاش کو کسی مصیبت مین پہنسا
ہوا پاتے ہین تو اس کہاوت کا استعمال کرتے ہین

بدکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی است یعنی ارتکاب فعل بد (نظامی
گنجوی ے) تو نیکی کنی من نہ بد کردہ ام ﴿ کہ
بد را حوالت بخود کردہ ام ﴿ (ظہوری ے)
آن را کہ قبول عشق رد کرد ﴿ ہر کار کہ نیک
کرد بد کرد ﴿ (انوری ے) نگفتمت کہ مکن
بد بجاے وصلت من ﴿ کہ ہر کسی کہ کند بد
بدی کشد کیفر ﴿ (اردو) برا کرنا۔ دکن
مین ستعمل ہے (اچھا نکرنا) صاحب آصفیہ
نے اسکو ترک کیا ہے جیسے "اسنے اگر ایسا کیا تو
برا کیا۔ اچھا نہ کیا"

بدگمان (۴۶۵) اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی است
مقابل تیر اندازے کہ نشانہ خوب زند (نظامی
ے) چو برجبیں در جنگ ہر بدگمان ﴿ کمان
دارم و برندارم کمان ﴿ بہار ہمین شعر را
بسند (بدگمان۔ بہ کاف فارسی) آوردہ قائل
(اردو) وہ شخص جس کا نشانہ اچھا نہو۔

بدکند اصطلاح۔ بقول جہانگیری و سروری
و برہان و جامع و ناصری با اوّل مفتوح
و ثانی زدہ و کاف مفتوح رشوت باشد
(شمس فخری ے) تا بہ بیند یک نظر دیدار
شان ﴿ روح قدسی جان بہ بدکند آورید
خان آرزو در سراج این را بکاف فارسی
آوردہ فرماید کہ جوہر این لفظ دلالت بر
زبونی این عمل شنیع دارد مؤلف عرض کند
کہ ہمین معنی بر معنی سیزدہم بارہ ہم گذشت
و بارہ بہای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید
ماخذ بیان کردۂ خان آرزو من وجہ درست
باشد و لیکن اکثر محققین فارسی زبان این
را بکاف عربی آوردہ اند درین صورت

کند را بمعنی شکرگیریم که می آید و معنی لفظی این قندی که بد است یعنی اگرچه رشوت شیرین می نماید ولیکن مآل آن بد باشد و این ماخذ بهتر از خیال خان آرزو (اردو) دیکھو پارہ کے تیرہوین معنے ۔

(الف) **بدکنش** اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان
(ب) **بدکنشت** و بحر و بہار بضم کاف و کسر نون ہر دو بمعنی بدکردار و بدفعل (مخلص کاشی الف ۵) بدکنش را ز بخش روشندلان بہرہ نیست ٭ زشت رومی بیند از آئینہ عکس مدعا ٭ (سیر معزی الف ۵) از فر دولت تو باطراف مملکت ٭ شد خانمان بدکنشان جملہ تار و مار ٭ مؤلف عرض کند که (الف) مخفف (ب) باشد که صاحب برہان کنش مخفف کنشت گفته و حذف فوقانی ہم آمدہ چنانکہ راست و راس ۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدکردار ۔

بدکیش اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر کاف تازی و سکون تحتانی بدمذہب و ناپارسا و بدین سند این از فردوسی بر بددین گذشت مؤلف عرض کند که کیش و بدکیش لغت ژند و پاژند است صاحب سفرنگ بحوالۂ (شصت و سومی فقرۂ نامۂ سوم شت شاسے کلیو) استعمال این پیش کردہ (وہو ہذا) راست پوش یا بدکیش گردد " و فرماید که بدکیش باطل مذہب است بالجملہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدعقیدہ ۔ بدمذہب کہہ سکتے ہین ۔

(الف) **بدگرد**
(ب) **بدگردش**
(ج) **بدگردی**
(د) **بدگردیدن**
اصطلاح ۔ (الف) بقول بہار آنکه گردیدن او خوب نباشد (ابوطالب کلیم ۵) ما که پیش از مرگ آسایش تمنا می کنیم ٭ شکوہ از بدگردی افلاک بیجا می کنیم ٭ صاحبان آصفی و انند نقل نگارش مؤلف

عرض کند کہ سند بہار بکار او نمی خورد و برای (ج) باشد نہ (الف) بالجملہ (الف) اسم فاعل ترکیبی باشد قیاساً۔ طالب سند استعمال باشیم۔ و (ب) (۱) حاصل بالمصدر، (د) و (۲) اسم فاعل ترکیبی ہم بمعنی چرخی کہ گردش او خوش نیست و (ج) مرادف (ب) بمعنی اوّلش و (د) مصدر مرکّب بمقابل خوش گردیدن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اردو) (الف) وہ چرخ جسکی گردش اچھی نہو (ب) (۱) بُری گردش (۲) اسم فاعل ترکیبی۔ بُری طرح پھرنے والا چرخ (ج) دیکھو (ب) کے پہلے معنے (د) بُری گردش کرنا۔ بُرا ہونا۔

(الف) **بدگفت** اصطلاح۔ الف بقول

(ب) **بدگفتن** بحر (۱) زشت گفتار و بقول بہار (۲) گفتار زشت (میر خسرو ؒ) از بد بدگفت نرنجد حکیم ✿ ہیچ جو سخت آیت زصر صریجیم ✿ (نظامی ؒ) زبد گوے بدگفت پنہان کنم ✿ بگفتار نیکش پشیمان کنم ✿ و (۳) ماضی مطلق (ب) و (ب) مصدر مرکّب بمقابل خوش گفتن۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ (الف) بمعنی اوّلش اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوّمش مرکّب توصیفی و بمعنی سوم مشتق از (ب) و (ب) مصدر مرکّب (۱) بمعنی کسی را بہ بدی یاد کردن و (۲) عکس خوش گفتن کہ بدی گفتار مراد است (حافظ ؒ) بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ✿ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا (ظہوری ؒ) تا بدنگفت شیخم خود را نکو نگفتم ✿ بگذار تا برندان بد اعتقاد باشد ✿ (اردو) (الف) (۱) بدگفتار یعنی وہ شخص جسکی گفتگو بُری ہو۔ خوش گفتار کا مقابل (۲) بدگوئی بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدی۔ غیبت۔ برائی۔ عیب گوئی۔ جھوٹ۔

چغل (۳) بُرا کہا۔ ماضی مطلق (ب) بُرا کہنا۔

بدگل اصطلاح۔ بقول رہنما و بول چال بہ حوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بکسر کاف فارسی بمعنی بدصورت و بدشکل مؤلف عرض کند کہ گل بکسر اول بقول برہان خاک بآب آمیختہ را گویند پس معنی لفظی این بدسرشت باشد معاصرین عجم بمجاز این را بمعنی بدصورت و بدشکل استعمال کردہ اند۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بدصورت۔ بقول آصفیہ۔ بدشکل بھونڈی صورت کا۔ بے ڈول۔

بدگمان اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضم کاف فارسی آنکہ گمان بد داشتہ باشد و نقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود آنکہ در راستی سخنی یا در راستی کاری دلش استوار نباشد (صائب ؎) جائی نمی روی کہ دل بدگمان من ٭ تا بازگشتن تو بصد جانمی رود ٭ (انوری ؎) دل درغم انتظار خون شد ٭ بیچارہ ہنوز بدگمان است ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدگمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی ظنی۔ شکی۔ بُرا گمان رکھنے والا۔

بدگمانی اصطلاح۔ حاصل بالمصدر بدگمان بودن بمعنی بدظنی کہ یاے مصدری بر بدگمان زیادہ کردہ اند (ظہوری ؎) دگر خوش بدگمانی چیست باعث ٭ سراسر امتحانی چیست باعث ٭ (اردو) بدگمانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدظنی۔ خیال فاسد۔ بیجا شبہہ۔

بدگند اصطلاح۔ بقول انند بروزن فرزند بمعنی رشوت مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج صراحتی کہ نسبت ماخذ کردہ نظر بران محقق بنگلوری این را بکاف فارسی قائم کردہ و سندی کہ از شمس فخری بمدرالخا گذشت نقل آن باضافہ مرکز کاف درینجا

(۲۸۶۴)

ہم فرمودہ و سے بر شعار محققین ہند نثرا و (ارد) دیکھو بد کند۔

بدگو اصطلاح۔ بقول اند (۱) کسی گفتار زشت دارو سند این از نظامی بر (بدگفت) مذکور موءلف عرض کند کہ (۲) کسی کہ غیبت مردم کند و بدگوئی نماید (انوری ۔) ؎ ہمچون عیش بدخواہان ملک ٭ تیرہ ہمچون رای بدگویان وزیر ٭ (ظہوری ۔) ؎ شکر کز بہر ظہوری ہست خوب ٭ ہر چہ بر گوش تو بدگومی زند ٭ (اردو) (۱) دیکھو بدگفت (۲) بدگوئی کرنے والا غیبت کرنے والا۔

بدگونیا اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح و سکون دال و کاف فارسی بواو رسیدہ و نون مکسور و یای تحتانی بالف کشیدہ کنایہ از خانۂ دیوار کج و ناراست (وحید ۔) ز راستی است کہ بدگونیات خانۂ عمر ٭ بہ بین کمان کہ ز کج خانہ راست تیر انداخت ٭ صاحب بحر گوید کہ باصطلاح معماران کنایہ از خانۂ دیوار کج و ناراست و خانۂ کہ صحنش کج باشد کہ آنرا شوم دانند بہار گوید کہ خانۂ دیوار کج و ناراست موءلف عرض کند کہ گونیا بکاف فارسی بقول برہان مثلث القاویہ را گویند کہ کجی و راستی عمارت را ازان یابند (الخ) و ہمین را در ہند گنیا بدون واو بکاف فارسی مضموم خوانند پس معنی این ترکیب بلفظ بد ظاہر و کنایہ از مکانی کہ صحن او کج باشد یا عمارتش ناراست در عرض و طول۔ آنچہ محققین بالا دیوار کج نوشتہ اند غور نکردہ اند و مقصود شان غیر ازین نیست کہ طوالت دیوار کجی دارد کہ نتیجۂ آن ناراستی زمین مکان است طرز بیان شان بغلط انداز د فتامل (اردو) وہ مکان جس کا صحن یا مکانیت سیدھی نہو یعنے دونوں

جانب کا عرض یا طول مساوی نہو جو گنیا سے نہ ملے یعنے جب زاویہ مین گنیا قائم کرین تو معلوم ہو جاے کہ عرض و طول مین راستی نہین ہے جیسے ایک دالان ہے جس کا طول ایک جانب دس گز ہے اور دوسری جانب سات گز تو ظاہر ہے کہ اسکے عرض کی دیوارین اپنے طول مین ٹیڑہی ہونگی اور گنیا سے نہ ملین گی۔

بدگوہر اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار و جامع کنایہ از بدذات و بداصل باشد چہ گوہر بمعنی اصل و نژاد ہم آمدہ (صائب ؎) ہمہ دانند کہ مظلوم کہ و ظالم کیست ؛ مس بدگوہر اگر ناز باکسیر کند ؛ (انوری ؎) عاجزی بود کرد با تو پناہ ؛ از بد روزگار بدگوہر ؛ (اردو) دیکھو بداصل۔

بدگوہری اصطلاح یعنی بدذاتی و بداصلی است کہ یای مصدری بر (بدگوہر) زیادہ کردہ اند و بس (انوری ؎) یا للہ ازبامن توان بستن بمسمار قضا ؛ جنس این بدسیرتی یا مثل آن بدگوہری ؛ (اردو) بدذاتی۔ بدطینتی۔ خباثت۔ مؤنث۔

بدگوے اصطلاح۔ بقول بہار و انند کسی کہ گفتار زشت دارد مؤلف عرض کند کہ ہمان (بدگو) کہ گذشت تحتانی آخرہ۔ زائد است و بس و سند این ہم ہمانجا مذکور (اردو) دیکھو بدگو۔

بدگہر اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی در ملحقات کنایہ از کم اصل و بقول برہان مخفف (بدگوہر) کہ گذشت خان آرزو در سراج اعتراض کند بر رشیدی کہ چرا کم اصل نوشت و چرا در استعارات قائم کرد چہ گوہر بمعنی سرشت و اصل است پس بدگہر بمعنی بدسرشت خواہد بود حقیقۃً۔ مؤلف با خان آرزو اتفاق دارد شیخ

شیراز(ے) کنون دشمن بدگہر دست یافت ؎ بہر دمردی وجہدم بتافت ؎ (صائب ے) باہیچ بدگہر نشود چرخ سینہ صاف ؎ خون است شیر کودک پستان گزیدہ را ؎ (اردو) دیکھو بدگوہر۔ بدگہر باکسی وفا نکند مثل۔ صاحبان مخزنیہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بہ مذمت بدگوہران زنند دیگر ہیچ کہ بی وفائی بداصلان متحقق است (اردو) کن مین کہتے ہین "بداصل بدوفا" رذیلون سے رزالت شریفون سے شرافت "

بدل بقول وارستہ بفتحتین (۱) معروف و (۲) باصطلاح کشتی گیران فنی کہ دفع فن حریف بدان کنند چہ ہر فن کشتی بدل وارد (میر نجات ے) دارد آن پیر جہان دیدہ ہرفن ما ہر ؎ ہر فنی را بدلی ہیچو فلک در خاطر ؎ و فرماید کہ لیکن بدل بدین معنی خصوصیت باکشتی ندارد و دفع کردن حملۂ خصم است عموماً (ظہوری ے) ز دم بر تیغ تا او تیغ می کند ؎ بنازم دست پیشین را بدل نیست ؎ نیز فرماید کہ بضمتین (۳) جمعی است سر و پا برہنہ نامقید کہ آنرا در ہند بودلہ گویند و زن فاحشۂ کوچہ گرد را بودلی (فوقی ے) ہمہ رغبت تاب لیک دنی ؎ ہمہ فطرت مآب لیک بدل ؎ بہار نسبت معنی اول صراحت فرماید کہ عوض چیزی و بذکر معنی دوم گوید کہ در عرف ہند آن را توڑ گویند مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول لغت عربیست کذا فی المنتخب و بمعنی دوم مجاز معنی اول است کہ اصطلاح خاص کشتی گیران شد۔ و بدین معنی اصطلاحی مفرس باشد و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ بقول ساطع (بودلی) لغت ہندیست بمعنی زن آزاد کہ بافقرامی بانوا اوقات خویش

بسر می برد و لباس مردان بپوشد پس ہندیان فقیر آزاد را بدلہ گفتند و فارسیان بحذف واو و ہای ہوز آخر بدل بضمتین بہمان معنی استعمال کردند کہ مفرس است و جادارد کہ از بدل عربی کہ بمعنی مرد شریف و کریم است این فرقہ را نام کردہ باشند و جادارد کہ بحذف تحتانی مخفف بدیل باشد کہ بلغت عرب طائفہ ایست از اولیاء اللہ کہ جمع آن بُدلا است و تکمیل این بحث بر بدلا می آید بالجملہ تصرف در اعراب نتیجۂ لب و لہجۂ فارسیانست بر سبیل تفریس (اردو) (۱) بَدَل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر عوض۔ بدلہ۔ معاوضہ۔ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لینا (۲) توڑ۔ بقول آصفیہ مذکر۔ پیچ داؤ کا اُلٹ۔ بدل (۳) فقیرون کا ایک گروہ جو سر برہنہ اور ننگے پاؤن رہتے ہین۔

بدل آوردن استعمال۔ معاوضہ پیدا کردن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (عرفی ؎) پر غرور یست کہ تا من در مدحت نزدم ؛ این گمان داشت کہ دورانش نیاوردہ بدل ؛۔ (انوری ؎) دہر نتواندت آورد نظیر ؛ چرخ نتواندت آورد بدل ؛ (اردو) بدل لانا۔ معاوضہ پیدا کرنا قائم مقام پیدا کرنا

بدلا ارستہ بدیل بمعنی سوم لفظ بدل گوید کہ بدلا نیز (حاذق گیلانی ؎) بدو راین جہل آنچنان غم آگینیم ؛ کہ بعصر این بُدلا با الم چنان یکسان ؛ کہ گر سخن بطرازم درین شعبدہ وام ؛ بجای شعر تراود غم از بن شریان ؛ صاحب انند این را لغت عرب گوید و فرماید کہ جمع بدیل و آن طائفہ ایست از اولیاء اللہ و ایشان در ہمہ عالم ہفت تن

می باشند وغیر از ابدال اند چہ ابدال در ہمہ
عالم ہفتاد شخص اند وبحوالہ کشف گوید کہ
ابدال بمعنی از عباد مخلص وصالح حضرت
حق باشند ودر اصطلاح این ہفت مردان
اند کہ چون مسافرت کنند یکی از ایشان از
موضع ترک جسد کنند بصورتی کہ داشت
بحیثیتی کہ ہیچکس نداند کہ وی غائب شدہ است
مؤلف عرض کند کہ تسامح وارستہ ہست
کہ بدیل بدّل ذکر این کرد واین را لغت فارسی
خیال فرمود۔ گیلانی در کلام خود کہ بالاگذشت
ہمین لغت عرب را استعمال کردہ است
کہ جمع بدیل است وعجبی نیست کہ فارسیان
بدّل را کہ بمعنی سومش گذشت از ہمین لغت
بدیل مفرّس کردہ باشند کہ جمع آن بدلا است
(اردو) خدا شناس فقیرون اور اولیاءالله
کے ایک گروہ کا نام عربی مین بدیل ہے اور
اسکی جمع بدلا۔

بدل بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی حقیقی است یعنی عوض کسی بودن (قاضی
گونابادی ۵) از پیش کوہم در کینہ را ؛
کہ نبود بدل دست پیشینہ را ؛ (اردو)
بدل ہونا۔ عوض ہونا۔

بدل چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ خان
آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ جا گرفتن
در خاطر (اشرف در تعریف سرما ۵)
از عناصر آنچہ در خاطر بودنار است بس
؛ غیر یک یار نمی چسپد بدل زین چار یار
؛ صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند
(صائب ۵) گرچہ لب ہای شکر گفتار می چسپد
بدل ؛ دل زمن چشم سخنگو می رباید بیشتر
؛ مؤلف عرض کند کہ مقصود محققین بالا
غیر از مقبول دل وپسند دل شدن نباشد
(اردو) دل مین جگہ کرنا۔ بقول آصفیہ

دل مین گھر کرنا۔ دل مین بیٹھنا خصوصیت پیدا کرنا۔ دل مین بسنا۔ آپ ہی نے (دل مین چُبھنا) پر فرمایا ہے۔ دل مین کُھبنا۔ دل پر اثر کرنا۔ نہایت پسندیدہ اور خوشنما ہونا۔

بدل چیدن مصدر اصطلاحی گرفتن بجا[؟] سند این از ظہوری بر (بدل شدن) می آید (اردو) دل مین لینا۔ دل مین جگہ دینا۔

بدل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم (۱) بمعنی عوض داشتن است متعلق بمعنی اوّل و دوم بدل کہ گذشت و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم مرادف بجا طرداشتن کہ گذشت (عرفی ؒ) سال مولودش از ان شاخ گل بی بدل است ٭ کہ ندارد بدلی در چمن دولت و رای ٭ سندی از بہر بجا[؟] برمعنی دوم بدل گذشت (اردو) (۱) بدل رکھنا۔ عوض رکھنا۔ توڑ رکھنا۔ (۲) دل مین رکھنا۔ دیکھو بجا طرداشتن۔

بدل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بفتح اوّل و دوم تبدیل کردن چنانکہ تبدیل لباس کردن و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم بہ صدق دل موافقت کردن (سالک قزوینی ؒ) ہزار بار اگر جامہ را بدل سازد ٭ نمی خورد ز تلبیس روزگار فریب ٭ (خاقانی ع) بدل سازم بزنّار و بہ بُرنس ٭ (لا ادری ع) من بدل با تو بسازم تو نسازی با من ٭ (اردو) (۱) بدلنا۔ بقول آصفیہ۔ تبادلہ کرنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے لباس بدلنا بھی اسی مصدر سے ہے (۲) دل سے موافقت کرنا۔

بدل شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم معاوضہ شدن و تبدیل

یافتن (صائب ؎) ستم مکن به ضعیفان که شد تبسم برق ٭ بدل بنالهٔ جان سوز در نیستانها ٭ (ابوشکور بلخی ؎) آب انگور وآب نیلوپل ٭ شد مرا از عبیر ومشک بدل ٭ (ظهوری ؎) بآسایش بدل شد رنج وشمت ٭ بدل مهرش بجای کینه چیدیم ٭ (اردو) بدلا جانا۔ تبدیل پانا۔ بدل ہونا۔

بدل غلط اصطلاح۔ بہار گوید که در کلام فصحای فارسی زبان اکثر واقع شود وتبدار آن بلفظ (غلط) کنند چنانچه درین بیت عرفی (؎) گل اندیشه من سحر۔ غلط معجز رنگ ٭ بلبل نطق من الهام غلط وحی سرای ٭ و فرماید که بلفظ (معجز رنگ) ولفظ (وحی سرای) بدل غلط از (سحر والهام) باشد وبعبارت (نی غلط گفتم ونی نی) و (لابل) نیز بدل غلط کنند چنانچه درین بیت عرفی (؎) نی نی غلط این نغمه بموقع نسرودم ٭ این نغمه نشیداست دگر صوت ونغم را (وله ؎) کام جان را تازه کردی ای غم لذت شعار ٭ نی غلط گفتم چه غم ای من وای سلوای من ٭ (میر معزی ؎) از خواب سخن مگوی با من ٭ می باید چه جای خواب است ٭ زان می که برنگ وبوی گوئی ٭ چون سرخ گلست وچون گلابست ٭ لا بلکه زنور تابش خویش ٭ یک جزو زماه وآفتابست ٭ صاحب آنند نقل نگارش مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است یعنی چیزی که بعوض چیزی آرند ودرمیان هردو لفظ (غلط) یا (غلط کردم یا کلمهٔ (لا) یا (نی نی) یا (نه چنانست) نوشته می شود چنانکه در شعر اوّل عرفی گل اندیشه خود را سحر نام نهاد وگفت که غلط است بلکه معجزه رنگ است وهمچنین بلبل نطق را الهام گفت وگفت که غلط است یعنی الهام نیست بلکه وحی سرا است وهمچنین

شاعری گوید (ﮯ) گلاب و مشک و بادام
و نبات است ؂ غلط کردم تمام آب حیات
است ؂ مقصود انیست کہ چیزی را بہ چیزی
تشبیہہ دادن و باز از و انکار کردہ تشبیہہ
بلند تر از ان آوردن را بدل غلط گویند
زیرا کہ اوّل را غلط گفتہ رجوع شوند تشبیہہ
ثانی پس ہمین است (بدل غلط) (اردو)
بدل غلط مرکب اضافی۔ فارسیون نے
اُس تشبیہہ کو کہا ہے جو تشبیہہ اوّل سے
بہتر ہو جس کا بیان لفظ (غلط کہا) یا (نہین
نہین) یا (بلکہ) کے ساتھ ہوتا ہے جیسے "
میرا یار تارا ہے نہین نہین بلکہ چاند ہے "
" میرے معشوق کا درجہ آسمان۔ غلط کہا
عرش کے برابر ہے " " میرے ممدوح کا
رتبہ فلک بلکہ عرش کے برابر ہے "

بدل کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ معاوضہ کردن و تبدیل ساختن
باشد (فغانی شیرازی ﮯ) بہ نعیم ہر دو
عالم نکند بدل فغانی ؂ نظری بہ نازنینی
زرہ نیاز کردن ؂ (انوری ﮯ) ای کردہ
در عشق تو اشکم بخون بدل ؂ وی ایزدم
سرشتہ ز عشق تو در ازل ؂ (اردو)
معاوضہ کرنا۔ بدلنا۔

بدلگام اصطلاح۔ بقول سروری در
ملحقات (۱) معروف (۲) کنایہ از سبک
سر با طاعت فرو نیارد (شیخ سعدی در
ہزل ﮯ) نازک اندام ناخوشی می کرد
؂ بدلگامی و سرکشی می کرد ؂ خوابیندش
ز لطف بر زانو ؂ قضی الامر کیف ما کانوا
؂ صاحب برہان صراحت معنی اوّل کند
کہ اسپ بدلجام باشد یعنی ہیچ دہنہ را
قبول نکند و نسبت معنی دوم گوید کہ کنایہ
از مخالفت کنندہ صاحب رشیدی فرماید

توسن و سرکش صاحبان بحر و ناصری ذکر
این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید
کہ اسپی را گویند کہ ہیچ دسنہ را قبول نکند
و ازین جہت بر مطلق سرکش خواہ انسان
باشد خواہ اسپ و استر و غیرہ اطلاق
کنند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است و بمعنی اول برای اسپی استعمال کنند
کہ در اطاعت نباشد و لجام را می کشد و
غالب باشد بر ان و پروای آن نکند
و بمعنی دوم بر سبیل مجاز برای غیر اسپ
ہم یعنی انسانی کہ نا سخن شنو است و زبان
دراز و سرکش (اردو) منہ زور (۱)
بقول آصفیہ سرکش گھوڑا وہ گھوڑا جو
لگام کو نہ مانے۔ روکے نہ رکے۔ انصبا
ع) سخت منہ زور ہے اے شوخ ترا
توسن ناز ٭ اس پہ کوڑا اترے کاکل کا
بجا لگتا ہے ٭ (۲) منہ پھٹ۔ بدلگام۔
دریدہ دہن۔ بدزبان۔ جیسے ؎ وہ بڑی
منہ زور عورت اسکے منہ کون لگے (۳) سرکش
بقول آصفیہ فارسی۔ باغی۔ نافرمان متمرد

بدل گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ مرادف بدل شدن است کہ گذشت
(سنائی غزنوی ع) پندی دہمت اگر پذیری
از من ٭ ناسور ترا بدل نگردد شیون ٭
(ظہوری ع) شکوہ ہای گردش گردون
بدل گردد بشکر ٭ طول روز وصل اگر عمر
شب ہجران شود ٭ (اردو) دیکھو بدل شدن

بدل گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
و بحر و انند بکسر دال مہملہ (۱) یاد داشتن
(حسن بیگ عجزی ع) فلک بعمر خود از ہر کہ
یافت آزاری ٭ بدل گرفت و بعہد تو انتقام
کشید ٭ مؤلف عرض کند کہ (۲) نا راضی
بودن بدل و کینہ در دل داشتن است

مطلقاً یا دو داشتن نباشد و (۳) بفتح اوّل
و دوم معاوضہ گرفتن (ملّا جامی ؎) بر ہر چہ
بود توان گرفتن بدلی ٭ تو بی بدلی ترا بدل
نتوان یافت ٭ (اردو) (۱) یاد رکھنا۔
(۲) دل میں رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ کینہ توز
ہونا۔ کپٹ رکھنا۔ برائی کی گرہ باندھنا۔
(۳) معاوضہ قبول کرنا۔

(۵۰۱) **بدل گزیدن** استعمال۔ بفتح اوّل و دوم
و بضم کاف فارسی انتخاب معاوضہ کردن
و بدل قبول کردن (انوری ؎) ای بی بدل
چو جہان بدلی نیست بر تو ام ٭ بر بی بدل چگونہ
گزیند کسی بدل ٭ (اردو) بدل قبول کرنا
۔ بدل پسند کرنا۔ بدل قرار دینا۔

بدل گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بفتح اول و دوم بمعنی بدل شدن است
کہ گذشت (خسرو ؎) پر تو او تافت بروی
زحل ٭ گشت سعادت بہ نحوست بدل ٭
(اردو) دیکھو بدل شدن۔

بدل ما یتحلّل اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث
عوض چیزی کہ تحلیل می شود از بدن مؤلف
عرض کند کہ باضافت لام اوّل و تشدید لام
دوم و سکون لام سوم مرکّب عربی زبان
است کہ فارسیان بترکیب خود استعمال کردہ
اند (اردو) بدل ما یتحلّل کہہ سکتے ہیں یعنی
اُس چیز کا عوض جو تحلیل ہو چکی ہے۔ مذکر۔

(۵۰۲) **بدل مہمل** اصطلاح۔ مرکّب توصیفی است
و کنایہ از لفظی کہ بی معنی و ہم وزن لفظی باشد
و استعمال آن در محاورہ می آید و ہیچ اثر
بر معنی نکند چنانکہ تال مال و تار مار و غیر ذلک
و ہمین را تابع مہمل) ہم گویند ما این اصطلاح
از زبان معاصرین عجم شنیدہ ایم و معنی لفظی
این عوضی کہ مہمل است یعنی لفظی کہ مرکّب است
از دو لفظ یکی اصلی کہ معنی دارد و دیگری بدلش

کہ مہمل است۔ بخیال ما (تابع مہمل) بلحاظ معنیش
بہتر از (بدل مہمل) است ما این را بر اعتبار
(مؤید الشعرا) قائم کردہ ایم کہ از معاصرین عجم
بود خدایش بیامرزد او می گفت کہ (تابع مہمل)
اصطلاح عرب است فارسیان ہمین را (بدل
مہمل) می گویند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو)
تابع مہمل۔ اس لفظ کا نام ہے جو بے معنی اور
ہم وزن ہو جس کا استعمال محاورہ میں ہوا ہو
جیسے اَتا پتا۔ بقول امیر (تابع مہمل) یہاں متبوع
پر تابع مقدم ہے اور ایسا ہی ہے (ادل بدل)

بدل نقش بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار
بمعنی تصور کردن است مؤلف عرض کند
کہ (نقش بستن) مصدریست کہ بجای خودش
می آید کہ آن را با لفظ بدل مرکب کردہ اند و
موحدۂ مفتوحہ بمعنی بر باشد کہ ترجمۂ علی است
و دل بدال مہملہ مکسور بمعنی قلب و خاطر و معنی
لفظی این نقش شدن چیزی بر دل است مخفی
مبادکہ صاحب رہنما در معنی این کار از احتیاط
نگرفت معاصرین عجم با ما اتفاق دارند کہ (بدل
نقش بستن) تصور کردن نیست بلکہ قائم شدن
تصوری وخیالی مستحکم در دل است چنانکہ
«محبت او بدلم نقش بست» یا «صورت
او بدلم نقش بست» قائل (اردو) دل
پر نقش ہونا۔ بقول آصفیہ۔ کسی بات کا دل میں
جم جانا۔ دل میں بیٹھ جانا۔ نقش کالحجر ہو جانا
۔صاحب رہنما کا ترجمہ (تصور کرنا) صاحب
آصفیہ نے (تصور) پر لکھا ہے۔ اسم مذکر۔
کسی شئی کی صورت دل میں باندھنا۔ غور۔ دھیان
اور اک۔ منصوبہ۔ سوجھ۔

بدلہ | بقول جہانگیری و جامع و رشیدی مرادف
بدرہ مؤلف عرض کند کہ ما بر بدرہ حقیقت
ماخذ این بیان کردہ ایم کہ این مبدل آن باشد
رای مہملہ بدل شدہ بلام چنانکہ چنار و چنال

دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بدرہ ۔

بدلہجہ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح لام وجیم تازی بمعنی بدآواز و بدالحان و بدزبان مؤلف عرض کند کہ لہجہ لغت عرب است بقول محققین عرب بالفتح بمعنی زبان و محاورہ و وضع تکلّم وآواز خوش ولغت (انتہی) پس بتحقیق ما بدلہجہ در فارسی زبان اسم فاعل ترکیبی وکسی باشد کہ لفظ ہر یک زبان را بہ لہجۂ آن ادا نکند وتعمیم بیان کردۂ محققین اوّل الذکر درست نیست (اردو) بدلہجہ کہہ سکتے ہیں وہ شخص جو کسی زبان کا لفظ اُس زبان کے لہجہ میں ادا نہ کرے ۔

بدل یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی معاوضہ یافتن است (ظہوری ع) اگر بہر نفطت بدل یافتند ہا بمعنی ترا گوش بر تافتند ہا وسند دیگر از جامی بر بدل گرفتن گذشت (اردو) بدل پانا ۔ معاوضہ پانا ۔

بدلیون بقول برہان بایای حطی بروزن سہرنگون بلغت سریانی صمغی باشد سیاہ رنگ وبسرخی مائل مشہور بہ (مقل ازرق) اگر بخور بر گیرند یا بخور کنند بواسیر را نافع صاحب محیط بر مقل گوید کہ بسریانی مقلا و برومی بدآلیون و بیونانی مادلیقون و افلاطن و فدلیون وبترکی قاراہ ولعربی قفر و کور و مقل الیہود و بفارسی بوی جہودان و بہندی گوگل نا سند مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر آلہ گذشت فارسیان استعمال این لغت بر سبیل تبدیل کردہ اند از ینجاست کہ بعض محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا دادہ اند ۔ بدریون ہا ہم بہمین معنی گذشت واین مبدّل آنست

که رای مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال پس این مفرّس باشد (اردو) دیکھواله ۔

بدم بقول هفت بفتح اوّل و دال ابجد (۱) ای بسرعت و (۲) بمعنی بنفس و (۳) بکسر اوّل امر دمیدن ۔ صاحب مؤید ذکر معنی اوّل کند بحوالهٔ قنیه و بذکر معنی دوم و سوم گوید که (۴) بمعنی بَدآم و (۵) بدمراد (۶) بضمّ اوّل و فتح دوم مخفّف بودم و بقول شمس بکسر با و ضم (۷) دنبه (۸) تعفّا زدن مؤلّف عرض کند که سبحان الله چه موشگافیها بکار برده اند در معنی اوّل بای معیّت است و استعمال این بر زبان معاصرین عجم نیست البته اینقدم بمعنی همین دم و فی الفور مستعمل است ۔ طالب سند باشیم و در معنی دوم هم بای معیت ۔ استعمال این هم ندیدیم و مشتاق سندمی باشیم و شک نیست که دم بمعنی نفس است و بمعنی سوم ضرورت بیان نداشت که بوجود مصدر مشتقاتش را بیان کردن و با بای زائد آوردن تحصیل حاصل است و بمعنی چهارم مخفّف بدآم یعنی بد مستم و بمعنی پنجم چنانکه حافظ گوید (۵) بدم گفتی و خورسندم عفاک الله نکو گفتی جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خا را و بمعنی ششم مخفّف واحد متکلّم مصدر بودن و معنی هفتم خبرمی دهد از مایهٔ تحقیق صاحب شمس و مقصودش جزین نباشد که بر لفظ (دُم ۔ بالضمّ) بای زائد زیاده شد بمعنی با دُم دنبه گفتند ما نشنیدیم و ندیدیم که فارسیان دنبه را بدم گفته باشند سندی باید و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و معنی هشتم بیان کردهٔ صاحب شمس هم غلط محض است و خبرمی دهد از فهم محقق بی تحقیق ۔ حق آنست که این لغت اصلاً قابل بیان نبود همین است تائید فضلا که موضوع صاحب مؤید است و این است بی تحقیقی صاحب

شمس و ما این را نگذاشتیم تا حقیقت طلبان ور غلط نیفتند (اردو) (۱) سرعت سے جلدی سے۔ فوراً (۲) دم کے ساتھ نفس کے ساتھ (۳) دمیدن کا امر۔ پھونک مار۔ اور یہ دمیدن کے تمام معنون پر شامل ہے (۴) بدہون براہون (۵) مجھ کو برا جیسے "مجھکو برا مت کہو" (۶) مین تھا (۷) دمبہ۔ دکن مین اُس عربی بکرے کا نام ہے جسکی دُم زبردست اور عریض اور چربی دار ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ دُنب پر ہاے نسبت زیادہ کرکے دُنبہ بنا لیا اور پھر نون میم سے بدلکر دُمبہ ہوا۔ بعض معاصرین سعرب بھی اس لفظ کو انھین معنون مین استعمال کرتے ہین۔ (۸) گر دنی دینا۔ دکن مین مستعمل ہے اسی کو صاحب آصفیہ نے (گردن مین ہاتھ دیکے نکالنا) کہا ہے۔ یعنے گردن پکڑ کر نکالنا۔

تیغ زدن کسی را مصدر اصطلاحی یعنی تہ تیغ آوردن کسی را و قتل کردنش (صائب ۵) قطرہ آنکس کہ پی آب بظلمت می زد * کاش خود را بدم تیغ شہادت می زد (اردو) کسی کو تہ تیغ کرنا۔ قتل کرنا۔

بدمذہب اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح میم و سکون ذال معجمہ و فتح ہا بدمشرب و بدطریق مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمذہب کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا عقیدہ بگڑا ہوا ہو۔

بدمذہبان اصطلاح۔ بقول بحر و ضمیمۂ برہان اشارہ با فلاکیہ و فرماید کہ معنی ترکیبی مراد نیست مؤلف عرض کند کہ کسانی کہ بر مذہب و مشرب خود قائم نباشند و اعتقاد بر فلکیات دارند حرزین نیست کہ این جمع اصطلاح گذشتہ باشد وبس (اردو) دیکھو بدمذہب یہی جمع ہے اور بحالت اضافت بدمذہبون

بدمرد اصطلاح - بقول بہار معروف مؤلّف عرض کند کہ بفتح اوّل وسوم مقابل نیکمرد است - قلب اضافت مرد بد (اردو) برا شخص - مذکر -

بدمزاج اصطلاح - کسی کہ زشت خو باشد اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ۵) مردم زغم وغمم علاجست ٭ با خود چہ کند کہ بدمزاج است ٭ (اردو) بدمزاج - دیکھو بدخیم -

بدمزگی اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح میم وزای ہوز (۱) عدم لذّت وبیمزگی و (۲) بمجاز کنایہ از سردمہری سیان دوستان مؤلّف عرض کند کہ بر لفظ بدمزہ بقاعدۂ فارسی بحذف ہای ہوز کاف فارسی ویای مصدری زیادہ کردہ اند (اردو) بدمزگی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث (۱) بدذائقہ پن (۲) رنجش - آزردگی - رنجیدگی - بگاڑ - ناموافقت -

(۵۳۸)

بدمست اصطلاح - بقول انند وبحر بفتح میم وسکون سین مہملہ کنایہ از مست گذاشتہ وبیخود (ملا جامی ۵) گردد قدح باد بکف چشم غزالان ٭ بدمست نگاہ تو کہ بر ساغرم افتد ٭ مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمست بقول آصفیہ - نشہ مین چور - مدہوش - نشہ مین باولا - سیہ مست - شریر - لچہ - شہوت پرست

بدمستی اصطلاح - حالت مستی - وبیخودی است - یای مصدری بر بدمست زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (ظہوری ۵) وسیح در مجلس رندان زبان خود نگہدارد ٭ کہ می ترسد کند بدمستی تاگہ خمار من ٭ (اردو) بدمستی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - بدمستی سیہ مستی - شہوت پرستی -

بدمعاش اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدروزگار وبدزندگانی مؤلّف

(۵۰۸۵)

عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) فرہنگ فرنگ بدسودا یعنی آنکہ معاملہ بنا راستی کند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

بدمعاش۔ دیکھو بدزندگانی۔

بدمعاملہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ (اردو) بدمعاملہ دیکھو بدادا کے دوسرے معنے۔

(الف) بدمموم اصطلاح۔ صاحب ناصری ذکر الف بحوالہ برہان کند و فرماید کہ بدنام

(ب) بدممون معروف است و صاحب برہان (الف) را نوشتہ فرماید کہ لغت زند و پازند

باشد بمعنی ترسیدن و رمیدن و در نسخہ دیگرش (ب) بہ ہمین معنی مذکور و (الف) متروک صاحب ہفت ہر دو را نوشت و صاحب انند بر (الف) قانع مؤلف عرض کند کہ (مدمونتن) بہ میم اوّل مفتوح و دال مہملہ ساکن و میم مفتوح با میم مضموم و واو و نون ساکن و فوقانی مفتوح با نون ساکن مصدر فارسی قدیم است بمعنی ترسیدن و رمیدن کہ بجایش می آید و صاحب موارد ذکرش کردہ پس اگر علامت مصدر (تن) را دور کنیم (مدمون) باقی می ماند بہ میم اوّل و ہمین است اسم جامد و اسم مصدر۔ صاحب برہان ہم مصدر مذکور را بجای خودش ذکر کردہ پس متحقق شد کہ درین اصطلاح میم بدل شد بموحدہ بر خلاف قیاس یا ہمین مثال را برای این قسم تبدیل قائم کردہ موافق قیاس گیریم یا تسامح محققین باشد کہ در کتابت میم را موحدہ کردند و خیال ما تائید آخر می کند زیرا کہ از محققین زبان دان کسی ذکر این نکرد و آنچہ ناصری بدنام را معروف گفتہ ہیچ تعلق ازین لغت ندارد پس (ب) اصل است و میم مبدلش و ہر دو بمعنی ترس و ترسندگی و فرار و رمیدگی۔ طرز بیان محققین بالا بغلط می اندازد (اردو) ڈر۔

(۵۰۰۷)

دیکھو باس - فرار بقول آصفیه - عربی - اسم مذکّر - بھاگنا -

بدمهر اصطلاح - بی مهر و بی محبّت و سرد مهر و سنگ دل و ظالم و بیرحم - اسم فاعل ترکیبی است (ظهوری ؎) از تو بدمهر جز جفا غلط است ❊ عرض خوبی مبر وفا غلط است ❊ (واله ؎) رسم دیرینهٔ بدمهر الست ❊ یار گردیدن و برگردیدن ❊ (اردو) سرد مهر بقول آصفیه - بے مهر - بے محبّت - بیرحم - بیوفا - سخت دل - ظالم (میر ؎) صبح اس سرد مهر کے آگے ❊ قرص خورشید ہو گیا کافور ❊

بدمهری اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی سرد مهری - مؤلف عرض کند که یای مصدری بر سرد مهر زیاده کرده اند پس معنی این بی مهری و بیرحمی و سخت دلی و ظالمی است (اردو) سرد مهری - فارسی اسم مؤنّث - بے مهری - بے وفائی جیسے مروّتی سنگدلی - (ناسخ ؎) میرے سینه پر تیھون کی سرد مهری سے ہے داغ ❊ مشک سے بدتر ہے بھایا مرہم کافور کا ❊

بدن بقول ضمیمهٔ برهان (۱) معروف است و (۲) زرهٔ کوتاه - صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ گوید که (۳) بضم اوّل بر وزن شدن مخفّف بودن تنها نسبت معنی اوّل فرماید که بالتّحریک در صراح جسد آدمی و بحواله قاموس گوید که از جسد آدمی سوای سر و بحواله عین الخلیل می آرد که از جسد سوای موی و سر و فرماید که در هندی تمام روی و کلّه و ابدان جمع آن - فارسیان بمعنی جسم استعمال کنند و لهٰذا (بدن شمع) و (بدن کوه) نیز آمده و (بدن صبح) استعاره باشد (بافر کاشی ؎) دائم خورند خون دل خویش عاشقان ❊ پیوسته باشد از بدن خود غذای شمع ❊ (خواجه جلال الدین سلمان

ـه) تا عماری فلک راست غلاف از اطلس ٭ تا قبای بدن کوه گران از خار است
از بقای ابدی باد بقای قد تو ٭ که بقائی بوجود تو مزین چو قباست ٭ نیز فرماید که از سینه
و پشت مراد است (نظامی ـه) بپوشید خفتانی از کرگدن ٭ مکلل بزر از استین تا
بدن ٭ و گوید که بهر تقدیر (۱) دفتر گل (۲) سیمین (۳) شگوفه (۴) قفس سیم (۵) مغز بادام
(۶) نازک (۷) نازنین (۸) نسرین (۹) نقرهٔ خام - از صفات و تشبیهات اوست (صائب
ـه) رتبهٔ چهر است در صفا بدنش را ٭ دفتر گل فرد انتخاب ندارد ٭ (سلمان ـه)
بباغ شیر فلک با دشمنت ار گذرد ٭ ز شاخ ثور بریزد شگوفهٔ بدنش ٭ (ملا مفید
بلخی ـه) چو مرغ روح گرفتار آن بدن شده ام ٭ تن تو در قفس سیم کرده است
مرا ٭ (هلالی ـه) پاکیزه تنی چو نقرهٔ خام ٭ نازک بدنی چو مغز بادام ٭ صاحب سخندان
فرماید که بدن لغت سنسکرت است بمعنی سر و چهره - صاحب ساطع عرض نماید مؤلف
عرض کند که معنی اول لغت عرب است و تصرف فارسیان در معنی چنانکه بالا مذکور
شد بر سبیل تفریس باشد - مخفی مباد که از صراحت بهار (۱) و (۳) و (۴) و (۵)
و (۸) و (۹) تشبیه است و (۲) و (۶) و (۷) صفات بدن - عجبی نیست که نزد بانی
سنسکرت از لغت عرب آمده جا دارد که بالعکس آن مخفی مباد که از کلام مظ
پیدا است که بدن از گردن تا کمر را گفته اند و هر دو درست در آن داخل است بهار
که از سینه و پشت مراد گرفت - درست نباشد - فتامل و نسبت معنی دوم عرض نمی شود
که بر سبیل مجاز است و بمعنی سوم مخفف (اردو) (۱) بدن - بقول آصفیه عرفی

اسم مذکر۔ جسم۔ تن۔ ڈیل۔ گلے سے کمر تک کے جسم کو بھی فارسیون نے بدن کہا ہے ؛ (۲)
وہ زرہ جو کمر تک ہو۔ صاحب آصفیہ نے زرہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔
چلتہ۔ جوشن۔ بکتر۔ لڑائی کی ایک پوشاک کا نام جو لوہے کی کڑیون سے بنی ہوئی ہوتی
ہے (اسیر ۵) ڈر گیا اس درجہ تیغ ابرو خمدار سے ؛ آئینہ پہنے ہے جوہر سے بدن زرہ
فولاد کی ؛ (۳) رہنا۔ بودن کا ترجمہ۔

بدنام | اصطلاح۔ بقول برہان و بہار بانون بروزن سرسام (۱) شہرت کردن بہ بدی باشد و (۲) مرضی است کہ اسپ و استر را بہم میرسد و آن را سراجہ گویند صاحب بحر بذکر ہر دو معنی بالا صراحت معنی اول کند کہ کسی کہ شہرت بہ بدی گرفتہ باشد خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم نسبت معنی اول بر صاحب برہان اعتراض کند و فرماید کہ این غلط فاحش است چراکہ بدین معنی بدنامی است بیای مصدری مؤلف عرض کند کہ مقصود محققین بالا جز این نباشد کہ معنی اول اسم فاعل ترکیبی است یعنی نام بد دارندہ طرز بیان محققین بالا خان آرزو را در غلط انداخت و مقصود شان را نفہمید۔ صاحب بحر صراحتش کرد حق آنست کہ طرز بیان شان خوب نبود (ظہوری ۵) چون ظہوری در گداز انفعال ناکسی ؛ چون نباشم (نیک نامی چون تو) بدنام منست ؛ مخفی مباد کہ درین شعر (بدنام) مضاف است بسوی (من) شاعر گوید کہ در گداز انفعال ناکسی (مثل ظہوری) چرا نباشم کہ چون تو نیکنامی بدنام من است یعنی بدنام شد بہ معشوقی من و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب برہان بر سراجہ ہم ہمین قدر نوشتہ و صراحت مزید نکردہ کہ چہ قسم مرض است

وصاحب انند سراجیہ راہم لغت فارسی گفتہ و در تعریف علامات مرض پی نبردہ وصاحب ناصری ہم ہمچنان حیف است کہ از تحقیق مزید قاصریم معاصرین عجم ہم تائید نامی کنند و بیطار عجمی را نیافتیم کہ صراحت مزید می کرد (اردو) (۱) بدنام۔ بقول آصفیہ فارسی۔ وہ شخص جس کے نام پر داغ لگ گیا ہو (۲) چار پایوں کا ایک مرض جس کا نام اور تعریف معلوم نہو سکی۔

(۵۰۵۰) **بدنام افتادن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بدنام شدن۔ ما اشارۂ این بر معنی سوم افتادن کردہ ایم (حافظ شیرازی) صوفیان جملہ حریفند و نظر باز ولی ٭ زین میان حافظ دل سوختہ بدنام افتاد ٭ (اردو) بدنام ہونا۔

(۵۰۵۱) **بدنام ساختن** استعمال۔ بمعنی بدنام کردن است (ظہوری) بنقص آرام راسازند بدنام ٭ گریان ہم بابرامی نسازند ٭ (اردو) بدنام کرنا۔

(۵۰۵۲) **بدنبال افتادن** مصدر اصطلاحی۔ پیرپی کسی شدن و تعاقب کردن (ظہوری) پیش خواہد رفت کارم در ثنای شہریار ٭ چون ظہوری خوش بدنبال سخن افتادہ ام ٭ (ولہ) بس مشکل است حال دل ناتوان من ٭ افتادہ مرگ رشک بدنبال جان من ٭ (اردو) پیچھا کرنا۔ بقول آصفیہ تعاقب کرنا۔ رگیدنا۔ درپے ہونا۔ (شوق) میرا پیچھا بس اب نہ کیجے آپ ٭ میرے گھر مجھکو جانے دیجے آپ ٭ پیچھے پڑنا۔ بقولہ درپے ہونا۔

(۵۰۵۳) **بدنبال افگندن** مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ بہار در عقب گذاشتن (صائب) سبک جولان کند شوق سبکرو وحش گر آنہارا ٭ بدنبال افگند منزل درین رہ

کاروان ها را ٭ مؤلف عرض کند که دنبال در ینجا بمعنی پس است ٭ مطلقا (اردو) پیچھے چھوڑنا ۔

بدنبال گردیدن مصدر اصطلاحی بمعنی در پی شدن است (ظهوری ۵) بدنبال نمک گردم ظهوری ٭ که بر ریش دل افگار بندم ٭ (اردو) پیچھے پڑنا ۔ دیکھو بدنبال افتادن ۔

بدنج بقول شمس باوّل و ثانی مکسور هلیله باشد صاحب محیط بر هلیله گوید که اسم فارسی است معرّب آن هلیلج و اهلیلج و بهندی هَرّ و هرّا و در انگریزی مروبلن و چیبولک نامند و آن ثمر درختی است چهار نوع باشد (۱) زرد (۲) هندی (۳) کابلی (۴) چینی جمیع اقسام آن سرد در اوّل و خشک در دوم و همه مطفی صفرا و نافع آن و نافع جذام و خفقان و توحّش و درد طحال و نافع معده و همه آلات غذا و هاضم غذا و مقوّی حمل معده و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که هیچ نگشود که بدنج لغت کدام زبان است و کسی از محققین تائید صاحب شمس نمی کند و جزین نیست که (بدنج) را که بموحّد دوم گذشته است محقق بی تحقیق به نون سوم نقل کرده همدر انجا هم (بدنج) در عالم بی تحقیقی است و نظر بر اعتماد مؤید ذکرش گذشت و تبدیل موحده با نون یا بالعکس آن هم نیامده که بوسیله آن این را مبدل آن دانیم والله اعلم بحقیقة اللغت (اردو) دیکھو بدنج

بدندان اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ هدایت گوید که بمعنی (۱) از ته دل و فرماید که در کتب دیگر نوشته اند که لفظ دندان درین معنی دخل بسیار دارد اگرچه وجه آن معلوم نیست (وحید ۵) آن عقیق لب که از نقش تکلّم ساده است ٭ گر اجازت می دهی جانان

بدندان می کنم ؛ دفرماید که اگرچه معنی حقیقی
درینجا بی تکلف درست می شود ولیکن
انسب اوّل است چراکه طرف لطف
ایهامی همانست وارسته فرماید که کنایه باشد
از لائق و مناسب و بمعنی رغبت
وخواهش نیز۔ صاحب بحر بمعنی دوم وسوم
قانع۔ صاحب انند بذکر معنی اوّل فرماید که
بالفظ بودن وخائیدن وخوش آمدن وکندن
وکشیدن وکندن وگرفتن وگزیدن وشکستن
مستعمل مؤلف عرض کند که حیف از مرسه
محققین اوّل الذکر که ناحق ونار واطبع
آزمائی کرده اند۔ سند وحید متعلق بامصدر
(بدندان کردن) که می آید و(بدندان) بترکیب
موحده بالفظ دندان (۱) بمعنی حقیقی بر
دندان و در دندان و با دندان است و لب
و (۲) بمعنی اصطلاحی کنایه از مرغوب و سند
این از (اثیر اخسیکتی) بر(بدندان بودن)
می آید که متعلق بهمین لفظ وهمین معنی است
و اصطلاحی که از ترکیب آن با مصادر فرس
قائم می شود در ملحقات این عرضه میدهیم
و بحث آن درینجا بی حاصل است (اردو)
(۱) دانتون مین۔ دانتون پر۔ دانتون کے
ساتهه۔ (۲) مرغوب۔

بدندان بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول
سروری (در ضمیمه) کنایه از مناسب
بودن (اثیر اخسیکتی ؎) لب و دندان
ترا سجده برم چون پروین ؛ کز جهان ای
مه تابان تو بدندان منی ؛ صاحب جهانگیری
در ملحقات بحوالۀ سند بالا گوید که بمعنی لائق
و مناسب بودن (اثیر ؎) هستند بسا بدندان
شکر لب به لعل تو ؛ لیکن از ان میانه
بدندان من توئی ؛ صاحبان برهان ورشیدی
و بحر و سراج متفق با جهانگیری (میر معزی ؎)
دوش بدندان گزیدم لبت ؛ زانکه لبت

بود بدندان من ۞ مؤلف عرض کند که سند
سیر معزی بکار این می خورد و بس ولیکن
بخیال ما معنی اصطلاحی این مصدر مرغوب
بودن است و این بهتر از مناسب و لائق
بودن و سند سیر معزی تائید خیال ما می کند
و هر دو اسناد اثیر اخسیکتی متعلق بدین مصدر
نیست بلکه متعلق است (بدندان) که گذشت
و همه را آنجا اشارهٔ این هم کرده ایم خان
آرزو بذیل (بدندان خوش آمدن) ذکر
این هم کرده همین معنی مرغوب بودن را
نوشته (اردو) مرغوب ہونا ۔

بدندان خائیدن | مصدر اصطلاحی صاحب
انند بذیل (بدندان) اشارهٔ این کرده از
معنی این ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی است که خائیدن بقول بحر بمعنی جاویدن
می آید (اردو) دانتوں میں چبانا ۔

بدندان خوش آمدن | مصدر اصطلاحی
بقول سروری در ملحقات کنایه از محظوظ بودن
(انوری سه) ای بدندان دولت آمده
خوش ۞ درد دندانت هیچ بهتر هست ۞
سند دیگر بر (بدندان کندن) می آید صاحب
انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده گوید که
فراهانی علیه الرحمه این را از اصطلاحات
آورده گوید که کنایه از محظوظ بودن است
و این محل تامل چه معنی مذکور تنها از خوش
مستفاد می شود ۔ دندان را دخلی نیست ۔
صاحب برهان گوید که کنایه از لذت یافتن
و محظوظ شدن باشد و صاحب بحر همزبانش
خان آرزو در سراج گوید که بمعنی خوش
آمدن و محظوظ شدن و فرماید که اما آنچه از
اطلاق دندان معلوم می شود آنست که
در جائیکه بدل نسبت داشته باشد استعمال
می نمایند چنانکه از بن دندان بمعنی از ته
دل و صمیم قلب و غالب که (بدندان بودن)

بمعنی مرغوب دل بودن باشد ولیکن هیچ معلوم نشد که دندان اینجا بدل چه نسبت دارد مؤلف عرض کند که درین اصطلاح (دندان) برسبیل مجاز بمعنی ذوق است ومعنی لفظی این مصدر اصطلاحی بذوق خوش آمدن وکنایه از مرغوب دل شدن وبس - خان آرزو قریب بمنزل رسیده راه گم کرده است وبمیدانیم که ضرورت نسبت بدل چه است وچرا نسبت بذوق نمی کند تا ذوق آن را بدل ببرد (اردو) مرغوب ہونا -

بدندان فروکردن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته (۱) خوردن و (۲) فروبردن صاحب انند گوید که می توان گفت که محمول برحقیقت است (ظهوری ع) آن روز که افگند قضا سفرهٔ روزی ٭ خصمت جگر خویش فروکرده بدندان ٭ مؤلف عرض کند که معنی اول درست است برسبیل کنایه ومعنی حقیقی (۳) بدندان گرفتن است که علامت خوردن باشد ومعنی دوم بیان کردهٔ وارسته قابل نظر است که فروبردن بمعنی داخل کردن است وبس وایمعنی ازین مصدر اصلا پیدا نیست وقریب بمعنی (فروبردن بحلق) باشد ومرادف (بدہن گرفتن) یعنی خوردن متعدی (بدہن افتادن) که می آید (اردو) (۱) نوالہ کرنا بقول آصفیہ لقمہ کرنا - کھاجانا - (۲) داخل کرنا (۳) دانتوں میں لینا - منہ میں لینا -

بدندان کردن مصدر اصطلاحی - صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) گرفتن بدندان و (۲) کنایه از مکیدن - امیر خسرو ع) زنخدانت بدندان می کنم که ٭ بہین مرجان خود را می کنم چه ٭ (اردو) (۱) دانتوں

میں پکڑنا۔ (۲) چوسنا۔ بقول آصفیہ۔ کیدن
کا ترجمہ۔

(الف) بدندان کشادن مصدر اصطلاحی
۔ صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سندی
کہ او پیش کردہ مصدر مرکب ------

(ب) بدندان کشادن گرہ پیدا می شود
کہ بہ تکلف عقدہ کشادن است کہ چون
ناخن کار نکند نوبت بدندان رسد (کلیم در
صفت نیشکر ع) بتان چون لعل خندان
می کشایند ؛ گرہ ہایش بدندان می کشایند ؛
(اردو) (الف) دانت سے کھولنا جیسے
"گرہ مضبوط ہو گئی ہے دانت سے کھولو"
(ب) گرہ دانت سے کھولنا۔

بدندان کشیدن استعمال۔ صاحب انند
ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت
و سندی پیش نکردہ مؤلف عرض کند کہ معنی
لفظی کشیدن چیزی بدندان باشد (کلیم در
شدت تب ع) تا انسوزد در تن من یادگار
دوست را ؛ ز استخوان پیکان جانان را
بدندان می کشم ؛ (اردو) دانتوں سے کھینچنا

(الف) بدندان کندن مصدر اصطلاحی
۔ صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ
از معنی ساکت (انوری ع) در پشت
دست باز بدندان کند چرخ ؛ تا چون خوش
آمدی تو بدندان روزگار ؛ مؤلف عرض
کند کہ بمعنی حقیقی خراشیدن بدندان باشد
و از سند دیگر کہ پیش کردہ مصدر مرکب۔۔

(ب) بدندان کندن لب پیدا است کہ
کنایہ از گزیدن لب باشد دیگر ہیچ (وحید
ع) آن عقیق لب کہ از نقش تکلم سادہ است
گر اجازت می دہی جانان بدندان می کنم
؛ (اردو) (الف) دانتوں سے کریدنا
۔ کھرچنا۔ (ب) لب چوسنا۔

(الف) **بدندان گرفتن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی گرفتن چیزی بدندان است و از اسنادی کہ پیش کردہ مصادر۔

(ب) **بدندان گرفتہ آوردن** | پیداست

(ج) **بدندان گرفتہ بخدمت گشتن** | و این رسم ولایت است کہ چیزی را کہ نذر دہند (غیر از زر) بر سر گذاشتہ می آرند یا بدندان گرفتہ و این آئین تعظیم مخاطب است دیگر ہیچ۔ پس استعمال ہمین آئین درین ہر دو شعر است (کمال اسمٰعیل ؎) ہمیشہ باد جہان کاو رندسری در تت ٭ گرفتہ کام جہان اختران بدندان باز ٭ (نظامی ؎) اگر میل دارد بجان ہم خوشم ٭ بدندان گرفتہ بخدمت کشم ٭ (اردو) (الف) دانتون مین پکڑنا (ب و ج) دانتون مین پکڑ کر پیش کرنا اور بلحاظ محاورۂ ہند سر پر رکھکر پیش کرنا

بدندان گزیدن | استعمال۔ صاحب آنند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و از سند میر معزی کہ بر (بدندان بودن) گذشت مصدر۔

بدندان گزیدن لب | پیداست کہ بمعنی (۱) مکیدن لب باشد و (۲) از رشک و افسوس کردن بحسرت (صائب ؎) تا ز کف دادست صائب دامن وصل ترا ٭ گاہ پشت دست گاہی لب بدندان می گزد ٭ (ولہ ؎) ہر کسی راہست ہر سیب زنخدان تو چشم ٭ تا شکر خند قیامت لب بہ دندان می گزد ٭ (اردو) (الف) دانت سے کاٹنا بقول آصفیہ دانتون سے کترنا۔ (ب) (۱) دیکھو بدندان کندن لب (۲) ہونٹھ کاٹنا۔ بقول آصفیہ افسوس ظاہر کرنا حسرت سے

ہونٹھ چبانا۔ رشک کرنا۔ (ظفر ۔۵) کاٹتے ہیں ہونٹھ اس حسرت سے ہم اے بادہ نوش ॥ لب بلب محفل میں تجھ سے ساغر مُل کیون ہوا ॥

بدندان نداشت اصطلاح۔ بقول شمس دختر نداشت و فرماید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند سند استعمال پیش نشد و خلاف قیاس است و تحقیق صاحب شمس در اکثر لغات ابعد من الامس۔ چارۂ بجز ین نیست کہ اعتبارش نہ کنیم (اردو) لڑکی نرکھتا تھا۔ اسکو لڑکی نہ تھی۔

بدندان نوشتن استعمال۔ صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش مصدر مرکب (بدندان نوشتن لب را) پیدا ست کہ بمجاز مکیدن لب و بوسہ دادن باشد۔ (میر حسن ۔۵) دار دز دل بدست لبت بندہ قصۂ ॥ لب پیش دار تا کہ بدندان نویسمش ॥ بخیال ما این را مصدر اصطلاحی قرار دادن درست نیست (اردو) اس کا ترجمہ دانتون سے لب پر لکھنا ہے اور حاصل لب چوسنا۔

بدنژاد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و زای فارسی بداصل و فرومایہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بداصل۔

بدنسل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح نون و سین مہملہ بداصل و حرامزادہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بداصل۔

بدن سیمین برآب فلان مقولہ۔ بقول شمس یعنی بر شکل و بر طرق فلان مؤلف عرض کند

صاحب مؤید (بذل سیمین) را به ذال معجمہ
دوم و لام سوم بمعنی بخشش بسیار نوشته و
(برآب فلان) را بمعنی بر طریق فلان و
بر شکل فلان آورده۔ صاحب شمس ہر
دو را جمع کرده و بر معنی آخر الذکر قانع شد
للہ العجب چه بی تحقیقی است لغات فرس
در چه خرابی فتاد (اردو) ناقابل ترجمه

(الف) بدنشستن استعمال۔ صاحب

(ب) بدنشین آصفی بذکر (الف)
از معنی ساکت معلوم می شود که از برای
(ب) این مصدر را قائم کرده است
و (ب) را ذکر کرده گوید که اکثر با لفظ
نقش و قمار مستعمل می شود (کلیم همدانی
ﮯ) بگذر ز خمار، بوسه بازی ہا اینجا است
که نقش بدنشین است بہار نسبت (ب)
همزبان آصفی که نقل بردار بہار است
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حقیقی
مقابل خوش نشستن است گویند که "
این نقش خوش نه نشست" و (ب) اسم
مفعول ترکیبی است و بصفت نقش و
غیر ذلک می آید یعنی نقش بد قائم شده
را نقش بدنشین گویند (اردو) (الف)
برا بیٹھنا (ب) اچھا نہ جما ہوا جیسے "
یہ نقش اچھی طرح پر نہیں جما ہے"

بدنشین شدن قمار مصدر اصطلاحی
بہار بذکر این از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (بدنشین) بجایش گذشت
و این مصدر ترکیبی متعلق بہمان است۔
بمعنی نشست درست نشدن در کاری
که غیر از قمار هم مستعمل چنانکه گویند که "نقش
ما درین کار بدنشین شد" یعنی درست
نه نشست۔ پس این را مخصوص به قمار کردن
درست نباشد (صائب ﮯ) مثال از
نقش کم گر شد قمارت بدنشین اینجا که چشم بد

بقدر منقش باشد و رنگین اینجا ہو (اردو) بانسونکی نشست درست نہ ہونا کسی کام کی نشست درست نہونا۔

بدنعل اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ از صفات ذمیمہ اسپ باشد مؤلف عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اسپی کہ رفتار او بد است و نتیجہ بدنعلی غیر ازین نباشد (اردو) وہ گھوڑا جسکی چال اچھی نہ ہو۔ بدپو بھی کہہ سکتے ہین

بدن عمارت اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی ترکیب عمارت مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بدن را درینجا بمعنی ترکیب وطرز گرفتہ اند بر سبیل مجاز۔ دیگر ہیچ (اردو) ترکیب عمارت۔ مؤنث۔ طرز عمارت مذکر کہہ سکتے ہین۔

بدنفس اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح نون وسکون فا بمعنی بدذات و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۱۰۰۰ھ) بدنفس مباش بدگمان باش ہو وز بد اندیش در امان باش ہو (اردو) دیکھو بداندیش۔ بدذات۔ بدسرشت۔ بدنفس بھی کہہ سکتے ہین۔

بدنگار اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) معروف (۲) کنایہ از مخالف و شخصی کہ سر اطاعت و انقیاد فرو نیارد مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمالش پیش نشد و مقصود جہانگیری از معنی اوّل بجز از (بدخط) نباشد کہ گذشت و برای این معنی نگار درینجا اسم مصدر یا امر حاضر نگاشتن است و در معنی دوم نگار بمعنی نقش پس معنی لفظی این بدنقش و کنایہ از بدخصائل و بدخو و سرکش و مخالف (اردو) (۱) دیکھو بدخط (۲) دیکھو بدذات۔ بدخیم

بدنگر اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح کاف فارسی بمعنی بدنظر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نظر بد دارندہ (اردو) بدنگاہ - بدنظر کہہ سکتے ہین یعنی وہ شخص جو کسی کو بری نظر سے دیکھے اور نفسانی خواہش کے ارادہ سے گھورے - صاحب آصفیہ نے (بدنظر دیکھنا) کا ذکر فرمایا ہے -

بدنما اصطلاح - بقول بہار و انند و بحر بمعنی بدنمود و چیزی کہ نمود خوب نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) ز من نصیحت اگر نیست خوشنما اما ٭ بہ بزم غیر تو بس بدنما است پہلوییت ٭ (ولہ ؎) بجاست التفات تو با غیر و بدنماست ٭ بر خیرگی مشورہ ز طعن بجا بترس ٭ (اردو) بدنما بقول آصفیہ - فارسی - بدزیب بھونڈا شکل

بدنمود اصطلاح - بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول بہار و بحر و انند مرادف بدنما مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (طغرا ؎) نمودی گر از تیرگی بدنمود ٭ شبہی گاو تکیہ ز چرخ کبود ٭ (اردو) دیکھو بدنما -

بدنمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند طغرا انتقاش نوشتہ کہ بر بدنمود گذشت مؤلف عرض کند کہ (بدنمود) را در شعر مذکور ماضی مطلق این خیال کردہ و رنہ بسند این مصدر معنی آورد معنی شعر خوب می فہمد - مخفی مباد کہ (بدنمودن) بمعنی حقیقی (۱) بنظر بد آمدن و (۲) بد ظاہر کردن ہر دو آمدہ کہ نمودن لازم و متعدی ہر دو باشد (اردو (۱) برا لگنا بقول آصفیہ ناگوار گزرنا - گران معلوم ہونا - دکن مین اسی کو برا دکھنا کہتے ہین (۲) برا بنانا

بقول آصفیہ - بدنام کرنا - رسوا کرنا - ہماری رائے میں (برا ظاہر کرنا) بھی کہہ سکتے ہیں -

بدنہاد اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون بمعنی بدگہر و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدسرشت -

(الف) **بدنہادن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ از سعدی شیرازی پیش کردازان ---

(ب) **بدنہادن بنیاد** پیدا است (س ۵) کسی بر نیامد کہ بنیاد خود بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد ۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی نہادن چیزی بہ بدی است و (ب) بنیاد بد قائم کردن (اردو) الف کسی چیز کو بری طرح سے رکھنا - ٹیڑھی رکھنا - سیدھی نہ رکھنا (ب) بری بنیاد ڈالنا - بری بنیاد قائم کرنا -

بدنہ کوہ اصطلاح - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) حصۂ درمیانی کوہ و بقول بول چال (۲) جسم کوہ - مؤلف عرض کند کہ بر لفظ بدن ہای ہوز زائد است و مجموعاً مرکب اضافی حیف است کہ نقل عبارت روزنامہ نشد تا تصفیہ معنی حی کردیم و قیاس مقتضی معنی اوّل است (اردو) (۱) پہاڑ کا درمیانی حصہ - مذکر (۲) پہاڑ کا جسم - مذکر -

بدنیّت اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح تحتانی بدارادہ و بدباطن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی ارادۂ بد دارندہ - (اردو) بدنیّت - بقول آصفیہ - برا ارادہ رکھنے والا - بدنظر -

بدو بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون واو (۱) اسپ تندرو - اگو بند صاحب

جامع گوید که اسپ دونده و تند دو باشد
خان آرزو در سراج فرماید که بکسر مشهور
است و اگر مشتق است از دویدن بفتح
باید چنانکه در برهان است و بمجاز بکسر نیز
صحیح است ـ بهار نقل نگارش مؤلف عرض
کند که محققین آصف اللغات ذکر اشتقاق دویدن
کنند. امر حاضرش دانسته اند و بمعنی غور نفرمودند
بخیال ما مخفف (بد دو) باشد که یک دال
مهمله حذف شده (بدو) باقی ماند و بفتح
اوّل درست است نه بکسر و اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی بد دونده و کنایه از
اسپ تندرو و آنچه بکسر مشهور است (۲)
امر حاضر بدویدن (ظهوری ﷺ) در معرکه
بدو سواران عیب است ﷺ از لاشه
سوار تر کتازی کردن ﷺ (ملا طغرا در تعریف
براق ﷺ) ز رفتار آن آسمانی بدو ﷺ
بود جاده چون کهکشان راه رو ﷺ صاحب
رہنما ذکر این بمعنی دوم کرده (اردو) (۱)
تند رو گھوڑا ـ مذکر (۲) دوڑ ـ دوڑنا کا امر حاضر

بدواز اصطلاح ـ بقول سروری بحوالۂ تحفه
بدال مهمله بروزن انباز (۱) جای آرام و
نشیمن و قرار باشد و بحوالۂ شرفنامه گوید که برواز
به رای مهمله و بتواز به تای قرشت بمعنی آرام گاه
و نشیمۂ باز است که بعربی مقعد گویند و فرماید
که ببای فارسی هم آمده صاحب برهان ذکر
معنی اوّل گوید که (۲) بال کشودن طیور
را هم گویند و صاحب جامع هم با نش صاحب
ناصری این را مرادف بتواز گوید که بتای
فوقانی گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل
مرادف و مبدّل معنی اوّل بتواز که تای فوقانی
بدال مهمله بدل شود چنانکه زرتشت و زردشت
و پدواز که ببای فارسی و دال مهمله می آید
مبدّل این که موحده به بای فارسی بدل شود
چنانکه تب و تپ و نسبت معنی دوم عرض

می شود کہ مبدل پرواز است کہ می آید یہ تبدیل بای فارسی بموحدہ و رای مہملہ بہ دال مہملہ چنانکہ بار دان و باددان (اردو) (۱) دیکھو تواز کے پہلے معنے (۲) پرواز بموحدہ مؤنث

بدوختن در آمدن استعمال۔ در معنی دوخت آمدن و دوختہ شدن۔ لازم دوختن ظہوری ؎ عیب است مباد آفت جیب ❊ چاکی کہ بدوختن در آید ❊ (اردو) سیا جانا۔

بدوست و دہان نگاری کردن مصادر اصطلاحی

بدوست و دہان نگاہداشتن بقول بحر بجد تمام پاس و محافظت کردن حیف است کہ سند استعمال پیش نظر عیبی ندارد کہ موافق قیاس و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند وحقیقت اینست کہ این اصطلاح مخصوص بود با جانوران چہار پایہ کہ بر سبیل مجاز عام شد برای انسانان ہم (اردو) حفاظت کرنا نہایت احتیاط کے ساتھ۔

بدور انداختن استعمال۔ صاحبان انند و بہار عجم بذکر ضم دال از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی دور انداختن و دور کردن است موحدہ مفتوح اول زائد است و بس (صائب ؎) چون فلاخن بگرد خویش مگرد ❊ ہر کہ بر دل گران بدور انداز ❊ (اردو) دور کرنا۔

بدورہ صاحب سروری بحوالہ نسخہ وفائی گوید کہ بفتح با و را و ضم دال مہملہ (۱) خوردنی باشد کہ در ابزاری گرہ بستہ باشند صاحب برہان گوید کہ بروزن تنورہ طعامی را نام است کہ از جائی زلہ کردہ در لنگی و رومالی بستہ باشند و فرمایدکہ بروزن مسخرہ ہم آمدہ و باین وزن (۲) بمعنی حصہ و بہرہ نیز صاحب جامع

بذکر معنی اوّل فرماید که مرادف بدرزه که
گذشت صاحب ناصری بذکر قول برهان
گوید که در فرهنگها نیافتیم و این همان لغت
بدرزه است که گذشت تبدیل یکدیگر
یا تصحیف و بر وزن مسخره بی معنی است
و بر وزن تنوره درست باشد لیکن بفتح
دال نه بضم و معنی این نیز مانند (دریوزه)
خواهد بود یعنی بدوره حاصل شده چنانکه
درویشان کنند. خان آرزو در سراج
گوید که بر وزن تنوره بمعنی بدرزه و بدرّه
و چون کسی سند نیاورد جرم بخطای شخصی
معیّن نمی توان کرد مگر آنکه گوئیم هر سه صحیح
است مؤلّف عرض کند که قول جامع
که از اهل زبانست سند را ماند اگر سند
نیاوردن جرم است بیش از همه خان آرزو
مجرم باشد که اصلاً پابند سند نیست و این
لغت را هم صحیح داند و سند نیارد آنچه ناصری
تصحیف گوید غلط است و بر وزن تنوره
موافق قیاس باشد در ماخذ که چون طعام
را در لنگ یا رومال دَور کرده می برند
و از جائی بجائی منتقل کنند بزیادت موحّده
که افادهٔ معنی معیت کند بدوره نام کردند
ضرورت ندارد که تبدیل (بدرزه) گیریم
که ماخذ این واضح تر است و تعلق با (دریوزه)
هم ندارد چنانکه خیال صاحب ناصری است
و معنی دوم بر سبیل مجاز است صراحت فرید
بر (بدرزه) کرده ایم و بلحاظ ماخذ بالا بفتح
دال صحیح می نماید چنانکه خیال ناصری است
(اردو) دیکهو بدرزه۔

بدوس اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بفتح اوّل و ضمّ ثانی لغت فارسی است
بمعنی (۱) محبّت و مهربانی و (۲) امید و
(۳) شمشیر مؤلّف عرض کند که ازبرای
معنی اوّل توانیم که این را بفتح اوّل مخفف

(بدوستی) گیریم و معنی دوم را اعجاز دانیم
اما معنی سوم ہیچ تعلق ازین قیاس و ماخذ
ندارد جز این کہ اسم جامد دانیم ولیکن مجرد قول
محقق بالا بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین
فارسی زبان ازین لغت ساکت (اردو)
(۱) محبت ـ مہربانی ـ مؤنث (۲) امید ـ مؤنث
(۳) تلوار ـ مؤنث ـ

بدوستی | استعمال ـ بقول وارستہ و بحر
یعنی قسم دوستی و فرماید کہ این قسم در ایران
بسیار شائع (سالک یزدی ـ ۵) بدوستی
کہ زما دشمنی نمی آید کہ تہی زخود شدہ چون
شیشہ سنگ خارۂ ما ؛ صاحب آنند گوید
کہ تخصیص دوستی بیجاست بلکہ در غیر نیز
مستعمل چون بجان تو و بجان پای تو و امثال
آن مؤلف عرض کند کہ بای قسم است
در اول این و دوستی بمعنی حقیقی است
خلاف دشمنی و وارستہ بکم غوری حلف را
بہ دوستی مخصوص کردہ است و تخصیص
با ایران ہم کردہ و ما ہیچ تخصیص را پسند
نہ کنیم ـ این استعمال قابل بیان نبود کہ اقسام
موحدہ بجایش مذکور شد ـ اردو میں قسم ہے
دوستی کی ـ

بدولت فلان | اصطلاح ـ بقول انند
و بہار ـ مثل باقبال فلان مؤلف عرض کند
کہ معنی این بوجہ فلان و بوسیلۂ فلان است
و حقیقت اینست کہ موحدہ افادۂ معنی ذریعہ
کند کہ ذکرش در اقسام موحدہ بر معنی بیز دہم
گذشت و دولت بمعنی خود است پس معنی
لفظی این بوسیلۂ دولت فلان و حالا استعمال
برای غیر دولت مند ہم تہدیداً مروج چنانکہ
بحق غیر دولت مند ہم گویند " بدولت شما
این مضمون را یافتیم " یعنی بوسیلۂ معزز شما
ـ مرادف (از دولت فلان) کہ گذشت ـ

(والہ ہروی ؎) چرا بدولت دل مرجع زمانہ بناشم ٭ کہ ہست حادثہ ہا را تمام پشت و پناہی ٭ (صائب ؎) ہوا بدولت پیری مسخر من شد ٭ قد خمیدہ کم از خاتم سلیمان نیست ٭ (اردو) بدولت۔ دیکھو از دولت

بدون استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثانی بمعنی بغیر و بجز و علاوہ مؤلف عرض کند کہ دون لغت عرب است بقول منتخب بالضم بمعنی زیر وخلاف وفوق وغیرہ پس فارسیان بزیادت موحدہ مکسور در اولش مفرس کردند در محاورہ بمعنی فوق الذکر صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار استعمال این پیش می کند "بدون جفت وزیرہ و امداد می استند" یعنی غیر تائید و امداد چیزے ایستادہ می شود (اردو) بدون بقول آصفیہ حرف استثنا بغیر۔ ماسوا۔

(۱) بدو نیم اصطلاح۔ (۱) بقول

(۲) بدو نیم زدن بحر۔ دو پارہ و (۲) بہ تحقیق یا تنصیف کردن و دو پارہ کردن (انوری ؎) تیغ کینت نعوذ باللہ ازو ٭ روح را در بدن زند بدو نیم ٭ مؤلف عرض کند کہ موحدہ دریجا بمعنی بر یا در باشد کہ ترجمۂ آن در عربی علی و فی آمدہ (اردو) (۱) دو ٹکڑون مین دو حصون مین (۲) دو ٹکڑے کرنا۔

بدو نیم کردن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدو نیم زدن کہ گذشت (انوری ؎) از معجزہ کہ ماہ کردی بدو نیم ٭ معصومان را ز آتش قلب چہ بیم ٭ (اردو) دیکھو بدو نیم زدن

بدہ بقول جہانگیری با اول و ثانی مفتوح و ہای مختفی خشکہ پلاو را گویند و آن را بتہ نیز خوانند (حکیم فردوسی ؎) پرستندہ باشم بآتش کدہ ٭ نسازم خورش

جز بشیر و بده ہا صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) درختی است بغایت
سخت که هرگز بار ندہد و (۳) هر درخت بی میوه را گویند عموماً و (۴) درخت
بید را خصوصاً و (۵) بضم اوّل رکوئی سوخته که با چخماق آتش بران زنند صاحب
رشیدی بر معنی اوّل قانع صاحب جامع ذکر معنی اوّل و سوم و چهارم و پنجم کرده
نسبت معنی پنجم گوید که قادچماق است که بده هم گویند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم فرماید که عرب آنرا غرب گویند (منه ۵) این پنج درخت است
که می نارد بار ہا بید و بده و سرو سپیدار و چنار ہا (نزاری قهستانی ۵) سہم تو
او فگنده به پیکان بید برگ ہا بر پیکر معاند تو لرزه چون بده ہا و بذکر معنی پنجم گوید که
در عراق عجم بد و پود را باہم ترکیب کرده مخفف را (بدپود) گویند (حکیم فردوسی
۵) همه دیگ کز پود و چوب و بده ہا جہان چون سیه دیگ تاری شده ہا صاحب
فدائی گوید که (۶) با هر دو زیر باجی است که بادرم ہا بکار گذاران کشور می رسانند
(مالیات) خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که مبدل بته که گذشت دال
مهمله به نا بدل شود (چنانکه بتر و بدتر) و بذکر معنی دوم بحوالۂ برہان فرماید که تحقیق آن
ور بای فارسی بر پده می آید و بر پده فرماید که درختی که در عربی غرب گویند و همدرانجا
بحوالۂ قوسی گوید که ببای تازی و بروایتی پارسی درخت بید است و فرماید که حقیقت
آنست که بده و ربای بید است مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل با خان آرزو اتفاق
داریم که مبدل بته باشد بمعنی دوم ش که بتای فوقانی گذشت نسبت معنی دوم صاحب

محیط بر بدہ گوید کہ اسم فارسی معرب است (پس متحقق شد کہ لغت فارسی زبان است واسم جامد بدیں معنی) و بر معرب ہرچہ می نویسد ما ذکرش بر ارطی کردہ ایم کہ بجایش گذشت و معنی سوم وچہارم بر سبیل مجاز است و بس و بمعنی پنجم این را مبدل بیدہ دانیم کہ بیای فارسی می آید و بد بدون ہای ہوز ہم بمعنی چارمش گذشت و نسبت معنی ششم باعتبار فدائی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بتہ کے دوسرے معنے (۲) دیکھو ارطی (۳) ہر درخت جو بار نہ لاے (۴) بید۔ مذکر (۵) دیکھو بد کے چوتھے معنے (۶) ایک قسم کا خراج اور محصول ہے جسکو فارسیون نے بدہ کہا ہے۔

بدہضمی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ عدم ہضم و عدم گوارش مؤلف عرض کند کہ بد و ہضم بمعنی اوست و یای مصدری در آخرش و بمعنی قصور ہضم مستعمل مشتاق سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) بدہضمی۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ سوء ہضمی اجیرن۔ گرانی۔ آن پچ۔

بدہ عاقبت نزار اصطلاح۔ بقول شمس تندرستی و بیغمی مؤلف عرض کند کہ بدہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح ناگاہ و بی اندیشہ آمدن و بقول انند بالفتح وضم آغاز ہرچیز ناگاہ و ناگاہ آیندہ پس معنی ترکیبی این برای معنی اصطلاحی درست نمی شود و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سندی پیش نکند و محققین فارسی زبان ازین ساکت مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) تندرستی بیغمی۔ مؤنث۔

بدہ قرأت دانستن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری و رشیدی و بحر و ملحقات برہان کنایہ از شناختن بواجبی۔ صاحب انند

بذکر معنی بالا گوید که ده نفر بوده اند که قرأت را وضع کرده اند و عاصم و حمزه از انجماعه اند (ظہوری ع) ای شیخ ز اہل صحبت میدانم ٭ در بیع حرام حرمتت می دانم ٭ مصحف خوری و بہر که کردی پیمان ٭ رسوات بده قرأتت می دانم ٭ مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (۱) واقف بودن به ده اقسام قرأت یعنی کامل بودن در فن تجوید و مجازاً (۲) بمعنی بخوبی دانستن (اردو) (۱) فن قرأت مین کامل ہونا (۲) اچھی طرح پر جاننا۔ بخوبی واقف ہونا۔

بده کار اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی که از معاصرین عجم است بمعنی مقروض مؤلف عرض کند که بده لغت فارسی است که گذشت و کار بمعنی حقیقیش پس معنی لفظی این کسی که باج بذمهٔ او باشد و مجازاً بمعنی قرضدار اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از قرضدار (اردو) مقروض بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ قرض دار۔ وہ شخص جسپر قرض ہو۔ دین دار۔ مدیون۔ وامدار۔ وہ شخص جس نے قرض لیا ہو۔

بده ماہی بلورین آبدار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی بده انگشت تر و تازه معشوق۔ صاحب ہفت گوید که ای قسم ده انگشت تر و تازهٔ معشوق۔ صاحبان مؤید و انند ہم ذکر این کرده اند۔ مؤلف عرض کند که در اوّل این بای قسم است که بجایش گذشت و (ده ماہی بلورین آبدار) بر سبیل کنایه ده انگشتان یار را گفته اند به تشبیه بلور و آبداری۔ محققین که تعریف این با تر و تازه کرده اند دلیل آنست که از تعریف تشبیه بی خبر و ذوق سخن ندارند۔ حق آنست که این بطور اصطلاح ضرورت بیان نداشت زیرا که بای قسم بر بسیاری از الفاظ می آید که

حدّی و انحصاری ندارد و ذکرش بر معنی دوازدہم موحدہ گذشت (دہ ماہی بلورین آبدار) البتہ کنایہ ایست کہ بجای خودش می آید و (ماہی بلورین) ہم (اردو) قسم ہے یار کے انگلیون کی۔

بدہ مرأت دانستن مصدر اصطلاحی یقول شمس یعنی بواجبی دانستن مؤلف عرض کند کہ ہمان (بدہ قرأت دانستن) است کہ گذشت محقق بی تحقیق (قرأت) را (مرأت) نوشت۔ تسامح اوست و بی خبری از ماخذ۔ خدایش بیامرزد (اردو) دیکھو بدہ قرأت دانستن۔

بدہمہ را بدمیداند مثل۔ صاحب محبوب الامثال بذکر این از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدسرشت و بدنیت می زنند کہ او ہمہ را مثل خود می داند و این ترجمۂ (المرء یقیس علی نفسہ) باشد (اردو) بقول محبوب الامثال ''ساون کے پھوٹے کو ہرا ہرا سوجھتا ہے'' دکن مین کہتے ہین ''جیسا خود ہو ویسا اورونکو سمجھتا ہے''

بدہن افتادن استعمال۔ بقول انند و بہار کنایہ از رسوا شدن و زبان زد مردم گشتن بزبونی و عیب (اشرف) خویش را در نظر خلق نگہدار اشرف کہ گر نظر ہا چو فتادی بدہن ہا افتی۔ خان آرزو و بحر این را (بدہن ہا افتادن) نوشتہ اند و احتیاط شان نظر بسند اشرف است مؤلف عرض کند کہ (بدہن افتادن) بہتر است از (بدہن ہا افتادن) (اردو) منہ مین پڑنا۔ بقول آصفیہ زبان پر چڑھنا ''بچے کے منہ مین بات پڑی اور سب مین پھیلی''

بدہن گرفتن استعمال۔ گرفتن چیزی بدہان متعدی بمعنی حقیقی بدہن افتادن۔

اشارهٔ این به (بدندان فروکردن) گذشت (اردو) دانتون مین پکڑنا۔

بدی بقول خمیمهٔ برهان و مؤید و انند و هفت (۱) مخفف بادی است یعنی همیشه و جاوید باشی و (۲) نقیض نیکی۔ صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که (۳) بمعنی برج مؤلف عرض کند که در محاورهٔ فارسی بمعنی اول باشی می آید و بوهی هم اگرچه لفظاً بادی هم صحیح است ولیکن استعمالش نیافتیم تا بمخففش چه رسد البته (۴) بالضم مخفف (بودی) است که واحد مخاطب است از مصدر بودن و بمعنی دوم یای مصدری بر لفظ بد زیاده کرده اند و نسبت معنی سوم عرض می شود که صاحب هفت بر بادی فرماید که آنچه منسوب به باد باشد از فلکیات هیچو برج جوزا و دلو و میزان پس معلوم می شود که معاصرین عجم استعمال مخفف این کرده اند بحذف الف دوم دیگر هیچ (اردو) (۱) تو رہے (۲) بدی بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ برائی۔ بد خواہی (۳) برج۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر راس۔ منازل سیاره۔ سیاره کا گھر یا مقام آسمانی دائره کا بارهوان حصّه۔ (۴) تو تھا۔

بدیج بقول جهانگیری و برهان و جامع و رشیدی و انند با اول و ثانی مکسور بلیله بالشد مؤلف عرض کند که همین لغت به موحدهٔ سوم عوض تحتانی گذشته است۔ ذکر خواص و طبیعت این همه را انجا کرده ایم خان آرزو گوید که غالباً تصحیف است و ما گوئیم که مبدل (ذبیح) باشد که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالبوس و بالیوس (اردو) دیکھو بدبج۔

بدید بقول انند و غیاث بفتح اوّل و کسر ثانی بمعنی ظاهر مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که موحده

زائد بر لفظ دید زیاده کرده اند و دید بمعنی نظاره و تماشا اسم مصدر دیدن است که می آید و معنی لفظی این با تماشا و نظاره و کنایه از ظاهر دیگر ہیچ (اردو) ظاہر۔ بقول آصفیہ عربی۔ آشکار۔ صریح۔ عیان۔ روشن۔ واضح کھلا ہوا۔ پرگھٹ۔ مکشوف۔ ہویدا۔ بدیہ۔ باطن کا نقیض۔

بدیدن بقول شمس بالفتح (۱) دور شدن و (۲) یکسو شدن راه از راه و فرماید که لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان با او نیست۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض کند که مجرد قول شمس اعتبار را نشاید و از ماخذ (بدید) هم هیچ تعلق ندارد صاحبان بحر و نوادر و موارد که محقق مصادر اند این را ترک کرده اند جزین نیست که (۳) بر مصدر دیدن موحده مکسور زائد است و بس (اردو) (۱) دور ہونا (۲) راستہ کا جدا ہونا (۳) دیکھنا۔

بدیدن دادن مصدر اصطلاحی۔ اجازت مشاهده دادن است و مشغول مشاهده کردن (ظهوری ۵) بدیدن داده ام از هر بن مو دیده دیگر ہا بحکم دولت بیدار در خواب است خواب امشب ہم (اردو) مشاہدہ کی اجازت دینا مشاہدہ میں مشغول کرنا۔

بدی را بدی سهل باشد جزا مثل صاحبان
اگر مردی احسن الی من اسا خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این شعر را بطور مثل بموقع عفو بجائی زنند که دشمنی که از و گزند رسیده باشد بدست گرفتار باشد و او هم برای عفو خود این مثل راز ند مقصود همین قدر است که جزای بدی به بدی سهل است ولیکن مردی آنست که

(۲۵۱۸)

معاوضہ بدی بہ نیکی کنی مرادف (در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست) (اردو) دکن مین کہتے ہین "برائی کا بدلہ بھلائی سے کرلے" بدون سے نیکی بھلی"

بدریسہ بقول برہان بروزن حریسہ (۱) چرم وچوبی باشد مدور کہ در گلوی دوک کنند و (۲) تختہ سیان سوراخی رانیز گویند کہ برسر چوب خیمہ می گذارند صاحب جامع فرماید کہ مخفف بادریسہ بحا مر صاحب ناصری گوید کہ ہمان بادریسہ خیمہ خان آرزو در سراج آوردہ کہ مخفف بادریسہ مؤلف عرض کند کہ غیر از تصرف محاورہ نباشد کہ معنی سوم بادریسہ درین لغت نیست وصراحت ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بادریسہ کے پہلے اور دوسرے معنے

بدیشان استعمال ـ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی باایشان صاحب ہفت بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی بدی ایشان مؤلف عرض کند کہ در معنی اول دال مہملہ سبدل الف است چنانکہ بآن وبدان و بمعنی دوم باضافت تحتانی مرکب اضافی است و شان مخفف ایشان (اردو) (۱) ان کو (۲) اون کی برائی

(الف) **بدیع** بقول بہار تازہ ونو ونام یکی از فرزندان امیر حمزہ (محسن تاثیر) چہ بہ گیتی فروز شب نشینان ؛ بدیع آثار العل خفقان ؛ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب نو پیدا شدہ ونو پیدا کنندہ فارسیان این را بمعنی عجیب و نادر استعمال کنند و گاہے این را بالغات فارسی وعربی بقاعدۂ فارسی مرکب ہم کنند کہ در ملحقات می آید چنانکہ ــــــــــــ

(ب) **بدیع آثار** اسم فاعل ترکیبی بمعنی آثار بدیع دارندہ وعجیب ـ سند این از کلام

محسن ہالاگذشت (اردو) الف و ب نادر عجیب غریب۔ ندرت رکھنے والا۔

(۷۵۰) **بدیع بدن** استعمال۔ اسم فاعل ترکیبی۔ تناسب اعضا دارندہ و باعتبار تناسب اعضا کسی کہ عجیب و غریب و نادر و خوب باشد (انوری ؎) مقیم منزل ہفتم مہندسی دیدم ٭ دراز عمر قوی ہیکل و بدیع بدن ٭ (اردو) وہ شخص جو باعتبار جسم عجیب اور نادر ہو۔ نادر جثّے والا۔

(۷۵۱) **بدیع دولت** استعمال۔ از قبیل (بدیع بدن) اسم فاعل ترکیبی (۱) کسی کہ دولت او عجیب باشد و بسیار و (۲) قلب اضافت دولت بدیع کہ مرکب توصیفی است (انوری ؎) رفیع ہمت آن کرد باستارہ قران ٭ بدیع دولت این گشتہ در زمانہ سمر ٭ (اردو) (۱) نادر دولت والا۔ بڑی دولت والا۔ بڑا دولت مند (۲) نادر دولت۔ بڑی دولت عجیب دولت۔ مؤنث۔

بدیع رقم استعمال۔ بقول بہار در صفات کاتب و قلم مستعمل مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوش نویس نادر الوجود کہ در قلمش ندرتی باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدیع رقم اوس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کی خوش نویسی مین ندرت ہو۔

بدیع صنع اصطلاح۔ بقول بحر و شمس روح اعظم و ہم او گوید کہ روح اعظم (۱) کنایہ از جبرئیل علیہ السلام و (۲) اشارہ بجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نسبت اصطلاح زیر بحث فرماید کہ (۳) قالب آدم صاحب برہان در ملحقات خود این را (بدیع صنیع) نوشتہ ذکر ہر دو معنی بالا کند و صاحب مؤید بذکر این نسبت معنی سوم

بر آدم قناعت کردہ و صاحب آنند متفق با برہان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت صنع بدیع است یعنی صنعتی است کہ نادر است و کنایہ از ہرسہ معنی بالاحیف است کہ سند استعمال پیش نشد کہ تصفیۂ این اختلاف میکردیم مشتاق سند باشیم (اردو) (۱) جبرئیل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار مقرب فرشتون مین سے ایک مشہور فرشتے کا نام جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے رسولون پر احکام پہنچایا کرتے تھے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مذکر (۳) قالب انسانی بدن انسانی۔ انسان کا جسم۔ مذکر۔

بدیمن اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و ضم تحتانی و سکون میم شوم و نامبارک مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدیمن کہہ سکتے ہین یعنی نامبارک۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے منحوس پر فرمایا ہے۔ بدبخت۔ بدنصیب شوم۔ بدطالع۔

بدین استعمال۔ بقول آنند و غیاث و شمس بالفتح و کسر ثانی بمعنی باین مؤلف عرض کند کہ حرج نیست کہ الف بدل شد بدال مہملہ چنانکہ بآن و بدآن (اردو) اس سے۔

بدین تخت روان اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) یعنی آسمان و (۲) نعش فلک صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ (تخت روان) بقول بحر بمعنی آسمان و تخت سلیمان علیہ السلام و اسپ و چہار ستارۂ نعش می آید پس درینجا بترکیب کلمۂ بدین آوردہ بر دو معنی قناعت کردن حرج نیست کہ محقق فاضل تسامح کرد کہ از عبارت کتابی بعوض آنکہ اصطلاح تخت روان را گیرد نقل لفظ (بدین) ہم با او کرد مجموعۂ آن را در ردیف موحدہ جا داد و صاحب شمس

نقلش برداشت و در نسخهٔ مطبوعهٔ منشی نولکشور
عبارتی زائد در تعریف اوست که تشبیه
تخت را برای آسمان ثابت می کند باگذاشتیم
و درینجا همین قدر کافی است که کلمهٔ بدین
درین اصطلاح تحریف است وبس (اردو)
دیکھو تخت روان۔ مذکر۔

بدنیشان استعمال۔ بمعنی باین طرز و باین
صورت است که سانَان بقول برهان بمعنی طرز
و روش می آید (ظهوری ع) در آب زندهٔ
بدنیشان بباد در صحبتم عجیب نیست که گاهی
به آه شام بر آیم (اردو) اس طرح۔ اس
طورسے۔ اس طریقہ سے۔

بدین سبزه زار اصطلاح۔ صاحب مؤید
گوید که (۱) اشارت سوی فلک است کذا
فی الادات و فرماید که در قنیه (۲) بمعنی کم
اصل و فاسق صاحب شمس بر معنی اول قانع
مؤلف عرض کند که (سبزه زار) بمعنی مردم فاسق
و بد اصل می آید و همدرانجا صراحت ماخذ
کنیم درینجا برای هردو معنی طالب سند استعمال
باشیم تا ببینیم که لفظ بدین بچه ضرورت زیاده
شده است بخیال ما ضرورت ندارد که لفظ
بدین را داخل اصطلاح کنیم۔ فلک را نظر
برنگش سبز طاق گویند و این کنایه باشد
اگر استعارهٔ سبزه زار هم گویند عیبی ندارد
ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) سبز طاق (۲) دیکھو سبزه زار۔

بدین گاو اصطلاح۔ بقول شمس اشارت
به گاو زمین است مخفی مباد که (گاو زمین)
بقول بحر (۱) کنایه از قوتی است که خدای
تعالی در مرکز زمین خلق کرده است و (۲)
گاوی است که زمین بر پشت اوست مؤلف
عرض کند که معنی دوم مبنی بر عقائد هنود و اهل
فارس است که گویند بر آب زیر زمین ماهی
است و بر پشت ماهی گاوی و بر یک شاخ

گاو زمین است چون بعد از زمانی آنرا بر شاخ
دوم گیرد زلزلہ در زمین پیدا شود پس
ہر دو معنی بالا از (بدین گاو) پیدا کردن
محتاج سند است مجرّد قول صاحب شمس کافی
نیست و بخیال ما کلمہ بدین درین اصطلاح
داخل کردن غلط باشد جا دارد کہ گاو یا
این گاو را استعارہ گیریم از گاو زمین۔
(اردو) (۱) مرکز زمین کی قوت۔ مؤنث۔
(۲) گاو زمین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
اسم مؤنث۔ عقائد اہل ہنود اور فارس
مین وہ گاے جسکی پیٹھ پر تمام زمین ٹھہری
ہوئی ہے اور وہ خود ایک مچھلی پر کھڑی
ہے۔ عوام مین مشہور ہے کہ اس گاے کے
دونون سینگون پر زمین ٹکی ہوئی ہے جب
گناہون کے بوجہ سے زمین بھاری ہو جاتی
ہے تو گاے تھک کر ایک سینگ سے
دوسری سینگ پر لیتی ہے جس سے بھونچال
آتا ہے (صفحہ ہ) جب تیغ خوش غلاف کل اونگی
اگل پڑی ہا گاو زمین زمین کے نیچے اچھل پڑی ہا

بدیوار ہا کار گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار نصب
کردن در دیوار ہا چنانکہ "بدیوار ہا کار میگذارند"
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (اردو)
دیوارون مین نصب کرنا۔

بدیوان بردن استعمال کسی را حاضر کردن و بردن
بدیوان شاہی (ظہوری س ہ) برسم دادخواہی می برد
بحشم بدیوانی ہا کہ از بیداد دورکام و زبان فریادی می زد
ہا (اردو) دیوان شاہی مین حاضر کرنا لیجانا۔

بدیہ بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج بکسر اوّل بر وزن تنبیہ (۱) بمعنی آرزومندی
صاحب ناصری بذکر قول برہان گوید کہ صاحب برہان غلط کرد کہ بوبہ را بدیہ نوشت و واو
را دال پنداشت مؤلف عرض کند کہ اگر بوبہ را اصل گیریم تبدیل واو بہ دال مہملہ خلاف

(۳۵۲۳)

قیاس نیست چنانکه بیو و بید پس این راستبدل بو یه توان گرفت و اتفاق هر چهار محققین بالا
با لفظ و معنی سیما قول صاحب جامع که از اهل زبان است کافی است و جا دارد
که این مفرّس لغت عربی بداة باشد که بمعنی رای است (از کتب لغات عرب) پس فارسیان
به تبدیل الف بتحتانی بر سبیل اماله تصرّف در لفظ کردند و معنی رای را به آرزومندی
بدل ساختند چنانکه ارمغان و یرمغان و اغلب که مفرّس باشد از لغت عرب بدا
که بقول منتخب بالفتح رسیدن بخاطر کسی رای خلاف رای اوّل است فارسیان
به تبدیل الف به تحتانی های نسبت در آخرش زیاده کرده بدیه کردند و معنی آرزومندی
مستعمل شد (فالاوّل اقوی من الثانی) باقی حالِ خیال صاحب ناصری غلط است
و اعتراض بر برهان درست نیست (اردو) آرزومندی - مؤنث۔

(۲) بدیه - بقول صاحب مجمع الصنائع - صنعتی است در کلام که منشی یا شاعر کلام
را بی رویّت و تفکّر انشا نماید و شاعر را به بدیه گفتن بیازمایند و این فن نزد همه کس
اعتبار تمام دارد و همین را ارتجال هم نامند مؤلف عرض کند که (فی البدیه گفتن)
معروف است (اردو) فی البدیه - برمحل کوئی شعر یا کہاوت وغیرہ کہنا۔

بدی همسایه را همسایه داند مثل - صاحب
احسن بذکر این از محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند که فارسیان این مثل را در مذمت
همسایهٔ بد می زنند مقصود اینست که از حال
همسایهٔ بد همسایه واقف باشد نه غیرش -
(اردو) دکن میں کہتے ہیں "پچھواڑے
کی مصیبت ہم سے پوچھو" اس کا استعمال
اوس موقع پر ہوتا ہے جب کہ برے ہمسایہ کی

مقصود ہوتا ہے ۔	ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو بیان کرنا

(الف) بدیہہ بالفتح اول وکسر دال مہملہ وتحتانی ساکن وفتح ہای ہوز اول وفوقانی آخر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی سخن بی اندیشہ گفتن وسخن بی اندیشہ فارسیان استعمال این بترکیب خود کنند وہای مدورہ را بالقاعدہ خود بہ تلفظ ہای ہوز چنانکہ ------

(ب) بدیہہ در آمدن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از ناگاہ چار چشم شدن یکبیک آمدن ۔ چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) ز جور چند بمشاطگی رود زاہد ؛ اگر بدیہہ درآید نظر نگر وانم ؛ (اردو) (الف) بدیہہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بلا تامل ۔ بے سوچے ۔ برجستہ (ب) اچانک مقابل ہونا ۔ اچانک آجانا ۔ دفعتہً مقابل ہونا ۔ اچانک چار چشم ہونا ۔ امیر نے اچانک پر لکھا ہے کہ مرادف اچانچک ۔ (میر ﮯ) جیسے بجلی کے چمکنے سے کسی کی سدہ جاے ؛ بیخودی آے اچانک ترے آجانے میں ؛

موحدہ با ذال معجمہ

بذخیرہ نہادن مصدر اصطلاحی جمع کردن چیزی است (انوری ﮯ) ہمت دل زمن جہان برنہدی ؛ طمع بذخیرہ گنج گوہر نہدی ؛ مؤلف عرض کند کہ ذخیرہ بقول منتخب لغت عرب است بالفتح آنچہ نگاہ داشتہ شود ولفارسی آن را گنجی گویند (اردو) ذخیرہ کرنا ۔ بقول آصفیہ ڈھیر لگانا ۔ جمع کرنا ۔ گودام بھرنا ۔ آیندہ کی آسایش کے لئے سامان کرنا ۔

بذدائیدن بقول شمس بالضم زنگ از آئینہ وتیغ وامثال آن دور کردن مؤلف عرض کند کہ زدائیدن بکسر اول بہ زای ہوز مصدر یست بمعنی صاف کردن و

(۱۵۵۳)
(۱۵۵۵)

پاکیزه ساختن عموماً چنانکه دل را از غم و اندوه
و تیغ را از زنگ و مانند آن که بجای خودش
می آید و صراحت ماخذ هم همه را انجا کنیم درینجا
همین قدر کافی است که موحده مکسور در
اولش زائد است و محقق بی تحقیق زای
هوز را ذال معجمه نوشت و غور بر ماخذ نکرد
(اردو) دیکھو زدائیدن ۔

بذرگر اصطلاح ۔ بقول بحر و هفت و مؤید
بتقدیم ذال معجمه بر رای مهمله کشاورز و
کدیور صاحب غیاث گوید و صاحب انند
بدنبالش پوید که درین لغت رای مهمله دوم
و زای سوم است نه ذال معجمه و فرماید که کسانی
که ازین تحقیق آگاه نیند بذال معجمه بجای رای
مهمله می خوانند و این نزد اهل تحقیق صحیح نیست
صاحب مؤید فرماید که به رای مهمله دوم و
زای معجمه سوم خواندن غلط است زیراچه
بذر در عربی بمعنی تخم است مؤلف عرض کند
که بذر به موحده اول و ذال معجمه دوم و
رای مهمله سوم بقول منتخب بالفتح تخم کاشتن
و تخمی که از غله حاصل شود مانند برنج و
گندم وغیره و برآمدن گیاه از زمین و بزر
بقولش به زای هوز دوم و رای مهمله سوم
بالفتح تخمی که از تره و توابل حاصل شود و
ابازیر جمع آن پس صاحب غیاث سکندری
خورد و صاحب انند پیروی غلط کرد
که این را به رای مهمله دوم صحیح دانست
معاصرین عجم هم به ذال معجمه دوم می خوانند
و این مرکب است با کلمه گر که افاده معنی
فاعلی کند چنانکه کوزه گر و کاسه گر و امثال
آن بمعنی سازنده کوزه و کاسه معلوم می شود
که صاحب غیاث نظر به برزگر نگاشت که
به رای مهمله و زای هوز سوم بمعنی کشاورز
می آید و ندانست که این مخفف همان برزیگر
باشد و دخل در محاوره کرد و ندانست

که (بر زیگر) که می آید هم بدل بعض (بزریگر به زای معجمه دوم و رای مهمله سوم) است که مرکب از (بزر) عربی و کلمه گر است و آنچه (برز به رای مهمله دوم و زای هوز سوم) بمعنی کشت می آید آن هم مفرس است که فارسیان از لغت عربی (بزر) که به زای هوز دوم بالا گذشت به قاعدهٔ قلب بعض وضع کرده اند (اردو) کسان دیکھو ایس

بذرین بقول شمس بالفتح (۱) نام آتشکده ایست در بلخ و (۲) نام مبارز ایرانی مؤلف عرض کند که (برزین) به رای مهمله دوم و زای هوز سوم بمعنی آتش و نام یکی از ائمه دین ابراهیم زردشت که آتشکده ساخت و آن را آذر برزین نام است و نام مبارزی ایرانی (چنانکه می آید) پس محقق بی تحقیق رای مهمله دوم را ذال معجمه و زای هوز را رای مهمله کرد بمعنی اول و دوم گرفت دیگر هیچ (اردو) دیکھو برزین

بذل بقول بهار بالفتح چیزی بر دادن و در باختن و فرماید که بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربی زبانست فارسیان بمعنی عطا و بخشش استعمال کنند و بالغات فارسی بترکیب فارسی مرکب کنند چنانکه در ملحقات می آید انحصار بهار قلت تلاش اوست (اردو) عطا بقول آصفیه عربی اسم مؤنث ـ انعام ـ بخشش ـ سخاوت ـ فیض ـ دیا ـ آتش ـ ۵) عفو ہو جائینگے ہر چند کہ لاکھوں ہیں گناہ ـ پیشانی ہے تری رحمت کے قرین تھوڑی سی عطا

بذل سیمین اصطلاح بقول ضمیمه برهان در آخرش و معنی لفظی این داد و دهش که منسوب بسیم است یعنی عطائی که از سکهٔ نقره بود و کنایه از بسیاری بذل (اردو) کثیر بخشش مؤنث

و بحر و مؤید بخشش و بخشندگی بسیار مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است یا و نون نسبت

بذل کردن **بذل نمودن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر هر دو کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی عطا کردن و صرف کردن است (سعدی ۵) چو بذل تو کردم جوانی خویش ٭ بهنگام پیری مرانم ز پیش ٭ (نصیر همدانی۔ نثر) مهما امکن در شرح آن بذل جهد باید نمود"۔ (اردو) عطا کرنا۔ بخشش کرنا۔ صرف کرنا۔

بذله بقول برهان و جامع بر وزن طبله (۱) سخن مرغوب دلکش باشد و (۲) خواندن شعر به آهنگ۔ صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که شعری را گویند که به آهنگ خوانده شود خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که سخن نیکو و لطیفه و بذکر معنی دوم فرماید که شهرت بمعنی اوّل است صاحب انند بذکر هر دو معنی فرماید که لغت فارسی است و صاحب غیاث بحوالهٔ مؤید و مدار گوید که بالضم و بالکسر است و بحوالهٔ خیابان نوشته که عربی الاصل باشد لیکن در اکثر کتب فارسی داخل است صاحب مؤید بذیل لغات فارسی آورده گوید که بالکسر والضم در عربی جامهٔ که بسیار بکار برند و هرچه بسیار بکار داشته شود و جامهٔ که ناپاک باشد و در فارسی لطیفه و سخن مرغوب و دلکش و خواندن شعر بهار گوید که در منتخب اللغت (که لغت عربست) بمعنی اوّل مذکور **مؤلف** عرض کند که ما در منتخب این را نیافتیم و تحقیق ما این است که فارسیان بر لغت عربی بذل هاى نسبت زیاده کرده معرّس کرده اند و معنی لفظی این منسوب بعطا و کنایه از سخن مرغوب و لطیف که آن را هم کمتر از عطای مصنّف یا خواننده ندانند و شعری که به آهنگ خوانده شود آن را هم عطائی دانند (انوری ۵) گه طعنه از ین که رکابش دراز کن ٭ گه

بذله از ان که عنانش فروگذار ﷺ (اردو) (۱) لطیفه ۔ بقول آصفیه ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ چٹکلا ۔ لطف آمیز بات ۔ بذله ظرافت کی بات ۔ چھوٹی سی معنی خیز اور خوش آیندہ بات ۔ دلچسپ بات ۔ (۲) خوش الحانی سے پڑا ہوا شعر ۔ مذکر ۔

(الف) بذله باز | (ب) بذله سنج | (ج) بذله گوی — اصطلاح ۔ بقول انند ہر سه مرادف یکدیگر بمعنی ظریف و خوش صحبت را گویند ۔ بہار بر ذکر ب و ج قانع و صاحب آصفی مصادر (بذله سنجیدن) و (بذله گفتن) را قائم کرده از معنی ساکت و سندش از ملا طاہر وحید که برای (ج) می آید مؤلف عرض کند که ہر سه اسم فاعل ترکیبی است معاصرین عجم (ب) را بر زبان دارند و (الف) خلاف قیاس نیست مگر سند استعمالش از نظر ما نگذشت مشتاق سند باشیم ۔ تحتانی آخره در (ج) زائد است و بس (ملا وحید ﷺ) بیا بیش ای شاعر بذله گوی ﷺ که از تست ہنگامه را آبروی ﷺ (اردو) بذله سنج ۔ بذله گو ۔ بقول آصفیه ۔ لطیفه گو ۔ چٹکلے کہنے والا ۔ خوش طبع ۔

بذوق چیزی رسیدن | مصدر اصطلاحی ۔ حاصل کردن ذوق چیزی باشد (ظہوری ﷺ) بذوق خاکساری ہا ظہوری می رسی وقتی ﷺ که شوخی را غبار چہرۂ بر آستین باشد ﷺ (اردو) ذوق حاصل کرنا ۔

بذه | بقول صاحب ضمیمۂ برہان و شمس با ذال نقطه دار گوی ساخته صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آورده بذکر معنی بالا فرماید که در عربی بالفتح و تشدید بمعنی بل ۔ مؤلف عرض کند که دیگر ہمه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و طرز بیان محققین بالا تحقیق معنی چنانکه باید نمی کند و ظاہر نمی شود که

(۱۶۴۱۵)

ازگوی ساخته چه مراد است اگر گوی را بفتح اوّل بگیریم ظاهر است مغاک مصنوعی است و اگر با لضّم بگیریم گوئی که با چوگان زنند ولیکن صفت (ساخته) تقاضای معنی اوّل کند حیف است که محقّقین که با اجمال بیان از اعراب لفظ را هم ترک می کنند و معاصرین عجم بزبان ندارند و سند استعمال پیش نشد مخفی مباد که در نسخهٔ قلمی مؤیّد همین لغت را بهمین معنی بدال مهمله آورده و بدَه به دال مهمله بمعنی خشکه پلاو و غیر ذلک که گذشت وجا دارد که اصل این (بَدَه بیای فارسی) بود که در سنسکرت تبقول صاحب ساطع بمعنی جای و مقام است فارسیان های نسبت در آخرش زیاده کرده بای فارسی را بموحّده بدل کرده باشند چنانکه تپ و تب و دال مهمله را به معجمه چنانکه آدر و آذر و این مفرس را بمعنی مغاک مصنوعی استعمال کرده باشند والله اعلم بحقیقة الحال این همه تاویلات از برای آن پسندیدیم که صاحب مؤیّد فضیلتی دارد و محقّق معروفست و نظر بتائید فضلا ضرورت بیان حلیهٔ لفظ و اعرابش ندارد دارد (و) مصنوعی مغاک کهودا هوا گڑها ۔ غار ۔ مذکر ۔

بذیون | بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و جامع بذال معجمه بوزن مقرون بمعنی قماشهای نفیس (فرهنگ منظومه ۵) برزو بالا بود و بلند و برین ؛ هست بذیون قماشهای گزین ؛ صاحب رشیدی گوید که لغت عربست و صاحب قاموس بکسر با آورده خان آرزو در سراج متّفق با رشیدی گوید که احتمال تعریب دارد و صاحب مؤیّد هم این را بذیل لغات فارسی جا داده مؤلّف عرض کند که بعض محقّقین بالاذ تعریف این استعمال جمع کرده اند یعنی قماشها و این مبنی بر شعر فرهنگ منظومه است و حقیقت

انیست که اسم جنس مقصود است یعنی قماشی که از ابریشم است و به تحقیق ما مفرس است
زیرا که صاحب قاموس همین لغت را به زای هوز بر وزن عصفور بالضم و جرول
بالکسر بمعنی قماش ابریشم آورده و بقول منتهی الارب و محیط المحیط به زای معجمه دیبا پس حرفی
نیست که فارسیان به تبدیل زای هوز به ذال معجمه این را استعمال کردند و این تصرف
عربان عجم باشد و بس بعض محققین فارسی زبان مثل صاحب قانون دستگیری این
کلیه را بیان کرده اند که هر لغت که اول آن ذال معجمه بود فارسی نیست و هر لغت که حرف
ثانی آن ذال معجمه بود بغیر از بذله و بذیون و بذیرفتن و بذیره و گذاشتن و گذارد
فارسی نباشد (انتهی) بخیال ما ایشان هم بذیون را فارسی دانسته اند ازینجاست
که از کلیه آخر الذکر مستثنی کرده اند ولیکن کار از تحقیق ماخذ نگرفته اند حاصل اینست
که این را مفرس دانیم بوجه تصرف تبدیل ولیکن این تبدیل خبر میدهد از اینکه فعل عجمیان
نیست بلکه عربان ایران است ورنه ضرورت نداشت که زای هوز را بذال معجمه
بدل کنند تا آنکه خیال تعریب دارند غلط باشد که عکس آن تفریس است (اردو)
دیبا۔ ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے جسکو فارسیوں نے بذیون کہا ہے ۔ مذکر

بذیه صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آورده فرماید که بمعنی زن بد زبان است
و گوید که بفتح اول و کسر دوم بذال منقوطه و مکنون و به تشدید یا لغت عرب است که
فارسیان هم استعمالش کرده اند مؤلف عرض کند که نه چنان باشد بلکه فارسیان بتخفیف
تحتانی و بزیادت های هوز زائده در آخر این را مفرس کرده اند یا اینکه بذیه را که مؤنث

بذتی است بتخفیف استعمال کردند اندرین صورت ہم تفریس باشد مشتاق سند استعمال باشیم کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔
(اردو) بدزبان عورت۔ مؤنث۔

موحدہ بہ رای مہملہ

بر بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری بفتح با (۱) بمعنی سینہ و بقول جامع سینہ و پستان (قطران تبریزی ع) نگہ کن روی آن دلبر چو نقش لعبت بربر ہا دو گلنارش بہ بین بر بار دو نارش نگر بر بر ہ خان آرزو در سراج گوید کہ این فرس بمعنی کنار است و فرماید کہ در اصل بمعنی سینہ است وازین مرکب است (برسام) کہ مرضی است معروف و معنی آغوش و کنار مجاز این بہار گوید کہ کلمۂ بر بمعنی اسمی و حرفی ہر دو آمدہ و صراحتش در ملحقات آید مؤلف عرض کند کہ این حرفی است بمعنی علی کہ بر معنی دوم می آید و فارسیان بمجاز آن را بمعنی سینہ استعمال کردند کہ بالای حصۂ اعظم جسم است و خان آرزو درست گوید کہ معنی سوم این یعنی آغوش و کنار مجاز این
(اردو) سینہ۔ مذکر۔ دیکھو اسبا۔ صاحب آصفیہ نے بر پر لکھا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سینہ۔ پستان۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی لفظ اردو مین ان معنون میں مستعمل نہین ہے غالباً آپکا تسامح ہے۔ یا ہماری معلومات کی کمی۔
(۲) بر۔ بفتح با بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری بمعنی بالا کہ زبر نیز گویند (کمال اسمعیل ع) ہر کہ منظور تو شد ہمچو ستارہ ز شرف ہا جایگاہش برا زبر طارم

نہ منظر باد؀ خان آرزو در سراج گوید کہ حرفی است در فارسی بمعنی علی و استعلا چنانکہ گویند ؎ بر بام رفت ؎ یعنی بالای بام مؤلف عرض کند کہ استعمال حرف بر بمعنی فوق و علی مسلم (اردو) اوپر۔ پر (بلندی۔ مؤنث)۔ دیکھو با شجر۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے۔ بَر۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اوپر۔ بالا۔ بلند۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا۔ غالباً صاحب آصفیہ کا تسامح ہے۔

(۳) بَر۔ بقول جامع بفتح اول بمعنی بلندی (انوری ؎) شرح آن دیگران ہمی ہند ؀ کہ فرود است در بر از خورشید ؀ (اردو) بلندی مؤنث۔

(۴) بر۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و سراج بہ فتح با بمعنی کنار و آغوش و بغل و بقول ناصری پہلو و کنار و آغوش (انوری ؎) شرف بلطف ہمی پرورد ترا در ملک ؀ ہنر بناز ہمی پرورد ترا در بر ؀ (امیر خسرو ؎) نازک تر است آن بدن از برگ گل بسی ؀ عیشی است گر برہنہ کشد در برش کسی ؀ (حکیم فرخی ؎) نخست روز کہ دریا ترا بدید بدید ؀ کہ پیش فضل تو چون ناقص است و چون ابتر ؀ بمال با تو نتاند شد ار بخواہد جفت ؀ بقدر با تو نیارد زد ار بخواہد بر ؀ مؤلف عرض کند کہ اشارۂ این بر بمعنی اول گذشت و این مجاز معنی اول است و بس (اردو) بَر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بغل۔ آغوش۔ کنار (مومن ؎) یون جلد جاے رات گزر اے فلک دریغ ؀ بر سے جدا ہو رفنک قمر اے فلک دریغ ؀

(۵) بر - بقول سروری وجہانگیری وبرہان ورشیدی وناصری وجامع وسراج بفتح بامعنی پہنای ہرچیز (انوری ۵) بر و بالای قصر جاہ او را ٭ نہ پیماید بسالی مرغ اوہام ٭ مؤلف عرض کند کہ بدین معنی لغت سنسکرت است صاحب ساطع ذکر این کردہ جا دارد کہ فارسیان استعمال این کردہ باشند وجا دارد کہ درین شعر (بر و بالا) بمعنی کنارہ وقد باشد وکنایہ از بلندی وپہنائی کہ از قد بلندی مراد است و از کنارہ وآغوش عرض مقصود اندرین صورت این را متعلق بہ معنی چہارم کنیم و (بر و بالا) را درین شعر استعارہ دانیم وجا دارد کہ بر در کلام انوری مرادف بالا باشد واز (بر و بالا) بہ تکرار لفظ معنی بلندی گیریم بای حال این لغت فارسی نیست بمعنی پہنا اگر سند واضح تر ازین بدست آید توانیم کہ مفرس گوئیم (اردو) بر - بقول آصفیہ - فارسی - عرض - پہنا - چوڑائی - مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا - غالباً صاحب آصفیہ کا تسامح ہے -

(۶) بر - بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بفتح بامعنی نفع وفائدہ (سعدی ۵) برنخورد از خود واز عمر خویش ٭ ہر کہ مرا از تو جدا می کند ٭ وفرماید کہ اصل این ہمان ثمر است چنانکہ " از عمر خود برخوردار باشد " یعنی ثمر زندگانی خود را دریابد خان آرزو در سراج گوید کہ مجاز است مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی ہفتم باشد (اردو) نفع - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - سود - فائدہ - منافع - منفعت - نتیجہ - ثمرہ -

(۷) بر - بقول سروری وجهانگیری و برہان و رشیدی و ناصری وجامع بفتح بالمعنی ثمر (انوری ے) آمد نظام شاخش وصدر شهید برگ ؎ وان شاخ و برگ را تو خداوند بار و بر ؎ (فرخی ے) در از تر زغم مستمند سوخته دل ؎ کشیده تر زغم دردمند خسته جگر ؎ چو چشم شوخ همه چشمهای اوبی آب ؎ چو قول سفله همه کشتهای اوبی بر ؎ خان آرزو در سراج گوید که ظاہر این مخفف بار است مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این بر لفظ بار کرده ایم وہمدرانجا عرض کرده ایم که بار فرید علیه بر است و در ینجا ہمین قدر کافیست که مجاز معنی دوم یعنی چیزی که بالای درخت پیدا می شود آنرا بر گفتند (اردو) دیکھو بار کے دسوین معنی - صاحب آصفیه نے بر کو بھی ان معنون مین بیان کیا ہے اور فرمایا ہے که فارسی - اسم مذکر - پھل - بار درخت -

(۸) بر - بقول سروری وجامع بفتح بالمعنی برنده (انوری ے) شمس اسلام فلک مرتبه برہان الدین ؎ آنکه مولاش بود شمس وفلک فرمان بر ؎ مؤلف عرض کند که بی خبری - زبان دانان از قواعد فارسی بر آنکاهی زبان است که این بالمعنی فاعلی ونمی دانند که بدون ترکیب با اسمی این معنی پیدا نمی شود و بر قواعد اسم فاعل ترکیبی غور نفرموده اند (اردو) لیجانے والا -

(۹) بر - بقول سروری و برہان وجامع بفتح بالمعنی ببر (انوری ے) بر سمرقند اگر بگذری ای باد سحر ؎ خبر از اہل خراسان ببر خاقان بر ؎ مؤلف عرض کند که چرا نمی فرمایند که امر حاضر مصدر بردن است که بجای خودش می آید (اردو) لیجا -

(۱۰) بر۔ بقول سروری بفتح بامعنی استقلال مؤلف عرض کند کہ نظر بہ اعتبار محقق زبان دان این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم کہ سکوت صاحبان ناصری وجامع کہ ہم از اہل زبانند تعجب خیز است (اردو) استقلال۔ دیکھو استقامت۔

(۱۱) بر۔ بقول سروری وجہانگیری وبرہان وجامع وسراج بفتح اول بمعنی یاد وحفظ (خاقانی ؎) پس گشتہ صد ہزار زبان آفتاب وار ؛ تا نسخہ مناسک حج کرد از برش ؛ صاحب جہانگیری فرماید کہ این را (از بر) ہم گویند صاحب رشیدی گوید کہ بدین معنی از بر است نہ بر اما بیر بہ تحتانی دوم ودیر ہم بہ تحتانی دوم بمعنی حفظ ویاد آمدہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این ماخوذ است از معنی اول چرا کہ از بر کردن بمعنی یاد کردن از سینہ تعلق دارد یعنی چیزی را مملوک سینہ گردانیدن چنانکہ گویند کہ ؎ علم در سینہ باشد نہ در سفینہ ؎ مؤلف عرض کند کہ محقق زبان دان یعنی صاحب سروری از سندی کہ پیش کردہ بر بمعنی حفظ ثابت نمی شود واز مصدر (برکردن) کہ می آید اللغۃ تصدیق این معنی می شود وبر اعتبارش ہمین قدر توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد مجاز معنی اول یعنی چیزی کہ در سینہ باشد واشارۂ این بر از بر ہم کردہ ایم و بیر را کہ می آید مزید علیہ این دانیم چنانکہ بت وبیت و دیر مبدلش کہ موحدہ بہ دال بدل شود چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو از بر۔ صاحب آصفیہ نے بر پر فرمایا ہے کہ فارسی۔ اسم مذکر۔ یاد۔ حافظہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ نے غالبا تسامح فرمایا ہے اردو میں یہ فارسی لفظ ان معنوں میں مستعمل نہیں ہے۔

(۱۴۲) بر ۔ بقول سروری و برہان و جامع بالفتح بمعنی تن و بدن (خاقانی ؎) رخسار عید رانگر از برقع زرش ٭ کز دست شاہ جامۂ عیدیست در برش ٭ (انوری ؎) تو بادی کہ جز با تو نیکو نیاید ٭ قبای بقا در بر آفرینش ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی چہارم است دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بدن ۔ صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ تن ۔ بدن ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی لفظ اردو مین سنا نہین گیا ۔

(۱۴۳) بر ۔ بقول سروری بالفتح بمعنی بیرون (حکیم سنائی ؎) دیریست تا سپیدۂ محشر ہمی دمید ٭ ای زندہ زادگان سر ازین خاک برکنید ٭ مؤلف عرض کند کہ در مصدر مرکب (برکردن) بر بمعنی دوم اوست بمعنی بالا کردن و بلند کردن وارسند حکیم سنائی ہمین معنی پیدا می شود پس بوثیقۂ این مصدر بَر را بمعنی بیرون گرفتن زائد از ضرورت است محقق زباندان از نزاکت کار نگرفت اگرچہ باعتبار این معنی را تسلیم توانیم کرد و بَر را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت لیکن حقیقت ہمین قدر است کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) بر ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ باہر ۔ بیرون ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین بَر بمعنی بیرون کسی اہل زبان سے نہین سنا ۔ صاحب آصفیہ نے غالباً تسامح فرمایا ہے ۔

(۱۴۴) بر ۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اوّل بمعنی زن جوان صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند

باعتبار محقّقین بالاسیّما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان گیریم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) جوان عورت۔ مؤنّث۔

(۱۵) بر۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح بمعنی طرف و جانب چنانکہ گویند ؎ از راہ یک بر شو؛؛ یعنی یک طرف شو۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامّل است مؤلّف عرض کند کہ نظر باعتبار محقّقین بالاسیّما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی چہارم (اردو) طرف۔ دیکھو بار کے ستّرہوین معنے۔

(۱۶) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی نزدیک۔ سند این بر معنی نہم گذشت۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ ؛؛ بر من چنین است؛؛ یعنی پیش من و فرماید کہ این نیز متعلّق از معنی اوّل است یعنی سینہ (انوری ؎) بر در نگ رکاب تو بیند زنگ زمین ؛؛ بر شتاب عنان تو بی شتاب صبا ؛؛ (ولہ ؎) توئی کہ سایۂ عدلت چنان بسیط شدہ ؛؛ کہ رخنہ کردن آن مشکل است بر خورشید ؛؛ مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی دوم دانیم یا اسم جامد بدین معنی (اردو) پاس۔ بقول آصفیہ۔ ہندی نزدیک۔ قانوتیا۔

(۱۷) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی مہربان۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ از معاصرین عجم نہ شنیدیم و در کلام قدما ندیدیم باعتبار محقّق صاحب زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد۔ سکوت صاحبان ناصری و جامع تعجّب خیز است (اردو) مہربان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ محبّت کرنے والا شفیق۔ رفیق۔ محب۔

(۱۸) بر - بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مخفّف برگ - (کمال اسمعیل ؎) ہر کہ چون نرگس صاحب نظر است از سر ذوق ٭ چون گل از آرزوی دیدن او صد بر شد ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است وجا دارد کہ مجازاً بمعنی ہفتم گیریم کہ اصلش معنی دوم است کہ برگ ہم ہمچون ثمر بالای درخت است چنانکہ فارسیان بار را ہم بمعنی برگ و گل و ثمر گرفتہ اند (اردو) برگ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - پتّا - پات - ورق -

(۱۹) بر - بقول جہانگیری و برہان و جامع و سراج بمعنی در خانہ و سرا است - صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تأمّل است و صاحب ناصری گوید کہ برہان ندارد مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتماد محقّقین بالا کہ بعض شان از اہل زبان اند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دروازہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - مدخل - پھاٹک - در - باب -

(۲۰) بر - بقول برہان و جامع بمعنی زمین خشک بی آب و علف و بیابان - صاحب ناصری گوید کہ برّ بہ تشدید رای مہملہ مقابل بحر لغت عرب است و جمع آن برار ی و بہ تخفیف ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ مقتضی باشد کہ برہان لغت مشدّد را بہ تخفیف خواندہ اند (اردو) خشک زمین - موشّہ - جنگل - مذکر - صاحب آصفیہ نے برّ کو تشدید کے ساتھ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ عربی - اسم مذکر - خشک زمین - جنگل - بیابان - خشکی - مؤلف عرض کرتا ہے کہ غالباً آپ سے تسامح ہوا ہے اس لئے

کہ اردو مین معرّس کا استعمال ہے تخفیف کے ساتھ اور مشدد کا استعمال نہین ہے

(۲۱) بر۔ بقول برہان۔ نام درختی در ہند۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ در ہندوستان می روید و از شاخہای آن بیخ برآمدہ نزول می کند و رفتہ رفتہ بہ زمین رسیدہ فرو می رود و از ان بیخ تنۂ دیگر بہم می رسد و برای تقویت شاخہ بمنزلہ ستون می شود (آزاد بلگرامی ے) چو ریشۂ بر در نہم راہ واماندہ ﴿ فسرد دشمن او در ترقّی معکوس ﴿ (مرشد قلیخان مخمور ے) چو درختی کہ زیر شاخ و بہ ریشہ بخاک ﴿ در سجود تو زہر عضو زمین گیر شدم ﴿ مؤلّف عرض کند کہ بڑ بموحدہ و رای ہندی بقول ساطع لغت سنسکرت است بفتح اول بمعنی درختی معروف کہ شیر آن را در دوا بکار برند و چون فارسیان این قسم لغات را در فارسی استعمال کنند رای ہندی را بہ رای مہملہ بدل کنند صاحب محیط بر (بڑ۔ بہ رای ہندی) گوید کہ آن را در ملک مالوہ برگد گویند و بعربی ذات الذوائب و بفارسی درخت ریشا و بہندی بڑ و باسر و در سنسکرت مری و آن درختی است ہندی۔ بسیار کلان۔ گرم و تر نزد بعضی سرد در اوّل دوم و خشک در آخر آن شیر او سرد و خشک در سوم گران و حابس شکم و دافع فساد باد و بلغم و صفرا و نافع دمامیل و بثور و تپ و حرارت و تشنگی و بیہوشی و زخمہا و ریشہا را نافع و منافع بسیار دارد (الخ)۔

(اردو) بڑ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ برگد۔ ایک قسم کا پیپل کی مانند گھنے سایہ اور پھیلاو کا درخت ہے جسمین داڑھی کی طرح نیچے جڑین سی لٹکتی ہین جن

مؤلف عرض کند که (بهم برآمدن) بمعنی
خشمگین شدن و در غضب آمدن می آید
پس این هم ماضی مطلق آن مصدر مرکب
باشد (اردو) غصے ہوا۔ دیکھو بہم برآمدن
جس کا یہ ماضی مطلق ہے۔

برآمد جای | اصطلاح۔ بقول ناصری و
انند بمعنی مصدر است که جای صدور و
بیرون آمدن باشد و آن را برآمدگاه نیز
گفته اند مؤلف عرض کند که قلب اضافت
(جای برآمد) است و برآمد حاصل بالمصدر
برآمدن دیگر هیچ (اردو) برآمد ہونے کی
جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ برآمدگاہ۔

برآمدگی | استعمال۔ بقول صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاجار (۱)
گریوه که از پائین آن چشمۂ برآمده باشد و
(۲) بقول جامع که بذیل (برآمدن) آورده
بمعنی بلندی مؤلف عرض کند که این معنی
حقیقی حاصل بالمصدر (برآمدن) است
که می آید و معنی بیان کرده صاحب رہنما
بر سبیل مجاز غیر از اصطلاحی نیست ولیکن
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
(۱) وہ ٹیلہ جس کے نیچے سے چشمہ جاری ہو
مذکر (۲) بلندی مؤنث۔

برآمدن | بقول بحر (۱) تعظیم کردن و فرماید
که کامل التصریف است و مضارع این
برآید۔ صاحب جہانگیری در ملحقات
بر تعظیم کردن و برخاستن قانع و فرماید
که این کنایه باشد صاحب جامع هم ذکر این
کرده صاحب موارد فرماید که حاصل بالمصدر
این برآمد و صاحب ناصری صراحت مزید
کند که برپای خاستن برای تعظیم کسی که
درآمده مؤلف عرض کند که مصدر مرکب
از کلمۂ بر (بمعنی حقیقیش یعنی علی) و آمدن
(بمعنی خودش) و معنی حقیقی این مرکب به بلندی

آمدن و مراد از برخاستن و بلند شدن
پس معنی تعظیم کردن کنایہ باشد کہ برای
تعظیم برمیخیزند (اردو) اٹھنا تعظیم
کے لئے تعظیم دینا۔ بقول آصفیہ کسی کی
تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا۔ کھڑے
ہو کر عزت کرنا۔

(۲) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی پاک و
صاف شدن چون (برآمدن دیدہ از
غبار) (حزین سے) خوشا دمی کہ مرا دیدہ
از غبار برآید ؛ ز گرد دستیم آن نازنین
سوار برآید ؛ مؤلف عرض کند کہ ازین
سند مصدر مرکب (برآمدن دیدہ از غبار)
پیدا می شود یعنی (بیرون آمدنش از غبار)
پس برآمدن درینجا متعلق است بمعنی
سومش کہ می آید و صاف و پاک شدن
دیدہ معنی مرادی است و متعلق است با
مصدر مرکب مذکورہ و مجرد برآمدن بمعنی
صاف و پاک شدن اصلا نباشد چنانکہ
صاحب موارد خیال کردہ (اردو) صاف
و پاک ہو جانا۔

(۳) برآمدن۔ بقول بحر بمعنی بیرون رفتن
و خارج شدن و آراستہ این را معروف
گوید مؤلف عرض کند کہ مقصودش بحرین
نباشد کہ بمعنی حقیقی است و بقول موارد
بیرون آمدن (حزین سے) شمشیر کین بکف
نگہ کافر از فرنگ ؛ آیا بی کدام مسلمان برآمد
؛ (اردو) برآمد ہونا نکلنا۔

(۴) برآمدن۔ بقول بحر بمعنی مقاومت
کردن مؤلف عرض کند کہ ضعیف است
کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر محققین فارسی
زبان ذکر این نکردہ اند خیال ما این است
کہ این معنی از (برآمدن با کسی و بکسی) مثلا
وجہ پیدا می شود و از مجرد برآمدن قابل
نظر۔ قتابل عجبی نیست کہ صاحب بحر این

(۲۲) بر - بقول برہان پرندهٔ را گویند مؤلف عرض کند که محققین زباندان
ازین معنی ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی دوم باشد
و بس که پرندهٔ را که بالاتر می باشد - بر گفته باشند حیف است که صراحت فرہنگ
از پرندهٔ مذکور و طرز بیانش تخصیص را ظاہر می کند (اردو) ایک خاص پرندہ
کو فارسیون نے بر کہا ہے - مذکر -

(۲۳) بر - بقول بہار بمعنی دَر و بالعکس و بحوالهٔ مرزا جلالای طباطبا نوشته که دَر
و بَر در موارد استعمال بدل یکدیگر می آیند (صائب ؎) نیست امروز از جنون
این شور و غوغا بر سرم ٭ در حریم غنچه چون لاله سودا بر سرم ٭ (میر رضی ارتیمانی
؎) سر بالین چون نہد آن را که دردی در دل است ٭ خواب شیرین چون کند
آن را که شوری بر سر است ٭ (سعدی ؎) ساقی سنگدل مرا چند بہانه مید ہی ٭
بادهٔ ناب بر کفت شور شراب بر سرم ٭ مؤلف عرض کند که درست می گوید ہمین است
محاوره (اردو) مین - دیکھو اندر -

(۲۴) بر - بالکسر بقول انند در فارسی زبان بمعنی یک که عدد اوّل است مؤلف
عرض کند که صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید و صاحب کنز که محقق لغات ترکی
است تصدیق این می کند - نمی دانیم که صاحب انند چطور این را لغت فارسی گفت -
(اردو) ایک - عدد واحد - مذکر -

(۲۵) بر - بالفتح بقول انند مثل بای موحده برای الصاق آید چنانکه (دوش بر دوش)

(وزمین بر زمین) (خواجه نظامی ے) غلامان گل چهره و دلربای * کمر بر کمر گرد تختش بپای
* زمین بر زمین تا باقصای روم * بجوشید دریا بر زید بوم * و فرماید که اگر محمول بر
معنی علی باشد پس زمین عبارت از اطباق آن خواهد بود چنانکه درین بیت شیخ شیراز
(ے) آنکه چون پسته دیدمش همه مغز * پوست بر پوست بود همچو پیاز * و همچنین (ے)
بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر * بر ما و بر خدای جهان آفرین جزا * و گوید که چون
برعوض بمقدمهٔ چیزی اخذ یا ترک کرده شود می گویند که "بر فلان چیز گرفت یا ترک
کرد" مثلاً صاحبی نوکری را دشنام داد پس دران حال می توان گفت که "فلانی
نوکری گذاشت بر دشنام" و درین صورت مدخول لفظ بر سبب ما تقدم باشد و هم
او گوید که ازین قبیل است درین بیت خواجه نظامی (ے) جهان آن کسی راست کو
دلیر * پی مرد نگذاشت بر هیچ مرد * ای بر مرد ضعیف و زبون مؤلف عرض کند که در
همه اسناد بالا بر بمعنی علی باشد و معنی الصاق اصلا نباشد و این همه اسناد متعلق بمعنی
دوم است که گذشت (اردو) دیکھو دوسرے معنے ۔

(۲۶) بر ۔ بالفتح بقول بهار بمعنی الی چنانکه نظامی گوید (ے) سکندر بتاریکی آرد شتاب
* ره روشنی خضر یابد بر آب * مؤلف عرض کند که درین شعر هم بر بمعنی علی است
نه الی فتامل (اردو) دیکھو بر کے دوسرے معنے ۔

(۲۷) بر ۔ بقول ناصری زائد در اشعار متقدمین بسیار است چنانکه (ع) ای تازه تر
از برگ گل تازه به بر بر * و فرماید که تقدم بای ابجد بر این ردیف از شرائط بلاغت است

خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بدون تقدم موحده ہم زیادت بَر را در کلام فارسیان یافته ایم و در بعض مصادر ہم که در محاورهٔ فارسیان مستعمل است چنانکه انگیختن و برانگیختن و آہیختن و برآہیختن وغیرہ ذلک (اردو) بر۔ فارسی میں زائد بھی آتا ہے۔

(۲۸) بر۔ بالفتح بمعنی روشن که مصدر ز (برکردن) بمعنی روشن کردن از ہمین معنی متعلق است که می آید خان آرزو بذیل بَر ذکر این مصدر کرده گوید که ظاہر در (برکردن) بمعنی روشن کردن متعلق بمعنی دوم است مؤلف عرض کند که درست گوید (اردو) روشن دیکھو ابرخیده۔

برآب آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری (در ضمیمہ) و بقول صاحبان برہان و رشیدی و بحر و جامع و مؤید و سراج (۱) کنایه از ظاہر و فاش شدن (امیر خسرو ؎) چو فوج ہندوان ره پیشتر یافت ٭ خلیفه ہم خلاف خصم دریافت ٭ برآب آمد ہمه کان آتش انگیز ٭ بجوش آورد سیل آتش تیز ٭ مؤلف عرض کند که چیزی که از ته برآب آید ظاہر شود و از ہمین معنی حقیقی این اصطلاح عام قرار یافت و (۲) مشہور شدن ہم (انوری ؎) مولد و منشا مبین در خاک ہندستان مرا ٭ نظم و نثرم بین که برآب خراسان آمداست ٭ (اردو) (۱) ظاہر ہونا۔ (۲) مشہور ہونا۔

(الف) **برآب افگند چون زنیش سپر** اصطلاح صاحب مؤید ذکر این گوید که (۱) ای ہیچ زمین سپر برآب افگند او را یعنی از و عاجز شود و منہزم گردد کذا قیل۔ صاحب ہفت فرماید که (چون زنیش سپرہا معلوم یعنی از و عاجز شود و منہزم

گردد ونیز (۲) بمعنی مستعد شدن۔ **مؤلف** عرض کند کہ تسامح ہر دو کہ این را بصورت مصدر قائم نکردند یعنی ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) بر آب انگندن سپر است بمعنی عاجز ومنہزم شدن ودرین مصدر تخصیص آب ہم نباشد بلکہ (بر زمین انگندن سپر) ہم ہمین معنی دارد ومجرد (سپر انگندن) ہم مرادفش حیف است کہ مصرع ثانی (الف) را ذکر نکرد تا بیان میکردیم کہ مقصود شاعر چہ بود۔ فاضل تبحر یعنی صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا مصرع کامل را اصطلاحاً قائم داشت و دریافت حقیقت را بر فضلا گذاشت واین حسن فضیلت اوست ونمی توانیم گفت کہ از استعمال شاعر مصدر اصطلاحی را اخذ کردن نتوانست یا مشکل دانست ومعنی دوم پیدا کردۂ صاحب ہفت غلط است کہ الفاظ اصطلاح ومعنی حقیقیش اجازت آن نمی دہد ومعنی مصدری از مضارع پیدا می کند ومحققین فارسی زبان از ہر دو معنی ساکت ومعاصرین عجم ہم بہ زبان ندارند (اردو) (الف) (۱) عاجز ہوتا ہے۔ ہارتا ہے۔ (۲) مستعد ہونا (ب) سپر پھینکنا۔ سپر ڈالنا۔ بقول آصفیہ ہتھیار ڈالنا خوف سے یا ہار مان کے۔ ڈہال پھینکدینا۔ عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔ پشت دکھانا۔

بر آب بردن بنا مصادر اصطلاحی۔

بر آب بردن بنیاد بہار ونقل نگارش آنند ہر دو واین ہر دو مصادر را با (آب رسانیدن بنا وبنیاد) نوشتہ اند وسندی از برای این پیش نکردند وما حقیقت آن بجایش عرض کردہ ایم ونسبت این عرض کنیم کہ این من وجہ مرادف آن باشد ولیکن استعمال این با کلمۂ بر از نظر ما نگذشت۔ طالب سند باشیم کہ محققین زباندان این را ترک کردہ اند (اردو) دیکھو آب رساندن بنا۔

برآب بستن اصطلاح۔ بقول انند سیراب کردن (طغراء) زبان برگ پان تا در دهان غنچه اش دیدم ﴿ برآب گریه بستم گلبن آشفته حالی را ﴿ صاحب بحر قوارسته (برآب بستن چیزی) را بمعنی سیراب کردن آن آورده مؤلف عرض کند که (آب بچیزی بستن) بمعنی سیراب کردن آن بجای خودش گذشت پس جا دارد که کلمه "بر" را درین اصطلاح زائد گیریم چنانکه بر معنی بست و هفتمش مذکور شد یا اینکه (برآب بانتن چیزی) بمعنی وابسته آب کردنش یا تو حال کنایه ایست و موافق قیاس (اردو) سیراب کرنا۔ (دیکھو آب بچیزی بستن)

برآب بگوی مقوله۔ بقول ... ملحقات) یعنی حالی بگوی و زود جواب بده مؤلف عرض کند که (برآب گفتن) مصدری است که بهمین معنی می آید۔ ضرورت نداشت که این را مقوله گردانیم که امر حاضر همان مصدر است (اردو) دیکھو برآب گفتن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

برآب دیگر رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار مرادف (برآن آب نبودن) و (برآب فلان چیز آمدن) مؤلف عرض کند که ما در نسخهٔ اول الطبع بهار این را نیافتیم و در مطبوعه نولکشور سندی پیش نشد پس تا آنکه سند استعمال پیش نه شود اعتبار را نشاید و اگر از معنی لفظی کار گیریم حزین نباشد که بر طریق دیگر رفتن است و پیروی کسی کردن است که (برآب فلان) بمعنی بطریق فلان می آید (اردو) غیر کی پیروی کرنا۔

برآب زدن مصدر اصطلاحی بقول بهار در آب فرو بردن و گوید که اطلاق زدن بر چیزی بمعنی خویشتن را رسانیدن بر آنچیز بسیار آمده درین صورت "بر" بمعنی

الی و زدن بمعنی رسانیدن باشد یعنی خویشتن
را بآب رسانیدیم یعنی بآب رسانیدن عبارت
از اختیار کردن .. تا بود احسین
بیگ خروشی ـ رباعی (۵) یکچند در زهد چو
احباب زدیم ٭ آخر نقبی بگنج نایاب زدیم ٭
با شیخ تسبیح و ردا برخیزد ٭ بر دیم نجات
بر آب زدیم ٭ مؤلف عرض کند که در
نسخهٔ قدیم بهار (۱) بمعنی غرق کردن است
و بس ... همین رباعی نوشته که ای خرابات
شدیم و رندی و مستی اختیار کردیم و گوید
که می تواند که درینجا بمعنی (۴) در آب انداختن
و غرق کردن گیریم درین صورت مفعول
به تسبیح و ردا خواهد بود و علی التقدیرین مفعول
فیه آب است (انتهی) پس بخیال ما عبارت
اول الذکر تصحیف و تصرف مصححین مطبع
باشد باقی حال (الف) بمعنی دوم حقیقی است
و معنی اول هم داخل آن است و (ب)
و بر شراب زدن که آب بمعنی شراب بجایش
گذشت و سند خروشی برای (ب) باشد
بمعنی حقیقی دیگر هیچ مخفی مباد که چون خود را
مفعول این گردانیم از معنی (ب) کنایه توام
... (ج) مبتلای می خواری کردن خود را
و ... باقی شدن ـ و بر درینجا بمعنی فی باشد
چنانکه بر بمعنی بست و سومش گذشت به معنی
آلی (اردو) (الف) پانی مین ڈالنا گرانا
غرق کرنا (ب) شراب مین ڈبونا ـ (ج) اپنے
آپ کو شرابخوار بنانا ـ

بر آب فلان اصطلاح ـ بقول مجرد
برهان (در ملحقات) یعنی بطریق فلان و
روش فلان و بقول صاحب مؤید بر شکل
فلان مؤلف عرض کند که آب بمعنی طریق
بر معنی چهارمش گذشت (اردو) کسی کی
روش پر کسی کی پیروی مین ـ

بر آب فلان چیز آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بهار مرادف (بر آب دیگر رفتن) مؤلف عرض کند
که آب درینجا بمعنی رونق است که بر معنی دوم
گذشت و این بمعنی رونق آن چیز داشتن
است یعنی مساوات آن چیز داشتن در تازگی
و رونق (امیر خسرو) بر آب رخت یک
گل سیراب نیاید ۔ آنچه از لبت آید زمی ناب
نیاید ۔ (اردو) خوبی اور رونق اور
تازگی مین کسی چیز کے مساوی ہونا۔

بر آب گفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان
و بحر و جامع و مؤید و ہفت بمعنی فی الحال
و زود گفتن و زود جواب دادن مؤلف
عرض کند که این کنایه باشد که (بر آب آمدن)
بمعنی ظاهر و فاش شدن گذشت و مقصود
از (بر آب) ظاهر و فاش است از همین
اصطلاح این مصدر اصطلاحی قرار یافت
حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
فوراً کہنا۔ جلد کہنا۔ جلد جواب دینا۔

(الف) **بر آب نقش زدن** | مصادر اصطلاحی
(ب) **بر آب نوشتن** | بہار (ب)
را ذکر کرده گوید که انوری استعمال این
کرده (ت) بهر چه مفتی رایت قلم بدست
گرفت ۔ قضا بر آب نویسد جواب فتوی را
۔ و میر ابو الحسن فراهانی علیه الرحمه در شرح
این نوشته که یعنی مفتی رای تو بهر قصد که
قلم بدست گیرد خواه بقصد فتوای امر خواه
بارادهٔ فتوای نهی و اگرچه نه نوشته باشد قضا
جواب آن فتوی و ردّ آن را بر آب می نویسد
یعنی جواب آن و ردّ آن صورت نمی بندد
پس بهار گوید که چون صاحب اصطلاحات
(بر آب) را بمعنی در حال آورده ممکن است
که (بر آب نویسد) را بمعنی در حال نویسد
فرا گیریم تا محصل معنی آن شود که هرچه اقتضای
رای تست و ترا در مصالح دینی و جواب
و سوال اهل عالم بخاطر می رسد همین که قضا

یافت که اقتضای رای توجیت وتوجه فتوی
خواهی داد پیش از آنکه عمل آری بنا بر
نهایت موافقت ومتابعت که سنت هتو
دارد موافق مافی الضمیر تو فتوی می دهد
وفی الحال می نویسد (انتهی) صاحب رشیدی
بذیل (بریخ نوشتن) گوید که بیهوده وضایع
کردن کاری وهمچنین (برآب نوشتن) مؤلف
عرض کند که (الف) و (ب) هردو کنایه ایست
از محو کردن که هرچه برآب نقش کنند
خودبخود محو شود وباقی نماند مقصود انوری
در شعر بالا همین است که مفتی رایت
بهرچه فتوی دهد قضا آن را قبول کند و
جواب معنی رد آن را محو می نماید مقصود
شارح اول الذکر همین است ولیکن به
مطابقت معنی اصطلاحی ادا نشد وبهار
معنی را که بیان کرده است دور از لفظ و
معنی ـ حالا عرض می شود که نسبت (الف)
که صائب استعمالش کرده (ص) چرخ
چندانکه زند نقش حوادث برآب ٭ می شود
جوهر آئینهٔ آگاهی ما ٭ مقصود صائب اینست
که هرچند که چرخ نقش حوادث را می خواهد
که محو کند مگر بر آئینهٔ آگاهی ما ظاهر می شود
همچو جوهرش ومحو نمی شود و ما ازو آگاهیم
(اردو) (الف وب) محو کرنا ـ مٹانا ـ نقش
برآب کرنا ـ صاحب آصفیه نے (نقش برآب
ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے
یعنی بے ثبات ہونا ـ فانی ہونا ـ جلد مٹ جانا

برآب نهادن | مصدر اصطلاحی بقول
بهار کنایه از بی ثبات و ناپایدار کردن
وآفریدن چیزی را (شیخ شیراز ص) جهان
برآب نهادست و زندگی بر باد ٭ غلام همت
آنم که دل براو ننهاد ٭ صاحب بحر آفریدن
را ترک کرد مؤلف عرض کند که (برآب
نهادن چیزی) گویا غرق کردن است در آب

ازاینجاست کہ معنی بی ثباتی ازو پیدا شدہ و آفریدن را بحر و معنی خیال کنیم صاحب بحر و بہت تکرار کہ آن را ترک کرد (اردو) بے ثبات اور ناپائدار کرنا اور ناپائدار پیدا کرنا۔

برآب و آتش زدن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر (۱) در کمال تکلیف و تعب بودن (صائب ع) عبث آن جنگجو برآب و آتش می زند خود را ؎ برات خط چو حکم آسمانی برنمی گردد ؎ بہار این را بر اسناد سند بالا بمعنی (۲) سعی بی فائدہ کردن آورد و معنی اول را ہم ذکر و اسناد دیگر راہم پیش کردہ۔ (صائب ع) اینکہ گاہی می زدم برآب و آتش خویش را ؎ روشنی کار مردم بود مقصودم چو شمع ؎ (عبد اللطیف خان تنہا ع) فکر شگبیر بلندی دارم از خود مہربان ؎ می زنم برآب و آتش خویش را شبہا چو شمع ؎ مؤلف عرض کند کہ محققین بالا در تعریف معنی اول غور نفرمودہ اند بہ تحقیق ما از ہر سہ اسناد بالا (بر آب و آتش زدن کسی را) پیداست بمعنی در کمال تکلیف و تعب واشتن او را محققین بالا ہمین معنی را لازم کردہ اند و اسناد شان برخلاف آنست و معنی دوم بیان کردہ بہار از یک سند ہم حاصل نمی شود اعتبار را نشاید (اردو) (۱) کمال تکلیف اور تعب میں مبتلا رکھنا (۲) سعی بی فائدہ کرنا۔

برآتش افتادن چیزی استعمال بمعنی سوختن آن چیز در آتش است و این معنی حقیقی باشد (ظہوری ع) دل ظہوری برآتش کہ فتاد ؎ کہ جہان بوی آن کباب گرفت ؎ مؤلف عرض کند کہ کلمۂ بر درینجا بمعنی در باشد۔ (اردو) آگ میں جلنا۔ امیر نے اس کا ذکر فرمایا ہے (کیف ع) تپ الفت کی حرارت نہیں کسکو اے کیف ؎ ایک ہی آگ میں سب خلق خدا جلتی ہے ؎

برآتش نشاندن مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار و انند (۱) کنایہ از مضطرب و بیقرار گردانیدن کسی را (صائب سے) زشوق بیستون آئینہ را بر سنگ زد شیرین ؎ خوشا کاری کہ برآتش نشاند کار فرما را ؎ مولف عرض کند کہ متعدی (آتش بزیر پا داشتن و آتش زیر پا بودن) کہ بجایش گذشت و (۲) بمعنی حقیقی یعنی سوختن کسی را در آتش (اردو) آتش پہ یا آگ پر لٹانا۔ بقول امیر (۱) بیقرار کرنا (۲) جلانا (آتش سے) نہانے کو نجا حمام میں ہمرہ رقیبوں کے ؎ لٹا دیگا ہمیں رشک آتش سوزان گلخن پہ ؎ (مومن رباعی) شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے لئے ؎ گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لئے ؎ دشمن پہ گناہ سردمہری کے سبب ؎ تم آگ ہوے میرے جلانے کے لئے ؎

برآتش نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) بیقرار گردانیدن مولف عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ و (۲) بمعنی حقیقیش یعنی سوختن (انوری سے) ہزار جان لب لعلش نہادہ برآتش ؎ ہزار دل سر زلفش کشیدہ در زنجیر ؎ (اردو) دیکھو برآتش نشاندن۔

برآر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح والف ممدود بمعنی صلح و آشتی مولف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ حاصل بالمصدر برآوردن را کہ می آید بر سبیل مجاز دین معنی استعمال کردہ اند کہ در معنی مصدر مذکور از ہم جدا کردن و مسدود نمودن داخل است (اردو) صلح۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مونث۔ آشتی۔ میل۔ ملاپ۔ مصالحت۔ مصالحہ (منہ سے) صلح کی ٹھیرلئے اتنو لڑائی ہو چکی ؎ ہو چکی صاحب محبت آزمائی ہو چکی ؎

(الف) برآرارنده	اصطلاح - بقول شمس
(ب) برآرنده	بردو بالفتح زیبنده

وخوش آراینده و آراسته مؤلف عرض کند
که (الف) غلط محض است و مجرد قولش
اعتبار را نشاید و (ب) اسم فاعل (برآوردن)
که می آید (اردو) دیکھو برآوردن ۔

(الف) برآسائیدن	استعمال (الف)
(ب) برآسودن	مرادف ہمان آسائیدن

که در ممدوده گذشت و (ب) بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ آرام یافتن و آرام دادن
مؤلف عرض کند که آسودن ہم در ممدوده
گذشت بجز اینها نیست که در محاوره کلمۂ بر
بر ہر دو مصادر مذکور زیاده شد و تخصیص
یک در (ب) قابل نظر که آسودن بر معانی
متعدده شامل (ظہوری الف ۵) برآساید
فلک از بیقراری ٭ اگر بی طاقتان آرام
بخشند ٭ (انوری الف ۵) چگونه باتو درگیرد
که از بندی برون آییم ٭ غمی باتو فرو گوییم
دمی باتو برآساییم ٭ (اردو) (الف) دیکھو
آسائیدن (ب) دیکھو آسودن ۔

(الف) برآشفت	(الف) بقول سروری
(ب) برآشفتن	برہم زد و پریشان

و سودائی شد و عاشق شد مؤلف عرض
کند که (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب)
بقول موارد بخشم آمدن (سعدی ۵) شہنشہ
برآشفت کاینک وزیر ٭ تعلل مینديش
و حجت مگیر ٭ پراگنده دل شد ازین گفتگوی
٭ برآشفت و گفت ای پراگنده گوی ٭
مخفی مباد که آشفتن مصدریست که بچہار
معنیش در ممدوده گذشت و اشارۂ این
ہمه را انجا کرده ایم انحصار صاحب سروری
درینجا بر دو معنی و قناعت صاحب موارد
بر یک معنی قابل نظر است قیاس می خواہد
که بر ہمه معانی (آشفتن) شامل باشد

(اردو) (الف)(ب) کا ماضی مطلق (ب)
دیکھو آشفتن۔

برآغالیدن استعمال۔ بقول موارد
برانگیختن و تحریص کردن کسی را مؤلف
عرض کند کہ آغالیدن بہر پنج معانیش در
ممدودہ گذشت و تخصیص این با معنی بالا
تقاضای سند می کند (اردو) برانگیختہ کرنا

برآفتاب افگندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بہار وانند خشک گردانیدن
چیزی را بآفتاب (غیاثای حلوائی س) نی
چیرانی بر و چشم برآب افگندہ ام ٭ پردہ ہای
چشم تر برآفتاب افگندہ ام ٭ مؤلف عرض
کند کہ بر در ینجا بمعنی بست و سوش کہ گذشت
(اردو) دہوپ دینا۔ یا دہوپ دکھانا
بقول آصفیہ۔ دہوپ مین سکھانا خشک کرنا
دہوپ مین رکھنا۔ دہوپ لگانا مؤلف
عرض کرتا ہے کہ دکن کی بول چال مین۔
(دہوپ مین ڈالنا)

برآگندن شور مصدر اصطلاحی بمعنی
ملاحت پیدا کرن در چیزی و بر در ینجا بمعنی
در است (ظہوری س) ز حرف شکری
بر داستان شوری برآگندم ٭ نمک در
چشم خواب انباشتم افسانہ نازم ٭ (اردو)
ملاحت پیدا کرنا۔ نمکینی پیدا کرنا۔ خوبصورتی
پیدا کرنا۔

برآمد استعمال۔ بقول صاحب فرہنگ
فدائی خرج و خروج مؤلف عرض کند کہ
حاصل بالمصدر (برآمدن) کہ می آید شامل
بر ہمہ معانیش (اردو) برآمد حاصل بالمصدر
ہے برآمدن کا اور اسکے کل معنون پر شامل
اور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث نکاس
نکاسی۔ خرج۔ آمدنی۔ وہ زمین جو دریا کے
ہٹجانے سے نکلے۔

برآمد بہم بقول شمس بالفتح۔ یعنی در غضب شد